

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کے زیر نگرانی
دلائل کی تخریج و حوالہ جات اور کمپیوٹر کتابت کیساتھ

کفایت المفتی

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی
محمد کفایت اللہ رحمانی

جلد ہفتم

کتاب المحظوظ والإباحہ
کتاب النسیا سیات

دارالافتاء
اردو بازار کراچی 8
فون: 3760-22-02

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

اس جدید حق و مرتبہ معلومات اور بیورو نمبروں کے تحت حقوق
محمودہ و معادہ کے تحت بین الاقوامی شاعت کراچی محفوظ ہیں

پلاہتمام : ضلیل اشرف عثمانی و راول شاعت کراچی
ہدایت : جوائی اسیمبل کھیل پر نیٹو کراچی
ضمت : 3780 نمبر ۰۰۰ ہدایت کھیل

..... ملنے کے لئے ہے

ادارۃ العلوم و ادب کراچی
ادارۃ اطلاعات و امور اعلیٰ لاہور
کتابت و ادب کراچی
کتابت و ادب کراچی
کتابت و ادب کراچی

دہشت و فقر آن اور پانڈا کراچی
دہشت و فقر ۲۵۵ لاہور
کتابت و ادب کراچی
کتابت و ادب کراچی
کتابت و ادب کراچی

عزیز

دیباچہ

نحمدہ اللہ العلیٰ العظیمہ ووصلیٰ علیٰ رسولہ الکریم

ہم در خانہ ساری چوہی چنے اسے نہ اسیڑا آئیں پورا بادشاہ
ہم تھک جیٹھ نہ آج میں نہ روپیہ و آلتے نہ درین آتے
تھک از سر اطلب میں شو غریب تھک زمین میں یہ بتاتے نکاتے

انصاف بعد۔ یہ کفایت اُمتی کی چند قسم کار میں نے پیش نظر ہے۔ بعد اول کے یہاں میں عرض یا کیا کہ جو قادی
تبع کیے گئے ہیں وہ تین قسم کے ہیں۔ اول وہ قادی جو در ساسین کے بعد وہاں سے لے گئے ہیں۔ اس قادی کی
پہچان یہ ہے کہ لفظ اُمتی پر نمبر بھی ہے اور مستحق کا نمبر بھی ہے وہ ساسین کی بھی دین ہے۔ بعض قادی سال نقل
نکس یا کیا ہے بعد غلط جواب دہ کے اور مستحق کا نمبر اول ویو کیا ہے۔ دوسرے وہ قادی جو در روز اُمتی سے
لے گئے ہیں۔ ان میں غلط سوال نے نیچے انہر کا نمبر دیا گیا ہے۔ تیسرے وہ قادی جو ملک میں موجود تھے یا باہر
سے حاصل کیے گئے یا مہجور۔ سب میں سے لے گئے۔

لفظ جواب کے شروع میں جو نمبر لکھا گیا ہے وہ مجموعہ میں شامل قادیوں کی کل تعداد لکھ کر گنے کے لئے
تیار کیا گیا ہے۔ یہ تمام جواب کے پیش نظر ہے جس میں درج شدہ قادی کی اقسامی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔
درجہ اول سے ۲۲۲ جمعیت سے ۸۲ حشر ق ۱۵۵ کل سے ۵۵

جلد اول سے چند نمبر لکھنے کی قادی کی تعداد چار چار چار سو اسی (۶۴۹) ہے۔ جن میں سے
درجہ اول کے قادی ۲۱۸۲ ہیں۔ اور دوسری تیسری قسم کے ۱۸۰۳ ہیں۔ یہ مجموعہ قادی منہی بہ کفایت اُمتی نو
جلدوں میں لکھی ہوئی ہے۔

(مندرجہ بالا تعداد میں تندر کے قادی کی تعداد شامل نہیں ہے)۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقين ووصلیٰ اللہ تعالیٰ علیٰ رسولہ الامی
الامین وعلیٰ آلہ الطین الطاہرین۔

انقرضت فی الزمان واصف بہتم مد رسہ امینہ دہلی

بن حضرت مفتی عظیم مولانا محمد کفایت اللہ (نور اللہ مرقدہ)

فہرست عنوانات

کتاب الاظم والایات

۴۱	پہلا ایامیہ نبویات و میقات
۴۰	شب قدر کی باتوں میں جو روایات و ایہ جاذبات میں بہت ہے
۴۲	تاریخ مسلمانانِ کلمۃ اللہ کے بعد از ہجرت و ہجرت کی
۴۱	مسجد میں شریعہ نورس کا تعمیر
۴۳	تیرہویں صیام کی باتیں
۴۰	مسجد کی کئی ایام اور نئے سے تعمیر کی بات ہے
۴۴	مسلمانوں کا یہ موسم گریب کی تقریب ہے چاند و یامیہ کی باتیں
۴۱	نور ایامیہ کے بعد مسلمانوں کی عبادت و انوار ایامیہ کی بات ہے
۴۲	قیروں کو عید و انوار شریعت اور عید ہے
۴۵	ایامیہ اور عید کے بعد مسلمانوں کی عبادت و انوار ایامیہ کی بات ہے
۴۶	قرآن و قرآن (قرآن خوانی) کی بات ہے
۴۷	نور ایامیہ کی باتیں قرآن خوانی کی بات ہے
۴۸	عید میں مسلمانوں کی عبادت و انوار ایامیہ کی بات ہے
۴۹	قرآن و قرآن کے بعد مسلمانوں کی عبادت و انوار ایامیہ کی بات ہے
۵۳	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۵۲	ایامیہ کی بات ہے
۵۵	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۵۶	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۵۷	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۵۸	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۵۹	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۶۰	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۶۱	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۶۲	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۶۳	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۶۴	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۶۵	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۶۶	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۶۷	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۶۸	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۶۹	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۷۰	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۷۱	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۷۲	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۷۳	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۷۴	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۷۵	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۷۶	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۷۷	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۷۸	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۷۹	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۸۰	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۸۱	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۸۲	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۸۳	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۸۴	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۸۵	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۸۶	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۸۷	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۸۸	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۸۹	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۹۰	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۹۱	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۹۲	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۹۳	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۹۴	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۹۵	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۹۶	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۹۷	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۹۸	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۹۹	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں
۱۰۰	عید کی باتیں عید کی باتیں عید کی باتیں

صفحہ نمبر	عنوان
۶۰	قرآن کریم میں صرف پچھ گڑھ کے لیے کتاب الہی ہے
۶۱	اس بحرِ شہادت میں کیا ناکامی ہوئی ہے اور ایں صوفیوں کا شعاع ہے
۶۲	میں نے یہ دیکھا ہے کہ سنی کی شہادت کا حق نہ کر رہا ہے
۶۳	تو یہ بتا، یہاں کیا ہو گیا
۶۴	یہ وہاں اللہ اور اسی جہاں سے نکلتا ہے
۶۵	سو ہم تو کس قدر کاہل ہو کر رہ گئے ہیں
۶۶	حق بتا رہا ہے کہ اس کی طرف سے یہ سچ ہے یا نہیں
۶۷	اللہ عزوجل کا وہاں سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۶۸	وہاں اللہ ہی ہے اس کا واقعہ ہے
۶۹	وہاں اس کی طرف سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۷۰	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۷۱	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۷۲	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۷۳	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۷۴	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۷۵	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۷۶	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۷۷	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۷۸	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۷۹	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۸۰	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۸۱	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۸۲	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۸۳	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۸۴	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۸۵	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۸۶	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۸۷	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۸۸	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۸۹	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۹۰	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۹۱	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۹۲	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۹۳	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۹۴	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۹۵	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۹۶	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۹۷	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۹۸	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۹۹	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے
۱۰۰	تو اس کے پاس سے نکلتا ہے کہ اس کی طرف سے

صفحہ	عنوان
۶۹	قبروں پر پڑا ہوا خون گراوا کر کس ہے
۷۰	شکر کا لہجہ اپنی
۷۱	مرا سلطان، ملا کشتی ہے
۷۲	اے بے دانی، حواصتہ دیکھ کر کس ہے
۷۳	مزاروں پر چھوٹی چڑھا لاج، رخ حجاز ہوا، مہمانِ کلمہ، مہربانِ رحمہ
۷۴	ایک کج کوئی نہ مہربانی نہیں دیتا
۷۵	مہربانِ علی قہر کوئی دہان کی نہ کھاتے ہا، کشتی کے قہر میں غائب ہے
۷۶	آج قبرستان کے سے یہ لوگ، جاگنا ہمارے پیر حلیہ زینت شر کوئی نہ ہو
۷۷	ظالمین سے وہی مہربانوں مر رہے
۷۸	ظالمین اب، تمام پر ظہر کے دھوکے سے بھاگنے لگے
۷۹	افسوس کے جھون میں قہر کے حرام ہے
۸۰	آتشِ بے وقوفی کی آبیاری سے طوائف ڈالنے کے نفع لڑکھارہے ہیں
۸۱	قویہ زبان کا یہ زانوہ تر ہے
۸۲	ایسا مالِ ثواب نہ دیت ہے
۸۳	سرو پہاڑیت سے قہر پر حجاز، ادا کی چٹان لیندہ مات ہے
۸۴	مکمل سے مہربانی میں نہ کشت چاہا نہیں
۸۵	دھڑکنے والوں میں نہ چاہا نہیں
	۱۱ سراباب
	مہربانیت و مہربانیت
۸۶	زبانِ حجاز کے نغمہ اور دھن کا لہجہ، اے بے کشت کردہ
۸۷	آج بے کشتی، اے بے کشتی، اے بے کشتی، اے بے کشتی، اے بے کشتی
۸۸	خون کے ساتھ نہ کشت، آج کے پیر میں شہر کی بے کشتی، طالب
۸۹	نہاں سے بے کشتی، پیر حجاز، کھوکھلا، کھوکھلا، کھوکھلا، کھوکھلا
۹۰	آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی
۹۱	آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی
۹۲	آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی
۹۳	آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی
۹۴	آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی
۹۵	آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی
۹۶	آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی
۹۷	آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی
۹۸	آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی
۹۹	آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی
۱۰۰	آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی، آج بے کشتی

صفحہ	عنوان
۷۷	حر و غیرہ نقلی مہینے کے لئے
۷۸	جہاز سہولت اور سہولت و غیرہ رقم
۷۹	طیحات گچہ اور طرہ سے کچے پائلی آبنائیں
۸۰	حق علیہ شان است سے ثابت ہیں
۸۱	نبوت پریت کا جو ہے وائیکس
۸۲	آری کا مہر جانے کے بعد آریب میں جانے کا حقید ملا ہے
۸۳	آریب اور کرنے والے آریب اور شعبہ ہادہ
	تیسرا باب
	رسوم و عروج
۸۴	اعتقاد اصل کے کوئی پر حق رسومات
۸۵	تہذیب اور بھارت کا حق
۸۶	تیسری ایلیہ بندہ اور مہر
۸۷	حقیت حق ہے
۸۸	... اور بھارت کے سولہ پر حق رسومات
۸۹	پے کا حق شروع کرات و حق کی دیکھیں
۹۰	پے کے حق کرات و حق کی دیکھیں
۹۱	نہوڑنی کے حق (حق کے حق کے حق)
۹۲	نہوڑنی کے حق و نہوڑنی کا حق و نہوڑنی کا حق و نہوڑنی کا حق
۹۳	نہوڑنی کے حق و نہوڑنی کا حق و نہوڑنی کا حق و نہوڑنی کا حق
۹۴	نہوڑنی کے حق و نہوڑنی کا حق و نہوڑنی کا حق و نہوڑنی کا حق
۹۵	نہوڑنی کے حق و نہوڑنی کا حق و نہوڑنی کا حق و نہوڑنی کا حق
۹۶	نہوڑنی کے حق و نہوڑنی کا حق و نہوڑنی کا حق و نہوڑنی کا حق
۹۷	نہوڑنی کے حق و نہوڑنی کا حق و نہوڑنی کا حق و نہوڑنی کا حق
۹۸	نہوڑنی کے حق و نہوڑنی کا حق و نہوڑنی کا حق و نہوڑنی کا حق
۹۹	نہوڑنی کے حق و نہوڑنی کا حق و نہوڑنی کا حق و نہوڑنی کا حق
۱۰۰	نہوڑنی کے حق و نہوڑنی کا حق و نہوڑنی کا حق و نہوڑنی کا حق

صفحہ نمبر	موضوع
۸۸	سب کائنات اپنے ہی راز کھینچ لیں
۸۹	میں وہی توں رسم بھی درست نہیں
۹۰	آزادی مصحف کی رسم باندھ ہے
۹۱	خیر بھلاہر حقیقت دینا پانیٹ
۹۲	وہی کہ مانتی ہے تیں رسومات
۹۳	چونکی کی رسم، جو نرٹ
۹۴	پہا الہی رسم بھیجے نہیں
۹۵	شاری کے بعد ہی رسمیں
۹۶	آدمی نے صر جانے کے موقع پر تاش نگار مہر
۹۷	ہر مکر و کثرت، یا نا کھینچو یا توں یا یہ اپنے ناموس کا کاجہ ہے اور سب عمل میں
۹۸	شاری کے موقع پر، وہی کوسورۃ جلتی رسم
۹۹	سہا امانہ اور کائنات کیا یہ بعد میں اس کائنات کی تجدید نہ مری ہے؟
۱۰۰	۴۰۰۰ سب الہ جب کے کوٹھوں کی شہادت میں کوئی اصل نہیں
۱۰۱	بجہ سے ہی خوشی میں کھانا کھانا ہوتا تو کس میں کی تیری کھینچ نہیں
۱۰۲	رسمی سے پہلے، البانی طرف سے ان کی دعوت صحیح تو ہے نہ نہ وہی نہیں
۱۰۳	ایک خط کا مہر، مگر یہ قدرت اور احباب الزکات ہے، ایک ائمہ واسطی طرح کی تفصیل
۱۰۴	ایسا حال ہے کہ، عنوان سرحد جو تمام رسومات اور روافض سے چمکے جانوں مانتے؟
۱۰۵	خوش آمد گزشتہ کی یہ جو میں سزا
۱۰۶	بھوکے دن نماز میں بات کب شہ نگار دیا
۱۰۷	ہر مکر و کثرت کی بچی بیٹ کے یہ جرات، ہر مانت سے اہل ازخروہ کی
۱۰۸	ہر مکر و کثرت کی بچی بیٹ کے یہ جرات، ہر مانت سے اہل ازخروہ کی
۱۰۹	اس دعوت میں گھبرات ہو جان جاتے ہیں اسی حال کی جانے
۱۱۰	ہر مکر و کثرت کی بچی بیٹ کے یہ جرات، ہر مانت سے اہل ازخروہ کی
۱۱۱	چیل اہل الہی فاقہ کی رسم بدعت سے
۱۱۲	میں نے جانتا ہوں کہ ان کو کھانا، وہ اس کے لئے نہ دانا دیتے ہیں
۱۱۳	پہا الہی رسم بھیجے نہیں
۱۱۴	کائنات میں چمکے جانے کا کوئی انداز نہ ہو، رسومات، ان کا کھانا نہ دانا دیتے ہیں

صفحہ

تکون

چوتھا باب

سلام و معاشرو

۱۰۵

اس باب میں اس کے لئے سے ملت مرزا کو لکھیں مگر یہ بتا دیا کہ وہ ملت ہیں

۶

یہ مسلمان آں اس میں اس کا نام یہ ملتا ہے

۱۰۶

اس میں کے ملتا ہے اس باب اس کے لئے ہے

۷

اس میں کے لئے ہے

۸

اس میں کے لئے ہے

۹

یہ ملتا ہے اس کے لئے ہے اس باب

۱۰۷

اس میں کے لئے ہے اس کے لئے ہے

۱۱

اس میں کے لئے ہے اس کے لئے ہے

۱۲

اس میں کے لئے ہے اس کے لئے ہے

۱۰۸

اس میں کے لئے ہے اس کے لئے ہے

۱۳

اس میں کے لئے ہے اس کے لئے ہے

۱۰۹

اس میں کے لئے ہے اس کے لئے ہے

اس میں کے لئے ہے اس کے لئے ہے

اس میں کے لئے ہے اس کے لئے ہے

پانچواں باب

اسلام و معاشرو

۱۱۰

اس میں کے لئے ہے اس کے لئے ہے

۱۱

اس میں کے لئے ہے اس کے لئے ہے

۱۲

اس میں کے لئے ہے اس کے لئے ہے

۱۳

اس میں کے لئے ہے اس کے لئے ہے

۱۴

اس میں کے لئے ہے اس کے لئے ہے

۱۵

اس میں کے لئے ہے اس کے لئے ہے

۱۶

اس میں کے لئے ہے اس کے لئے ہے

۱۷

اس میں کے لئے ہے اس کے لئے ہے

۱۸

اس میں کے لئے ہے اس کے لئے ہے

[illegible]

تفہیم

صفحہ

۳۳	کچھ ہے کہ اور اصول کا نام
۵	آپ نے فرمایا ہے کہ جو چیزیں سب سے
۱۲۳	آپ کی طرف سے فروخت جائیں
۵	یہ چیزیں مال ہیں
۴	میں نے نہیں مانگا
۶	تاریخ میں ان کے بارے میں لکھا ہے
-	بہت رخصت نے بعد عورت کا دوسرا نام ہے
۱۲۵	بہت عورتیں ہیں مگر ان میں
۵	آپ کی بہت قریبی بہنوں کے بارے میں لکھا ہے
"	میں نے یہ لکھا ہے کہ آپ نے ان کے بارے میں لکھا ہے
۳۶	میں نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے
۵	میں نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے
۴	آپ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے
۵	میں نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے
۱۲۷	میں نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے
۱۲۸	میں نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے
۵	میں نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے
۵	میں نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے
۵	میں نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے
۵	میں نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے
۱۲۹	میں نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے
۵	میں نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے
۱۳۰	میں نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے
۵	میں نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے
۱۳۱	میں نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے
۵	میں نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے
۱۳۲	میں نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے

صفحہ	عنوان
۱۳۲	ایضاً.....
۶	بذی سہ سے چو سنا اور انگوٹوں سے گوشت تو پڑنا جائز ہے.....
۵	جس کے گھر کے خورد و نوش کا سامان حرام ہو اس کی دولت کھانا جائز نہیں.....
۱۳۳	تازی کی خیرہ کی روٹی کا حکم.....
۶	کیا پہلی کو صاف کرنے میں حیوانات کی ہڈیوں استعمال ہوتی ہیں.....
۶	دانا پتی گھی میں خزیری کی چربی کا استعمال جائز نہیں.....
	ساقوں کا باب
	حلال و حرام جانور اور ان کے اجزاء
۵	گدھی کا گوشت (۱) حرام ہے.....
۱۳۴	کھینکے (۲) حرام ہے، بونے بکری کے پیٹے کے گوشت کا قہر.....
۶	وکیل ٹھیل منبری سے جدا اس کے حال بونے میں کوئی شہ نہیں.....
۱۳۵	خزیری کی حرمت کا اصل سبب کیا ہے؟.....
۶	جسمیتہ کا حکم.....
۱۳۶	کیا خرابہ بندی حلال ہے؟.....
۱۳۷	منا حلال ہے.....
۵	مسلمان کے لئے خزیری خرید و فروخت حرام ہے.....
۶	فقد نفی میں کچھ احرام ہے.....
۱۳۸	کیا کرا حلال ہے؟.....
۱۳۹	کون کی لقمہ.....
۶	قحط (سید) حرام ہے.....
۱۴۰	حلال چاند کا چڑا بھی حلال ہے.....
۵	جھینگے میں احتیاط بہت کرنا کھایا جائے.....
۶	خزیری کے گوشت سے تیل نکالنا جائز اس کی خرید و فروخت ناجائز ہے.....
۱۴۱	حلال جانوروں کی کھال کا باقیہ کئے بعد استعمال جائز ہے.....
۶	خزیری کے بالوں کی تھامت کا حکم.....
۶	سونا کے چڑے کو استعمال کرنے کا حکم.....
۶	کچھ سے خراساں اور بھڑی حلال ہے.....

صفحہ نمبر	موضوع
۱۴۳	تحریرِ تحریریں و خطی نسخہ
۱۴۴	تہذیب و تمدن
۱۴۵	تہذیب و تمدن
۱۴۶	تہذیب و تمدن
۱۴۷	تہذیب و تمدن
۱۴۸	تہذیب و تمدن
۱۴۹	تہذیب و تمدن
۱۵۰	تہذیب و تمدن
۱۵۱	تہذیب و تمدن
۱۵۲	تہذیب و تمدن
۱۵۳	تہذیب و تمدن
۱۵۴	تہذیب و تمدن
۱۵۵	تہذیب و تمدن
۱۵۶	تہذیب و تمدن
۱۵۷	تہذیب و تمدن
۱۵۸	تہذیب و تمدن
۱۵۹	تہذیب و تمدن
۱۶۰	تہذیب و تمدن
۱۶۱	تہذیب و تمدن
۱۶۲	تہذیب و تمدن
۱۶۳	تہذیب و تمدن
۱۶۴	تہذیب و تمدن
۱۶۵	تہذیب و تمدن
۱۶۶	تہذیب و تمدن
۱۶۷	تہذیب و تمدن
۱۶۸	تہذیب و تمدن
۱۶۹	تہذیب و تمدن
۱۷۰	تہذیب و تمدن
۱۷۱	تہذیب و تمدن
۱۷۲	تہذیب و تمدن
۱۷۳	تہذیب و تمدن
۱۷۴	تہذیب و تمدن
۱۷۵	تہذیب و تمدن
۱۷۶	تہذیب و تمدن
۱۷۷	تہذیب و تمدن
۱۷۸	تہذیب و تمدن
۱۷۹	تہذیب و تمدن
۱۸۰	تہذیب و تمدن
۱۸۱	تہذیب و تمدن
۱۸۲	تہذیب و تمدن
۱۸۳	تہذیب و تمدن
۱۸۴	تہذیب و تمدن
۱۸۵	تہذیب و تمدن
۱۸۶	تہذیب و تمدن
۱۸۷	تہذیب و تمدن
۱۸۸	تہذیب و تمدن
۱۸۹	تہذیب و تمدن
۱۹۰	تہذیب و تمدن
۱۹۱	تہذیب و تمدن
۱۹۲	تہذیب و تمدن
۱۹۳	تہذیب و تمدن
۱۹۴	تہذیب و تمدن
۱۹۵	تہذیب و تمدن
۱۹۶	تہذیب و تمدن
۱۹۷	تہذیب و تمدن
۱۹۸	تہذیب و تمدن
۱۹۹	تہذیب و تمدن
۲۰۰	تہذیب و تمدن

صفحہ	عبارت
۱۵۵	ہر وقت ضرورت خوان کا انگارہ یاد رکھو، اور اس سے حرمت ثابت نہ ہوگی و سوال و جواب لباس و متعلقات لباس
۱۵۶	پہننے والوں کے پیچھے نہ جاتے، نہ ٹھیک نہ
۱۵۷	مردوں کو سونے اور چاندی کے پٹنوں کا استعمال نہ کرنا ہے
۱۵۸	نہیں
۱۵۹	مرد صرف لباس استعمال کرتے ہیں یا نہیں؟
۱۶۰	بعض زینت و آرائش پر اس سے نہ نازل ہے، ضروری ہے کہ رعایت کے بغیر نہیں
۱۶۱	سیدھا لباس نہ کرنا، تمام اظہار و انکسار کرنا یا نہ کرنا
۱۶۲	صرف جمالی نہیں کرتے، چھوٹے
۱۶۳	عامر صحت ہے
۱۶۴	لباس و لباس سے مانتی نشان مقصود ہے، مانتی لباس سے کبھی نہیں
۱۶۵	کوٹ پہننے کا استعمال، اور اس میں ناز کا نظم
۱۶۶	سوتے بچہ نہ کی سوائے اگر آنکھوں سے اپنے منہ پر ہاتھ کا استعمال جائز ہے
۱۶۷	مردوں کے لئے سٹاک کا استعمال
۱۶۸	مرد کے لئے سونے کے دانت نہیں، اور انھیں بچہ
۱۶۹	نہیں، اور نوزلی کا استعمال نہ کرنا ہے
۱۷۰	مرد کو ہاتھ میں سب سے اچھے ضروریات
۱۷۱	شرعی والی نہ کر کے آئینہ و نیم و چھوٹے کے لئے تو مانتی لگا
۱۷۲	نوزلی اور نوزلی اور نوزلی اور نوزلی کا استعمال
۱۷۳	مرد، بچہ، لڑکے کا استعمال نہ کرنا
۱۷۴	کوٹ پہننے اور انھیں بچہ، اور سونے کی بڑی بڑی بڑی
۱۷۵	قرابت و گھر کے لئے، اور ان کے لئے نہ ہونے سے پر کرنا
۱۷۶	قرابتی سے خوں سے نکالنا، اور ان کے استعمال نہیں کرتے
۱۷۷	سوتے اور بچہ نہ کی کے خوں کا استعمال
۱۷۸	مرد کے لئے سرخ رنگ کے پہنے کا استعمال جائز ہے
۱۷۹	سوتے اور بچہ نہ کی کا دانت نہ ہونا جائز ہے

تواضع

صفحہ

۱۶۲

یا مورت نہ لے لیا کرتا جس شقی ہے

۱۶۴

بھرتی پائے تھے فاشم

۱۶۵

و نہ بھی وہ پیکر نہ رہے لیکن اذیت میں ہی اکتفا ہے

۱۶۶

اگر میں کے بارے میں اس بارے میں کیا بات کریں؟

۱۶۸

تو میں چلوں گے یہ تھی وہاں شمول کر رہے

۱۶۹

میں نے کچھ اطمینان دینے کے لیے کہا تھا

۱۷۰

میں نے لی رنج اور سڑی مروت کے لیے یہ باتیں

۱۷۱

اسلام میں نے کئی ضروری باتیں کہیں اور انہیں دیکھیں

۱۷۲

نہیں، یہ تو ایک ہی بات ہے

۱۷۳

ظاہر سڑی کا استعمال میں نے کئے ہیں

۱۷۴

اس میں مروتوں کے ساتھ جاتے ہیں

۱۷۵

مروتوں کے لیے قربان ہو رہی ہیں، انہیں چھوڑنا ہے

یہ سب

بالوں اور داڑھی کے احکام

۱۷۶

یہ داڑھی شعائر اسلام ہے

۱۷۷

داڑھی منڈانے اور کٹانے وہ اسلام اور ہے

۱۷۸

داڑھی منڈانے کی بات ہے کہ وہ ہے

۱۷۹

داڑھی منڈانے کی بات ہے کہ وہ ہے

۱۸۰

فاسق و فاجرین و عام قمار کرنے والوں کو

۱۸۱

داڑھی منڈانے اور کٹانے اور کٹانے

۱۸۲

داڑھی منڈانے اور کٹانے اور کٹانے

۱۸۳

داڑھی منڈانے اور کٹانے اور کٹانے

۱۸۴

داڑھی منڈانے اور کٹانے اور کٹانے

۱۸۵

داڑھی منڈانے اور کٹانے اور کٹانے

۱۸۶

داڑھی منڈانے اور کٹانے اور کٹانے

۱۸۷

داڑھی منڈانے اور کٹانے اور کٹانے

صفحہ	موضوع
۱۸۵	حاج کا یاں اور محلہ زونہ کے مکمل نہیں
	پندرہ محال جاب
	لیو ووب (گلانہ جانا وغیرہ)
۶	ظہر نماز میں اگر خون غبار سے پاک نہ ہو
۱۸۶	یہ کہ اگر ہم قرآن وحدیث کو نہیں سنتے تو غرض
۵	دیر لکھ کر کسی اور قریبی شریف سے کافرم
۱۸۷	آب و بارانی حرام ہے
۱۸۸	اگر اس وقت میں قرآنی آیات اور احکامات مانا جائیں
۶	اگر اس وقت میں قرآنی آیات اور احکامات مانا جائیں
۱۹۰	زحمت و محنت کے ساتھ قرآنی احکامات مانا جائیں
۵	اگر اس وقت میں قرآنی آیات اور احکامات مانا جائیں
۵	فیض و عیش و لعل و ہر مال میں مانا جائیں
۱۹۱	تھانے کے کھڑا اور نہ جاننا نہیں
۱۹۲	یہ کہ جہاد و محرم وغیرہ جیسے کے نہیں ہیں
۵	اگر اس وقت میں قرآنی آیات اور احکامات مانا جائیں
۹۳	اگر اس وقت میں قرآنی آیات اور احکامات مانا جائیں
۵	اگر اس وقت میں قرآنی آیات اور احکامات مانا جائیں
۲	یہ کہ اگر اس وقت میں قرآنی آیات اور احکامات مانا جائیں
۱۹۳	جہاں جہاد و محرم وغیرہ جیسے کے نہیں ہیں
۲	اگر اس وقت میں قرآنی آیات اور احکامات مانا جائیں
۲	اگر اس وقت میں قرآنی آیات اور احکامات مانا جائیں
۹۵	معاہدہ کی یا نہ کی ضرورت ہے
۵	فوت ہال کے تحویل میں فریقین میں سے صرف ایک فریق کا احکام مانا جائیں
۵	جس گھر میں مانا جائے اس کی بابت و برکت جانی دینی ہے
۹۶	جس میں دھول مانا جائے وہ غیرہ مانا جائے نہیں
۲	دھول مانا جائے اس کی بابت و برکت جانی دینی ہے

صفحہ	عنوان
۱۹۶	نور اللیثیوں کا ماضی، کیسے وہ حق سے ہٹا دیے گئے اور ان کی حالت کس طرح ہو گئی
۱۹۷	ان حضرات کو کھانا پکانے والا قاضی ہے
۱۹۸	یہاں فخریہ اور غیر فخریہ صاحب کے لئے متعلق لے جاتے ہوں اور میں
۱۹۹	دھوکے، جانا تب چاہئے
۲۰۰	کاٹا پچھو، پورے میں کاکے اے اے لئے، کاکا، کاکا، کاکا
۲۰۱	دفتر کے لئے، دلی حدیث شریف کی تصحیح
۲۰۲	شہر کے لئے، موقع پر عورتوں کا نکاح
۲۰۳	ساحلہ کے لئے، جگہ کا جانا ہے
۲۰۴	مسلمانانہ، ان کا ہندوؤں کی قریب شہر جانا
۲۰۵	سینا اور کس جگہ کا جانا ہے
۲۰۶	سولہ میں قوم اور دفعتاً جگہ کا جانا
۲۰۷	اسلوب، دیکھنا حرام ہے
۲۰۸	انہی میں قرآنی آیات، کھانا پکانے میں
۲۰۹	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۱۰	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۱۱	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۱۲	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۱۳	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۱۴	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۱۵	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۱۶	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۱۷	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۱۸	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۱۹	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۲۰	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۲۱	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۲۲	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۲۳	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۲۴	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۲۵	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۲۶	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۲۷	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۲۸	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۲۹	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۳۰	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۳۱	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۳۲	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۳۳	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۳۴	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۳۵	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۳۶	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۳۷	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۳۸	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۳۹	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۴۰	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۴۱	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۴۲	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۴۳	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۴۴	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۴۵	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۴۶	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۴۷	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۴۸	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۴۹	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا
۲۵۰	یہ وہی ہے، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا، کاکا

صفحہ	عنوان
۳۰۷	لاؤڈ اسپیکر میں خطبہ نماز اور خطبہ نماز
۸	لاؤڈ اسپیکر پر بیچ و خریدنے سے آیت ہر دہن پر تہم و تلاوت الزم ہوتا ہے
۹	گھر میں آیت ہر دہن پر تہم و تلاوت الزم نہیں ہوگی
۳۰۸	لاؤڈ اسپیکر پر مسلمان و غیر مسلم متعلق
۳۱۰	قرآن و خطبہ و تلاوت و تلاوت الزم ہوتا ہے
۵	لاؤڈ اسپیکر پر تلاوت الزم ہوتا ہے
۴	ریڈیو سٹا
۳۱۱	ریڈیو نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال
۲	لاؤڈ اسپیکر کے متعلق قونی پر پندرہ بات احادیث کے جوابات
۳۱۲	لاؤڈ اسپیکر کے متعلق آیت ہر دہن پر تہم و تلاوت الزم ہوتا ہے
۷	لاؤڈ اسپیکر پر تلاوت الزم ہوتا ہے
۳۱۳	ریڈیو اور بارہ سو گھر میں تلاوت الزم ہوتا ہے
۳۱۵	نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال
۱	گھر میں تلاوت الزم ہوتا ہے
۳۱۶	نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال
۷	لاؤڈ اسپیکر کے متعلق نماز اور خطبہ کا حکم
۳۱۷	خطبہ نماز میں تلاوت الزم ہوتا ہے
۳۱۸	ابو طالب کی مجلس کی ابتدا تلاوت قرآن سے کہتا ہے
۷	ریڈیو کا استعمال سب پر کر ہے
۲	ریڈیو پر تلاوت قرآن کریم اور تلاوت الزم ہوتا ہے
۲	محدثوں کا تقریر سے گناہ
۲	گناہ کے سبب کا حکم
۲	گناہ کے سبب کا حکم
۳۱۹	لاؤڈ اسپیکر پر تلاوت الزم ہوتا ہے

صفحہ	عنوان
	سز حواں باب
	جادو ، رٹ ، فال قرعہ ، نجوم وغیرہ
۲۱۹	رٹ کیسے جاسا ہے ۔
۲۲۰	قرآن مجید سے فال نکالنا جائز نہیں
۲	قرآن مجید اور مادی کی مشائی کرنے والا کافر ہے ۔
۲۲۱	جادو کیا ہے ؟
۲۲۲	امجد صاحب کے ۱۵ درجہ ۱۵ سز کالی ترجمہ میں
۲	فال نکالنا جائز نہیں ہے ۔
۲	قرآن مجید سے فال نکالنا محض کفار اور کفار ہے
۲	۱۵ درجہ ۱۵ سز کالی سے ہونے کے لئے اس کو ریت پر لٹکا کر جاسا ہے
۲۲۳	قرعہ افلازی کے ذریعہ تفسیر کرنا جائز ہے
۲۲۳	نوب کی باتیں نے والا کاسق اور اس کی ۱۵ سز ہے
۱	معلق فال وغیرہ
۲	باد سز کو جنوں سمجھنا غلط ہے
	آخر حواں باب
	قمار ، لائری ، مہما
۲۲۵	انعامی نکت فریہ قمار ہے
۱	قمار کی ایسا صورت
۲۲۶	مہما میں کسے پیہ حاصل کرنا قمار ہے
۱	لائری کسے فریہ قمار اور مہما ہے
۲	قمار کی ایک صورت
۲۲۸	مہما میں ہر انعام حاصل کرنا مہما نہیں
۲	مہما کا لائری قمار ہے
۲	لائری میں کھانہ کھانا مہما نہیں
۲	قمار کافر سے مہما قمار کا مہما ہے
۲	نیز مہما میں مہما مہما ہے

صفحہ	عنوان
۲۳۹	ادب کی حریمت پر افغان مجاہدین نے کامیاب فتوات
۵	ایضاً
۲۴۰	فیضات
۴	سجہ کی خاطر نقشبندی عارفی شاہینوں
۲۴۱	تینوں شاہینوں کا جہاں و فتنے کے خلاف مؤقف و پوزیشن
۵	پڑوسی سے اپنی فلاحی خدمت کے لیے تیرتینا جہانگیر
۲۴۲	یہ زمین خود سے میں کوئی عروج نہیں
۶	حق پر قائم رہنے کا خواب قابل محسوس
	میسواں باب
	فنون، مصوری، اور تصویر
۲۴۳	تصویر سازی اور تصویر کے استعمال کو حکم
۵	پہلوانی تصویر کشی اور تھیں ان کے کام
۲۴۴	تصویر کشی پر علماء و فقیہین
۶	غیر ملکی ترانہ مسلمانوں کے لیے مایوس
۷	پیشوں کے تصوف کی تبادلت کا نمونہ
۲۴۵	تصویر کے تعلق میں آیات و احادیث
۳۴۶	بیت خاتمہ اور نہایت بڑے حداد کے شہر کے آداب و رواج اور بت پرستی
۲۴۷	فنا کی تعلیم کے لیے آداب میں تصوف میں کوئی ایسا باب نہیں
۷	پرست و ست تصوف کی حقیقت اور کھانا و شمع
۸	مستحق و تصوف و فتنہ اور ان کا اثر اور اثر و پوزیشن
۲۴۸	تصوف کی سید و سید کے اختلافات کے بارے میں
۹	ادب و سادہ کا قسم
۱۰	تصوف و دنیا بانیوں
۱۱	فنون و تصوف اور تصوف و دنیا بانیوں
۱۲	بیت تصوف کے تعلق
۳۴۹	بائبل کے مطابق دوسری چیزوں کی ان کے دوسری معاشی و سماجی

صفحہ	عنوان
۲۳۰	تصویر کسی سے بھی کچھائی ہو جائے نہیں
۶	تصویر کسی بھی ذریعہ سے بنائی جائے ناجائز ہے
۲۳۱	اسم اللہ کی آفات تصویر کی شکل میں نہ ہو
۵	تصویر کھینچی اور خشیاؤں پر رسم ہے
۶	مسلمان کے لئے تصاویر کی خرید و فروخت جائز نہیں
۸	کپڑے کے چھان میں لیسٹ پر تصویر کا قسم
۶	ادب اور غیرہ کی تصویر کا قسم
۲۳۲	نہ روت اور نہ ہونے کے وقت تصویر اٹا کر مٹا ہے
۶	جہاد کی لٹرون میں تصویر بنانا حرام ہے
۲۳۳	منہ روت کے وقت پر تصویر بنائی جائے
۶	فوتو لڑائی کا پیشہ حرام ہے
۲۳۴	تجارت اور حصول ملکہ کے لئے مندر پارچہ ناجائز ہے
۶	صورت پر کئے گئے تصویر بخوانا حرام ہے
۱	تصویر کے متعلق ایسا آئی سوسائٹ
۵	شریعت میں تصویر اور فوتو کی حرمیت
	ایک سوال باب
	متفرقات
۲۳۵	نہ روتہ بین کے علاوہ گراہیدہ سے تم لیکھا جائز نہیں
۶	سراج الدوار کا سر رکھنا سنا سب نہیں
۲۳۶	"مجھ پر حق آتی ہے" کہنے والے کا عقلم
۶	کسی مسلمان کو کافر کہنے والا انتہی ہوتا ہے
۶	عید نبوی - نبی بخش - حسین بخش کسی کا ہر بھٹا بدو نہیں
۲۳۷	کسی مسلمان کو بڑھو یا بڑھانا ہے
۶	لا حول کی جگہ - منہ جائز نہیں
۲۳۸	تحفہ ہاں صورت و امر ہے
۶	رشتہ نہ روتہ نورانی ہے مگر کاغذ کا نہ روتہ ہوتا ہے

صفحہ	موضوع
۲۴۸	خداوند نے وقت سے پہلے کو امانت لے لیا تھے ہیں
۲۴۹	تمام اہلکار خود آہنی سے بنائے گئے تھے
۲۵۰	مکھڑے خود لڑائی کی ہتھی تھروہ ہے
"	مشترک ہونا اور بڑا رُک اختیار کیا جائے
"	جس کچھ سے پروردگار نے تھرا ہوا اس امر سے میں ڈکا
۲۵۱	مسعود ان کے ساتھ کان میں رہا، ان کے چہرے
"	خداوند سے ہوا، ان کے ہاتھ سے مال جا رہا
"	نہیں نہ رہا، ہم کہہ سکتے ہیں
۲۵۲	مہلی بھر تھیں، تھیں کہیں کہیں
"	تھوڑی تھوڑی، تھوڑی تھوڑی
"	خداوند سے لیا جا رہا
"	تھوڑی تھوڑی، تھوڑی تھوڑی
۲۵۰	تمام اہلکار، اہلکار سے لیا جا رہا
"	تھوڑی تھوڑی، تھوڑی تھوڑی
۲۵۳	تھوڑی تھوڑی، تھوڑی تھوڑی
"	تھوڑی تھوڑی، تھوڑی تھوڑی
"	تھوڑی تھوڑی، تھوڑی تھوڑی
"	تھوڑی تھوڑی، تھوڑی تھوڑی
۲۵۵	تھوڑی تھوڑی، تھوڑی تھوڑی
"	تھوڑی تھوڑی، تھوڑی تھوڑی
۲۵۶	تھوڑی تھوڑی، تھوڑی تھوڑی
"	تھوڑی تھوڑی، تھوڑی تھوڑی
"	تھوڑی تھوڑی، تھوڑی تھوڑی
"	تھوڑی تھوڑی، تھوڑی تھوڑی
۲۵۷	تھوڑی تھوڑی، تھوڑی تھوڑی

صفحہ نمبر	عنوان
۲۸۱	کارہی کی کئی مثالیں اور کس کی نہیں
۲۸۲	کارہی میں نہ کئے جائیں گے کسی کا تصور دل میں ان پر نہیں
۲۸۳	مستورہ و مہنت کی شان میں قرین کو شیعہ اور سنی کے لئے کلام کا استعمال حرام ہے
۲۸۴	عرب کے لئے تعلیم اور شہر کی امان کا مسئلہ
۲۸۵	کلام دین بدلتا ہے قرآن کے بارے میں
۲۸۶	مسجد سے آگے مسجد کی جانب یا قافہ
۲۸۷	شہر کو بھڑکانا، چھوڑ دینا جائز نہیں
۲۸۸	سورہ انفور و شوریٰ کی یا روپ کے لئے
۲۸۹	تعلیمی شاخ بچوں کی تعلیم کے لئے سہاہل کر
۲۹۰	توبہ خانہ یا خانہ
۲۹۱	قتل یا اور ترک کیلئے کا قسم
۲۹۲	چرے میں یا سرت پر ناچار
۲۹۳	یہ لوگوں کا سر ہمارے اس میں شرک نہ دال کرانے کے لئے
۲۹۴	خدا پر اور خدا ہی کی یہ کیوں کر کرتے اس کو بولنا یا خواہے
۲۹۵	کتاب سیاسیات
۲۹۶	پہلا باب حقوق مذہبی
۲۹۷	فصل اول : شریعت میں
۲۹۸	شریعت میں تعلق میں ایک تقریر کا خاکہ
۲۹۹	شریعت میں کئے گئے بعض اسلامی احکامات بھی قیمت ہیں
۳۰۰	ایک
۳۰۱	شریعت میں ممانعت اور نفی چاہیے
۳۰۲	فصل دوم: مسجد شہید خ
۳۰۳	یہ وہاں نہیں کہ احتجاج کو روپ نہیں
۳۰۴	مسجد شہید کی تحریر میں کئی طریقے سے مسجد میں مسلمان پر لازم ہے
۳۰۵	مسجد شہید کی جس لئے کا اور دین مسلمانوں کا حضور و کریم شریفی کرنا ہے

صفحہ	موضوع
۲۷۷	مسجد کے وہابی کے لئے قانون شکی میں شریک ہونا
۷	مسجد شیعہ کی تحریک میں شریک ہونے پر اہل ایمان کا موقف
۷	مسجد شیعہ کی تحریک میں شرکت کے لئے والدین کی اجازت ضروری ہے
۷	مسجد کے وہابی کے لئے مسلمانوں پر پی استقامت کے مطابق پیش فرض ہے
۷	مسجد شیعہ کی تحریک میں ثواب بریک واپسی بیت کے مطابق ملے گا
۷	سارے مافرائی کتب کی جائے
۷	مسجد شیعہ کے حصول کا کیا طریقہ نہیں ہے
۷	مسجد کے حصول کے لئے قیود کی تحریک
۷	مسیحی مسند میں فاسوشی کب اختیار کرنی چاہیے
۷	مسجد کے قانون کا شرعی طریقہ عملیہ کے لئے منظر ہے
۲۷۸	مسجد شیعہ کے حقائق طریقتی حاکم کی بات
۲۷۸	مسجد شیعہ کی تحریک میں جائے رہنے والے ایمان کا موقف
۷	مسجد کے حصول کے لئے قانون شکی جائز ہے
۷	مسجد شیعہ کی تحریک میں شرکت کے لئے والدین کی اجازت ضروری ہے
	فصل سوم مسجد کے مسئلہ
۷	مسجد کے مسئلہ میں علماء اور علماء کو احکام لینے اور تعلیم میں مشغول رہنے پر غور
۲۷۸	شرعی حق کے حصول کے لئے منظر پر مبنی
۷	مسجد کے مسئلہ میں حاکم کو ملے لئے قانون شکی کراہت ہے
۷	شیعوں کی جو آئینی کے نام و نشان پر غور کریں
۷	ایہ حق حاصل ہے جو کے کوئی ہے۔ وہ دیا جائے تو منظر اور شیعہ ہوں گے
۷	مسجد کے مسئلہ میں حاکم کو ملے لئے قانون شکی کراہت ہے
۲۷۵	مسجد کے مسئلہ میں حاکم کو ملے لئے قانون شکی کراہت ہے
	فصل چہارم جو حق تر نہ اور قومی غور
۷	مسلمانوں کے لئے ہندوؤں کی گت کے لئے برائیاں کیا ہے
۲۷۹	قومی اور ہندوستان کے لئے ہندوؤں کے لئے برائیاں کیا ہے

صفحہ	عنوان
	فصل دہم: مختصرات
۳۰۳	دین و سیاست الازم و مفروضہ ہیں
۵	مسلم ٹیپ کا صدر
۵	شرقی کی تحریک "خاکسار" کے ہم عقیدہ لوگ غازی از اسلامین
۳۰۵	جیل میں اگر چارہ دکان کی اجازت نہ دے تو
۶	جیل میں اگر چارہ دکان پر قہر سے نہ ہو تو حکم کرے
۷	جیل میں اگر باجماعت نماز کی اجازت نہ ملے تو
۷	بھوک ہڑتال کب تک جائز ہے؟
۷	مسلمانوں کو مذہبی تعلیم سے روکے کا مجاز غیر مسلم ریاست نہیں
۵	جندوں کی ریاست کے اس حکم کو تسلیم کرے اس کی اجازت جائز نہیں
۶	مسلمانوں کو مذہبی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کسی قسم کی اجازت کی ضرورت نہیں
۳۰۶	سٹیج پر کاش نامی کتاب برطانوی مشنری اور استعمار کا مظہر ہے
۳۰۷	سٹیج پر کاش کا طرز بیان قابل مذمت ہے
	دوسرا باب
	غیر مسلموں کے ساتھ معاملات
۳۰۸	ہاشمی پر "چند دن یا چند گھنٹہ" کا
۷	بندوؤں کے ساتھ معاملات کا فکر
۳۰۹	مذہب اور سرکاریوں کا جھگڑا
۳۱۰	کسی غیر مسلم کی روزی عمر کی دعا کا آگنا
۳۱۱	اسلامی قوانین اور حکامات سے احترام الازم ہے
۳۱۳	بندوؤں کی آرقی کی رسم کو قانونی طریق سے روکنے کی کوشش کرنی چاہیے
۷	مسلمان مسجد میں نماز پڑھ کر گزرتے ہیں
۷	ایضاً
۳۱۳	بندوؤں کا مسلموں کی نماز میں شر و شلپ کی وجہ سے غفلت و غلطی
۷	مخلیق کی نہ طر غیر مسلم سے حسن سلوک ضروری ہے
۷	بلا ضرورت غیر مسلم پر اور اندری سے تعلقات تو نہ رکھنا درست نہیں

صفحہ	عنوان
۳۴۷	جو سب از مطعی مخلصم
+	مسلمان کا مسلمان سے لڑنا
۳۴۸	میں قبلی کا دوت کس کو دیا جاتے؟
۳۴۹	جو نبی فخذ میں شرکت وغیرہ
+	مکہ معظمہ کے سطور یا ٹولڈن جو نبی میں مسجد کے بیٹوں سے مسجد میں جہاد کیا کریں
+	حوریت کا اور فریاد اور بخود امید و نظر ہوتا
۳۵۰	وہ شرکت پرورد میں حلقہ و داری کی طرح اٹھائیں
+	مسلمانوں کو نقصان پہنچانے والے بے شک کی اختیار کرنا
۳۵۱	دوت کس کو دینا؟
۳۵۲	مسلمانوں کا شرعی اور معاشرتی ضرورتوں سے قطع کرنے کے لئے انجمن بنانا
+	روپے پتھر پتھر حق کو دوت دینا حرام ہے
۳۵۳	دوت کس کو دینا؟
+	ایک اشتہار کی تشخیص
+	دوت کی قیمت لینا اور اس کو مسجد میں صرف کرنا جائز نہیں
۳۵۴	کسی امیدوار کے ساتھ دوت کا دھوکہ کر کے پھر دوسرے کو دوت دینا
+	دوت کس کو دینا؟
۳۵۵	دوت کا حق شعوبہ علم کے فیصلہ کے مطابق استعمال کرنا چاہیے
۳۵۶	دوت لینے والے کے فیصلہ کے لئے دونوں مقابلہ دینے والوں کا سامنے آنا ضروری ہے
۳۵۷	کیا حوریت پورٹا سٹیشن پر دوت ڈالنے کے لئے جاسکتی ہے؟
+	حلاوت اور عداوت دوت دینے اور لینے کا معیار ہے
۳۵۸	کاگر میں ہندوستان کی جماعت ہے کہ ہندوؤں کی
+	ہندوستان کی تحریک آزادی میں ہر محب وطن کی شرکت لازمی ہے
+	نور اللہ اکبر پر ہندی کا دوتی نہیں تو کسان اور غیر مسلموں ہے
۳۵۹	حضرت مطعی صاحب رحمۃ اللہ کے فتوے
۳۶۰	اخبار کے ایک کارٹون پر تبصرہ
۳۶۱	قومی خیر ہندوستان زندہ آباد
+	مسلمان عہدہ علماء کی کجگاہی میں وطنی آزادی اور اپنی حفاظت کا فریضہ ادا کریں

موضوعات

صفحہ	موضوعات
۳۶۲	مسلم لیگ کے حق میں ایک مشہور سند، جو کہ
۲	مسلمان مسلمانوں یا کانگریس کی کسی بھی کمیٹی
۳۶۳	مسلم لیگ یا کانگریس کو کسی تنازعہ مسئلوں کی رہنمائی کرنا چاہیے؟
۱	ہندوؤں کے ساتھ تحریک آزادی میں اشتراک عمل
۸	مشرک سے اہل ادا حاصل کرنا کب چاہئے
۲	خدا پر ایمان کیا ہے؟ میرا کیا ہے؟ میری کیا ہے؟
۲	مسلمان کا غیر اہل ادا سے
۲	جنت آزادی میں نئے مسلمانوں پر کیا اثر ہوگا؟
۲	جنت آزادی کو مسلمانوں پر کیا اثر ہوگا؟
۶	ایک مشہور کہنا
۲	نیا مسلم لیگ انگریزوں کو ہندوستان سے نکال دینا چاہتا ہے
۳۶۶	یا ایہا القہر اسوالات جو اہل ادا سے ہونے لگیں
۳۶۷	اگر اس وقت اس سیاست میں ہمارے کوئی نئے مسلم لیگ کی ضرورت نہیں
۲	مفسر اسلم مسلمانوں اور مسلمانوں کے ساتھ ساتھ
۲	ہندوستانی قوم کا لیگ چاہتا ہے
۳۶۸	مسلم لیگ یا کانگریس؟
۲	مسلم لیگ کا حصول آزادی کے لئے کوئی عملی پروگرام نہیں
۲	قادیانی کے ساتھ اشتراک عمل نہیں اور سیاسی دونوں عالموں سے صبر ہے
۳۶۹	کانگریس کے ساتھ اشتراک عمل کے متعلق
۳۷۰	یہ شرک مولانا کے لئے کوئی شہید نہیں ہوئی ہے؟
۲	مسلمان کانگریس یا مسلم لیگ؟
۳۷۱	کانگریس مسلمانوں کی طرف سے مدد سے اور ہندوؤں کی طرف سے
۲	کیا اتحاد مسلمانوں کے لئے؟
۲	مسلم لیگ کی سیاست یا مسلمانوں کی؟
۳۷۲	مسلم لیگ یا کانگریس؟
۲	مہادیپ کی سیاست یا مسلمانوں کی؟
۲	ہندوؤں کی سیاست یا مسلمانوں کی؟

صفحہ	موضوع
۳۸۳	کانگریس کی سیاسی پالیسی اور مقصد
۱	ایک کانگریسی کا خیال تھا کہ حکومت کو ہم کو چاہیے ہے؟
۲	ایک کانگریسی کی تمام حکومتیں اسلامی تقییدات کے مطابق ہیں؟
۳	کانگریس میں شمولیت قرآنی آیت کے خلاف نہیں۔
۴	ادویہ اور مسالک کی آزادی کی خاطر کانگریس کی شرکت ضروری نہیں ہے۔
۳۸۵	کانگریس ایک مشترکہ مساعرت ہے۔
۵	تعلیم اور سماج کو مسلمانوں کو چاہیے۔
۶	مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ خود کو مسلمانوں کے خلاف
۷	مسلمانوں میں تعلیم اور اخلاق کی ترویج کرنا چاہیے ہے۔
۸	کانگریس میں اسلامی حکومت کا اثر نہ ہوگا۔
۹	کانگریس حکومت میں اسلامی تشریع کو نہیں کی جائے گی۔
۱۰	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۱۱	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۱۲	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۱۳	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۱۴	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۱۵	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۱۶	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۱۷	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۱۸	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۱۹	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۲۰	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۲۱	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۲۲	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۲۳	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۲۴	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۲۵	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۲۶	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۲۷	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۲۸	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۲۹	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۳۰	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۳۱	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۳۲	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۳۳	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۳۴	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۳۵	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۳۶	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۳۷	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۳۸	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۳۹	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۴۰	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۴۱	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۴۲	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۴۳	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۴۴	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۴۵	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۴۶	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۴۷	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۴۸	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۴۹	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔
۵۰	کانگریس کی تشریع کے خلاف نہیں ہے۔

فتاویٰ

۳۸۲

بعضی گھراٹ کے پھینک کر شر سے محفوظ رہیں اور بعضی بڑا

نہیں سمجھیں کہ وہ اپنی اپنی جگہ سے تفریق ہے

نہیں سمجھیں کہ علم فلسفہ اور ان کی تعلیم اور ان کو روک دینے کی یہ بات ہے

بعضی ان کے فلسفہ کے لئے متعذر اور بعضی ان کی تعلیم کے لئے

مدد و معاون کا فلسفہ کا نہ نہیں

۳۸۸

مدد و معاون کا فلسفہ کا نہ نہیں

۳۸۹

ان کو روک دینے میں ان کی تعلیم کا نہ نہیں

۳۹۰

یا مسلمان کو مطالبہ کہ وہ مسلمانان سے تفریق نہ کرے اور ان کی تعلیم میں مدد و معاون

۳۹۱

تو ان کی تعلیم کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے

مسلمانان کے لئے اور ان کی تعلیم کے لئے تفریق کے لئے

تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے

تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے

۳۹۲

مسلمانان کے لئے اور ان کی تعلیم کے لئے تفریق کے لئے

تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے

تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے

تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے

تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے

تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے

۳۹۳

تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے

۳۹۴

تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے

تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے

تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے

تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے

تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے

۳۹۵

تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے

تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے

تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے تفریق کے لئے

صفحہ	عنوان
۲۹۶	حضرت سید اعظم کی ذاتی زندگی اور مجموعہ احکام کے سوانح کے تحقیق چند سوالات
۲۹۷	جو مسلمان اپنی ائمہ ہدیت کا سامان کرے وہ مسلمانوں کا قاتل نہیں ہو سکتا
۲	پرورش کا بیان رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچانے والے قاتل اور ظالم ہے
۲	الافتخار والظفرین ادلیا زمین و آسمان کا مفہوم اور معنی
۲	کیا ہندوستان کے شیعہ کافر ہیں؟
۲	جو شخص جانا، دانشور اور قرآن کی شان میں کشتی کرے اور آخرت و دنیا کے مصلوٰۃ ہو
۲۹۸	مسلمانوں نے کیا پیکر مسجد نہیں
۲	ملک کی بے مروتی اور ان پر قائمانہ عملوں کو بوجھ کے افعال سے تشبیہ و تاثر
۲	مہاتما گاندھی کے متعلق ایک سوال
۲۹۹	مسٹر محمد علی جناح شیعہ ہیں
۲	مسٹر جناح کو اسلامی حقوق کا محافظ سمجھنا چاہیے
۲	پچھلے مسلمان بعد میں ہندوستانی
۲	مسٹر جناح کی آمرانی قانون اور آمرانی سیاست کے اہم ترین
۳۰۰	مسٹر جناح ایک شیعہ قبیحہ کے آدمی ہیں
۲	مجموعہ غلامیہ کا ساتھ دینا چاہیے
۲	کافر ایس کے ساتھ کفر کا جواب دینا
۳۰۱	محمد علی جناح اور مسٹر غلامی کی قیادت تسلیم کرنا
۲	محمد علی جناح علی برادران اور مسٹر غلامی کی قیادت کا کام کرنا
۲	مشرکین کے ساتھ جہاد کو کوئی مشترک عمل
۳۰۲	کافر ایس کی تائید صحیح ہے اور مسلمیت کی نہیں
۳۰۳	دوست کس کو دینا چاہیے؟
۲	مسلم لیگ کو ووٹ دینے سے مسلمانوں کو نقصان پہنچے گا
۲	مسلم لیگ کے حق میں حضرت علی صاحب کا کوئی فتویٰ نہیں
۲	مسلمانوں کو جمعیت احمدیہ کے ساتھ مل کر لڑنا چاہیے
۳۰۴	کافر ایس مشرک جماعت ہے اس میں سب ہندوستانوں کی شرکت جواز اور مجز ہے
۲	حضرت علی صاحب کا مجموعہ احکام سے تعلق
۲	کافر ایس ایک سیاسی جماعت ہے

صفحہ	عنوان
۳۰۴	مسلم ایک آزادی پسند کے لئے ایک زیروست رکاوٹ ہے۔
۳۰۵	بعض افغان باشندوں اور جمعیۃ العلماء اسلام ملکات میں سے جمعیۃ العلماء ہند کی متابعت کرتی ہوئے۔
۳۰۶	ہندوستان سے مسلم اور غیر مسلم بری انگریزوں کو بڑھاتے ہیں
۳۰۶	ذوق افغانی کا قاتل اعظم کا خطاب دینا جائز نہیں
۳۰۷	جو قزاقی ارجح ہو چکا اور انصاف کے خلاف ہے وہ مسلمان کا لٹا کر نہیں ہو سکتا۔
۳۰۷	مسلمانوں کو کانگریس میں شامل ہو کر آزادی ہند کے لئے کام کرنا چاہیے
۳۰۸	کانگریس میں شرکت سے آزادی ہند کا خیال تو بے فائدہ ہے۔
۳۰۸	ایسا معاملہ جس میں شریک برائے کے خلاف دلائل دینا۔
۳۰۹	خدا کے نیک اور ختم نبوت و ثواب و عذاب کے منکر مسلمان تھے وہ خارج از اسلام ہے۔
۳۰۹	سول ہیرن ایک کے تحت کھن کرنے والا قزاقی احکام کو برقی سے خداف اور برقی کے مانع سمجھنا گمراہی ہے۔
۳۰۹	مسلم لیگ اور کانگریس کی حکومت میں فرق نہیں
۳۱۰	ہندوستان کے ہندوؤں سے مسلمانوں کا صنعت و تجارت وغیرہ میں الگ رہنا مشکل ہے۔
۳۱۰	ہندوؤں اور اہل کتاب دونوں کا فرقہ شرع میں
۳۱۱	مسلم لیگ کی موجودہ پوزیشن اسلام کے لئے مضرب ہے۔
۳۱۱	مسٹر جناح کو مسلمان سمجھا اور کہنا ایک رہی بات ہے۔
۳۱۱	پاکستان کا مطالبہ مسلمانوں کے لئے مفید نہیں۔
۳۱۱	ملکات میں جبر دیا نہاد
۳۱۱	تحریک خلافت میں ہر مسلمان کی شرکت لازمی ہے
۳۱۱	تحریک آزادی میں کام چلنے کی جتنی سے مرنے والا شہید ہے
۳۱۲	انگریز حکومت کے اسکول میں بچوں کو تعلیم دینا حرام ہے۔
۳۱۳	انگریزی حکومت کے کوئل میں میر جانا پڑ نہیں
۳۱۴	حضرت مفتی صاحب کا ایک خط
۳۱۵	خط و کیرا مہلا مفتی کتبیت اللہ صاحب
۳۱۶	خط حضرت مفتی اعظم ہام تعلیم امت مولانا اشرف علی تھانوی
۳۱۷	جواب خط مذکور از حضرت تھانوی
۳۱۷	جواب الجواب از حضرت مفتی اعظم
۳۱۷	جواب از حضرت مولانا تھانوی

صفحہ	عنوان
۴۱۷	جواب از حضرت مفتی اعظم ..
۴۱۸	ذکر گریس کی گہری کفر ہے نہ اس سے ایمانی میں غلط آفت ہے ..
۴۱۹	مورتوں کا کونسل میں جانا ..
۴۲۰	مورت کو دوش دینا ..
۴۲۱	تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ولادت کے بعد ہمارے تمام بچوں کو دوش دیں ..
۴۲۲	توحید غلامے ہونے کے قیام کا مقصد اور اس میں مدد میں پیش رفت ..
۴۲۳	مسلمین اور عیسائی کے ساتھ میں ایک جگہ اور اس کا جواب ..
۴۲۴	مقطعہ ثانی ..
۴۲۵	(نکاح پر مال) ..
۴۲۶	یہ اسلام میں بیوک بڑائی کی اجازت ہے ؟ ..
۴۲۷	جہیز کیس کا مائیت الفقهی (مکتوبہ) ..
۴۲۸	تحدید وقت ..
۴۲۹	نکاح از و انصف ..
۴۳۰	متعلقہ کتاب العقائد پہلا باب ..
۴۳۱	قرآن مجید نے کس لئے تم کو ایمان سے نواز دیا ہے (متعلقہ مقالہ پانچواں باب) ..
۴۳۲	تقریباً ہر مقام پر طہارت کی تاکید، مگر یہ طہارت کی تاکید ہے (متعلقہ مقالہ چودھواں باب) ..
۴۳۳	سجہ سے کسی کی جوتی تم ہوگی تو (متعلقہ کتاب لایقہ و لایقہ) ..
۴۳۴	جس چیز کا اصل یا کتب معلوم نہ ہو اس کو کیا کیا ہے (متعلقہ کتاب لایقہ و لایقہ) ..
۴۳۵	کتاب الطہارۃ ..
۴۳۶	مسجد کا جہت پائی پڑا افضل ہے (متعلقہ کتاب الطہارۃ اور باب فصل سوم) ..
۴۳۷	ایسا آگیا اور کون سے نفع والے پانی سے وضو کرتا ہے؟ (متعلقہ کتاب الطہارۃ اور باب فصل چہارم) ..
۴۳۸	قرآن مجید نے کس لئے تم کو ایمان سے نواز دیا ہے؟ (متعلقہ طہارت اور باب فصل چہارم) ..
۴۳۹	بہار کی جہت سے کھانے کی چیز کا (متعلقہ طہارت اور باب فصل چہارم) ..
۴۴۰	نچاست خلیق کیا ہے؟ چوتھی قسم سے پورا ہے (متعلقہ طہارت پانچواں باب مقدمات) ..
۴۴۱	از کھانے پینے کی چیز میں جو کچھ بھی پینے یا کھانے کا (متعلقہ طہارت پانچواں باب مقدمات) ..
۴۴۲	معد کے قریب نہ رہنے کے لئے اذان بھی جائز ہے (متعلقہ کتاب النہی پہلا باب) ..

کتاب السلوۃ

- ۴۴۸ لہذا کے احکامات لغویہ (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۴۹ امام احمد بن حنبل کی روایت ہے کہ (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۵۰ ترمذی اور ابی حنبل (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۵۱ سید کاظمی اور ابی حنبل (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۵۲ ترمذی اور ابی حنبل (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۵۳ ترمذی اور ابی حنبل (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۵۴ ترمذی اور ابی حنبل (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۵۵ ترمذی اور ابی حنبل (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۵۶ ترمذی اور ابی حنبل (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۵۷ ترمذی اور ابی حنبل (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۵۸ ترمذی اور ابی حنبل (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۵۹ ترمذی اور ابی حنبل (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۶۰ ترمذی اور ابی حنبل (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۶۱ ترمذی اور ابی حنبل (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۶۲ ترمذی اور ابی حنبل (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۶۳ ترمذی اور ابی حنبل (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۶۴ ترمذی اور ابی حنبل (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۶۵ ترمذی اور ابی حنبل (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۶۶ ترمذی اور ابی حنبل (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۶۷ ترمذی اور ابی حنبل (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۶۸ ترمذی اور ابی حنبل (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۶۹ ترمذی اور ابی حنبل (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔
- ۴۷۰ ترمذی اور ابی حنبل (مختلف کتاب السلوۃ اور اب)۔

صفحہ	عنوان
۳۵۸	قرآن شریف کی اہم روایات میں آیات الجلالہ (مختلف کتاب السنن و الترمذی)
۳۵۹	حق پرین کی تحریک سے علماء و محدثین نے
۰	آئین بائبل کی کتاب داریت سے ثابت نہیں (مختلف کتاب السنن و الترمذی)
۰	مذہب کونست کے درمیان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (کتاب السنن و الترمذی)
۰	انجیل کے لئے کہاں بتا دیا ہے (مختلف کتاب السنن و الترمذی)
۳۶۰	اسلام و مہم قادیان کے لئے - ایک زمانہ میں کافی بے عملی میں نہیں
۰	(مختلف کتاب السنن و الترمذی)
	کتاب الجہان
۰	محدثیت و زمانہ گزشتہ میں کلام و کلام سے
۰	حکومت سے ہم - مخالف نہیں - یہاں کا اتحاد و اتحاد حق نہیں ہے
۰	اسلام میں کائنات کا عمل میں آیا ہے جس (مختلف کتاب السنن و الترمذی)
۰	مفسر میں اس کی زبان میں ہوئی (مختلف کتاب السنن و الترمذی)
۳۶۱	مزارعہ کی بحالی پر مزارعہ کی حوائج پر مزارعہ کی حوائج پر (مختلف کتاب السنن و الترمذی)
۰	میت کو لانا سے وقت قریبی میں پرچہ لکھنا (مختلف کتاب السنن و الترمذی)
۰	مزارعہ کی حوائج پر مزارعہ کی حوائج پر (مختلف کتاب السنن و الترمذی)
۰	میت کو لانا سے وقت قریبی میں پرچہ لکھنا (مختلف کتاب السنن و الترمذی)
۳۶۲	میت کو لانا سے وقت قریبی میں پرچہ لکھنا (مختلف کتاب السنن و الترمذی)
۰	میت کو لانا سے وقت قریبی میں پرچہ لکھنا (مختلف کتاب السنن و الترمذی)
	کتاب السنن
۳۶۳	میت کو لانا سے وقت قریبی میں پرچہ لکھنا (مختلف کتاب السنن و الترمذی)
۳۶۵	میت کو لانا سے وقت قریبی میں پرچہ لکھنا (مختلف کتاب السنن و الترمذی)
۰	میت کو لانا سے وقت قریبی میں پرچہ لکھنا (مختلف کتاب السنن و الترمذی)
	کتاب السنن
۳۶۶	میت کو لانا سے وقت قریبی میں پرچہ لکھنا (مختلف کتاب السنن و الترمذی)
۰	میت کو لانا سے وقت قریبی میں پرچہ لکھنا (مختلف کتاب السنن و الترمذی)
۰	میت کو لانا سے وقت قریبی میں پرچہ لکھنا (مختلف کتاب السنن و الترمذی)
۰	میت کو لانا سے وقت قریبی میں پرچہ لکھنا (مختلف کتاب السنن و الترمذی)
۰	میت کو لانا سے وقت قریبی میں پرچہ لکھنا (مختلف کتاب السنن و الترمذی)

صفحہ	عنوان
۳۶۷	زکوٰۃ کی رقم مسجد میں لگانا جائز نہیں (متفقہ زکوٰۃ چھ احباب مفصل سوم)
۳	صدق فطر کی مقدار پانچ سو (دوسرا نمبر ہے) (متفقہ زکوٰۃ چھ احباب)
۴	کنٹرول کے حساب سے صدق فطر کی قیمت دینا (متفقہ زکوٰۃ والی مسائل چھ احباب)
	کتاب النکاح
۴	نکاح میں ایجاب قبول کے سنیے کیا سوتا چاہیے پہلا خلع نکاح یا بچاؤں باب)
	کتاب الطہر والاباحۃ
۳۶۸	حجۃ بیکس ریمیڈ دکانوں اور دہے کے جھوٹے میں جو دو سو بیوی کہتا ہے اس کا کھانا جائز ہے
	(متفقہ طہرہ الاہلۃ چھ احباب)
۳۶۹	سہرے واتی اور انہوں کے مسئلے پہ پانچ سو (متفقہ طہرہ الاہلۃ سوالات باب)

کتاب الحظوظ والایام

پہلا باب

مذہبیات و عبادات

شب قدر کی راتوں میں جلسہ نور، عروت وغیرہ کا اہتمام بدعت ہے

[illegible]

(جواب ۱۹) رمضان المبارک کی راتیں ہر مخصوص مشرک و فاجر راتیں ہر انسان میں سے بھی ملتی رہیں۔
بے شک افضل ہیں وہ راتیں میں چائے عورت سے کرنا نماز پڑھنا بہت دلچسپ ہے احادیث شریفہ صحیحہ میں ان کی
نشیات اور ان میں عبادت کی تحریکوں اور غیب پائی جاتی ہے اور باری برہ شریعت مقدمہ کسی ایسے امر کی
اجازت نہیں دیتی جو وہ عبادات شریفہ سے متجاوز ہو جس کی ایسے جیسے کا اہتمام کرنا جو قرونِ اولیٰ میں نہ پایا جاتا
نور اس میں ان امور کا التزام کرنا جو شرعاً مضر و ہی نہیں ہیں نیز جن کی وجہ سے قرآنِ توہید سے متصور
کے لئے دلوں کی تہت عبادت کی نہیں بلکہ اکل و شراب یا مودعہ نبی ہے یہ تمام امور خلاف سنت ہیں ان کا
کوئی ثبوت شرعی نہیں ہے۔ اور ان پر ایمان اور کے ہر ایک کو یہ حکم کو اس کا خطا ہے حضرت عہد
ہیں مرنے لوگوں کے مسجد میں مسلحہ لٹکی کے لئے جمع ہونے کو بدعت کہا ہے کیوں؟ کسی نے کہا کہ اگرچہ یہ
نور رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے اور صحابہ نے بھی یہ احسن مشقول ہے لیکن اس کے لئے یہ اہتمام و اجتماع نہایت

١١١- احداث قصة من جديد يا عن عائشة ان رسول الله ﷺ قال: محروا عنه لانه يفتخر في الزمان من المنصور الا حرم من
 محمد - وامم ينادي ليلى ينادي الي الصليح الخاني ١٠٠ ٢٧٠ ط سعيد
 ١٢٠ في داره من عائشة قالت كذا رسول الله ﷺ يجتهد في انفس الا حرم دنا مجتهد في غيره والصحيح لعدم
 (٣٧٢)

٣. ان الله يحب من هذا الحديث من الذي لا يكون في عهد الجاهلية ولا في عهد النبي صلى الله عليه وآله وسلم ولا في عهد الخلفاء الراشدين ولا في عهد بني أمية ولا في عهد بني عباس ولا في عهد بني فاطمة ولا في عهد بني هاشم ولا في عهد بني عبد مناف ولا في عهد بني كنانة ولا في عهد بني قحطانة ولا في عهد بني نضير ولا في عهد بني سديف ولا في عهد بني عكرمة ولا في عهد بني عامر ولا في عهد بني صعقة ولا في عهد بني جهم ولا في عهد بني لؤي ولا في عهد بني غالب ولا في عهد بني مضر ولا في عهد بني عدنان ولا في عهد بني أسد ولا في عهد بني ثعلبة ولا في عهد بني بكر ولا في عهد بني خزاعة ولا في عهد بني تميم ولا في عهد بني مرّة ولا في عهد بني ديار بكر ولا في عهد بني جندب ولا في عهد بني حنظلة ولا في عهد بني شيبان ولا في عهد بني غسان ولا في عهد بني كلاب ولا في عهد بني أسلم ولا في عهد بني زهران ولا في عهد بني يثرب ولا في عهد بني خزاعة ولا في عهد بني ثعلبة ولا في عهد بني بكر ولا في عهد بني خزاعة ولا في عهد بني تميم ولا في عهد بني مرّة ولا في عهد بني ديار بكر ولا في عهد بني جندب ولا في عهد بني حنظلة ولا في عهد بني شيبان ولا في عهد بني غسان ولا في عهد بني كلاب ولا في عهد بني أسلم ولا في عهد بني زهران ولا في عهد بني يثرب ولا في عهد بني خزاعة

مسلمان کا بھی غیر مسلم کو کُفر بانی تعمیر کے لئے چند دینا جائز نہیں

سوال ۱۰: ایک مسلمان اور ایک کافر نے جو کھانا ایک ہندو نے کھا تو وہ کافر کو خوش کرنے کے لئے ہندوؤں کے مشین سے میں شرکت چندہ حاصل کی جو ان پر نکلنے لگی ہو گا یہ شرکت موجب نکالت یا نہیں؟

جواب ۱۱: اگر یہ مسلمانوں کے اس کام سے خوش ہو کر ہندوئی کی راوتے چندہ دیتے تو اس کے اسلام میں شبہ ہو گی اس کو احتیاجاً یہ اسلام واجب ہے لیکن اگر ہندوئی کی راوتے شرکت نہیں ہو اب یہ شرکت کچھ دینی کی وجہ سے چندہ دیتا تو کافر نہیں ہو لیکن شرکت کچھ بھی نہ اسے دینی نہیں اور اب ہمیں اس سے خاصی کی قیود اور احکامات الیہ ہے

فلا خلک التہم ان اورد و تعظم الیوم فذلک کفر وان اوردوا به غیرہ فلا صوب ترکہ و کذا اجتماع المسلمین یوم فتح البشاری (فتاویٰ برازیہ) (۲)

نماز عید اور اسی طرح دیگر نمازوں کے بعد مصافحہ و مصافحہ کا اہتمام و التزم اس پر عمت ہے

سوال ۱۲: بعد نماز عید میں نہ سب تنگی میں مصافحہ و مصافحہ کرنا ہے یا نہیں

جواب ۱۳: عیدین کی تخصیص سے بعد نماز میں مصافحہ و مصافحہ کرنا عمت ہے شریعت میں اس کی کچھ اصل نہیں فقہاء نے عصر و فجر کی تخصیص سے مصافحہ کرنے کو بہ عت قریبات تکلفاً هذا ونقل فی بین المحارم عن الملیف انہ ذکرہ المصافحہ بعد اداء الصلوٰۃ بکل حال لان الصحابہ ماصافحوا بعد اداء الصلوٰۃ ولا نیا من سب الروافض نہ نقل عن ابن حجر عن الشافعی انہا بدعہ مکر وہہ لا اصل لها فی التریخ وانہ یہ فاعلموا اولاً وبعزراً ثانیاً (رد المحتار ص ۲۴۶ ج ۵)۔

قبر میں کونچہ کرنا شرک اور حرام ہے

سوال ۱۴: ایک مسلمان کا قافلہ ہے۔ قبر و کچھ تھکیں کچھ حرام اور کچھ حرام ہے کون کافر نے کچھ تھکیں سے کفر نہیں مگر کچھ تھکیں کے واسطے کافر نہیں تھا چاہے بہت سرکوب نہیں کرام کا ہے کیا شرع کچھ تھکیں کر کے کافر کو کافر کرتی ہے یا نہیں؟

جواب ۱۵: ایک کافر کچھ کچھ تھکیں کچھ حرام اور کچھ حرام ہے کون کافر ہے کچھ نہیں کیا

۱۰: (۱) غلط ہے البیروز والبیروز ولا يجوز ان یلزم من ذلک فہو المؤمن حر لا یدل علیہ غلطہ کما یعلیٰ سرکون کفر فان ہو محض الکفر لو ان رجلاً غلطہ من ذلک لہ الہدی المملکت یوہ السور غلطہ و بدعہ غلطہ
نہو قد کفر و غلطہ غلطہ (رد المحتار ص ۲۵۱ ج ۵)
۱۱: (۲) فتاویٰ برازیہ غلطہ غلطہ (۳۳۴ ط کفر)
۱۲: (۳) رد المحتار ص ۳۸۱ ج ۵

تعلیم کے ارادہ سے مجہد کو باہر عبادت کی نیت سے مجہد کرنا ایک ہی معنی رکھتا ہے اور جوامہ ان دونوں باتوں میں کوئی صحیح فرق نہیں کر سکتے اور نہ سمجھ سکتے ہیں اس قائل کو بھی صحیح لگا ہے شاید مجہد قحیت کو مجہد تخلیسی کے لحاظ سے تعبیر کر رہا ہے۔ مجہد حیات الہیہ و تقدیر اپنے مفہوم کے مجہد عبادت سے جدا لگاتار ہے۔ لیکن جوامہ کے مناسبت حال یہی ہے کہ ان کو مطلقاً مجہد لغیر اللہ کا شرک ہونا سمجھایا جائے کہ احترام کامل فی ان سے امید ہو باقی رہا کسی مجہد قحیت کے کرنے والے پر شرک کا حکم لگا دیتا اس میں احتیاط کرنا مطلقاً کامیاب و التواضع لغیر اللہ حرام کذا فی الملغط (ہندیہ ص ۱۰۴ ج ۵) ۱۰ وان سجد للسلطان بینا للعبادة اولہم تحضرہ الیہ فقد کفر کذا فی جوامہ الا خلاط (ہندیہ ص ۱۰۴ ج ۵) ۱۱ وکذا ما یفعلونہ من تقبیل الارض بین ینسب العلماء والعظماء فحرام والفاعل والراضی بہ ثمان لاند ینسب عبادۃ الوثن وھل یکفر ان علی وجہ العبادۃ والتعظیم کفر وان علی وجہ التبحۃ لا وصارۃ ثمانہ مرثکۃ لکبیرۃ وفی الملغط التواضع لغیر اللہ حرام انتہی (ذو مختار ص ۲۶۸ جلد ۵) ۱۲

مجہد اور عیدین کے بعد مصافحہ و معاندت کا اہتمام و التزام بہ عت ہے (سوال) بعد نماز مجہد عیدین مصافحہ و معاندت کرنا جائز ہے یا نہیں اور اگر ناجائز ہے تو پھر ان اندیشہ کا کیا مطلب ہے؟ (عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ ﷺ ما من مسلمین یلتفتان فیصافحان الا غفر لھما قبل ان یتفرقا رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ - وہی روایت امی داؤد قال اذا التقی المسلمان فمصافحا وحمدوا اللہ واستغفرا غفر لھما وعن ابوبکر بن مبشر عن رجل عن عذرہ اند قال قلت لا یمی ذوہل کان رسول اللہ ﷺ یصافحکم اذا تقیموہ قال ما لقیہ قط الا صافحنی وبعث الی ذات یوم ولم اکن فی اہلی فلما جئت حیث فاتیہ وہو علی سریر قال لزمنی فکانت فک اجود واجود رواہ ابو داؤد - وعن براء بن عازب قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی اربعاً قبل المهاجرة فکانما صلاہن فی لیلة القدر والمسلمان اذا تصافحا لم یبق بینھما ذنب الا سقط رواہ الیہقی فی شعب الایمان - یہ احادیث علی اصول ہر قسم کی تحقیق کے مصافحہ اور معاندت کو ثابت کر رہی ہیں۔

وقال النوری اعلم ان المصافحة سنة مستحبة عند کل لقاء وما اعتادہ الناس بعد صلوة الصبح والعصر لا اصل له فی الشرع علی هذا الوجه ولكن لا بأس فان اصل المصافحة سنة وکرمہم محافظین فی بعض الاحوال مغرطین فیہا فی کثیر من الاحوال لا یخرج ذلك عن کونه سنة وهي من البدعة المباحة۔

۱: ۳۶۸ ط کوفہ

۲: ۱۰۴ ہندیہ کتاب الفہم والعشرۃ فی ملاقات الملوك ج ۵ ۲۶۹ ط کوفہ

۳: ۳۸۳ ذو مختار مع تردد ۳۸۴ ط سعید

من يتلو القرآن لروحه او يسبح و يهلل له و كلها بدع مسكرات باطله والمأخوذ منها حرام
للاخذ وهو عاص بالذلة والذكر (رد المحتار) ۱۰

مذکورہ الفاظ ”السلام علی من اتبع الهدی“

کے ذریعے کسی مسلمان کو سلام کر سکتے ہیں۔

(سوال) الفاظ السلام علی من اتبع الهدی کسی قوم مسلمین یا کسی خاص مسلمان پر بعد امانت سے کیا
حدیث صحیحہ کے موافق ہے؟ خلاف: اور موافق احادیث صحیحہ کے الفاظ مذکور کسی قسم پر یا کسی جماعت پر یا
پائے اسلام سے جو قول رسول مقبول، روحی فدوا کا دعویٰ کے موافق جواب تحریر فرمائیں۔

(جواب ۱۹) رسول خدا ﷺ نے بعد از مدافعت مبارکہ، شاہدوں کو تحریر فرمائے ہیں کہ میں یہ الفاظ
والسلام علی من اتبع الهدی تحریر فرمائے ہیں بخاری شریف، اس پر روایت ہے کہ قیس بن مسعود
فرمایا: آنحضرت ﷺ نے تحریر فرمایا ہے میں میں الفاظ مذکور وہاں تحریر فرمائے تھے اور قرآن کریم میں
حضرت موسیٰ کے قصے میں مذکور ہے کہ حضرت موسیٰ نے فرعون سے کام کرتے وقت بھی میں الفاظ
فرمائے تھے سورہ طہ میں ہے قد جنناک بابا من ربک والسلام علی من اتبع الهدی۔ تمہیں ہمارے
خاندان میں ہے (واللفظ للمحاضر)۔ لیس المراد من سلام التحية انما هي عبارة سلمة من العداة من
اسلم۔ یعنی من الفاظ میں سلام کے الفاظ سلام تحیہ ہو نہیں سکتے۔ یہ کہ جو مسلمان ہو جائے گا
خدا سے مل جائے گا ان مسلمانوں کو کہیں میں یہ الفاظ استعمال کرنا نہیں چاہیے کیونکہ قول توبہ اتفاق سلام
تحیہ کے لئے شریعت میں ضرور نہیں ہیں جیسا کہ خاندان و مدارک سے معلوم ہوتا ہے نیز مشکوٰۃ شریف،
میں بخاری و مسلم سے یہ روایت نقل کی ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت آدم کو قلم دیا کہ چار فرشتوں کو سلام
کرے اور سنو کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں اور اسی تمہارے لئے اور تمہاری ذریعہ کے لئے سلام تحیہ ہو گا فذهب
فقہاں السلام علیکم فقالوا والسلام علیک ورحمة اللہ اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ نے
آدم سے فرمایا کہ تم السلام علیکم کہیں میں روایتوں سے معلوم ہوا کہ الفاظ سلام تحیہ آدم کو اور ان کی ذریعہ
سیسے مقرر کئے گئے تھے وہ السلام علیکم اور وحکم السلام یا تحیک اسلام میں (در عایت افرودہ جلی خاتبہ
زیادت لفظ رحمۃ اللہ احتیاطاً) میں الفاظ مذکورہ سوائے سلام تحیہ کے الفاظ نہیں ہیں دوسرے یہ کہ چونکہ
آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام اور سلف صالحین سے ثابت ہے کہ وہ ان الفاظ کو کفار کے لئے استعمال فرماتے
تھے اس لئے کہیں مسلمان کے لئے انہیں استعمال کرنا ایک قسم کا ایسا ہے جو ناجائز ہے اور اس کی برائی استعمال

(۱) ومنہا الوصیۃ من النبی الخ (رد المحتار مع البحر المحیط) ۳۳۹ طبع سعید گواچی

(۲) (المصباح المعاصر) باب کیف یکتب فی اهل الکتاب: ۹۶۶

(۳) (مجموعہ عقول)

(۴) (عن ابي هريرة) باب السلام مشکوٰۃ المصابیح ۳۹۷۰

نہدہ وہی میت کے موافق مختلف درجات میں شہادت ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ماہر مہم میں مرد و عورت پر شہادت حسین کا تذکرہ کرنا عمت ہے (مسئول) آج کل خرم کا پانچ ہے جبکہ عام جو مسجد میں پڑھتا ہے جائز ہے یا نہیں اور مسجد کے امام کی اور قبلہ پڑھنا کی بات اور اگر مسجد میں پڑھ جائے تو کیا ہے؟

(جواب ۱۶) اتفاقاً طور پر اگر شہادت عینیں اور اس پر اظہار الحسوس ایک امر معقن ہے لیکن اگر شہادت کے لئے خاص مجلس منع نہ کرے اور یہ شخصیں کہ محرم نے ان سے اندر بوندہ اس سے منع نہ کرے اور شہادت پر تہذیب کر دے سب باتیں عمت ہیں اور نیز کہ عورت کی مجلس میں جو کھانے پر بھی جاتی ہیں اس کی اکثر روایتیں موضوع اور محض تحریری ہوئی ہیں نیز ان کے اکثر روایات سے الامارہ کی توجہ لازم آتی ہے لہذا مسلمانوں کو اس پر تہذیب کرنا چاہیے۔ مسجد میں ہو یا کسی اور جگہ اس قسم کی مجلس کا انعقاد اور عمل منوع ہے۔

غیر اللہ سے مدد مانگنے کے جو ازار کے لئے چند خداوندی استدلال بات کے جو ازار ہے۔

(مسئول) ذیہ عوام الناس کو طعی الامان استدلال غیر اللہ کی تعلیم بالحق لازم ہے۔

سوال - غیر اللہ سے مدد مانگ کر کیا ہے؟ جواب بلاشبہ درست ہے۔ سوال - اہلک معین میں جو معنوس مقدم ہے جس سے بقاعدہ کوئی نصرت کے معنی پیدا ہوتے ہیں اس کے یہ معنی ہوں گے؟ جواب - اس سے یہ معنی ہیں کہ اگر سزا حقیقی تو یہی ہے اور مثلاً ہر جگہ ایسے طالب مرتد ہیں کیونکہ مدد حقیقی میرے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ دوسروں سے استعانت مجازی ہے جو محض مظاہر عین سے ہیں جس استعانت غیر اللہ سے اس طرح پر کہ ان کا مستقل اس غیر پر ہو اور اس کو مظہر عین الہی نہ جانے شہ جہم بھی شریک ہے اور اگر استعانت محض جانبہ حق ہے اور اس کو ایک مظہر مظاہر عین سے جان کر استدلال و استعانت کرے تو ایسی استعانت مشرک و جاہل ہے تاہم انبیاء و اولیاء اس قسم کی استعانت طلب کرتے رہے ہیں یہ استدلال و استعانت عقیدہ غیرت میں مبتلا ہی ہے یہ ہکذا فی تفسیر فتح العزوباب تو معنی ہے کہ کسی بھی درست ہونے اور سب امتداد میں بھی اللہ کے علاوہ یہ ہے کہ مستقل حالت رو کسی کو سمجھ کر مدد طلب کی جائے تو چاہا اور تمام سے غیر مسلمان نے تاجہ ایسا کران کسی طرح درست عین اور جائز اور درست ہونے میں کسی طرح کا کام نہیں (انہی جملہ کلام) نے اپنے عقیدہ کو رد الہود کے لئے حسبہ علی ثبوت قرآن ہے (۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے استعبدو بالظہر والصلوۃ اور یہ ظاہر ہے کہ صبر و صلوۃ غیر اللہ ہیں (۲) اس کی تائید

(۱) ولما تہانہا بشعل ہی یود غلواہا بدع انما لک من شرب۔ والہیۃ والحوال الذلیس ذلک من احوال النعمان
(۲) لکن ما وقرآنہ : لولی بذاک امری وفضولہا لیمحرقہ فی فرد علی اہل البدع والرمقۃ ۱۸۴
دوسروں میں سے ایسا نہیں ہے تاہم عین اللہ ہے۔ اور اگر اس سے استدلال کرنا مقصود ہے تو
تذکرہ الامارہ علی سبب المحرمات لہذا منہذہ انہی کمالی لعمول جامع الزمر انما لہا کباری عدل لہی ۱۶۵ طبع

حضرت عیسیٰ کے قول میں انصاری النی اللہ تعالیٰ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمایا ہے (۳) قصصہ الکبر سے دفع مرض کے لئے نہ اٹھنا اور مظلوم کا بروقت حق طلبی و ایذا دہی خاتمہ نام سے چارہ جوئی کرنا وغیرہ کے بارے میں سنن دوسٹے میں کسی کو کلام نہیں دوسٹا (۴) خود رسول اللہ ﷺ نے نبی اللہ سے مدد مانگنے کی تعلیم فرمائی چنانچہ طبرانی میں عبد بن عمرو بن سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اذا ضل احدکم شیئاً واراد عونا وهو بالارض لیس لہا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی فان للہ عباداً لا یراہم (۵) تفسیر فتح المعزی میں جیسا کہ مذکور ہو چکی ہے

اس کے متعلق مرقہ کہتے ہیں کہ لفظ غیر اللہ کا نام ہے اور مدد کی بھی حائے دو قسمیں قرار دی ہیں ایک وہ کہ نظر نہ کرنا نہ اسباب و علت ہادی تعالیٰ فی بعض امور میں ایک حقوق دوسری مخلوق سے مدد لینے کی وجہ سے مثلاً کسی بیمار کا حکیم یا اکثر سے مشورہ علاج میں اور مظلوم کا بروقت حق طلبی و ایذا دہی خاتمہ نام سے چارہ جوئی میں مدد لینا تو سہل اور فقیروں کا اپنے معاملات میں امیروں اور بے ثابوسا سے مدد طلب کرنا یا زندہ ہولیا کے کرام سے دعا کرنے کے لئے سطح عرض و معروض کرنا کہ ہمارے نکالنا مطلب کے لئے نہاد خداوندی میں نہ فرمایا ہے، غیر وہ لحد و لحدی استمداد شرعاً نہ کرنا ہے اور اس میں کسی کو احتیاط نہیں ہے مگر جو اولیائے کرام و ائمہ فاضل پانچے ہیں ان سے دعا کے لئے عرض معروض کرنے میں اشتیاق ہے آخر حکام و خدایہ نہ سوئی کے قائل نہیں ہیں اس کو درست بتاتے ہیں اور جو قائل اس معروض میں ہیں نیز حضرات صوفیا جائز بتاتے ہیں صاحب تفسیر فتح المعزی بھی انہیں حائے جامع شریعت و تقویٰ میں سے ہیں جو سماج دہی کے تکامل اور اولیائے کاملین سے خواہ وہ مردہ ہوں خواہ زندہ ہوں دعا کے لئے عرض معروض کے مجوز ہیں مگر ایسی استمداد کو قبول تو قسام استمداد میں ہی شمار نہیں کرتے بلکہ طلب مشورہ کے نام سے موسوم فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ استمداد اگر ہے بھی تو نہ لوند تعالیٰ سے ہے گویا ان کے نزدیک بھی استمداد ہی سبب ان سبب اور تقسیم مطلق سے ہے جس نے اپنی حکمت بابت سے بعض حقوق کو بعض امور کے لئے سبب بنادیا ہے لہذا اس مخلوق کو مظهر عون اسی سمجھ کر اس سے مدد لینا ہی تعالیٰ شائد سے مدد لینا ہے دوسری قسم مدد مانگنے کی یہ ہے کہ دو امور بابت استحقاق جناب ہادی تعالیٰ سے قصور صحت رکھتے ہیں جیسے اولاد کا دنیا بدش کاہ ساکنا مرض کا اور کرنا امر کا وغیرہ ان میں کسی مخلوق سے مدد مانگی جائے کہ اور جناب ہادی عزائم سے دعا کرنا نہ نظر نہ ہو تو یہ احمد و حرام مطلق بعد کفر ہے ایسی استمداد اگر کوئی مسلمان اپنے نہ بپ کے اولیائے کرام سے بھی کرے گا اور اگر اسلام سے خارج ہو جائے گا بھی وجہ ہے کہ جتنا علمائے دین نے قسم بول کر نظر انداز کر کے قسم دوم کو پیش نظر رکھتے ہوئے ائمہ اور غیر اللہ کو مطلقاً ناجائز قرار دیا ہے چنانچہ حضرت قاضی شافعیہ صاحب پانی قاضی قدس سرہ فرماتے ہیں "عبادت مر غیر خدا کرنا نہ نیست و نہ دعا خواستن از غیر حق (ارشاد الطالین ص ۱۸) ہذا زید کا علی العیون غیر اللہ سے مدد مانگنے کی اجازت و تعلیم دین ہرگز مناسب نہیں اس کو تفصیل و

چیز اور ہم وہ قسم پچھیں جس سے شرکین و منافقین کی نذر - مثلاً استغاثت کہ بوندت اور دفع کر سکی
استغاثت آپ و شرک جہاں دفع کتنی استغاثت کے راستے ہیں درخت و خند آں و در دشمن میں بیویہ
حقائق پر ہمیں وہ معاشیانیہ بدشاہکارہ در حقیقت معلوم خدمت مال است و عود بے بدل است و یہاں
امعاجان کہ بہ نسبت تجربہ و علم زیادہ زائل و طرب مشورہ است - و استقلال متوہم نمی شود پس این قسم
استغاثت بلا اثر است چنانکہ است در حقیقت استغاثت نیست و اگر استغاثت ست استغاثت ہی است
تسبیح و تعزیر سورہ فاتحہ ص ۷۳ یہ عبادت پہلی عبادت کی تفصیل ہے اور دونوں عبادتوں کے مانے
سے بھی طرح ظاہر ہوتا ہے کہ جو چیزیں میں عالم اسباب میں اس مسبب الاسباب سے اپنی نعمت کاملہ
سے سبب و مظہر عین باری ہیں - ہر فن سے مدد لینے کی اجازت سے ہر چیز کو نظر ہو کہ اسباب و نعمت
بہرہ فی حق من سے مدد لینے میں اس قدر مطلق سے مدد لینے اس لئے انبیاء و اہل اسلام ہر گز اپنے کرام
نے بھی اس قسم کی مدد مخلوق سے نہ کی کہ ہر چیز سے ہر قسم کی مدد عین اللہ ہی ہو جیسا کہ یہ کے مشمولہ
مضموم ہے (۳) مدد خواستہ و حوری باشد - مدد خواستہ مخلوق سے نہ چلوئے - مثل آئندہ و امیر و بادشاہ و نوکر
مدار و مہمات موجود مددی جو چند و طومار اس از اولیاد و انی خواہند کہ از جناب لہی فلاں مطلب ہو - مدد خواست
نمائند این نوع مدد خواستہ و شرک از زندقہ و حرام است - دوم آئندہ بلا استقلال چیز کہ خصوصیت بہ طلب
لہی و مدد مثل دین فرزند و پیر شہیدان یا دفع امر اضطرار و امور و مانند این چیز ہے آئندہ و اول از جناب لہی
در نسبت مغفور باشد از مخلوق مدد خواست نمایند - اس نوع حرام مطلق بلکہ کفر است و اگر از مسلمان کے از
وہی کے مذہب خود بخود نہ ہاں شد یا مدد دین نوع مدد خواہند از دائرہ مسلمان خارج نہی شود (فقہی عزیزی جلد
دوم ص ۳۴) اس سے ثابت ہے کہ صرف انہیں سور میں مخلوق سے مدد مانگنے کی اجازت ہے جو شخص
بدلت باری تعالیٰ نہیں ہیں اور وفات یافتہ حضرات لو کیا، اللہ سے بھی صرف دعا کے لئے عرض کرنے کی مثل
زندہوں کے اجازت دی گئی ہے (۳) اللہ حمد و ثناء قبول غیر لہی و لہی و لہی غیر از انبیاء علیہم السلام مگر شدہ اند آں
وہی مدد سے از انقباض - بتکوید کہ نسبت زیارت تحریر اسے رہا نہی ان نفع یا مصلحت عدا و استغفار - و کامل عین اند
پس بھی از ایشان و ظاہر است کہ از انقباض آئندہ کامل جامع و کوراک مصلحت کامل ہو آئندہ آئندہ مگر آئندہ
را نیز انکار کی کنند - اس امر سے ثابت ہے مثلاً صوفی و زائل کشف و کمال (فقہی عزیزی جلد دوم ص
۱۰۷) اس سے مسئلہ استدلال و اولیاء اللہ کا اختلافی ہونا ظاہر ہے اور حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب عینی
صاحب تفسیر فتح العزیز اگرچہ انہیں علماء میں شامل ہیں جنہوں نے دوازہ کا فتویٰ دیا ہے مگر صورت استدلال
مضبوط ذیل بتائی ہے (الف) دہشت صورت احمد و عمر ہمیں کہ محتاج طلب کند حاجت خود از جناب الہی
وہ میں روحانیت بندہ کہ مقرب و محرم درگاہ والا است و گوید کہ خداوند اچہ کہت این بندہ کہ تو رحمت و
آرام کردہ اور اگر تو درگاہ حاجت مر (ب) یا خدا کند آئندہ مقرب و محرم را کہ اسے بندہ خدا و ولی
دے شفاعت کن مر لو غلو از خدا تعالیٰ مطلوب مر اما قضاء کند حاجت مر (الفقی عزیزی جلد دوم ص ۱۰۸)

کُتِبَ لِي - قَالَ كَثِيرٌ مِنْ مَتَابَرِى اَمْتَا بَكَرَهَ الْاِجْتِمَاعَ عِنْدَ صَاحِبِ الْمَيْتِ وَ يَكْرَهُ لَه الْجُلُوسَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى يَأْتِيَ اِلَيْهِ مِنْ يَغْزَى بِلْ اِذَا فُرُغَ وَ رَجَعَ النَّاسُ مِنَ التَّدْفِنِ فَلْيَتَفَرَّقُوا وَ يَشْغُلِ النَّاسَ مَا مَوْرَدِهِمْ وَ صَاحِبِ الْمَيْتِ بَاكَرَهَ (رد المحتار) ۱. و تَكْرَهُ التَّعْزِيَةَ ثَانِيًا وَ عِنْدَ الْقَبْرِ وَ عِنْدَ بَابِ الدَّارِ (المختار) ۲. فَوَلَهُ عِنْدَ بَابِ الدَّارِ هِيَ الظُّهْرِيَّةُ وَ يَكْرَهُ الْجُلُوسَ عَلَى بَابِ الدَّارِ لِلتَّعْزِيَةِ لِأَنَّهُ عَمَلُ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَ قَدْ بَيَّنَّ عِنْدَ مَا يَصْنَعُ فِي بِلَاةِ الْمَعْمَمِ مِنْ فَرْشِ الْبَسْطِ وَ الْقِيَامِ عَلَى فَوَارِغِ الطَّرِيقِ مِنْ تَقِيحِ الْقِيَانِجِ ۳ يَحَرِّمُ - اَنْتَهَى (رد المحتار) ۴. مَحَلُّكَ مَرْشِدٌ مِمَّنْ شَرَّكَتْ حُرَامَاتِ نَوْرِ طَلَبِ الْبُلْغِيَّاسِ اس کے اثرات میں شرکت سوائے تعاقب اہم

ایصال ثواب کے لئے اجتماعی قرآن خوانی کا اہتمام بدعت ہے

اسرائیل (۱) تلاوت قرآن مجید کے لئے محفل کرنا یا تعیین وقت و روز یا داس طور سے کہ ایک آدمی یا جمعی بدعت است ثابت کرے اور باقی حاضرین شیخ اور اختتام و روز شریف اور اور مجید پر جو اس طرح محفل کرے مطابقت شرعاً زمین جائز ہے بلکہ بدعت کیونکہ تو جہاں

(جواب ۱۵) قرآن مجید افضل الذکر اور اس کی تلاوت افضل الاشغال ہے اور تلاوت قرآن مجید فرادہ ۱. و التلاوة اجتناب کے ساتھ کرنا جائز ہے اور اگر تعلیم قرآن مجید مقصود ہو خواہ الفاظ سکھانا مقصود ہو یا تجوید یا معانی مطابقت قرآن مجید تو بدعت کا اہتمام کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ روزانہ یا دوسرے روز یا ہفت میں ایک بار مثلاً سکھانے والا جو کون کوئی نعرے سکھایا کرے جیسا کہ سلفہ خلفا تعلیم قرآن کی مجالس قائم رہے مسلمانوں کا معمول ہے تعیین اور تعلیم مقصود نہ ہو بلکہ محض تلاوت مقصد قرأت و یہ نیت مقصود است تو اس کے لئے یہ اہتمام کرنا اور مجلس منعقد کرنا شریعت سے حلت نہیں پھر اس کے اندر اور شرفیاء خود کا اضافہ بھی نہ تو بدعت نہ ہو جائے گا ۲۔ اسیہ کہ مقصود محض تلاوت قرآن مجید کا ثواب حاصل کرنا ہو تو اس کے لئے بھترین صورت یہ ہے کہ تمام اپنے حضور قلب کے بوقات میں جس قدر مشغول دلی ہو سکی کر سکے کر لیا کرے کہ ایک طرف اپنے حلف صاحبین یعنی صحابہ کرام اور حضرات تابعین و ائمہ مجتہدین کا تشریف تھا و اخیر کھلے طبی تباہیہ کثنی بھلائی تمام کی تمام انہیں حضرات کے اجتماع میں ہے مجالس الابرار میں ہے اخیر عبداللہ بن مسعود بالجماعة الذين كانوا يجلسون بعد المغرب و فيهم و جل يقول كبيروا الله كننا و كنذا و سبحو الله كنذا و كنذا و الحمد و الله كنذا و كنذا فيفعلون فحضرهم فلما سمعوا يقولون قائم فقال انا عبد الله بن مسعود فوالذي لا اله غيره لقد جئتم بیدعة ظلماء اولئك ظفوة اصحاب محمد عليه اسلام کثنی حضرت عمید اندلس مسعود رضی اللہ عنہ کو خبر دی گئی کہ ایک

(۱) رد المحتار مع الدر المختار ۴/ ۲۶۱ طبعہ (۲) رد المحتار مع الدر المختار ۴/ ۲۶۱ طبعہ

(۳) رد المحتار مع الدر المختار ۴/ ۲۶۱ طبعہ (۴) بدعت نہی اقطاع خلاف المعروف عن الرسول لا معاند

على نوع شهدة (۵) رد المحتار مع الدر المختار ۵/ ۵۶۱ طبعہ

(جواب ۶۷) گندو، شتر، کھین کے نہ اسے اپنے جان میں شعاثر شرک و کفر کا اظہار اور احکام و احکام کی پرستش اور تعظیم ہوتی ہے ایسے مصلوں میں مداخلت نہیں ہونی چاہیے۔ شریعت قیام اور شریعت ہو گا اور دین جو دنیا سے امور کے لئے جو شعاثر کفر میں، ان میں چند وہ عظیمہ عبادت ہے، حرام ہے اور یہاں تک قیام امن کا خیال ہو، تو ان امور پر ہو کہ شعاثر کفر سے پوری علیحدگی اور دوری رہے اور کسی طرح تفریق و تماشا مقصود نہ ہو اور کسی معتد نظام کے ماتحت انتظام کے لئے شریعت پر تجویز بھی ہو تو مباح ہے لیکن خلاف اس موجود ہو تو عقلمندانہ طور پر اس کی تحریموں اور ان کے خلاف کے میرے خیال میں کوئی تجویز نہیں رکھی اس لئے مصلحتوں کی شریعت و مجاہد کے لئے بھی اب کوئی وجہ جو انہیں - فقط واللہ اعلم - محمد کفایت اللہ نفر لہذا رہے۔ دسمبر ۱۹۲۳ء

غیر مسلم کی برائی عمر کے لئے وعاما لگنا شرعاً کیسا ہے؟

(سوال) مسٹر گاندھی ۲۱ روزہ کھیت رہتے ہیں تاکہ ہندو مسلم اتحاد ہو جن کے برت کے ظہیر و ذوقی افق تہم ہونے پر ہندو تمام ہندوستان میں اللہ! مسرت کے جلے منعقد کرتے ہیں جس میں مسٹر گاندھی کی صحت و سوانحی و روزی عمر کی وعائیں مانگی جاتی ہیں مسلمان شریعت سے محض زدہ رہتے ہیں مگر رسولی و واحد مسجد کے پیش اور سب ان جیسے میں شریک ہوتے ہیں ان کی سمدارت ذمات ہیں اور جلے کے متصدق کی حکمتیں لگاتے ہیں کیا اس سلسلے کا یہ فعل نفرو شرارت کی حمایت نہیں ہے؟

(جواب ۶۸) کسی غیر مسلم کی روزی حرام کے لئے دلائل اس ثابت سے کہ شاید خدا تعالیٰ اس کو ہدایت فرمائے اور وہ آئندہ عمر میں نورانہ نام سے منور و مستنیر ہو جائے اور اگر ہے جس جلسہ مذکورہ کی شرکت، سبکداری کے لئے ایک جائز مکمل ہو سکتا ہے اور لوگوں کو برا نہیں کہ وہ اس ناجائز امام صاحب کو محض علنی و تنہا ہی نامیں - واللہ اعلم - حجۃ تہذیب اللہ خیر لہ بدر سے امید رہی

ایک گمنام بھڑا جس کی قروح و اشاعت حائز نہیں

(سوال) : عرب چار سال سے گناہ خطہ جس کی نقل : یل میں ہے آتے ہیں آیا ان خطوط کی تعمیل جاز ہے یا نہیں؟

نقل خدمت گاہ۔ ابان فعد و ابان نستعین اھذا الصراط المبین انھمت۔ پس جس وقت یہ نقل
 فوراً روئے و جد لکھ کر تقسیم کردہ اشیاء اللہ جل جلالہ جلوس لاندہ ہو گا مگر ایسا نہ کر دے تو بہت نقصان ہو گا چنانچہ ہم

١٠٠ عن عبد الله بن مسعود قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كثرت مواضعه لم يزد منها ربي شيئا
ثم يكافئها بالعطاء العظم برزاقه المساند الثاني ١٢٠ رقم الحديث ١٦٠ مفتح غنى احمد المصنف

٢ : إذا لَمْ تَكُنْ فِي أَهْلِ الْإِيمَانِ ، لَمْ يَلِكُ مِنْكَ شَيْءٌ ، وَلَئِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ ، فَكُنْ عَلَىٰ مَا يَنْصِيحُونَكَ ، وَأَطِيعُوا أَمْرًا مِّنْ رَبِّكَ . إِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا . وَلَا تُنْفِرْ فِي الْأَرْضِ فَنَنْفِرْ إِلَيْكَ ، فَتَكُونَ مِنَ الْمُهْلَكِينَ .

دیجئے کہ لکھنؤ ایک بڑی شہر کی حیثیت سے۔

(جواب ۹۹) من غلطو کے مضمون کو صحیح سمجھنا اور ان کی تعمیل کرنا خلت ٹٹا ہے اول تو یہی معلوم نہیں کہ ان کا کاتب کون ہے اکثر کلام آتے ہیں بعد میں میں یہ لکھا نہیں بھی جوتی ہے کہ ٹھیکے والا ہم ظاہر نہ کرے ممکن ہے اور اقرب الی القیاس میں ہے کہ اس کا ردوائی کی ابتدا کسی دشمن اسلام نے کی ہے جس سے اس کا مقصود ہم از ہم یہ تھا کہ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے سینکڑوں پیسے روزانہ ضائع کر دینے چاہیں وہ سرے یہ کہ اس کے مضمون کو صحیح سمجھنے کی صورت میں محفانہ خراب ہونے کا قوی اندیشہ ہے مثلاً جس نے پانچ یہ خط پہنچا اور ان نے اس پر مثل نہ کیا اور تقدیری طور پر چالیس روز کے بعد اسے کوئی تکلیف یا نقصان پہنچا تو اسے یقین ہو جائے گا کہ خط کی تعمیل نہ کرنے سے یہ نقصان پہنچا اور پھر وہ اس کا جو روز بدوہ بات کو اپنے ذہن و زمرہ میں لے گا اور اگر اس سے تعمیل بھی کر دی اور اسے چالیس روز میں کوئی فائدہ نہ ہوا یا نقصان کوئی نقصان پہنچ گیا تو اس کو قرآن پاک نے ان باتوں کی جانب سے بدگمانی اور بد اعتقاد پیدا ہو جائے گی جن کے ساتھ خوش اعتقاد ہونے کی وجہ سے دنیا کی تعمیل کی بھی تیسرے یہ کہ اگر بالفرض آیت مذکورہ میں فائدہ کے خیال سے لکھنا اور شہاب اسلام بھی مان لیا جائے تاہم اس کی تعمیل نہ کرنے کی صورت میں ہمیں بھی دینا اور نقصان سے ڈرنا کیا معنی رہتا ہے صبح کے تراب پر کوئی وعید نہیں ہوتی جو تجھے یہ کہ کیا وہ کسی شخص سے کہ کیا وہ جگہ ہی لکھ کر بھیجے ہے معنی ہے ان کے علاوہ اور بھی اس میں نصیحتات ہیں عاراً لہ خیال رکھو کہ اس کا ردوائی کی ابتدا کسی دشمن اسلام نے کی اور مسلمان علماء و روحانہ خوش اعتقاد اس میں اپنی رائے کی وجہ سے مبتلا ہو گئے اب ممکن ہے کہ بعض نیک خیال مسلمان یہ نہ سمجھتے ہوں مگر یہ ان کی عداوت اب انہیں ملامت شریعت سے اس کا حکم دریافت کرنا چاہیے ظاہر حال اس میں اسراف و خوف فساد متعیدہ خوف توہین آیات اشہار من الغیب احمین مقدم اور بہت سے فداات ہیں کسی مسلمان کو اس کی تعمیل نہ کرنا اور اس کے مضمون کو صحیح سمجھنا جائز نہیں۔ واللہ اعلم

رفع طعون کے لئے انتہاء حد تک کوشش کرتا ہوں لیکن اس کے لئے خاص اہتمام جائز نہیں

(سوال) بوقت مرض طاعون، وباء، مسلمان تھو کر، عاقر و بچہ تھو جتے ہیں اور کوچہ بچو چہ پڑھتے ہوئے تھو جتے ہیں۔ یہ درست ہے یا نہیں؟

(جواب ۲۰) غزولِ بیایات، اونٹوں کے وقت تو بہداشتِ غنہ اور صدقات دینا جائز اور مستحسن ہے لیکن کوئی خاص وجہ نہ ہونے کے باعث اسی طرح کسی بے وجہ پھر بھی نہ چاہئے یہ حکم کو شرعی ہے لیکن اگر

[illegible]

نکلتے ہیں۔ (۱) یہ بات نہ قرآن مجید میں ہے نہ حدیث شریف میں اور نہ اسے سنت ائمہ علیہ السلام میں (جواب ۲۶) (۲) حضور ﷺ نے کبھی یہ نہیں کیا (۳) خانقاہی راہبوں اور تائمن اور تاتی تائمن سے یہ نہیں ثابت نہیں (۴) اللہ چاہے کہ اس نے کب ایسا کیا ہو مگر یہ ثابت نہیں کی جا سکتا ضروری نہیں کہ یہ حال یہ بدعت ہے (۵) یہ کلمات مانوسوں کے لئے ہیں شیعوں کو ان سے بھٹنا پڑے گا یہ کہ یہ مانوس نہ کہ ہیں (۶) وہ ہمیشہ کہ شہر ہیں ان کے وہاب اسرار ہیں (۷) حضور ﷺ نے کبھی موقع پا نہیں سکا۔ پر جتنے بار گئے کہ ہم نہیں فرمایا۔ (۸) نہیں۔ (۹) نہیں۔ (۱۰) اللہ جہاں نے اس نے نہ کہے غائب نہیں ہے۔ نہ کہی شیعوں کے لئے ہیں۔ محمد تبارک و تعالیٰ اللہ فان اللہ۔

تجلی فی السوال عربیہ وغیرہ بدعت ہے

(سوال) (۱) آنحضرت ﷺ کے اہل تہذیب سے ہم سے مولانا کے روزنامہ کی ششماہی پوری کے روزنامہ دہلی سے اور صحابہ کرام کے بھی یہ کہیں ایسا ہے صفحہ ۵۹ بدعت و مکر۔ یہ مضمون جائز ہے مگر ماسدق زری و فتویٰ نوکلور مجمع روایات سے خواندہ ہے ہم کو سوئے دہم و حکم وغیرہ مقررہ دنوں میں باقیہ نہ ہو سکا۔ سوزدن کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) نہیں روایات اور سران الہدی مولانا جلال الدین قادری اور صاحبہ مضمون کے عرس کو مقدم کرنا جائز ہے کیونکہ اس نے عربی کو یاد رکھے کہ اس نے عربی انہی فوت ہوئے ایک روز مقرر کر کے عربی کرے تو جائز ہے جس روز سرور کی جان لگی ہے اس روز مردوں کی ارواں اسی گھر میں آتی ہیں (دیکھو ایمان جلد دوم صفحہ ۳۱) مندرجہ بالا مانوس نہیں روایت ہے تو یہ انہی نہیں مگر ۹ میں لکھا ہے۔ قاتلہ کسی شہر اور قتلہ کے ساتھ دلائل ہیں کہ جلد و مٹان میں رائے ہے نہ آنحضرت سے ماقول ہے نہ صحابہ و تائمن و ائمہ و محدثین سے اور نہ کتب معتبرہ سے۔

(۳) قیور مدین پڑا سہ یا صاحبہ بزرگ نہیں تو مشائخ طریقت اور دارگاہان اہل کی قیور کو سہ دینا جائز ہے یہ فتویٰ مسائل ضروریہ خواصہ میں ملتی حنفیہ میں ہے سوال نمبر تین کی بدعت منہج النہوہ جلد دوم صفحہ ۸۔ میں ہے کہ حضور ﷺ نے وفات سے پہلے روز پہلے فرمایا کہ جانور گادہ ہو کہ قمر سے آگے آیت کر وہ تھے کہ چنے اچھا اور صلیبی قبروں کو عید کیا کرتے تھے دیرانہ مت کر۔ مگر وہ باب کی قبروں کو۔ دیرانہ نہیں ہے۔ المستغنی نمبر ۳۲۲ ذالقرن محمد عبدالصمد مدحہ (منسل کو) ۵ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ۱۸۳۵ء

جون ۱۸۳۵ء

(جواب ۲۳) (۱) یہ روایت صحیح اور بدعت نہیں صحابہ کرام سے نہ آنحضرت ﷺ سے چھپا دوسرا

ارواح طیبہ کو سال بھر کے تمام ایام میں ثواب بخشا جائز ہے محرم میں کوئی خصوصیت نہیں نہ شریعت وغیرہ کی
و غیرہ کی تخصیص ہے۔ بخلاف عذائی نہیں منعقد کی جائے اس میں شدت کی حکمت اور اس کے نتیجے میں ایمان
کو بڑھے جائیں تو اس میں مضائقہ نہیں۔ محمد کفایت اللہ کاں اللہ !

تقریب بنانا جائز نہیں خواہ کسی بھی نیت سے ہو

(سوال ۱) (۱) تقریب بنانا، محرم میں شرک بدعت ہے یا نہیں؟ (۲) جس جگہ ہندو مسلمان کا پیشہ نماز ہو تا
ہو، موقعہ حیدرین محرم و محرم، غیر ایسی جگہ اس خیال سے کہ ہندوؤں پر کچھ اثر پیدا ہو تقریب بنانا، ایمان
درست ہے یا نہیں؟ (۳) ہر چار طرف اہل ہندو کی آبادی ہو اور صرف درمیان میں ایک گھر مسلمان کا ہو
کسی صورت میں تقریب بنانا درست ہے یا نہیں؟ جس کے متعلق پہلے مقدمات نہ کرے جائز ہوئی ہو۔ (۴)
بزرگوں کی شخصیات عقیدہ تقریب بنانے میں خیال سے کہ آپ کی یاد نماز ہو اور اس کو شہادت نام میں رکھ
دے، درست ہے یا نہیں؟

المصطفیٰ نمبر ۶۰ ش ۱۱ محمد فتح (انہار) ۱۳ محرم ۱۳۵۳ھ ۱۸۸۰ء ۱۹۳۵ء

(جواب ۲۶) (۱) تقریب بنانا، شریعت سے بدعت نہیں، اس وقت اور بدعت ہے اور اسے ساتھ عوام شریعت
فعال بھی کرتے ہیں (۲) ہندوؤں کے درجہ جائزینہ کے ذریعے دیوار الناجاز نہیں ہو سکتا۔ (۳) نہیں بلکہ
شریعت اسلامیہ کا ہر حال میں اس میں کچھ نہیں تو چیز جائز ہے وہ اس خیال سے جائز نہیں
ہو سکتی۔ محمد کفایت اللہ کاں اللہ !

یار رسول اللہ اور یا علی کہنا درست نہیں

(سوال ۱) اگر کوئی شخص تحت نیت خیر خیرہ یا خیرہ کو یا حضرت علی کو خطبہ کر کے یا رسول اللہ علی کر
کر پکارے تو جائز ہے یا نہیں؟ المصطفیٰ نمبر ۶۱ محمد فتح (انہار) ۱۳ محرم ۱۳۵۳ھ ۱۸۸۰ء ۱۹۳۵ء
(جواب ۲۷) مسلمان لازم ہے کہ وہ ہر وقت حضرت حق جن شان کو پکارے اور اسی سے استغاثت
کرے۔ انھیں پیغمبر یا رسول اللہ یا علی کہنا درست نہیں کیونکہ ہر جگہ ضرورت ظہور ہو پکارنے والے کی پکار
کو سنا اور اس کی مدد کرنا خاص خدا تعالیٰ کی وصیت ہے سو یہی عام انبیاء ہے اس کے سوا کوئی اور عالم الغیب
نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کاں اللہ !

۱۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحفہ شریعت سے جس میں درج ہے: یہ روایتیں اور شہادتیں ہیں کہ تو اسے تصدق
ذکر کرنا چاہیے۔ والتمسوا کما یكون فی الفعل یكون فی القول یصافقون وأطاعوا علی فعل لم یفعلوا انتشاراً فهو بدعت
مرفقات شرح مشکوٰۃ ۱/۹۹ ع ۱۰۹

۲۔ وصفاً لا من الشرائع، انہما کما یستعملون بغير الله فی حوائجہم من شعائر العزیز و غناء العزیز و منہ یون لہم
مع قولہ انہما۔ مقاصدہم بالکمال البیور و بینہن شعائرہم و جازر کہہ: لا وجب اللہ تعالیٰ علیہم ان یقولوا انہما
انک بعد و انک یستعملون قولہ تعالیٰ فلا تدع معہم شیئاً و انک یستعملون من الدعاء زیادۃ کہ قلم بعض المفسرین ان
ہو: لا تدعوا لہ تعالیٰ بل تدعوا لہم فیکشف ما تدعون، حیثہ اللہ بالبقۃ ۱/۱۰۶ مولانا (ہدی ہے)

موجودہ شرک لفظ کا اور ذکر نہ کرنا چاہئے نہیں

سوال: ایک شخص اپنے دو حق وارث ملی کا سریر ہو وقتا ہے اور ذرا بعد کی جگہ ذکر اپنے بیج کا کرتا ہے شی وارث وارث کرتا ہے ایسے شی نے لے کر شریعت کا کیا حکم ہے؟ المستفتی نمبر ۳۶۲ محمد نسیم صاحب
پیش لاس پابلس مسجد (مدینہ منی) ۲۵ محرم ۱۴۲۵ھ ۱۳ اپریل ۱۹۰۳ء

جواب: ۲۸ وارث خدا تعالیٰ ہا نام بھی ہے اگر ذکر کرے والا وارث کے لفظ سے اللہ تعالیٰ کا نام مراد ہے تو یہ ذکر جائز ہے لیکن شہوارث ملی صاحب کے سریر میں کو اضافی یا کرنی چاہیے یا کی حقان کے اس سے حق میں سے وارث کے جو کسی اور یہ کو متعجب کر میں تاکہ ان کی طرف غیر اللہ کا ذکر کرنے کی تمت نہ ہو کہ اگر ذکر کر کے سے وارث وارث سے اپنے مرشد کا نام میں مراد لیتا ہے اور ان ہی کو وارث سے نہ ان کے سے تو یہ ناجائز ہے اور اگر اس کا یہ خیال ہو کہ وہ اس کی بات کو سنے ہیں تو یہ شرک ہے۔

دفعہ جانے کے ساتھ درود پڑھنا جائز نہیں

سوال: دفعہ جانے کے وقت دفعہ بنے والے کو درود پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۵۱۱
جواب: ۶۹ نہیں۔ محمد تقی اللہ

اللہم یا واجب الوجود دعائی میں متنازع ہے

سوال: اللہم یا واجب الوجود سے دعا کو مخاطب کر کے دعا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۵۱۲
جواب: ۳۰ اللہم یا واجب الوجود دعائی متنازع ہے۔ محمد تقی اللہ

یا محی الدین شینا للہ نہما واضح شرک ہے

سوال: یا محی الدین شینا للہ کا تریخ حنا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۵۱۲ ۳ رجب اشہ
تشریح: ۶۶ ج ۱ ص ۱۹۳

جواب: ۳۹ ناجائز ہے۔ محمد تقی اللہ

حاشیہ صفحہ گزشتہ ۲۶: روح الامری غ ان مجرد الیہم یعنی المحال کاف ای قلیع عن سلفط لهذا الذکلام وان
استعمل معی مصدقہ اللہ مع الذکر المختار ۳۹۵ طبع

۱. عن کسی کہ نہ کر دے اللہ عن اللہ عند فراق القرآن والجنار والرحف والذکر فطاعتک عند اللہ اللہ بسموہ
روح و معنی فانه مکررہ لا اصل له فی الشریعہ ورد المختار مع الذکر ۳۹۸ طبع

۲. قال اللہ تعالیٰ: قل ادعوا للہ: دعوا لرحمن ابدا تدعوا للہ الاسماء الخمسی (سورہ بنی اسرائیل: ۶۱)

۳. قال اللہ تعالیٰ: ومن اضل ممن يدع من دون اللہ من لا يستجیب له الی یوم القیامۃ وہم عن دعا نهم غفلون (سورہ
الاعراف: ۵)

۴. قال اللہ تعالیٰ: ومن اضل ممن يدع من دون اللہ من لا يستجیب له الی یوم القیامۃ وہم عن دعا نهم غفلون (سورہ
الاعراف: ۵)

(*) عقد: جائزہ اور خرام میں کیا طریقہ "المستفتی نمبر ۶۵۷ عبدالحکیم (دہلی) ۲۳ رجب ۱۳۵۳ھ ۱۹۳۵ء

(جواب ۳۴) رجب کی سترہ تک ہجرت کے روزے کے بارے میں کوئی صحیح اور پختہ ثبوت نہیں ہے وہ مثل دیگر عام کے نفسی روزہ کا ایک دن ہے کوئی خاص اہتمام کرنا اور اس کو بجز ترقی روزہ سمجھ کر رکھنا بے اصل ہے۔

{ ۱۲ } اس عمل کا پھر کوئی پتہ ثبوت نہیں ہے۔

(۳) قرض انگریز کے آفسی اراکین کی بھی کوئی صورت نہ ہو گا اور ان کا تعلق نہ ہو گا۔

(۵) تاجانہ کا اقلہ ٹکرو و جہڑ امر و دونوں کو شاف سے لہر حرامہ ۱۰۰ کے مقبوم میں اتنا عموم نہیں ہے۔

مَنْ كُنْتُ مِنْكُمْ كُنْتُ الْقَوْلُ

فرض، واجب، سنت، نفی، مستحب کسے کہتے ہیں؟

(سوال)۔ اجنبی فہم میں 'نعت مؤکدہ' مستحب 'افعل' وغیرہ میں کیا فرق ہے۔ المصطفیٰ نمبر ۱۰۰

عبد الستار (شیا) ۹ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ ۲۰ جون ۱۹۳۳ء

جواب ۳۵: واجب ان تائیدی حکم کو کہتے ہیں جو عمل میں فرض سے برابر ہوتا ہے صرف اعتقاد کے درجے میں فرض سے دوسرے نمبر پر ہوتا ہے۔ دوا سنت مذکورہ دو کام ہے جس کو آنحضرت ﷺ نے ہدایت کے ساتھ کیا ہدایت کاملہ فرمایا اور سنت غیر مذکورہ وہ ہے کہ حضور ﷺ سے کراہ تو حلت ہے مگر ہدایت میں نہیں۔ اور نفل دوسرے کہ ایک تک کام ہے اس کا عمل فی الجملہ حلت ہے مگر فریب حلت ہے۔

ثم انما يريد الله لعلنا نحذر

نوحہ اور مرثیہ پڑھنا جائز نہیں

(مسئلہ) کیا ماہِ محرم میں نوحہ پڑھنا اور واقعہ کربلا از سرالٹا وغیرہ کتبوں سے پڑھنا جائز ہے؟ المستفی

نمبر ۱۱۰۱۸ ایم عم صاحب انصاری (ضلع ساران) ۳ مارچ ۱۹۳۵ء کو ۲۴ جون ۱۹۳۶ء

جواب ۳۶: نوہ دور مرثیہ پر حسن اور حسن کیپنے کی بس منعقد کر، چار روزہ شمس، محمد کفایت اللہ کان ابدل

(٧٠٤) في هدية قال رسول الله ﷺ في امي عن مو الجاهلية ان يلعنهم الله النجاسة والطغي في الاسباب
ابن عيسى ١٩٥ ط ١

جلسہ کی صدارت، بہترین صفات کے حامل شخص کے سپرد کرنی چاہیے

(سوال) انصیر آباد میں چند الزلے سیرۃ النبی کے جلسے کی صدارت متواتر تین روز کا فرد مشرک کے حوالہ کی آئی اس بہت کاپید فعل شریعت اسلام کے موافق ہے یا مخالف؟ تقریر کرنے والے علماء اہل سنت وائجامت تھے۔ المسطفیٰ نمبر ۲۵۳ اعیان الرحمن انصیر آبادی ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۳۰ جون ۱۹۳۶ء (جواب ۳۷) صدر کوسالو کات مقررین کی تقریروں پر محکمہ یا بعض مقررین کے بیانات پر تنقید کرنی ہوتی ہے اس لئے کسی خاص جلسہ کی صدارت کے لئے متعدد جلسہ اور مشعلقات متعدد کاما پر شخص ہی سوزن ہوتا ہے نیز مذہبی اجتماعات میں مذہبی حیثیت سے ممتاز شخصیت کو صدر بنانا مناسب ہے نہ کہ میں ان لوگوں کا انتخاب، موزوں اور نامناسب واقع ہوا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ اولیٰ

موسے مبارک اگر اصلی ہو تو اس کو عزت سے رکھنا چاہیے
مگر اس میں خرافات نہ کئے جائیں

(سوال) شہر احمد آباد میں یہ روایت کثرت سے ہے کہ دروہن کی ۱۲۴ھ کو مبارک کمال نکالے جاتے ہیں، دروہ موسے مبارک آئے نامہ عزت تاجدار مدینہ کے لئے جاتے ہیں اور بہت ہی عزت کے ساتھ عطر خوشبو کی دوسری چیزیں بنارہوال اور گلاب پھول وغیرہ یہ سب چیزیں اس میں رکھی جاتی ہیں اور پرانے سماں کے پھول وغیرہ بطور تحریک کے تقسیم کئے جاتے ہیں تو یہ کیسا ہے اور یہ مبارک کمال کمال سے آئے ہیں اس کا حوالہ حمایت فرمادیں دوسری بات ان باتوں کی یہ ہے کہ قدر پناہ شیعہ میں کہ جس میں ہوس رکھے ہوئے ہوتے ہیں اس ہال کے ارد گرد شاخیں پھولی ہوئی نظر آتی ہیں۔ المسطفیٰ نمبر ۱۵۳۶ اعیان الرحمن واصل بنیانی (احمد آباد - شاد پور) ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۵ جولائی ۱۹۳۶ء

(جواب ۳۸) اگر آنحضرت ﷺ کے موسے مبارک اسی ہوں اور اس کا ثبوت ہو کہ حضور ﷺ کے ہال ہیں تو ان کو حفاظت اور عزت سے رکھنا احکام کی بات ہے، مگر اس کا بھی پہلو نہ دیا خوشبو وغیرہ چڑھنا، اس سے مراد ہیں، نکلیا یہ سب ناجائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ اولیٰ

قرآن کریم کا صرف ترجمہ شائع کرنا صحیح نہیں

(سوال) کیا قرآن شریف کا اردو میں ایسا ترجمہ جس میں عربی عبارت بالکل نہ ہو اور ہر جملہ عبارت ہو شائع کر دیا جائے۔ المسطفیٰ نمبر ۱۱۹۸ انوار احمد صاحب (لاہور) ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۲۳ جنوری ۱۹۳۷ء (جواب ۳۹) قرآن مجید کی اصل نظر عربی اور اس کی خصوصیات کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ اس

اس شخص پر کفر کا فتویٰ لازم ہوتا ہے یا کیا ہے۔ ۲ المسقطی نمبر ۸۷۱۳ شیخ اعظم شیخ معظم ماجری صاحب (مقرنی خاندان) ۷ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ ۱۹۳۷ء
(جواب ۲۲) کفر کا فتویٰ تو صرف اتنی بات پر نہیں دیا جاسکتا البتہ یہ بات، (اے گناہ کی ہے) محمد کفارت الہند

بزرگان دین کی قدم بوسی کا حکم

(سوال) زید کہتا ہے کہ بزرگان دین کو تبرکات و تعظیماً قدم بوسی کرنا درست ہے عمرو کہتا ہے کہ درست نہیں اور زید نے درست ہونے کی دلیل درمختار - شامی - مینی شرح صحیح بخاری - زیلعی - عالمگیری - قاضی خاں - فتویٰ حاوی - مینی شرح بدایہ - حاشیہ شرح وقایہ مولانا عبدالحی کھنوی - طحطاوی - فتح القدیر وغیرہ چوبیس کتب فقہ کا حوالہ دیا اور نو حدیث بھی اس کی تائید میں بیان کیں ان کتب فقہ و حدیث میں بعض میں تو قبل واسہ و درجلہ اور بعض میں قبل یدہ و درجلہ اور بعض میں کشحہ وغیرہ ہے اور مشائخ کرام و اصحاب نظام کے حالات بھی بیان کئے چنانچہ حضرت غوث الاعظم اور حضرت معین الدین چشتی اور حضرت قطب الدین تختیار کاکی اور حضرت بابا فرید الدین اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی اور حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم اور حضرت عبید اللہ احرار اور حضرت مرزا جان جاناں شہید اور حضرت شاہ غلام علی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو ان کے خلفاء اور مریدوں نے قدم بوسی کی تھی حالات مشائخ نقشبندیہ مقامات سعید یہ مدارج المندوبہ کے حوالے دیئے بعدہ عمرو قدم بوسی درست ہونے کا تو قائل ہوا پھر جبکہ کر قدم بوسی کرنے کا قائل نہیں تو پھر جبکہ کر قدم بوسی درست ہونے کے بارے میں دو حدیث زید نے بیان کیں منہما عن عائشۃ مرفوعاً دخل النبی ﷺ علی عثمان بن مظعون و هو میت فاکب علیہ و قبلہ حتی رابت دموعہ تسبل علی وجتہ اخرجہ الاربعۃ السنائی و صححہ الترمذی و ایضاً علیہا ان الصدیق قبل النبی و هو میت و صحیح اسنادہ اور اکب بمعنی برواۃ انہوں و برواۃ بخیر و لازمی و متعدی ہر دو آمد منتخب اللغات - یائیں ہمہ عمرو نہیں مانتا اور کہتا ہے کہ وہ تو مردہ کے لئے ہے زندہ کے لئے کہاں اور عمرو کی دلیل اسلام کے وقت سر جھکانے کو جو فقہاء نے مکروہ لکھا ہے پیش کیا زید کہتا ہے کہ وہ ایک فرد خاص سے اس سے تمام افراد کی کراہیت ثابت نہیں ہوگی چنانچہ بہت افراد ایسے ہیں کہ اس میں سر جھکانا مہات اور مستحسن اور جائز ہے جیسے حجر اسود اور اپنی لور اور قدم بوسی بزرگان دین کے لئے بھلکانا پس بولب طلب یہ ہے کہ حسب لور زید و عمرو جبکہ کر قدم بوسی کرنا درست ہے یا نہیں یہ تقدیر ثانی کتب فقہ و حدیث میں جو قبل واسہ و درجلہ یا یدہ و درجلہ ہے وہ قدم بوسی کیسے یعنی کس ہیئت پر تھی اور مشائخ مذکور کی قدم بوسی کیسے - المسقطی نمبر ۸۷۱۵ اسر حسیب اللہ (اکیاب - ہرما) ۴ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۷ جولائی ۱۹۳۷ء

(۱) عن عبد اللہ بن عمر بن العاص قال سمعت رسول اللہ ﷺ يقول ان الله لا يقبل العلم الا بقرعہ من العباد ولكن يقبل العلم بقرعہ العلماء حتی اذا لم يبق عالم اتخذ الناس رؤوساً جہلاً لساناً فافوا بغير علم فقلوا و اخطر (صحیح بخاری: ۲۰/۱)

۱۹۴) جواب ۱۹۳) قدم نہ ہونی سدا ہے نہ نوازے اور قدم نہ ہونے سے اسے کئے جتنا بھی ۱۹۵ = بار نہ ہے یہ جتنا بھی اور قدم نہ ہونی ہوتا ہے نہ فرض نکلیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ چھپے کوئی زمین پر کرے نہ اسے پس یا بولی دامن سے لئے لئے تھے تو یہ اس لئے نہ نوازے جتنا بھی ۱۹۶ = مقصود نہیں بلکہ سوئی ہے اسے مقصود ہے اسے ہی قدم نہ ہونے کے سے تھے جس جتنا بھی ۱۹۷ = مقصود نہیں بلکہ قدم نہ ہونے مقصود ہے بلکہ یہ جتنا چاہئے قدم نہ اس لئے کہ اس کی ہے وہاں خود بخود ہی مقصود ہو اور تعظیم کی نیت سے چوکا جائے پس ہی۔ انعام سونے قدم نہ ہونا چاہئے جس پر تو اس کے لئے جتنا بھی جائز ہے۔

نیک عجم کو قدم نہ ہونی سے داننا چاہیے کہ وہ اپنی ذواتیت کی وجہ سے نہ تو ہندوئی حد تک پانچویں کے پانی سے قدم نہ ہونی کو عمل مقصد قرار دینے کے وہ تھے اور قدم نہ ہونی پر سر رکھنے یا پیشانی تھپنے کو ہی اصل مقصد قرار دے نہیں کے اور خراس کے مرتکب ہو پائیں کے یہی ممانعت ان کے لئے بلی اور اس کے لئے

... محمد کنیت اللہ کان اللہ اعلیٰ

کفادی جاسوسی کے لئے نہ جیسا لباس اور شکل و صورت اختیار کرنا کس ہے؟
 ۱۹۵) جواب ۱۹۴) عجم کو قدم نہ ہونی سے داننا چاہیے کہ وہ اپنی ذواتیت کی وجہ سے نہ تو ہندوئی حد تک پانچویں کے پانی سے قدم نہ ہونی کو عمل مقصد قرار دینے کے وہ تھے اور قدم نہ ہونی پر سر رکھنے یا پیشانی تھپنے کو ہی اصل مقصد قرار دے نہیں کے اور خراس کے مرتکب ہو پائیں کے یہی ممانعت ان کے لئے بلی اور اس کے لئے

۱۹۶) جواب ۱۹۵) عجم کو قدم نہ ہونی سے داننا چاہیے کہ وہ اپنی ذواتیت کی وجہ سے نہ تو ہندوئی حد تک پانچویں کے پانی سے قدم نہ ہونی کو عمل مقصد قرار دینے کے وہ تھے اور قدم نہ ہونی پر سر رکھنے یا پیشانی تھپنے کو ہی اصل مقصد قرار دے نہیں کے اور خراس کے مرتکب ہو پائیں کے یہی ممانعت ان کے لئے بلی اور اس کے لئے

۱۹) طلب من عالم اور احمد ان یزید بنہ فہمہ نقمہ لا یوحص فہ ولا یحہ الی ذلک وحمہ لا یستاون ولا یقل راسہ او یدہ
 کذا فی الغرائب : ۳۶۹۵ ط کوفہ
 ۲۰) عی عمر بن العاص لانی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول لیس الاغصان بالذات والاعمال امری مدوی (بخاری : ۲۶۱)
 ۲۱) ان رسول اللہ ﷺ لیس مامن منہ مومن لا تشہدوا شہود ولا تشہدوا شہدای (ترمذی : ۹۹۲ طبرس)

- (۱) صبح اور عصر کی نمازوں کے بعد مصافحہ کا اہتمام
 (۲) جمعہ کے خطبہ کا ترجمہ نہیں کر دیا جائے
 (۳) انگوٹھوں کا بچہ مٹا اور سہم سندان شریعت میں ثابت نہیں
 (۴) ایک فقہی مذہب تنہا اور عصر کی نماز کے بعد مصافحہ جو بعض مسابہ میں روانہ ہے نہیں کرنا
 (۵) ایک فقہی مذہب تنہا اور اللہ کا حق یا قید اذکار میں منکر یا تعقیل ایسا نہیں کرتے (۶) ایک فقہی
 مذہب پیش امام اور خطیب جمعہ کے خطبہ کو بطریق مسنونہ پڑھ کر انہوں میں خطبہ سے ایک آیت یا حدیث ہ
 نکالنے سے ضرورت ترجمہ کرتا ہے (۷) ایک فقہی مذہب پیش امام عام عورت کے لئے جہاز ہے اپنے رومل کو
 اپنی نحر کی جگہ ڈالتا ہے تاکہ دور نشی اور خوبصورت چہرہ کو کہ میت کے اوپر ڈال دیا جائے حضور کلمہ میں
 تکرر ہو (۸) ایک فقہی مذہب اجماعاً بنا ہوئی یا سندان میں جو عیسائیوں کے لئے ہے انہوں نے توکل کے صلہ میں
 نیلہ یا نیلہ کو ختم کر کے یہ خلاف شرع ہے (۹) یہ ان کی شخصیت میں عیسائیوں کے باقی ہونے یا نہیں نہ
 کیا جاتا ہے یہ فتویٰ ہے۔

المصطفیٰ تبہ ۱۹۵۲ء بمطابق ۲۲ شعبان ۱۳۷۱ھ بمطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء
 جواب (۱) صبح اور عصر کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا اور اس کا اہتمام کرنا شریعت سے ثابت نہیں ہے
 اور فقہی مذہب میں بھی اس معاملے کے لئے کوئی علم نہیں ہے مصافحہ ملاقات کے وقت مسنون ہے (۲)
 تعقیل ایسا نہیں کرتا بھی شریعت امامیہ مقدمہ میں کوئی ثبوت نہیں ہے (۳) خطبہ کا ترجمہ کرنا جائز مگر
 خلاف ولی ہے (۴) یہ فعل صحیح میں نہیں آیا (۵) سہم سندان ہے شکل خلاف شرع ہے (۶) ان باتوں
 سے کوئی فقہی راہی نہیں رہا وہی تفسیر و اب خور کا واقعہ ہیں۔ محمد سعادت الدہلوی صاحب المدد والی

- (۱) قبروں پر پڑھنا اور اچھا بنانا حرام اور شرک ہے
 (۲) مشرک کا پیر پرستی
 (۳) ہر مسلمان دعا کا مستحق ہے
 (۴) اللہ کے سوا کسی کو نہ جنت دے نہ جہنم کا شریک ہے
 (۵) ہزاروں پر پھول پڑھنا چرخ جلائے ملکہ و خیمہ جمعہ ایسا بدیہ و غیرہ
 (۶) کیا نکاح کوئی ضروری نہیں ہے؟
 (۷) مویانا اشرف علی تھانوی مدظلہ کی تصنیفات کے بارے میں حضرت مفتی صاحب کی
 رائے

۱۔ مغلطی فی تبیین المسئلۃ الذہبیکہ و مسئلۃ بعد اللہ، المصنف ذوالامامہ من سبیل اللہ و الخلفاء، دار الفکر مطبعہ
 لندن ۱۳۸۶ھ طبع
 ۲۔ مغلطی فی تبیین المسئلۃ الذہبیکہ و مسئلۃ بعد اللہ، المصنف ذوالامامہ من سبیل اللہ و الخلفاء، دار الفکر مطبعہ
 ۳۔ مغلطی فی تبیین المسئلۃ الذہبیکہ و مسئلۃ بعد اللہ، المصنف ذوالامامہ من سبیل اللہ و الخلفاء، دار الفکر مطبعہ
 ۴۔ مغلطی فی تبیین المسئلۃ الذہبیکہ و مسئلۃ بعد اللہ، المصنف ذوالامامہ من سبیل اللہ و الخلفاء، دار الفکر مطبعہ

الوسيلة والفصلة بحدہ کر دیا جتنی ہے اور اس سے حضور اقدس ﷺ کی کوئی کسر شان نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اذن کے بغیر کوئی بزرگ بیٹھ نہیں کر سکتا۔

(۴) اگر خدا تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو حاجت روا سمجھ کر مانگا جائے تو یہ شرک ہے البتہ اگر کسی زندہ بزرگ سے ایسی چیز جو اس کے پاس موجود ہے یا جس کا وہ بلا ہر سبب ہی سہجے دے دے مانتا ہے تو یہ شرک نہیں ہے۔ ثورات دن بچہ باب سے حدیثی شوہر سے ہمارا مبالغہ اڑتے مانتے ہیں کیونکہ یہ لوگ اسباب ظاہر میں داخل ہیں کوئی فن کو جیتھ حاجت روا نہیں سمجھتا اور ہمارے آقا اور موالید امیر سلیمان رحمت علیہم السلام کی تعلیم ہمارے لئے یہ ہے حدیث اذا سألک فاسأل اللہ واذا استعنت فاستعن بالفرد حتی یجب فانکلت تو خدا سے مانگ اور جب مدد دے تو خدا سے چلو۔

(۵) پھول چھاننا جائز ہے چنانچہ انار پ نیت تعرب ہو تو یہ بھی جائز ہے دن مقرر کرنے سے یہ مرد و بیوہ کہ تم اہم نامم وغیرہ جو ایصالِ ثواب کے لئے مروج ہیں ان کا کیا حکم ہے تو جواب یہ ہے کہ اس تعیین کو شرعی سمجھنا اور اس پر التزام اور اصرار کرنا جائز اور بدعت ہے۔

(۶) گیارہویں کا حکم بھی یہ ہے کہ نام اور تعیین تار شدعت سے شرعیست مقدمہ سنی ایصالِ ثواب کے لئے کسی دن اور تاریخ کو تعیین یا ازبر نہیں کیا حاجت سے زائد اور بیش از حد نہیں ہے۔

(۷) مکان غام طور پر منت اور خاص حالات میں واجب بھی ہو جاتا ہے بہر حال نکل کر تانیہ کر اس کی سنت ہے اور جمع سنت کے لئے ضروری ہے کہ دو تامل کی زندگی اختیار کرے۔

(۸) موالید اشرف علی تھا تو کسی جو ہوئے بزرگ تہنیت لم ہیں ان کی بہت سی دینی تعینات ہیں اور سب مقبیہ ہیں رسالہ حفظ ایمان بھی معتبر اور مفید رسالہ ہے اسے نہ صرف سنی صاحبہ سمجھا ثواب کا کام ہے۔

محمد کھڑت اللہ کان اللہ لا علی

مسجد میں وعظ و تقریر کے لئے منبر اور کرسی وغیرہ
سبنا جائز ہے بشرطیکہ نیت میں اور کوئی شائبہ نہ ہو

(المجموعہ سورہ ۱۶ جو ۱۹۲۹ء)

(سوال) ایک مولوی صاحب مسجد میں میز کر رہی تھا کہ وعظ فرماتے ہیں اور اعتراض کرنے والوں کے جواب میں کہتے ہیں کہ یہ عمل با اتفاق جائز ہے اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ جس طرح مرد صل پر قرآن مجید

۱. لا یحرم ما یفعلہ الجہل بمصر الاولیاء والتہجد فی المسجد والوقوف حولہا واتخاذ السراج والمساجد الیہا ومن الاحسان بعد الحول کمالا عبادہ ۲. ہمنونہ عرسا ۳. تفسیر معجمی ۶۵:۲۰ حافظہ کتب کراچی ۴. ہکون واحد عبد الوہاب فان یقین الرب الا بہ قرص نہ یقین هذا ان حلت المہر والنفقة والا فلا ثم ہو کما مذکور ۵. بکون سہم کذا فی الاصح فیامہ برکۃ و بکون فیامہ ان فی تحصیلہ وولہا حل الاعمال بقول المحقق والی فی البحر ودلیل المسۃ حالۃ الاعتدال الاضواء بخلاف فی نفسه ورواہ علی من اراد من ارادہ الفصل للعاد کما فی المصححین رد المحتار بحوالہ فیض رغب عن سنی فہرست کما او صرح فی الفتح وهو الفصل من الاعتدال تحفہ و تعلیم کما فی حرر المسار ۶. فیما ان یجوز من البغلی لخواص وردہ استخار مع البکر المحار ۷۶۳ ۷. فیما

نہا جاتا ہے وہی طرح ہم بھی فرض علیہ و توقیر وقتہ و مظلانہ میں پر قرآن شریف اور دیگر شہادتیں لیتے ہیں۔

اجواب ۴۷) اگر کسی پر چھو کر وہ مظلانہ کی قسم جائز ہے اور اگر قرآن مجید و کتابوں کے رکھنے کے لئے سامنے بیٹھ رہی ہو تو مضائقہ نہیں ہے اگر خدشہ ہو کہ وہ ایسا کیا جائے وہ تو کوئی شہادت نہیں اور بلا حذر بھی ہو تو بھی بضرر طہارۃ و عطا کی نیت شہادۃ و صدقیت ہو حرج نہیں ہے۔ اہل گمراہیت شہادۃ و توقیر وہ ہو گا مسجد اور غیر مسجد کا فرق نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ وغیرہ

(۱) طاعون سے کون سا طاعون مر لوے؟ طاعون

و اس کے مقام پر پھر نے اور وہاں سے بھگتے کا حکم

(المعین مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۳۳ء)

(سوال) مقام متاثرہ طاعون سے کوئی مسلمان نہ بھاگے تو بعد میں جب کبھی کسی مرض سے بھی مرے اس کو شہادت کا درجہ ملے گا نہیں؟ اور اگر کسی دلدہ مقام متاثرہ پر انتقال سے وہ مر اٹھ دلدہ گئے آں تو جہاد سے بھاگنے والے کے مانند کلام گوار ہو گا؟ نہیں اور اگر اس کے بعد کسی دوسری بیماری سے مرے تو شہادت کا درجہ پائے گا یا نہیں؟ اور اگر ایسے میں جس طاعون کا ذکر ہے یہی موجودہ زمانے کا طاعون ہے یا یہ سنوئی طاعون ہے کیونکہ اس میں وہ علامات اور اثرات نہیں پائے جاتے جو نوٹ میں مذکور ہیں؟

اجواب ۴۸) طاعون موجودہ بھی طاعون ہے اور ہر وہ بیماری جو وبائی کیفیت رکھتی ہو اس کا حکم بھی طاعون کا ہے۔ اور جب کہ مقام پر صحتاً خداتفاق پر توکل اور بھر دس کرتے ہوئے مقیم رہنا ثواب شہادت کا موجب ہے طاعون کے خوف سے بھگنا اور یہ سمجھنا کہ بھاگ کر طاعون سے محفوظ رہیں گے یہ ناجائز ہے اور اسی وجہ سے بھاگنے والے کے مشابہ فرمایا گیا ہے ایک مرتبہ بھائے تو ایک ہی مرتبہ کا شمار ہو گا پہلے کے قیام کا ثواب۔ طہارۃ و کفایت اللہ وغیرہ

۱: الفکر الکبیر علی المسار للوعظ والامعانۃ لاجلہ والفرسین ولربہ رمال و قول عامہ عن صلاح البہرہ والفساری
۲: الفکر الکبیر مع الرد ۴۶۱: ۶ طبعہ

۳: و کل طاعون وہ لان لوبا اسہ لکل مرض عنواہر الطاعون والمرض منہام سبب وحر تجز وھا بیانہ لدحول
طاعون فی عموم الامر منہم من علیہ عدا مارا لہ یھو علیہ ای منی طاعون لخصوہ (رد المحتار مع الفکر
۱۸۳۲: ۲ طبعہ)

۴: وذا کانت الاحال درفہ معصنہ لا یقع فیہا تقدیم ولا تاخیر عفا قدرہا اللہ علیہ فالقرا من الطاعون عدل عن
مقصی خللک وکذا قلت الطیرہ وحر و لا یدان بالحریم کل مالک فر من قدر اللہ عز و جل الہی لا معصن لا حد
الحکام القرا لخصاص ۴۵۰: ۶ حدیث و ب

- (۱) قطعوں کے جلوس میں شرکت فرام ہے
 (۲) اٹھویں کو سنیوں کی بانی سے جلوس گزارنے سے منع کرنا درست ہے
 (۳) (۱۹۳۳ء ۵ فروری)

(سوال) (۱) عزت جو بانی میں مریدنا کر شیعہ صاحبان لائے ہیں اس کا پھانسا ہوا اہل سنت و الجماعت کو جائز ہے یا ناجائز؟ (۲) ایک معاہدہ اہل سنت و الجماعت و شیعہ صاحبان یہ ہوا کہ کسی نئی کے مکان سے آگے حرکت کو کرنا نہ کریں گے تاہم شیعہ سرس نے اب یہ خلاف اس معاہدے کے وہ گنہ گرت کو خزا آئے اور قائم و غیرہ کر کے پھر ہیں جب کہ مذہبائیت چیز ناجائز ہے تو اس کو روکنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۱) (۱) سنیوں کو اس تقریب میں شریک ہونا اور اس کا تمنا دینے کے لئے جائز نہیں ہے۔
 (۲) اس معاہدہ کی پابندی کرنا اور کرنا درست ہے شیعہ کو خواہ خواہ سنیوں کو پیغمبر کا وارث کے رکالوں سے
 رستے محمد کر شیعہ پر ہونا اور قائم کرنا نہیں چاہیے۔ محمد تعالیٰ اللہ کا نالہ ہے۔

(۱) تقریب بنانا ناجائز اور فرام ہے

(۲) ایصال ثواب غلط ہے

(۳) (۱۹۳۳ء ۱۳ نومبر)

(سوال) (۱) کسی الماریڈرک کے روٹ کی نقشہ کشی کا مقصد غیر مذہبی ہے یا مذہبی؟
 (۲) ایصال ثواب کرنا درست ہے یا نہیں؟
 (۳) شیعہ اپنی یا علماء سامنے لکھ کر موتی کو ایصال ثواب کرنا درست ہے یا نہیں اور اس طرح ثواب کی نیچتات؟

(جواب ۱) (۱) یہ فعل ناجائز ہے (۲) ایصال ثواب توجہ نرسبہ اور شیعہ اپنی یا علماء سامنے لکھ کر موتی کو امر ناجائز
 مرد و جہ پر مناسب اس ہے۔ محمد تعالیٰ اللہ کا نالہ ہے۔

مرد و جہ طریقہ پر قل پر ثواب اور اس پر نہیں لکھنا درست ہے

(۱۹۳۳ء ۲۳ نومبر)

(سوال) مسکی شیخ بھان کے یہاں چارم ہو اس نے مہمان عبد العزیز کے ہاتھ جا کر قل پر لکھنے کے لئے

۱: عن عبد الله بن مسعود قال سمعت رسول الله يقول من كتب مؤلفاً فله أجره كمن كتب مؤلفاً من رضى عنه فله أجره كمن كتب مؤلفاً من رضى عنه
 ۲: عن أبي سعيد الخدري عن رسول الله قال من رضى عنه فله أجره كمن كتب مؤلفاً من رضى عنه فله أجره كمن كتب مؤلفاً من رضى عنه
 ۳: عن أبي سعيد الخدري عن رسول الله قال من رضى عنه فله أجره كمن كتب مؤلفاً من رضى عنه فله أجره كمن كتب مؤلفاً من رضى عنه
 ۴: عن أبي سعيد الخدري عن رسول الله قال من رضى عنه فله أجره كمن كتب مؤلفاً من رضى عنه فله أجره كمن كتب مؤلفاً من رضى عنه
 ۵: عن أبي سعيد الخدري عن رسول الله قال من رضى عنه فله أجره كمن كتب مؤلفاً من رضى عنه فله أجره كمن كتب مؤلفاً من رضى عنه

ہنگام کو غلبہ آیا اور یہ بھی گنہگار۔ رات کو میاں اور ایشیہ سب کو خود چس کر پڑھا ہو گا اور ہم سب فریب اور سب سے زود لوگ ہیں آپ کی فیس جو پانچ روپے مقرر ہے اس میں کچھ کمی آجائے گی لیکن کمازی حاضر کریں گے مودی صاحب نے کہا کہ میں مدرسے کے لڑکوں کو فیس بھیج سکوں گا کیا مٹھی ہر چٹنوں پر لڑنے کیل پڑھنے جائیں گے؟ شیخ سبحان روتہ دو اور مدرسے مکتب میں گیا وہاں کے مولوی سید صاحب نے بھی لڑکوں کو بھیجنے سے انکار کر دیا پھر شیخ سبحان کے پاس اس وقت صرف دو روپے تھے سید صاحب نے منظور نہیں کئے صاحب کی بیٹی پڑنے کی شیخ سبحان کے پاس اس وقت صرف دو روپے تھے سید صاحب نے منظور نہیں کئے شیخ سبحان مایوس ہو کر روتا ہوا اور افسوس کرتا ہوا اپنے گھر واپس ہو اور کہنے لگا آہ! افسوس! اسوہ کے رکھوالے ندائی کر رہے تھے نور علم کو حق تعالیٰ نے انہیں ہر نے لگا۔

۱۰۔ سرے والی عورتوں کے یہاں چہلم اور میلاد شریف ہوا تو مولانا عبدالحکیم صاحب کو کافی امرایہ سست مہا نایک ملنی بھر سے کھچنے پر بھی پڑنے کو تیار ہو گئے جس میں مولوی سید صاحب بھی تھے اور دونوں رات کے طلباء اور مدرسہ صاحبان نے جا کر پڑھا اور پڑھوئے جسے طلباء نے سنے سب پیدل آئے اور پیدل سنے طلبائی خدا ستر پھھر کے قریب تھا یہ ہے حال ان مولاناؤں کا اس وقت (جوب ۵۹) چنار پر مرد جو قس پڑھا کوئی اذان اور ضروری فعل نہیں ہے اور نہ کوئی مسلمان کسی معلم کو اس پر مجبور کر سکتا ہے کہ وہ لڑکوں کو قتل پڑھنے کے لئے کسی کے گھر بھیجے اور نہ بھیجے کی صورت میں معلم کو اس کے گھر پر ہونا بھی جائز نہیں ہے۔ معلم کو یہ تو چاہئے کہ لڑکوں کو کسی کے ہاں نہ بھیجے اور ان کو تعلیم میں مشغول رکھے مگر معلم نے اپنے یہ جائز نہیں ہے کہ لڑکے بھیجے پر کوئی غصہ وصول کرے اور یہ تفریق بھی جائز نہیں ہے کہ امیروں کے گھر بھیجے اور غریبوں کے گھر نہ بھیجے۔ محمد کفایت اللہ کا لفظ اللہ۔

کفار کے مذہبی میلوں میں شرکت جائز نہیں

(اخبار مجموعہ مورخہ ۵ جون ۱۹۴۷ء)

(سوال) غیر مسموم کے تواروں میں قندیل وغیرہ نہ کرنا چاہئے ان کے مینوس میں دکان لگانا کیسا ہے ؟

احواب ۵۲) کفار کے مذہبی اجتماعات میں جہاں رسوم کفر و شرک کی نمائش ہوتی ہو شریک ہونا ان کے اجتماعات کو رنق دینے اور ان کی تحریہ ہو کر نہ کرنے کے حوالہ سے ہے اس لئے بہکم من کتو مودہ قوم ھیبو

منھم ۱۱) ایسے مواقع کی شرکت نہ کرنا ہے جو شرک کی غرض سے ہو تو کراہت تنزیہی ہے اور تماشا کی نیت سے ہو تو کراہت تحرکی ہوگی محمد کفایت لہ کان اندر

[illegible]

ایسے ہی دست الخلاء وغیرہ جاسکتا ہے یا نہیں؟ (۳) تعویذ لکھنے کے یا دوسرے کام شروع کرنے کے وقت سعد یا تحس ستارہ شمس، قمر، زحل، مشتری و یکنا کر تھے ہیں یہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

المسئلی نمبر ۱۱۴۴ عبد الغفور صاحب (شائع تناکری) ۶ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ ۲۵ اگست ۱۹۳۶ء (جواب ۵۸) (۱) قرآن شریف کی آیت تعویذ میں لکھنا جائز ہے (۲) تعویذ کے ساتھ جب کہ وہ غلاف میں چھپا ہوا ہو دست الخلاء میں جانا جائز تو ہے مگر بجز یہ ہے کہ تعویذ باہر رکھ کر جائے (۳) سعد یا تحس سماعت کا شریعت میں اعتبار نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

دفع وہا کے لئے لڑان اور مخصوص عمل کرنے کا حکم

(سوال) یہاں پر حالاً مرض ہیضہ شروع ہے یہاں کے لوگ نماز کے بعد امام کو یا کسی اور کو محراب میں کھڑا کرتے ہیں وہ آدمی سورہ یسین پڑھتا ہے جب لفظ یسین آجاتا ہے تو سب لوگ مل کر زور سے لڑان شروع کرتے ہیں اکثر اوقات میں کوئی نماز پڑھتا ہے اس کو سخت تکلیف ہوتی ہے کیا اس طریقہ پر اس کا شریعت میں کچھ ثبوت ہے یا نہیں اور ایسے امراض میں شریعت نے کچھ پڑھنے کا اور طریقہ رکھا ہے یا نہیں جیسا کہ خسوف و کسوف کے واسطے حکم ہے یہاں اس میں سخت اختلاف و تنازع ہے۔ المسئلی نمبر ۷۰۷ عثمان فنی

(سید و شریف ریاست سوات) ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ ۳۰ اگست ۱۹۳۷ء

(جواب ۵۹) دفع وہا کے لئے یہ طریقہ لڑانیں کئے جانے والے حضرات یا صحابہ یا ائمہ مجتہدین کا تعلیم کیا ہوا نہیں ہے اگر اس کو شرعی کام سمجھا جائے یا اس پر اصرار کیا جائے شریک نہ ہونے والے پر طعن یا ملامت کی جائے تو ناجائز و مذموم ہے اور اگر شرعی حکم قرار نہ دیا جائے بلکہ محض عملیات کے ایک عمل سمجھ کر کیا جائے تو مباح ہو سکتا ہے مگر اس شرط سے کہ نہ تو کسی نماز پڑھنے والے کی نماز میں خلل انداز ہو اور نہ ہر شخص کو مجبور کیا جائے کہ وہ ضرور شریک ہو۔ جب دیکھیں کہ کوئی شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے اور انہوں کی مجموعی آواز سے قرب و جوار میں بھی کسی بیمار کو تکلیف نہ ہوگی تو وہ خود یہ عمل کریں اور جو شخص اپنی مرضی سے شریک ہو اور جو نہ ہو اس کو مجبور نہ کریں طعن و ملامت نہ کریں اگر یہ شرطیں پوری نہ ہوں تو اس عمل کی اجازت نہ ہوگی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دلی

(۱) نجومی مکاہن اور جادوگر کے پاس علاج کے لئے جانا جائز نہیں

(۲) سحر وغیرہ سفلی عملیات کرنے والے کا حکم

(سوال) (۱) ایک مسلمان کے اوپر کسی لوہے جھانے بھوت سوار کر دیا اور وہ مسلمان دھماری میں مبتلا ہوا جب وہ

(۱) ولا یأس بالمعاذۃ اذا کثر فیہا القرآن أو أسماء اللہ تعالیٰ والما تکرہ العوذۃ اذا کانت بغير لسان العرب ولا یندری ماہو (رد المحتار مع الدر: ۳۶۳/۶ ط ۳) (۲) رقیۃ فی غلاف محافہ لم یکرہ دخول الخلاء بہ والا حترار الفصل (الدر المحتار) ۱۷۸/۱ ط ۳ (۳) کل مباح یؤدی الی زعم الجہال سبۃ أمر او وجوبہ فہو مکروہ کھن السورۃ للصلوۃ تعین القراءۃ لوقت: فتاویٰ تلیح العامدیۃ ۳۶۷/۲ طبع حاجی عبدالغفار قندھار افغانستان

مسلمان سے ساز ہو تو حکام و ائمہ سے جان نیے آخر علان سے قاعدہ نہ ہو تو جہاز چھوٹک والوں سے (عادیہ) تو یہ اس کو دے دے ہزار گوں کے خرچ پر بھی کئے گئے کسی سے اس کو فائدہ نہ ہو تو مجبور ہو گیا اور کلائی جہاز چھوٹک والوں نے بھی جواب دے دی کہ قاعدہ مشہور ہو کر سفلی ملے والے جہاز کو جہاز کے پاس حیا بند ہو جہاز کے پاس یا مسلمان دھماکے پاس دونوں سے پاس کیا اور ان سے جہاز چھوٹک کرائی اور جو کچھ لو بھائے طالب میلادہ مسلمان سے اس کو زیاب دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ مسلمان بھی گنہگار ہو اگر نہیں گنہگار تو ان کو کیا کرنا چاہیے۔

(۲) ایک مسلمان سفلی مل کر رہا ہے مسئلہ جہاز بھی کہتے ہیں پس سفلی مل کرنے والوں کو یا جہاز والے کو یہاں پر لو بھ کہتے ہیں اور جہاز کی صورت یہ ہے کہ جو شخص جہاز بھی سیکتا ہے وہ ہندوؤں کے دیوتاؤں میں سے کسی دیوتا کو بھی نہ کتاب دیوتاؤں کی مثال جیسے پہلان پر بابا یا بھو لعلی بھوائی وغیرہ من دیوتاؤں کے نام پر سو پتھر بھی کتاب ہے جس کو یہاں پر بیٹ کہتے ہیں اور جب کوئی شخص متعلق مل کرنے والے یعنی لو بھ کے پاس جہاز چھوٹک کرنے کو آتا ہے تو مر لعلی کو سامنے خطا کر اپنے ہاتھ میں لوٹک یا پھول یا منی لیتا ہے اور سفلی مل یعنی مسٹر پتھر کہ مر لعلی کو جہاز جاتا ہے اور مر لعلی سے کتاب کے تمہارے پر افتادہ بھوت سولہ ہیں جہاں بھی ان بھوتوں کو اتار کر اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے اور بھی لورت بھوتوں کو اس مر لعلی کے اوپر سے ہار کر دوسرے شخص کے اوپر کر دیتا ہے یعنی دوسرے شخص کو دھار کر دیتا ہے اسی طرح سے جتنے شخص اس مر لعلی میں پتھر ہو کر اس لو بھ کے پاس آتے ہیں تو وہ لو بھ صاحب مر لعلیوں سے یہی کتاب ہے کہ تمہارے پاس افتادہ بھوت ہیں کسی کو کتاب تمہارے لو پر گیا دے بھوت ہیں کسی کو کتاب ہے کہ تمہارے اوپر لو بھوت سولہ ہیں دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس مسلمان کو کیا کرنا چاہیے۔ المصنفی نمبر ۲۳۰۸ عبد الشکور صاحب (الآباد) ۲۰ رجب الثانی ۱۴۳۵ھ ۱۲ جون ۱۹۱۳ء

(جواب ۶۰) (۱) اس مسئلہ سے مراد کو اگر معلوم ہے کہ لو بھ اپنے مل میں کوئی ناچ نہ کرکام کرتا ہے اور جو مسٹر پتھر کتاب ہے وہ بھی شرک و کفر کے مضمون کا ہوتا ہے تو یہ بھی مذکور ہو اس کو بھی قوبہ کرنی چاہیے (۲) اس مل کرنے والے کو لازم ہے کہ وہ اس مل سے قوبہ کرے اور تجدید اسلام اور تجدید ایمان کرے اور آئندہ ایسے کام کے قریب نہ جائے اور محمد کفایت اللہ کان نداء اولیٰ

جعفر طلسمات اور حضرات وغیرہ کا حکم

(سوال) متعلقہ جفر وغیرہ۔

(جواب ۶۱) حرام چیز سے جاننا بدوچہ مجبوری میں ہوتا ہے محرمیہ تو علاج میں ہے محض دل بھلا ہے

ورنہ ہر نور عملیات اکثری طور پر وہی ہوتے ہیں عمل کی پوری حقیقت معلوم نہ ہو تو اس کا استعمال جائز نہیں کیونکہ ممکن ہے کوئی ناجائز چیز اس میں شامل ہو۔ محمد کفایت اللہ کا لفظ اولیٰ (جواب ۶۲) طلسمی انگشتری نور فلیتے نور کندے طلسمات حاضرانہ وغیرہ یہ سب چیزیں اگر شخص غلامی اسباب کے طور پر استعمال کی جائیں اور حقیقت وہ صحیح بھی ہوں یعنی دینے والے نے شخص کوئی اور دھوکے سے طور پر نہ دی ہوں تو صحیح ہیں مگر جہاں تک تجربہ ہے یہ تمام چیزیں محض بتائی ہوتی ہیں الا عاشاء اللہ بزاروں میں کوئی ایک شخص ایسا ہوتا ہے جو صحیح طور پر ان چیزوں سے واقف ہو اور دھوکہ دیکے بغیر عمل میں آتا ہو تو ممکن ہے کہ اس کی دی ہوئی چیزیں کچھ مفید ہوں ورنہ عام طور پر دھوکہ بازی اور جھلساڑی ہو رہی ہے۔ اس لئے اس سے بچنا اور پرہیز کرنا ہی بہتر ہے۔

محمد کفایت اللہ کا لفظ اولیٰ

(۱) عملیات اگر جائز طریقہ پر کئے جائیں تو جائز ہیں

(۲) بعض عملیات احادیث سے ثابت ہیں

(۳) بھوت پریت کا وجود ہے یا نہیں؟

(اخبار سر روزنامہ نعیمیہ مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۶۲ء)

سوال (۱) عملیات خواہہ طلوی ہوں یا سفلی جائز ہیں یا ناجائز؟ اور قرآن پاک احادیث میں عملیات کا تذکرہ ہے یا نہیں؟ (۲) بھوت پریت کا وجود ہے یا نہیں؟ (۳) شیخ سعدی زین خاں شاد دریا نئے مہار خاں کی اسلیت کیا ہے؟ (۴) شیرازہ جو سوڑ حقیقی نے لکھا میں روایت فرمائی ہیں وہ حق ہیں یا حق؟ جو شخص منکر شیرازہ کا وہ اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(جواب ۶۳) عملیات وہ کہ جائز طریقے سے کئے جائیں ان کا کرنا جائز ہے ضروری ہے کہ ان میں غیر اللہ سے استمداد نہ ہو اور غیر معلوم المعنی الفاظ اور غیر اللہ کے لئے نذر و بھینٹ نہ ہو احادیث میں بعض اعمال کا تذکرہ ہے جیسے سورہ فاتحہ کا گھوڑے کاٹنے ہونے پر پڑھ کر دم کرنا اور لعاب دہن لگا دینا وغیرہ۔

(۲) بھوت پریت کا اس طرح کا کوئی وجود نہیں جس طرح عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ ارواح خبیثہ اگر پرت جاتی ہیں یا دکھائی دیتی ہیں بلکہ جنات کا وجود ہے اور ان میں سے شریر اور برے جن انسان کو تکلیف بھی پہنچاتے ہیں اگرچہ یہ شاید عارضی بھی واقع ہوتا ہے اور اکثری طور پر تو بدعتیہ و ہم ہی ہوتا ہے۔

(۱) واما تذکرہ موجودہ ہذا کلمات بھوت لسان العرب ولا یجوز ما ہو و لعلہ بدخلہ سحر ثم کفر او ہر ما قلہ و قد المحتار ۳۶۳ ۶ طبع

(۲) واما تذکرہ البوذا طبع ان قل واما ما کان ظہر ان اوشی من الدعوات فلا یجوز بہ و قد المحتار مع البھوت ۳۶۳ ۶ طبع

(۳) و ذکر بھوت المحتار لا یجوز فی مقابل فعل طمس و الجماعۃ انہم یقولون ان فعلہ نحل فی بدن المصروع کما قل اللہ تعالیٰ الفین یا کونن الزلا یا یقومون لا کما یجوز المعنی ینقطعہ المشیطان من الطمس طبع و کلام المرجان فی عراب الاخبار و مسکام الحداد ۱۰۷ طبع کتب کربلا

(۳) شیخ سدد وغیرہ کی کوئی اولاد نہیں یہ سب بدلتی باتیں ہیں اور ہو سکتے ہیں تو صرف اس قدر کہ کوئی نئی اولاد نہ آئے اور وہ اپنا نام شیخ سدد وغیرہ نہ لے۔

(۴) احوال میں تاثیر ہے تو احوال وقتہ ہوا یا نہ اسے اچھے عمل مباح ہیں برے ممنوع ہیں اگر کوئی شخص کسی غیر شیعہ و حامی کسی کا شیعہ کا گھر ہو تو اس پر ہوا اہمیت کے سوا کوئی اثر اہم نہیں اور اگر مملکت شیراز اس کا مغربہ تو موجب نفق ہوگا۔ نہ کنایت لفظ غفرلہ

(۱) آدمی کا مرچاٹے کے بعد آسیب بن جانے کا عقیدہ غلط ہے

(۲) آسیب دور کرنے والے تعویذ اور شیعہ مباحات۔

(انعیذہ مولانا ۵ اکتوبر ۱۳۳۵ء)

مصول (۱) اہل مسلمان جو ایساات میں بدو باش رہتے ہیں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ آدمی مر جانے کے بعد آسیب بن جاتا ہے اور خاندان میں سے کوئی مر جاتا ہے تو اس کے کچھ بے وعیرہ غریب فوت دیتے ہیں کہ مرے ہوئے کی روح اگر آسیب بن گئی ہے تو استغفار کرے ورنہ اسے کوہلے نہ جانے (۲) جب کوئی مر جاتا ہے تو دروازے کے بعد یہ مشہور ہو جاتا ہے کہ محرقی آسیب بن گیا ہے اور پچھلے علی الاطلاق بدین کرتے ہیں کہ ہم نے مرے ہوئے کی آسیب سے مایاقت کی ہے بات یہ ہے کہ ذرا دیر (۳) اور پچھلے واقعات میں یہ حق دیکھا گیا ہے کہ ایک جگہ جب دو چار شخص پیشہ بات چیت کرتے ہیں کسی ایک شخص پر حسرت یا بغیر غاری ہو جاتی ہے اور وہ دیر سے پچھلے حاضرین کو ذرا اتنا ہے کسی مرے ہوئے کا نام پھر مارتے کہ میں وہ ہوں میں یہ ہوں میں یہ کروں گا وہ کروں گا۔ مجھ کو یہ چاہیے وہ چاہیے بھائی خواہشات ظاہر کر دے اور تعویذ دے تاکہ اور شخص وقت ایسی مجلس میں کسی کے کچھ پچھلے اشیاء موجود پائی جاتی ہیں اور آسیب زدہ کسی مرے ہوئے کا نام پھر لگتا ہے کہ میں لکھتا ہوں اور یہ ایسا فلاں کہہ سنے لایا ہوں جب اس گھر میں دریافت کیا جاتا ہے تو اس لکھ میں نہ کروا شیعہ کا پکڑا جائے نہ ہو جاتا ہے۔ (۴) بعض لوگ عامل بن کر آتے ہیں اور عملیات تعویذ لیتے نہ دیتے ہیں آسیب دور ہو جاتا ہے۔

اجوبہ (۶۴) (۱) یہ خیال غلط ہے ہندوؤں کے خیالات کا کس بے اور اسلام میں اس قسم کے خیالات کا وجود نہیں (۲) اکثری طور پر یہ باتیں غلط و ہم سے پیش آتی ہیں قوت و ایما اس قسم کی امور میں پیدا کر دیتا ہے (۳) یہ صورت یا تو مسلمانوں کی ہوتی ہے یا کسی مرض کا اثر ہوتا ہے اس کے ساتھ وہ خیالات وجود پا جاتے ہیں پھر بے ہوشے ہیں کام کرتے ہیں اور اس قسم کی حرکات اس سے مراد ہوتی ہیں (۴) اس کے منطقی بھی بہرہ تجربہ بہت تلخ ہے اکثری طور پر تو عامل بھی شیعہ ہوا ہوتے ہیں اور شیعہ ہوا کی سے کام لیتے ہیں پھر صورت

شرعی طریقے سے تمہیں کے متعلق اسی قدر ثابت ہے کہ بعض حالات میں کوئی شرعی امر انسان کو تکلیف دیتا ہے اس لئے زیادہ آسیب کا کوئی ثبوت نہیں آتا یہ وغیرہ جیسا صورت میں کہ اس میں کوئی خلاف شرعی بات نہ ہو اور غیر اللہ سے احکام نہ ہو بکرب ۱۱۔ حمد کفایت اللہ کا نفع دے۔

تیسرا باب

رسوم مردیہ

استفتاء

(مذہب مالک کا محمد بن قاسم پر رسوم مردیہ کرنا اور نہ کرنا)

تفسیر الاحقرت (یعنی) محکمہ سائنس جو کہ اللہ جل شانہ کا لائق ہے شکر و احسان ہے کہ اس نے ہم کو یہ امر سمجھنے کا تمام انصاف اور محنتی محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت میں پیدا کیا جو تمام پیغمبروں کے سردار اور خداوندی کے مددگار ہیں اور ان کی شریعت کا ہر حکم کو صحابہ فرمائی کہ اس کے بعد کیا صحت تک فرما انسان کے لئے کسی دوسرے مذہبی قانون کی حاجت نہ ہوئی اور نہ کوئی نئی شریعت خداوندی طرف سے آئی ہم اس نعمت عظمیٰ پر جس قدر شکر کرتے ہیں وہاں شریعت محمدیہ جس قدر فخر کرتے ہیں وہاں جس قدر اس کا احترام کرتے ہیں وہاں وہاں کے معاملات کے سرکار ہوتے۔

محمد افسوس کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے عقیدہ تو تھا ایسے فعلی اور رسوم اختیار کرنے جس سے شریعت محمدیہ کی تحفہیں لازم آتی ہے بہت سی رسمیں خالص ہندوہیں کی ہیں جو اس ملک کے رہنے والے مسلمانوں میں بنوہ گئے ہیں جن سے انہیں روایت نہ کرنا چاہئے کی وجہ سے مسلمانوں میں اس کا احسان بھی نہیں رہا کہ یہ رسمیں کتاب سے نہیں اور کتب آئیں اور یوں آئیں سوائے کار مسلمانوں کو ملتا تو جانتے ہیں لیکن عام مسلمان کی سمجھ دیتے ہیں کہ یہ رسمیں بھی اسلام کی ہیں اور شریعت نے تعلیم کی ہیں اور بہت سی رسمیں ایسی ہیں کہ تو وہ ہندوہیں سے نہیں لی گئیں اور ہندوہیں میں وہ شخص ایک سمجھتی ہے کہ میں سمجھتی مانتی تھیں پھر رفتہ رفتہ ایسی بحث ہو گئیں کہ فرائض و احکامات سے زیادہ ضروری سمجھی جانے لگیں

یہ دونوں قسم کی رسمیں جب ترک کیں پہلی قسم تو اس وجہ سے کہ وہ دراصل کفار کی رسمیں ہیں اور ان سے مسلمانوں کو پناہ لازم ہے تاکہ ایمان سلامت رہے اور دوسری قسم کی رسمیں ان لئے واجبہ نہ ہیں کہ اگر کسی طور پر ان میں اس طرف نقصان قربانی نہ ہو گا مگر یہ اور غرض ہے کہ جو سب کی سب رسم ہیں اور بعض باتیں اگر فی نفسہ صحیح بھی ہوں تاہم ان کا فرائض و احکامات کی طرح التزام نہ لینا شرعاً ممنوع ہے پھر عمومی رسوم ان رسوم کی پابندی ہی مسلمانوں کی مالی بنیاد کا سبب ہو رہی ہے جو بلا آخر عزت اور انجام کار ایمان کو بھی نقصان پہنچاتی ہے لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان رسوم سے بچاؤ کی تدبیر کریں اور اپنے معاشرہ کی اصلاح کریں تاکہ ان کا کلی عزت دین و ایمان محفوظ رہے اور اپنے اعمال و عقیدہ کے لحاظ سے

کے لئے مصنوعی فقر کی وظائفی کچھڑی بھیجنا۔

(جواب) الف چھٹی کی رسم بندوں کی رسم سے مسلمانوں کو شریعت مقدسے ساتویں روز حقیقت کرنے کا حکم دیا ہے۔ ب ہلور احسان اور صلہ رحمی کے بھیجنے کا مضائقہ تھا مگر اب تو ایک لازمی رسم قرار دے لی گئی ہے اس لئے قابل ترک ہے۔ ج زیادہ نمود کی غرض سے کوئی کام کرنا اچھا نہیں اور جس فعل کا مذہبی ریا ہو وہ بہر حال واجب ترک ہے۔

(۴) حقیقت سنت ہے

مہمانداری۔ دو مہینوں کا ناج گانا

(جواب) حقیقت مسنون ہے (سنن زوائد میں سے) لیکن اس کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ پیدائش کے ساتویں روز اگر میسر ہو تو لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرہ ذبح کیا جائے اور گوشت تقسیم کر دیا جائے اور اگر مقدرت ہو تو بقدر وسعت مہمانداری کی جائے قرض وام ہرگز نہ لیا جائے۔ ناج گانا کرنا تو بہر صورت ناجائز ہے۔

(۵) دودھ چھٹائی

دودھ چھٹائی کے موقع پر بعض غلط رسومات

الف بھجوریں مٹھائی کی دو تین من تقسیم کرنا۔ ب مہمانداری کرنا۔
(جواب) فطام (یعنی دودھ چھٹانے) کی تقریب اگرچہ مباح ہے مگر مسنون یا مستحب نہیں ہے اور قرض وام لیکر زیادہ نمود کی غرض سے رسم کی پابندی لازم جان کر کرنا ناجائز نہیں ہے مہمانداری کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ (۳)

(۶) نسیم اللہ پڑھانا

بچے کو سبق شروع کراتے وقت کی بعض غلط رسومات

الف مہمانداری کرنا۔ ب فقر کی دولت قلم سے فقر کی حققت پر نکھو کر استیلا کو دیلنا۔ ج شیرینی مع رکابی نام کندہ شدہ تقسیم کرنا۔ دو مہینوں کا ناج گانا کرنا۔

(جواب) الف نسیم اللہ کی رسم بھی مباح ہے۔ مگر مسنون یا مستحب نہیں اور حیثیت سے زیادہ کم یا زیادہ نمود

(۱) يستحب لمن ولد له ولد أن يسميه يوم أسبوعه و يحلق رأسه و يتصدق عند الأئمة الثلاثة بزنة شعرة فضة أو ذهباً ثم يعطى الحلق عقيقة أحادية على ما في الجامع المحبوب أو تطوعاً على ما في شرح الطحاوی (رد المحتار: ۶)
(۲) إن رسول الله ﷺ أمرهم عن العلام شأنان مكافئان و عن الحارثية شاة - ترمذی: ۲۷۸/۱ ط سعید
(۳) عن محمود بن لید ان النبی ﷺ ان اعوف ما اعوف علیکم الشرب الا صغر فالوا یا رسول الله ما الشرب الا صغر قال الزہاد (مشکوٰۃ: ۲/۴۵۶)

نی غلطی سے کہنا اذی رہا ہے۔ آری یہ بات نہیں۔ جب کہ تو تیرے دو دوست دیر پہلے سے تیری دولت فکر کرنے کی رسم اختیار کر چکے ہیں۔ آج تیرا دوست تجھے تقسیم کر رہا ہے۔ لیکن اگر وہ باب نے نے ان دلوں کو موقوف کر دے تو تو صورتِ آخر ہے۔ وہ ناچ کر رہے۔

(۷) تھوڑے

مستون ہے تھوڑے تھوڑے خرافات سے بنی پاجائے

مصلحتی کرنا تو مصلحتیوں کا حق تھا کہ تھوڑے تھوڑے خرافات سے تیرا تہہ قدم

(جواب) تھوڑے تھوڑے مستون اور تھوڑے تھوڑے خرافات سے لیکن میں نے تمام میں لہذا مصلحتیوں نے نہ دیکھا کہ وہ "۔

(۸) تھوڑے چرخا

تھوڑی چرخا کی رسم بھی خرافات میں واضح ہے

پانچ مصلحتی کو سلام کرنا، نشست کرنا، باور دہنی سے پانا مصلحتی کرنا، جو مصلحتیوں کا حق کا کرنا۔

(جواب) تھوڑے چرخا کی رسم بھی خرافات میں واضح ہے

پانچ مصلحتیوں کا حق کرنا، باور دہنی سے پانا مصلحتی کرنا، جو مصلحتیوں کا حق کا کرنا۔

(۹) تھوڑے تھوڑے

تھوڑے تھوڑے تھوڑے درست ہے مگر اس میں کسی قسم کا تہہ مت نہ ہو

مصلحتی کرنا، روزہ کشانی کرنا، خیر کرنا، کوئی تہہ مت نہ ہو

(جواب) تھوڑے تھوڑے تھوڑے درست ہے مگر اس میں کسی قسم کا تہہ مت نہ ہو

مصلحتی کرنا، روزہ کشانی کرنا، خیر کرنا، کوئی تہہ مت نہ ہو

مصلحتی کرنا، روزہ کشانی کرنا، خیر کرنا، کوئی تہہ مت نہ ہو

(۱۰) تھوڑے

تھوڑے تھوڑے کی رسم

پانچ مصلحتیوں کا حق کرنا، باور دہنی سے پانا مصلحتی کرنا، جو مصلحتیوں کا حق کا کرنا۔

(جواب) تھوڑے تھوڑے تھوڑے درست ہے مگر اس میں کسی قسم کا تہہ مت نہ ہو

مصلحتی کرنا، روزہ کشانی کرنا، خیر کرنا، کوئی تہہ مت نہ ہو

مصلحتی کرنا، روزہ کشانی کرنا، خیر کرنا، کوئی تہہ مت نہ ہو

مصلحتی کرنا، روزہ کشانی کرنا، خیر کرنا، کوئی تہہ مت نہ ہو

مصلحتی کرنا، روزہ کشانی کرنا، خیر کرنا، کوئی تہہ مت نہ ہو

(۱۳) ساجن

ساجن (۱۳) رسم ہندوؤں سے پور دیگر خرافات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے واجب الترمک ہے۔
 الف: ساجن کی قسمیں رنگو کر بچن اور ۱۰ کی سر دوری کا زیور کر ۲۔ ب: چھوٹے جوڑے اور زیور حیثیت سے
 زیادہ بھجنا۔ ج: ساجک پوز اور چنگیر میں پھول بھجنا۔ د: پینڈیاں تین چار سو تک بھجنا۔ و: جوڑے اور سینہ کی
 ۱۰ لکھن کے لئے بھجنا سو۔ غور توں کا جمع ہونا۔ ز: زور اور کی کو کھانا کھانا۔ ح: نائی کو نقد دینا۔

(جواب) غ: یہ بھی شرعی طریقہ نہیں ہندوؤں کی رسم سے ماخوذ ہے۔ ب: حیثیت سے زیادہ بھجنا بہر حال
 قابلِ مذمت ہے۔ ج: یہ سب غیر شرعی رسوم ہیں۔ د: یہ بھی التزامِ مالاکرم سے پور قابلِ ترک ہے۔ و: التزام
 مالاکرم ہے۔ و: موجبِ مفسدہ کثیر ہے۔ ز: حیثیت سے زیادہ مالاکرم سمجھ کر کرنا مذموم ہے۔ ح: بقدر
 جرت کمال دینا چاہئے اور مرد نمود پینہ کی رسم کی بناء پر دینا ناجائز ہے۔

(۱۴) بڑی

بڑی کی رسم بھی مذموم ہے

تقل اور میوہ پانچ من تک۔ ب: کوہ کا لکڑی سے بھینا۔

(جواب) یہ بڑی کی رسم بھی شکلِ ساجن کے غیر شرعی ہے۔ ریہ نمود مقصود ہوتا ہے اس لئے ناجائز ہے۔

(۱۵) برات

شادی کے دن برات کی رسم

ب: پور و روشنی آرائش کے ساتھ لے جانا۔ آتش بازی بھوڑنا۔ زیادہ تعداد میں براتیوں کو ہار کے لئے لے

جانا اور ریل گاڑیوں، موٹر اور تھیلوں کے کر ایہ کا زیور ہونا۔ مستورات کا سمہ ہونے والوں بھکیوں میں جانا

پور کر ایہ کا زیور ہونا۔ اترتے چڑھتے جہاں پر اسے کاٹھکاستہ ہو وہاں ہے پرانی کا ہونا۔ بھانڈوں

لورہ نڈیوں کا تاج کانا۔

(جواب) ۱: بھانڈوں کا جنت سے زیادہ روشنی آتش بازی۔ ریہ سمہ کے لئے زیادہ جمع کی کو شش کرنا

ب: ناجائز ہے رشتہ داروں اور مخصوص دوستوں کا جمع ہو کر رستہ کے طریقے پر چلے جائیں اور آرائش

شائش کو ترک کر دیں۔ تاج کو بہر حال جائز و حرام ہے۔

۲: ساجن کی رسم برات سے ایک روز پہلے نہ سمے جس میں برات سے پہلے اس کے لئے منیٰ نفس مصروف کیا ہوگی تعلیمات

۳: اصرار نہیں ہو جو ساجن کے ساتھ جانتے ہیں۔ ب: جانتے ہیں (محمود اللغات ۱۷۶۲)

۴: برات کی رسم ہندوؤں اور اہل حق کے لئے ایک قسم کی عبادت کی عکاسی ہے۔ برات کی رسم ہندوؤں کی عبادت کی عکاسی ہے۔

۵: برات کی رسم ایک قسم کی عبادت کی عکاسی ہے۔ برات کی رسم ہندوؤں کی عبادت کی عکاسی ہے۔

۶: برات کی رسم ایک قسم کی عبادت کی عکاسی ہے۔ برات کی رسم ہندوؤں کی عبادت کی عکاسی ہے۔

۷: برات کی رسم ایک قسم کی عبادت کی عکاسی ہے۔ برات کی رسم ہندوؤں کی عبادت کی عکاسی ہے۔

دائیدہ جز سے قتل کے ذریعہ چاہئے۔ مرنے کی تکالہ پہنچنے کی، سم کے سبب ناجائز ہیں اور واجب القتل ہیں۔
- سرانجام والی رسم ہے نہیں ہے کی کئی ہے وہ تارال کلانے ہیں مسلمانوں کے پھولوں کلاناٹھ، من کر دیا ہے
مقررہ نہیں کی ہے اور قتل کرنا ہے۔

(۱۹) سلامی دینا

۱۰۔ لئے کو سلامی دینے کی رسم صحیح نہیں

الف (۱) اور وقت سلام کرنے کے پہچان روپ سے الیکٹرک روپ تک یا اس سے زیادہ نقد دینا۔ سب
حلقہ کو پہنچ دینا۔

۱۱۔ جواب (۱) روپوں کام لکھنا، ہوا، ہوا، روپ دینے کی رسم کی وجہ سے ناجائز ہیں۔

(۲۰) منہ دکھانی

منہ دکھانی کی رسم بھی درست نہیں

الف (۱) اور منہ دکھ کر جو نقدی دینا۔ ایسے کتب کے مرادوں کا بھی منہ دکھ لیز جن سے شرعاً روپ ناجائز
ہے۔

۱۲۔ جواب (۱) اس کو بھی حق علم ہے۔ سب یہ قطعاً ناجائز ہے۔

(۲۱) آری صحیف

آری صحیف کی رسم غلط ہے

الف (۱) آری میں روپ کا منہ دینا ناجائز ہے۔ سب یہ قطعاً ناجائز ہے۔ سب یہ قطعاً ناجائز ہے۔ سب یہ قطعاً ناجائز ہے۔
۱۱۔ لکھنے کے لئے آری

۱۲۔ جواب (۱) لکھنے کے لئے آری میں روپ کا منہ دینا ناجائز ہے۔ سب یہ قطعاً ناجائز ہے۔ سب یہ قطعاً ناجائز ہے۔ سب یہ قطعاً ناجائز ہے۔

(۲۲) تہنیز

تہنیز کا تہنیز ہے

الف (۱) تہنیز کے لئے آری میں روپ کا منہ دینا ناجائز ہے۔ سب یہ قطعاً ناجائز ہے۔ سب یہ قطعاً ناجائز ہے۔ سب یہ قطعاً ناجائز ہے۔
۱۱۔ تہنیز کے لئے آری میں روپ کا منہ دینا ناجائز ہے۔ سب یہ قطعاً ناجائز ہے۔ سب یہ قطعاً ناجائز ہے۔ سب یہ قطعاً ناجائز ہے۔

(۱) میں تہنیز کے لئے آری میں روپ کا منہ دینا ناجائز ہے۔ سب یہ قطعاً ناجائز ہے۔ سب یہ قطعاً ناجائز ہے۔ سب یہ قطعاً ناجائز ہے۔

(۲۷) سرینی

آوی کے مرجان کے موقع پر بعض غلط سوالات

الف) تیسرے تھکے۔ سب مسانداری کرتی ہیں جس میں مستور نہ لیاں فخر ہیں کرتی ہیں۔ (ج) پھول (و) نم
 نرناور میں عزادار قرب کا ہے ہونا کھانا کھانا نرناور۔ مکان فخریت کر کے یہ قرض لیکر رسم لکھنا اور اس
 کا کٹان رکھنا کر دہ میں بانی بھی مقدار ہیں۔ ہ سو کھانا کھانا ہی وغیرہ ہر مسانداری کرنا لکھنا کھانا۔
 خاکسارنا ہی مرزا محمد کی پ ذلی

(جواب) الف) تیسرے تھکے اور سوار ہے کی مراد ہے کہ میں سے ہونی چاہیے۔ ہ) اب غنی کی مسانداری
 میں کہ مروی ہے واجب و ترکہ ہے سوچنا یہ بھی پنداری کی خاطر کرنا چاہیے۔ و) ہاجاز۔ و) ایصال
 ثواب جائز ہے۔ ہ) جس کی شرعی حیثیت صرف اس قدر ہے کہ جو کچھ بھروسہ رکھنے والے ہاں سے
 صدقہ کرنا اور اس کا ثواب بیت کو بخش دو۔ اس میں شریعت نے نہ کوئی خاص حد یا مقرر کی۔ نہ نہ کوئی
 خاص شے مقرر یا مقرر کرنا اور ایصال ثواب کے لئے ضروری ہونا یا زیادہ وغیرہ سمجھنا درست نہیں ہے۔

گھر کتابت اللہ غفرلہ درس: امینیہ دہلی

گزشتہ غلط سوالات کے فتویٰ پر علماء کی تصدیق ت:

(۱) اصحاب من اجاب۔ محمد عبد اللہ صدر مدرس درس: آخریہ دہلی۔ (۲) نور انصاف غنی عنہ صدر مدرس
 مدرس حسین بخش دہلی (۳) سب جوابات صحیح ہیں جو دہلی کی پنداری کرنا دہلی کے لئے نہایت مفید ہے۔
 بندہ محمد سیف غنی عنہ مدرس درس: امین بخش دہلی (۴) شفاعت اللہ غنی عنہ مدرس درس: حسین بخش
 دہلی (۵) وید سیدین غنی عنہ مدرس درس: امینیہ دہلی (۶) ایصال ثواب مستحسن اور اولیٰ ہے خود غیر مشرودہ
 سے پرہیز لازم ہے۔ محمد عبد القادر دہلی مدرس درس: امینیہ دہلی (۷) بندہ ضرور اہل حق غنی عنہ مدرس
 درس: امینیہ دہلی (۸) خدا بخش غنی عنہ مدرس درس: امینیہ دہلی (۹) جواب سب صحیح ہیں۔ محمد شیخ بخش
 عنہ صدر مدرس درس: عبد الباقی دہلی (۱۰) محبوب الہی فخر مدرس درس: عبد الباقی دہلی (۱۱) میں نے
 سوالات و جوابات کو نہایت غور سے دیکھا ہے جناب مفتی صاحب نے جو جوابات دیے ہیں وہ تمام صحیح ہیں
 خود احقر، سلطان محمود صدر مدرس مدرس فتح پوری دہلی (۱۲) ذلک امکنہ لایب لایب۔ حرر و محمد
 صدیق دیوبند مدرس مدرس مدرس فتح پوری دہلی (۱۳) بس قدر جوابات مولانا محمد کتابت اللہ صاحب
 نے تحریر فرمائے ہیں وہ سب درست قابل قبول ہیں کوئی اگر تسلیم نہیں کرے گا تو وہ دہلی میں رہنا نہیں

۱) بزرگ مرقہ حیات - تحفہ زبیر النکاح من غیر ولا تغیر والسرور رسالہ ۷۵۹/۶ طس ۱

۲) بکر الحداد تصانیف من العلوم من اعلیٰ المست لایدرع فی السرور لایدرع فی السرور (۱) تصانیف من العلوم ۷۵۹/۶ طس ۱

۳) حرج علیہما فی باب النج عن الفخر زاد لایدرع ان یجمل نواب عبد القادر و صلواتہ صومانیہ صدقہ از غیرہ کتافی
 الہدایہ ورد المعجز مع البو ۷۵۹/۶ طس ۱

ہونے کے لئے تیار ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ محمد احکم مفتی عنہ مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی (۱۴) محمد
عبد القدور مفتی عنہ مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی (۱۵) عبد الرزاق مدرسہ فتح پوری (۱۶) اس احقر نے بھی تمامی
سوالات و جوابات کو مکرر تحقیق پر حاصلہ جوابات صحیح ہیں یہ رسومات بارہ اقبال تغیر ہیں حتی المقدور ہر مسلمان
پر ان کی تغیر حسب ارشاد نبی کریم ﷺ عن راعی منکم منکر ا فلیغیرہ یدہ فان لم یستطع فلیسانہ
فان لم یستطع فلیقلہ وذلک الضعف الایمان واجب ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ ولادت نکاح
موت کے موقعوں پر خود رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا طرز عمل
نمایات صاف نور سچا دلکاف حق معیوب خدا ﷻ سے زیادہ خدا تعالیٰ کے بعد کون صحابہ کرام کے لئے پیار تھا۔
مگر حال یہ کہ بعضے نکاح کرتے ہیں مگر رسول خدا ﷻ کو خبر تک نہیں کرتے اور حضورِ روح میں مطلع ہوتے
ہیں آج مسلمانوں نے یاد وغیرہ کی رسومات کو جو کہ معصیات پر مبنی ہیں فرائض و واجبات پر ترجیح دے رکھی
ہے چنانچہ ان کے اہتمام میں نمازوں کا جانا اور آنکھوں اور کانوں کا زنا میں مبتلا ہونا وقوع میں آتا رہتا ہے خدا
تعالیٰ مصطفیٰ کو اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ فقط۔ ولایت احمد مفتی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ مسجد فتح پوری
دہلی۔ (۱۷) بیشک رسومات مذکورہ میں سے اکثر تو ایسی رسمیں ہیں جو ممنوعات شرعیہ میں داخل ہیں اور جن
کا ترک لازم ہے اور بعض رسوم مثلاً اہل برادری کو عید خوشی کے مواقع میں مٹھائی وغیرہ تقسیم کرنا یا ان کا
اجتماع اپنے مکان پر کرنا فقط اس لئے کہ ازدیاد محبت کا طریق یا طریق صلہ رحمی و ہدیتہ زوجین یا ان کے
متعلقین میں سے کسی کو کچھ دینا یا اپنے خدام سے کسی کو بطریق انعام و احسان کچھ دینا یا اہل برادری کی دعوت
کرنا یا دولہا کو پھول پھنٹا یا کسی جائز کام کے لئے بلا سود کے قرض لینا یا سود و چھلہ وغیرہ کرنا۔ یہ سب امور
اگرچہ فی نفسہ مباح ہیں۔ آدمی انکارِ شکر کی غرض سے یا اپنے متعلقین کے ساتھ احسان کرنے کے اپنی
حیثیت کے موافق اگر ان افعال کو کرنا چاہے تو کر سکتا ہے لیکن اگر ان افعال سے محض تاخر مقصد ہو یا اہل
برادری کے طعن کا خوف ہو جیسا کہ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ باوجودیکہ مقدرات نہیں رکھتے لیکن صرف نام
کی خاطر اس قدر نقصان برداشت کرتے ہیں جس کی تلافی بر سون نہیں کر سکتے یہاں تک کہ بہت سے
خاندان انہیں بے اعتدالیوں کی بدولت تباہ و برباد ہو چکے ہیں ایسی صورت میں چونکہ تاخر مذموم کارِ ارادہ
ان افعال کے ساتھ لاحق ہو گیا اس لئے ان افعال سے بھی ممانعت کی جائے گی میرے نزدیک مقدرات
والے اصحاب کو بھی چاہیے کہ وہ اگر اپنے متعلقین کے ساتھ کچھ احسان و سلوک کرنا چاہیں تو اس طرح کریں
کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو اور ان کے نکاح وغیرہ کی تقریبیں اس طرح سادگی کے ساتھ انجام دیا کریں کہ
اکثر غربا انہیں تقریبوں کے ساتھ اپنی تقدیر کا موازنہ کریں تو بہت زیادہ فرق نہ پائیں۔ محمد مظفر اللہ
غفر لہ امام مسجد فتح پوری دہلی (۱۸) الجواب صحیح محمد کرامت اللہ غفر لہ بارہ ہندو برادری (۱۹) مولانا مظفر اللہ
کی تحریر سے مجھے بھی اتفاق ہے محمد عبد الصمد مفتی عنہ (چیرٹی) کوچہ چنڈت دہلی (۲۰) محمد شرف الحق محلہ
چوڑیوان دہلی (۲۱) محمد حبیب الرحمن محلہ چوڑیوان دہلی (۲۲) اس کو اعزاز و ذی شان تحریک سے اتنا دل

الودع میں فرمایا تھا کہ کل رسوم جاہلیت اسلام میں چھاننا ہیں لہذا مسلمانوں کو ان امور کی اصلاح کر کے کتاب و سنت کے مطابق عمل درآمد کرنا چاہیے ورنہ دین و دنیا دونوں رہا ہو جائیں گے واللہ اعلم۔ محمد یوسف قریشی عفی عنہ مدرس مدرسہ حضرت میاں صاحب مرحوم دہلی (۳۵) عبدالرشید مفتی عفی عنہ مدرس مدرسہ سبل السلام دہلی (۳۶) ابوالسنات محمد احمد میر عفی عنہ مدرسہ دارالعلوم والتصوف زیر جامع مسجد دہلی (۳۷) رسومات غیر مشروعہ اور بربادکن کو ضرور ترک کرنا چاہیے فقط سید احمد امام جامع مسجد دہلی ۲۸ ستمبر ۱۹۲۶ء (۳۸) محمد اسحاق عفی عنہ مدرس مدرسہ حسینیہ دہلی (۳۹) جو بات سب بالکل قرآن و حدیث کے موافق اور اس قسم کے منکرات کے ازالہ کی سعی ہاتھ سے ہو یا قلم و قدم سے موجب اجر اخروی ہے خدا تعالیٰ سب کو عمل کی توفیق دے اشفاق الرحمن کتاب دہلوی مقیم چنگی قبر دہلی (۴۰) کوئی شبہ نہیں کہ رسوم مردہ مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی تباہی کا باعث ہو رہی ہیں افسوس کہ مسلمان اصول شرع سے واقف ہوتے ہوئے بھی اپنی جاہلانہ رسوم کو ترک نہیں کرتے اور باپ دادا کی رسموں کو شرعی ذرے خارج سمجھ کر نہ دیکھتی بدباد ہوتے اور آنکھوں میں گندہ فساد کے لئے بربادی کا نمونہ چھوڑتے چلے جاتے ہیں ان رسوم کے خلاف قلعے شکنے والے در سے کوشش کرنا بہت بڑا جہاد ہے علمائے کرام نے جو کچھ تحریر فرمایا میں حق و صواب ہے حرور مشتاق احمد عفی عنہ مقیم دہلی (۴۱) نبی ﷺ کی وصیت کے اغراض میں سے ایک اہم غرض لوگوں کی آبائی رسوم اور منکری و قبیح ترین پابندیوں سے چھڑانا بھی تھا قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے ویضع علیہم اصرہم والذی غلال النبی کانت علیہم اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے جبہ و ادع کے خطبے میں فرمایا زمانہ جاہلیت کی تمام رسوم میں نے منہدم کر دیں حمل و وضع حمل، منکبی شادی، موت میت، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی ہوتے تھے مگر ان تمام رسومات کا ہم و نشان بھی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا لا تقلدوا بین یدی اللہ ورسولہ۔ ایماندارو! خدا و رسول سے آگے نہ بڑھو۔ پس ان تمام ہندو آبی رسوم اور آبائی طریقوں سے جو قطعاً خلاف شرع اور موجب ہار و صغی رب ہیں احتراز کرنا چاہیے ان میں سے اکثر امور حرام محض ہیں، بعض ناجائز اور سخت گناہ ہیں سوالات میں بعد از نکاح تقسیم چھو اور ان کے علاوہ باقی کل رسمیں ناجائز ہیں سچا مسلمان وہ ہے جو ان خلاف شرع رسوم کو چھوڑ کر اپنے کل مرنے جیسے تین تین اٹھنے شادی بیاہ موت میت وغیرہ میں سنت رسول اللہ ﷺ کا اتباع اور رہے اور تمام بدعتوں سے دور رہے بدعتی شخص کی تو کوئی عبادت قبول نہیں اللہ مسلمانوں کو سمجھ دے اور وہ ان رسومات کو ترک کر کے خدا کے پیارے اور دنیا میں عزت والے بن جائیں۔ ابراہیم محمد بن ابراہیم مدرس مدرسہ محمدیہ ولید بیڑ اخبار محمدیہ۔ البخیری دروازہ دہلی (۴۲) جو علمائے کرام ذوی الاحترام نے تحریر فرمایا ہے عیاں اور درست ہے بقال لہ ابراہیم دہلوی (۴۳) مجھ کو علماء کی رائے سے اتفاق ہے فقیر محمد شفیع داماد اسلام آبادی مقیم دہلی (۴۴) بلا شک و شبہ رسوم خلاف شرع اور باعث نقصان دین و دنیا ہیں ان کو ترک کرنا چاہیے محمد سوری حسینیہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ ۱۹۳۵ء صدر مدرس جامعہ ملیہ قرواں بلخ دہلی (۴۵) قد اصحاب الحبیب۔ عبدالغنی مدرس جامعہ ملیہ قرواں بلخ دہلی (۴۶) ان

شادی کے موقع پر دلے کو سر لٹا لئے کی رسم

(سوال) بوقت شادی نوش کے سر پر جو سر ڈالتے ہیں جائز ہے یا ناجائز؟ اور گلے میں سر ڈالا جائے یا نہیں؟ المعصی عمر صغیر خاں میاٹی - مقام لویا ضلع غازی پور -

(جواب) سر امر پر ڈالا جاتا ہے اگر اس کو گلے میں ڈال دیا جائے تو دوسرے کے نعم میں نہیں رہتا سر پر ڈالنا جائز ہے کہ وہ ہندوؤں کی رسم ہے۔ گلے میں ہڈ ڈالنا ناجائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کلاں لکھنؤ

اگر سر باندھ کر نکاح کیا تو کیا بعد میں تجدید نکاح ضروری ہے؟

(سوال) اگر نوش کے سر باندھا ہو اور وہ بھی طرہ پہنے ہو تو نکاح طرہ بدھی سر سے کے ساتھ جائز ہو گا یا تجدید نکاح لازم ہے؟ اور نکاح نہ ہونے کی حالت میں اگر نوش تجدید نہ کرے تو اس عورت کو جس نے طرہ بدھی سر سے کے ساتھ نکاح ہو انہی دوسرے سے نکاح کر لینے کا حق حاصل ہے یا نہیں اور بعض لوگ نکاح کے وقت سر اکھول دیتے ہیں یہ فعل بھی نکاح کے واسطے حسن ہے یا بے فائدہ؟ اور بعض لوگ سر سے کو سر سے پیٹھ دیتے ہیں اور اسی کو کافی سمجھتے ہیں اس کی بدلت کیا حکم ہے؟ فقط

(جواب ۶۵) اصل یہ ہے کہ سر بدھی طرہ یہ کفار کی بنوئی رسم تھی جو آج تک ان میں بعض مقامات پر پائی جاتی ہیں، لوگ شہرت رو پہلے تاروں کا سر باندھتے ہیں مسلمانوں نے بھولوں کا سر باندھنا اختیار کیا بہر حال اصل رسم انہیں سے ماخوذ ہے پس اگر کوئی شخص جو جو اس علم کے کہ سر بدھی کفار کی رسم ہے اسے چھوڑ دے اور بہتر بلکہ ضروری سمجھے جیسا کہ اکثر جملا کا خیال اور عمل ہے اور اس پر اصرار کرے تو اس پر وہ جو رسوم کفریہ کے پسند کرنے سے غلام نے کفر کا فتویٰ دیا ہے کہ یہ شخص خود بدھی یا رخصتا پر رسوم کفریہ کا فر ہو گیا اور تجدید اسلام کے بعد تجدید نکاح بھی ضروری ہے لیکن اگر کسی شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ یہ چیزیں کفار کی رسوم ہیں یا معلوم بھی ہو لیکن وہ ان پر اس حیثیت سے عامل نہ ہو کہ عقیقت رسوم کفار ہونے کے پسند کرے یا اصرار کرتے بلکہ صرف اس وجہ سے کہ یہ رسم مسلمان کرتے ہیں وہ کرے تو ایسی صورت میں ان اشیاء کا حکم کتاب کرچہ بدھی نہ ہو بلکہ عت گناہ کا یا کم از کم انتہا، لازم کر کے ان کا کار تو ہو گا لیکن کافر نہیں ہو سکتا اور جب کافر نہیں ہو تو تجدید نکاح کی ضرورت نہیں تکلیف مسلم میں چونکہ فقہاء نے سخت احتیاط کا حکم دیا ہے اور اس لئے کسی ایسے نوش کو جس نے سر بدھی طرہ باندھے ہونے کی حالت میں نکاح کیا ہے کافر نہ کہنا چاہیے اگرچہ اس فعل سے منع امر ضروری ہے لیکن جب تک کہ کفر مصرح نہ ہو حکم کفر نہ دینا خواہے نکاح کے وقت سر اکھول دینا ہی بہتر ہے تاکہ اگر بالکل سدباب ارشاد عت کا نہ ہو تو جتنی مقدار ممکن ہو اتنا ہی ہو جائے مالا بملکہ کلمہ لا بملکہ کلمہ - واللہ اعلم

۱۹۱۱ھ و سال ۱۳۳۰ھ لیس مائیں شہر بحر مال لا شہر مالوود ولاہ انصاری (قرمانی ۱۹۱۲)

۲۰۱۱ھ و سال ۱۳۳۰ھ لیس مائیں شہر بحر مال لا شہر مالوود ولاہ انصاری (قرمانی ۱۹۱۲)

الذی یصح التکفیر بحسبنا لفظ المسلمون رد المحتار مع الدر المختار: ۴/۲۹۴ ص ۱

ایک مجمع میں ایک چادر میں کچھ غلہ پیسہ اور قرآن شریف رکھ کر یہ کہتے ہوئے پھراتے ہیں کہ یہ سب اس کے فرغ و اجابت کے معاملہ میں بطور قدیدہ کفارہ دیا جاتا ہے بعد ازاں ان اشیائے مذکورہ کو انہیں خرباکو نیز دیگر مستحقین کو تقسیم کرتے ہیں اور یہ دلجو کو شرع شریف سے مستخرج جانتے ہیں اس کے متعلق واقعی شرع شریف میں کیا حکم و فرمود ہیں؟

(جواب ۶۹) فقیر صدقہ بطور ایصال ثواب کرنا مستحسن ہے مگر عینک صدقہ کرنے والا اپنے دل سے محض استغناء و اہانتہ کے لہو سے کرے پسند کی رسم و رواج پر یا بعد معصومانہ جو سوال میں جو صورت مذکور ہے یہ استغناء کے نام سے مشہور ہے اور کتب شریعت میں اس کی صرف اس قدر اصل ہے کہ اگر میت نے کوئی مال شمس چھوڑا اور اس کے ذمہ نمازوں اور روزوں کا فدیہ واجب تھا تو فقہانے اس کے لواکر نے یہ صورت بتائی ہے کہ فدیہ ہائے معمولیہ کی بنیادی مقدار مثلاً سو من غلہ ہوتی ہے اور وہی میت کے پاس ایک من غلہ ہے جو وہ حرمہ اپنے مال سے ادا کرتا ہے اس کے پاس کچھ نہیں مگر اس نے ایک من غلہ قرض لے لیا اور اس کو میت کے فقہانہ نماز روزوں کے فدیہ میں دینا چاہتا ہے تو یوں کرے کہ حساب لگا کر دیکھے کہ ایک من غلہ کتنی نمازوں کا فدیہ ہوتا ہے جس قدر نمازوں کا فدیہ ہوتا ہو اتنی نمازوں کے فدیہ میں یہ غلہ کسی فقیر کو دیدے اور پھر وہ فقیر اپنی چاہ سے اسی دن میت کو بہرہ کر دے اور وہی میت بھی قبضہ کر لے اس کے بعد پھر وہی میت اسی قدر نمازوں کے بدلے میں وہ غلہ فقیر کو دیدے اور فقیر پھر وہی میت کو بہرہ کر کے قبضہ کر لے وہ پھر نمازوں کے بدلے میں اس قدر نمازوں کے بدلے میں اس قدر نمازوں کے بدلے میں سب کا فدیہ ادا ہو جائے پھر اسی غلہ کو اسی طرح روزوں کے بدلے میں دیا جائے اور فقیر اسے واپس کرنا جائے جب روزے پورے ہو جائیں تو جسم کے کفاروں اور قربانی کے بدلے میں اسی طرح قول بدل کریں اور جب تمام حقوق واجبہ سے فرغت ہو تو آخر میں وہ فقیر اس غلہ کو لے جائے یا اگر وہی میت کو آخری دفعہ بھی بہرہ کر دیا ہے تو وہی میت کو منسوب ہے کہ یہ کل غلہ یا اس میں کوئی حصہ فقیر کو بھی دیدے یہ ایک حیلہ ہے جو میت کے مال نہ چھوڑنے اور لوٹنے میت کے حجاج ہونے کی صورت میں میت کے لوہے سے حقوق واجبہ کا جو ادا کرنے کے لئے فقہانے تجویز فرمایا ہے (لیکن فی زمانہ جو اسطرح ہے وہ چند صورتوں سے رائج ہے اور اس کی اکثر صورتیں مذکورہ صورت محکومہ فقہانہ کے خلاف ہیں بعض مقامات میں یوں کرتے ہیں کہ ایک قرآن مجید اور اس کے ساتھ دو ہادیر غلہ اور ایک روزہ یا سواریہ نقد سامنے رکھ کر ایک پابند محتاجوں کو بٹھا کر ان سے کہتے ہیں کہ یہ سواریہ غلہ اور یہ قرآن مجید جو تمام دنیا سے نیکو قیمت ہے اس شخص کے نماز روزے وغیرہ کے فدیہ میں ہم تم کو دیتے ہیں تم نے قبول کیا وہ محتاج کہتے ہیں قبول کیا اور یہ چیزیں وہ لے کر چلے جاتے ہیں یہ صورت اس لئے صحیح نہیں کہ اس میں نمازوں اور روزوں کے فدیہ کی مقدار صحیح پوری نہیں ہوتی اور قرآن مجید کو محض مصلحتی طور پر تمام

(۶۱) فوائد و حلیہ حلوت فائزہ و اوصی بالخلفاء یعطی لكل سنة نصف صاع من بر کافلہ و کفہ حکم طرز و الصوامع و انما یعطی من ثلث مالہ ولو لم یترک مالا یستقر من وادئ نصف صاع مثلاً و یضہ الفقیر ثم یدفعہ الفقیر للواریت ثم و تم حتی یموت و قال فی منشاہم: ثم یعطی بعد تمام ذلک ان یصدق علی الفقراء بشئ من دالت المال او ما اوصی نہ نسبت ان کان اوصی (رد المحتار مع المیزان المعطر: ۷۸/۲ طبع سعید)

ان تمام امور کے لئے یہ نصوص فقہیہ واکل ہیں فی الدر المختار و لو لم یرک مالاً یستقرض وارثہ نصف صاع مثلاً و یدفعه لفقیر ثم یدفعه لفقیر للوارث ثم و لم حتی یتیم انتہی - وفی رد المحتار قولہ و لو لم یرک مالاً ای اصلاً او کان ما اوصی بہ لا یقی زاد فی الامداد او لم یوص بشی واراد الولی التبرع الخ و اشار بالتبرع الی ان ذلك ليس بواجب علی الولی و نص علیہ فی تبیین المحارم فقال لا یجب علی الولی فعل الدوران اوصی بہ المیت لانہا وصیۃ بالتبرع والواجب علی المیت ان یوصی بما یقی بما علیہ ان لم یصدق الثلث عنہ فان اوصی باقل وامر بالدور و ترک بقیۃ الثلث للورثۃ او تبرع بدفعہم فقد اتم بترک ما وجب علیہ او بہ ظہر حال و صایا اہل زماننا فان الواحد منهم یكون فی ذمتہ صلوات کثیرۃ وغیرہا من زکاة و اضاح و ایمان و یوصی لذلك بدراہم سیرۃ الخ انتہی و فیہ والا قرب ان یحسب ما علی المیت و یستقرض بقدرہ بان یقدر عن کل شهر او سنۃ او یحب مدۃ عمرہ بعد اسقاط التی عشر سنۃ للذکر و تسع سنین للانثی لا ینا اقل مدۃ بلوغہما الی قولہ و لكل سنة شمسية ست عزائر فیستقرض قیمتہا و یدفعہا للفقیر ثم یستوہبہا منہ و یتسلمہا منہ لتتم الہیۃ ثم یدفعہا لذلك الفقیر او لفقیر اخر و هكذا الی قولہ و یصحی بعد تمام ذلك کلمۃ ان یتصدق علی الفقراء بشی من ذلك المال او بما اوصی بہ المیت ان کان اوصی - انتہی و فیہ و اطال فی المعراج و قال ہذہ الافعال کلیاً للسمعة والریاء فیحترز عنہا لا یہم لا یرید و ینہا وجہ اللہ تعالیٰ انتہی - علی انہ بحث فی المنقول فی مذهبہا و مذهب غیرہا کالشافعیۃ والحنابلۃ استدلالاً لا بحدیث جریر المذکور علی الکراہۃ ولا سیمما اذا کان فی الورثۃ صغار او غائب ۱۱ انتہی - واللہ اعلم

ایصال ثواب کا مسنون طریقہ جو تمام رسومات اور خرافات سے پاک ہو کون سا ہے؟
(سوال) مردے کی شب سوم کو چنے پر عید، ہم و جنم کرنا اور چالیس روز تک ایک یادرونی مسجد میں اگر منبر پر رکھنا اور ہر ایک نمازی کا باباً و ازبند کننا کہ چار قل بیانی قل اللہ واسطے اور سب کو امام مسجد کے سپرد کر دینا امام مسجد کا ایصال ثواب کرنا اور حضرت غوث الاعظم کی گیارہویں کرنا اور جمعہ کے دن درائے اعلان نماز نقارہ بخوانا - آیا یہ رسوم اور طریقہ در زمانہ سلف صالحین تھے یا نہ تھے اور عند الشرع جائز ہیں یا بدعت؟

(جواب ۷۰) اموات کو صدقات و خیرات اور عبادات بدیہ کا ثواب پہنچانے اور ثواب پہنچانا مستحسن فعل ہے (۱) لیکن ایصال ثواب کے لئے ایسی رسوم اور شرائط مقرر کرنا جو شریعت سے جہت نہیں ہیں ناجائز ہے شریعت مقدسہ نے سوم کو چنے پر حنا لودہ سویں یا چالیسیوں ستارن کو ایصال ثواب کے لئے متعین نہیں کیا اسی طرح چالیس روز تک روزانہ ایک روٹی منبر پر رکھنا اور چار بیانی قل پر عید یا پڑھنا اور اس کو ایک

ہم ماننا اور وصولِ ثواب کی شرط قرار دینا یا خاص اس طریقہ کو مفید سمجھنا یہ سب غیر شرعی امور ہیں اور ناجائز ہیں۔ بالیصالِ ثواب کی شرعی صورت اس قدر ہے کہ جو شخص ایصالِ ثواب کرنا چاہتا ہے وہ آخر عبادتِ مالک کا ثواب پہنچانا چاہتا ہے تو جو کچھ اس کو میسر ہو بغیر کسی خاص دن کی تعیین اور کسی خاص چیز کی تخصیص یا کسی خاص بیت کی تشکیل کے صدقہ کرے یعنی فقر و مساکین کو دیدے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ یہ اللہ میں سے جو کچھ صدقہ تیری، میں تیری رضا مندی سے حاصل کرنے کی غرض سے کیا ہے اس کا ثواب اپنی رحمت سے قبول فرما دے اور پھر وہی طرح کوئی عبادت چاہے جو تو بغیر تعیین و تخصیص و تشکیل و موردِ کورہ کوئی عبادت چاہے اور اگر وہی مثلاً نفل نماز پڑھے یا روزہ رکھے یا قرآن مجید کی تلاوت کرے یا درود شریف پڑھے اور بقہ و مذکورہ اللہ تعالیٰ سے ثواب پہنچانے کی دعا کرے پس یہ طریقہ ایصالِ ثواب کا شرعی طریقہ ہے۔ اس کے علاوہ تمام رسوم و شرکاء و رسماء مقرر کی گئی ہیں غیر شرعی ہیں۔

غوثِ اعظم کی حیدر حویں اور بقعہ ایصالِ ثواب ہو تو بغیر تعیین کسی عبادت کے مصرحاً یا بطریقہ شریعہ کے موافق کرنے میں مضائقہ نہیں لیکن اگر غوثِ اعظم کی جنب میں تقرب حاصل کرنے یا اس کو بر لہذاست اپنی وجہ کے لئے مفید سمجھنے اور نہ کرنے میں نقصان اور آفتوں کا خوف ہونے کی وجہ سے کرتا ہے تو قطعاً ناجائز اور مومنانی شرک ہے۔

جمعہ کے روز طالعِ غنا کے لئے غنا دینا بھی ناجائز ہے اور اگر غنا و اعلانِ فقر کے لئے نہ ہو اور اس کو اذان کا آئینہ مقدم نہ بنایا جائے پھر اگر مسجد بڑی ہے اور کئی مؤذن اذان کہتے ہیں اور ان کے کھڑے نہ کر دیں کہنے کی جگہ میں حتیٰ اور یہ ہے کہ ان کو اذان کے وقت کی اطلاع دینے کے لئے غنا و کی ضرورت ہے تو ایک یا دو یا تین ضربِ غنا دلا دیا جائے۔ اذان سے جائز ہو گا کہ سب مؤذن ایک ساتھ اذان شروع کر دیں اور سب کو وقتِ اذان کا علم ایک ہی دھندہ ہو جائے اور ایسی صورت میں بھی غنا و مسجد میں نہ ہو تو یہی مناسب ہے۔ (رحمہ اللہ اعظم)

برادری اور قومی و پنجائیت اچھی چیز ہے لیکن اس میں دین و شریعت کا خیال ضروری ہے۔ (سوال) زید و بکر کی برادری ہے اور سب کام شادی کی وغیرہ کے برادریہ حریق پر انجام پڑتے ہیں قومی و پنجائیت بھی یہی ہوتی ہے اور شادی کی زیر تحنت و سومات مرد و عورت جو انجام پڑتے ہیں شادی کی برادری کی طرح کی فتنہ ہو تو اس میں علاوہ اور سومات وغیرہ کے پورا پورا بھگڑنا ضروری ہے اور اس کی یہاں تک

(۱) دعواتِ شامی میں ہے: ایضا الزام ہے۔ بقولہ عبد السلام: من احدث فی امرنا حد ما یس منہ لہو رد (مشکوٰۃ ۱۲۷/۱)

(۲) ہم بقول اللہ اوصیٰ ثواب مقرر اہل اللہ او اللہ الخ و فی البحر من صام او صلیٰ او تصدق او سئل ثوابہ لغيرہ من الاموات ولا حیاہ جزا و یصل ثوابہ الیہم بعد اہل البیت و الجماعہ کما فی البدیع رد المحتار مع الذوق: ۲۶۳ (۳) و یصل بین الاذان و الاقامۃ فی النکل للکل حدانما لہ (قال فی النامۃ) بما لہ لہ کما یصل کو کلمات الصلاۃ لصلواتہ لو احد نو۔ علاوہ حدانما لہ لکل حدانما لہ عن المعنی۔ رد المحتار مع الذوق: ۲۸۹/۱ (۴) غلط ہے۔ و ہذا نہ یصل لصلواتہ کے متعلق ہے و ہذا نہ یصل لصلواتہ کے برادری کا قومی ہے جس کے بموجب۔

(جواب ۷۲) سوال میں جتنی باتیں مذکور ہیں یہ سب خدا اور رسول ﷺ کے احکام کے خلاف ہیں ان باتوں کے کرنے والے شریعت کے مجرم اور خدا اور رسول ﷺ کے نافرمان ہیں (۱) فرزند یا دختر کی شادی میں برادری کو دعوت یا بھابی باندھ دینے کو لازم قرار دینا اور اس کے لئے سودی قرض لینا قطعاً جائز ہے ایسا کھانا دینا بھی گناہ اور کھانا بھی گناہ اور جو غریب کھانا دے اس کو مجبور کرنا اور بغیر بھابی کا سامان دیکھنے کے یا نہایت جمع کرانے کے نکاح کو روک دینا ظلم ہے جس کی وجہ سے یہ لوگ "مصدق لا لعنة الله على الظالمين خدا کی لعنت اور پشیمار کے مستحق ہوتے ہیں اور جو غریب کہ ان ظلم کی باتوں سے چپنے کے لئے برادری سے علیحدہ ہو جائے اس کا کلی طور پر مقابلہ کرنا اور اس کی شادی تہی کی شرکت روک دینا حتیٰ کہ اس کی اولاد سے بھی اس کو چھڑا دینا خدا تعالیٰ کا غضب مول لینے اور اس کی رحمت سے محروم رہنے کا سامان ہے یہ قطعاً رسمی ہے (۲) جس کی سزا بہت سخت اور مغفرت رہائی سے حرمان ہے یہ شرعی حکم کا بیان تھا اور اقتصادی حیثیت سے بھی یہ بات آج کل مسلمانوں کی تباہی اور برہاد کی سبب ہے قوم کے سمجھدار آدمیوں کا حق ہے کہ وہ ان جاہلانہ رسوم اور حماقت توہید و اجابت کو چھڑانے کی جان توڑ کوشش کریں (۳) خدا اور رسول ﷺ کی رحمت و رضامندی بھی حاصل کریں اور قوم کو تباہی و برہاد سے چٹائیں۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لا"

جس دعوت میں منکرات ہوں وہاں جانے میں احتیاط کی جائے
(سوال) کیا جس بات میں باجہ ہو تو وہاں کھانا درست نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۰۱۹ ایم عمر صاحب
انصاری (ساران) ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۲۳ جون ۱۹۳۶ء
(جواب ۷۳) کھانے کے لئے وہاں جانا جب کہ دعوت کے مقام پر یہ منکرات نہ ہوں مباح ہے (۱)
لیکن مقتد اور پیشواؤں کے لئے نہ جانا ہی بہتر ہے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لا دینی

(۱) قال الله تعالى لا لعنة الله على الظالمين (سورة الاعراف: ۴۴)
وقال رسول الله ﷺ لا يخلو رجل ان يهجر اخاه فوق ثلاث ليل (مشکوۃ ۴/۲۷۲)
(۲) عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ الرحم معلقة بالعرش تقول من وصلني وصله الله ومن قطعني قطع الله ومن عن
حبر من قطع قال قال رسول الله ﷺ لا يدخل الجنة قاطع (مشکوۃ ۴/۱۹۹)
(۳) عن أبي سعيد الخدري عن رسول الله ﷺ قال من رأى منكم منكراً فليغيره بيده فان لم يستطع فليذكره فان لم
يستطع فليبلغه و ذلك اضعف الامانة (صحیح مسلم ۵۰/۱)
(۴) دعي الى وليمة و لمة لعب او غناء فعند اكل او السكر في المنزل فلو علي المائدة لا ينبغي ان يقعد (ای يجب
عليه) بل يخرج معرضاً لقوله تعالى فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين فان قدر على المنع فعل والا يقدر صبر ان لم
يكن ممن يقعد به فان كان مقعداً ولم يقدر على المنع خرج ولم يقعد لان فيه شين الدين وان علم اولاً باللعن لا
يخسر اصلاً (الدر المختار مع الرد: ۳۴۸/۶)
(۵) وهذا اذا لم يكن مقعداً فان كان ولم يقدر على معهم يخرج ولا يقعد لان في ذلك شين الدين و فتح باب المعصية
على المسلمين (هذه كتاب الزكوة: ۴/۴۵۵ ط شرکة علمية ملتان)

(۱) جو سے میر صاحب کے نشانات گھر گھر بھر پلور ان کی نذر ماننا عبت ہے

(۲) چمبل بدال کی فاتحہ کی رسم عبت ہے

(سوال) (۱) حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز صاحب کے نشان آنکھوں کی گیارہویں درجہ کو اکثر نکالے جاتے ہیں تو یہ نشان گھر گھر لے کر پلور اور فاقی کیلئے نیا جو سے میر صاحب کی کرنی یہ سب کیسا ہے۔

(۲) ایکسبات تو بالکل نئی ہے یہاں پر چمبل بدال کی فاتحہ ہوتی ہے اس میں بہت سا کھانا پکا جاتا ہے کم سے کم سات یا دس ٹھکڑوں کو حال یعنی دجہ آتا ہے اور وہ لوگ کو پھاند کر سو اسیر کو مکہ نکھادیتے ہیں بعد میں وہی لوگ نیا بھی قبول کرتے ہیں اگر نیا قبول نہ کریں تو دوسری مرتبہ نیا لی جاتی ہے اور وہاں سے مراد مانگی جاتی ہے تو یہ کیسا ہے؟ المفتی نمبر ۱۰۳۶ عبد الرحمن فاضل بھائی (احمد آباد شہر پور) ۵ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۵ جولائی ۱۹۳۷ء

(جواب ۶۴) جو سے میر صاحب کے نشانات کیا ہیں اور ان کی اصل کیا ہے اس کا بھی ثبوت درکار ہے تاہم ان لوگوں کو گھر گھر پلور میل پلور سے میر صاحب کے نام کی نذر میں ماننا یہ سب ناجائز ہے۔

(۳) یہ چمبل بدال کا فاتحہ اور کھانا پکایا اور کھانا کھانا اور حال کیلئے اور اسی قسم کے تماشے کرنا یہ سب ناجائز اور بدعت قبیحہ ہیں مسلمانوں کو ان کاموں سے پلور تو یہ کرنا لازم ہے۔

(۱) میت کا ثبات اٹھ کر چھٹا اور اس کے لئے نذر ماننا عبت ہے

(۲) شیرینی یا کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ دینا عبت ہے

(سوال) (الف) شدت ثبوت چھٹا کر اس کے سامنے جو شیرینہ رکھ کر فاتحہ دلائی جاتی ہے ان کا کھانا اور استعمال کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ (ب) شیرینی وغیرہ سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھتے ہیں کیا یہ جائز ہے اگر ناجائز ہے تو یہ کرنے والا مشرک ہو گیا نہ کہ گارہور وہ چیز کھا سکتے ہیں یا نہیں۔ المفتی نمبر ۱۰۳۹ محمد فضل اللہ خاں صاحب ۲ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ ۲۳ مئی ۱۹۳۷ء

(جواب ۷۵) (الف) شدت ثبوت ثبوت قائم کرنا اور ان کے سامنے نذر نیا فاتحہ دینا یہ سب ناجائز ہے اور اس شیرینی وغیرہ کا کھانا بھی ناجائز ہے۔ (ب) شیرینی یا کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ دینا اور شیرینی یا کھانا کھانا یہ اگرچہ اس کھانے کا کہ حرام نہیں مگر یہ فعل بہ عبت ہے (۱۰) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دل

(۱) وعلیہ السلام الذی یقع للاحوات من اکثر الامور وما یؤخذ من الخمر والسمع ونحوہما علی ضربات الاولیاء علیہم السلام
نہی اللہ تعالیٰ جماع باطلی وحریم الخ (رد المحتار مع الدر: ۲/۳۹۹)
(۲) فان کسی عتق من احسن فی صراحتہ ما لیس منہ لہو ولا مشکوہ ۳۷/۱
(۳) (حوالہ مجموعہ رد المحتار مع الدر: ۲/۳۹۹)
(۴) (حوالہ مجموعہ مشکوٰۃ: ۱/۹۷)

گناہ میں پڑنے کا قوی اندیشہ ہو تو رشوت دیکر نکاح کر سکتے ہیں
(سوال) ایک شخص کی زوجہ فوت ہو گئی اور اس شخص کا بیٹا شباب کا زمانہ ہے بلا عقد ثانی عمر کا گناہ نہایت
دشوار ہے پھر سخت خطرہ ہے کہ شہوت جو شباب کی مقتضائی وجہ سے نہاگامی ہو جائے اور مادہ گناہ
کبیرہ کے خاندانی امر تو بھی رہ جائے اور عبادات ضرور یہ بھی ترک ہو جائیں۔

دوسرے پہلو میں صورت حال یہ ہے کہ شخص مذکور کی قوم میں ایک نہایت قبیح رواج کے مطابق
دو سو پانچ سو روپے کی رقم نہ دی جائے تو شادی ہو ہی نہیں سکتی اور دو چہر کی شادی تو بلا رقم کیڑہ ہوتی ہی
نہیں اور فقہی مسائل پر نظر ڈالنے سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ ولہ جان لڑکی اس زکیر کو بلا کسی استحقاق
شرعی لیتے ہیں اور یہ معصیت ہے اور رقم دینا زمین فی المصیبت ہے۔

اس صورت میں جواب طلب یہ امر ہے کہ شخص مذکور کے بلا عورت رہنے سے متعدد گناہ کبیرہ
کے ارتکاب کا ظن غالب ہی نہیں بلکہ تجربہ سے یقین حاصل ہوتا ہے اور رقم دے کے شادی کر لیا یہ
اعانت فی المصیبت ایک گناہ ہے تو کیا شریعت ایسے مجبور کو رقم خرچ کر کے شادی کر لینے کی اجازت دے سکتی
ہے جیسا کہ امر باحق سے رشوت دیکر بعض احوال میں نقصان سے بچا رہنے کی اجازت پائی جاتی ہے۔ فقہ
المطہنی نمبر ۲۳۶ مولوی عبد اللہ صاحب (گورگانوہ) ۷ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ ۲۹ جنوری ۱۹۳۹ء

(جواب) (از مولوی حبیب الرحمن صاحب مفتی شریعت میں علاج غلبہ شہوت کا دروازوں کے رکھنے کا ہے
عدم استطاعت کی صورت میں شرعاً اس کی اجازت ہم کو نہیں معلوم کہ نکاح کی وجہ سے ۷۴۸ دنہا جائز کے
اور نکاح کی فرصت ہوتی ہے فقہ اللہ اعلم اچانکہ حبیب الرحمن مفتی عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی
(جواب ۷۶) از حضرت مفتی اعظم (مرکز نکاح کرنے کی صورت میں ظن غالب ہو کہ گناہ سرزد
ہو جائے گا تو عورت کے ولی کو یہ رقم (جس کو نقصانے رشوت قرار دیا ہے) دے کر نکاح کر لیا مباح ہے
البتہ اگر روزے سے غلبہ شہوت کی تسکین ہو جائے یا سہر کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو اس اعانت علی المصیبت
اور رشوت دینے سے بچنا فقہ محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم۔

چوتھا باب سلام مصافحہ اور مخالفت

- (۱) آداب عرض کہنے سے سخت سلام لواء نہیں ہوتی البتہ ہندو کو کہہ سکتے ہیں
- (۲) غیر مسلم کو آداب عرض یا سلام سلام کہنا۔
- (سوال) مسلمان کا مسلمان کو اسلام علیکم کے بجائے آداب عرض وغیرہ کہنا کیسا ہے؟ ہندو کو آداب

۶۔ میرہ تمام مسلمان کے لئے جائز ہے یا نہیں؟ (المستفتی نمبر ۳۵ بین اللہ طرفہ ذلہ) (خلع مین نیکی)
 ۱۲۔ اعلیٰ الدوبلی ۱۳۵۲ھ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۳ء
 (جواب ۷۷) آداب عرض کیا کسی قسم کے دوسرے الفاظ شرعی اسلامی حقیقہ کے قائم مقام نہیں ہوں گے
 نور سنت اسلام اور نہ ہوگی... غیر مسلم کو ایسے حالات میں سلام کر دیا آداب عرض کتنا جائز ہے کہ اس کی
 "شیبہ بندہ ہونے کے حکرم مقصود نہ ہو"۔

(۱) فاسق کے سلام کا جواب واجب نہیں جائز ہے

(۲) اگر اڑھی منڈھا فاسق ہے

(۳) فاسق معطل کون؟

(۴) غیر مقلدین کے سلام کا جواب دینا واجب ہے

(سوال ۱) (۱) فاسق کے سلام کا جواب شرعاً کس درجے میں ہے؟ کیونکہ شاہی ص ۵۷۸ میں جو یہ ۱۲،
 کہ سلام جلال الدین سیوطی کی نقل کی ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جواب واجب نہیں ہے سوال یہ
 ہے کہ غیر واجب ہوتے ہوئے بھی جواب دہی ہو گیا کہ کر وہ اور پھر کر وہ بھی تحریری نہ کر تریکی؟

(۲) جو لوگ ڈاڑھی منڈاتے ہیں یا ایک قبضے سے کمر کھتے ہیں یہ بھی فاسق ہیں یا نہیں؟

(۳) نیز شری ص ۷۷ میں ہے کہ فاسق معطل و سلام کرنا کر وہ ہے معطل اور غیر معطل میں فرق کیا ہے؟

(۴) غیر مقلدین اگر سلام کریں تو جواب کا کیا حکم ہے؟ اور حنفی غیر مقلد کو سلام کر سکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی نمبر ۲۷۸ حاجی حسین احمد صاحب (۱۲۷۱ھ لے) ۲۰ محرم ۱۳۵۳ھ ۵ مئی ۱۹۳۳ء

(جواب ۷۸) (۱) فاسق کے سلام کا جواب دینا واجب نہیں لیکن جواب دینا جائز ہے کر وہ نہیں ۲۰ (۲) جو
 لوگ ڈاڑھی منڈاتے ہیں یا منڈی ہوئی مثل کترواٹے ہیں وہ فاسق کی تعریف میں شامل ہیں لیکن جو لوگ
 اڑھی رکھے ہوئے ہیں لیکن ایک قبضے سے کچھ کم ہے انکو فاسق کہنے میں احتیاط کرنی چاہیے کیونکہ ایک قبضہ
 کی حد قطعی نہیں ہے قول الذکر لوگ یہ کہ فاسق کے حکم میں ہیں ان کے سلام کا جواب بھی دہی ضرور کتا
 ہے جو نمبر ایک میں مذکور ہوا۔

(۱) وعظ السلام في الموضع كله، السلام عليكم و بكونه مالم يوزن و بدون هذين كما يقول المبال لا يكون
 سلاماً: رد المحتار مع الدر ۱: ۱۹۶،

۴۔ و سلموا السلام على من البعده لو له حاجة اليه الا كره هو الصحيح: يقال في الشافعي: انهم هم من المقام قاله في
 المناجحة لان النبي عن السلام لوفير و لا فرفير اذا كان السلام لعامة اذ سلم على اهل المدينة فيقول سلام على من
 اهل المدينة و كذلك يكفي في الكتب اليه و رد المحتار مع الدر ۱: ۱۹۶ طبعه ۱

۵۔ و السلام واجب الا على من في حصة او باكل شعلاً او سلم الطفل او السكران او شابه يحسن بها كتاب الفاسق او
 ما من ان يقيم الخ و رد المحتار مع الدر ۱: ۱۹۶،

۱۲۔ و اما الا حتمها وهي فوقها كذا يعلمه بعض السارمة و منته الرمال فلم يحده احد و اصله كذا قيل طهره و
 محوس الا حجة: الدر المحتار مع الرد ۲: ۱۸۲،

(۳) فاسق معلن وہ ہے جو گناہ کبیرہ علی الاعلان کرے (۱)

(۴) غیر مقلدین کے سلام کا جواب دینا واجب اور ان کو سلام کرنا جائز ہے محض غیر مقلد ہونے کی وجہ سے ان کا کوئی جد اکانہ حکم نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ (۲)

غیر مسلم کو کن الفاظ کے ذریعہ سلام کیا جائے اور جواب میں کیا کہا جائے؟

(سوال) غیر مسلم کو السلام علیکم کہنا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۳۹۶ محمد انور (شلع جلد ۲ ص ۲۰) ربيع الاول ۱۳۵۳ھ ۲۳ جون ۱۹۳۵ء

(جواب ۷۹) غیر مسلم کو السلام علی من تبع الہدی کے یا ان کے سلام کے جواب میں صرف علیکم کہہ دے (۲)

نماز فجر کے بعد مصافحہ کا التزام بدعت ہے

(سوال) بعد فراغت نماز صبح تمام مصیبان مسجد امام صاحب سے مصافحہ کرتے ہیں اور پھر آپس میں ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں روزانہ بعد شتم و دعا کے یہ دستور کر رکھا ہے بعض لوگ اس کو بدعت کہتے ہیں۔ المستفتی نمبر ۵۴۰ حافظ اشیر حسین (ماہ ۱۶ ربيع الثانی ۱۳۵۳ھ ۸ جولائی ۱۹۳۵ء)

(جواب ۸۰) ہاں نماز فجر کے بعد مصافحہ کرنے کا طریقہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام کے زمانے میں نہیں تھا اور اس کا رواج دینا اور التزام کرنا بدعت ہے (۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ (۲)

اذان یا اقامت کے دوران مسجد میں داخل ہونے والا شخص سلام نہ کرے

(سوال) اذان یا تکبیر یا جماعت ہو رہی ہو تو سلام جائز ہے یا نہیں اور اس سلام کا جواب غیر مؤذن پر یا غیر مخبر پر یا جو لوگ جماعت میں نہیں ابھی وہ کر رہے ہیں واجب ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۳۴۹ محمد یونس صاحب (تحریر) ۲۷ یقعدہ ۱۳۵۳ھ ۱۰ فروری ۱۹۳۵ء

(جواب ۸۱) اذان یا تکبیر یا جماعت ہو رہی ہو تو اس وقت مسجد میں داخل ہونے والے کو چاہیے کہ سلام نہ کرے لیکن اگر وہ سلام کرے تو جو شخص قارئین ہو یعنی اذان یا تکبیر نہیں کہہ رہا ہے اور جماعت یا نماز نہیں

(۱) وبكرہ السلام علی الفاسق لو معلنا (قال المحقق) لہ لہ معلنا تخصیص لما قدّمہ عن العینی و فی فصول العلامی ولا یسلم علی الشیخ المازح الذکاب واللاعی ولا علی من یسب الناس او یظن وجہ الاجتبات ولا علی الفاسق المعلن ولا علی من یبغی او یظن الحدا مالم تعرف لو یثم (رد المحتار مع الدر: ۴۱۵/۶)
(۲) اذا سلم علی اهل الذمۃ لیل قبل السلام علی من تبع الہدی وكذلك یتکب الیہم ولو سلم یهودی او نصرانی او مجوسی فلا بأس بالرد ولكن لا یزید علی قولہ و علیٰ کذا فی الحاشیۃ (الدر المختار مع الرد: ۴۱۲/۶)
(۳) وموضع التمسک فی الشرع عندہ ہر عند لقاء المسلم لآخرہ لا علی اذکار الصلاۃ فی حیث وضعها الشرع بضعها فہی علی ذلک و یخرج فاعلہ لما آتی بہ من حیث السبۃ (رد المحتار مع الدر: ۳۸۱/۶)

یہاں باب دوم جواب (دوسرے) محمد کفایت اللہ کان ائیدلہ اعلیٰ

غیر مسلم کے سلام کے جواب میں کیا کہا جائے؟

(سوال) اہل نبو یا غیر مسلم کوئی بھی سلام کرے تو اس کو جواب کس طرح دینا چاہیے۔ المستفتی نمبر ۲۳۲۵ حافظ محمد صدیق صاحب (سارنور) ۱۹ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ ۱۹ جون ۱۹۱۳ء
(جواب ۸۶) غیر مسلم سلام کرے تو جواب میں صرفہ ملے کہ دیا جائے یا اسلام علی من اتبع الهدی یا یہد یم اللہ کہہ دیا جائے۔ محمد کفایت اللہ کان ائیدلہ اعلیٰ

کیا مصافحہ کرتے وقت انگوٹھے پکڑنا سنت ہے؟

(سوال) (۱) جب دو شخص مصافحہ کریں تو کیا ہر ایک پر دوسرے کے دونوں انگوٹھے پکڑنا سنت ہے یا صرف ایک ہاتھ کا انگوٹھا پکڑنا ایک کہ سنت ہے۔

(۲) مزید کا قول ہے کہ ہر ایک دوسرے کے دونوں انگوٹھے کو پکڑے ورنہ سنت کے خلاف ہو گا اور دلیل اس پر ہے کہ وہ مختار اس عبارت تثنیٰ وفي القیۃ السنۃ فی المصافحۃ بکلنا یدیه و تمامہ فیما علقہ علیہ التسلطیٰ شرح میں علامہ ثانی تحریر فرماتے ہیں ونصہ وہی الصاق صفحۃ الکفۃ بالکف والقبال الوجه بالوجه فاحذر الا صابع کیس بمصافحۃ خلافا للروایۃ فیض والسنۃ ان لکون بکلنا یدیه و بعبر حائل من یوب وغیرہ عند اللغاء بعد السلام وان یاخذ الا بہام فان فیہ عرفا بیت المحبۃ کذا جاء فی الحدیث ذکرہ الفہستاتی وغیرہ - ۱۱ جلد خامس کتاب المحظر والاباحہ ص ۲۵۶
مضبوطہ معربۃ الکیوی۔ تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس عبارت سے دونوں انگوٹھوں کا پکڑنا حلت ہوتا ہے کہ سنت ہے یا صرف ایک انگوٹھے کا پکڑنا سنت حلت ہوتا ہے۔

(۳) ایک شخص کہتا ہے کہ انگوٹھا پکڑنا نہیں چاہیے خواہ ایک ہو یا دو اور علامہ ثانی کی عبارت خود متناقض ہے اس لئے کہ پہلے یہ فرماتے ہیں کہ فاحذر الا صابع کیس بمصافحۃ اور پھر فرماتے ہیں وان یاخذ الا بہام تو اس کا جواب ہے۔ المستفتی نمبر ۲۵۲۲ تلوریٹ صاحب (ریلی) ۶ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۱۳ء

(جواب ۸۳) (۱) انگوٹھوں کا پکڑنا مصافحہ کے منہج میں داخل نہیں ہے اس کے معنی ہاتھ ملائے کے ہیں نہ ایک انگوٹھا پکڑنا مستحب ہے نہ دونوں۔

(۲) ثانی نے یہ عبارت تو سنائی سے نقل کی ہے تبسنائی نے مصافحہ کے ذکر میں یہ عبارت لکھی

۱۱۰ وصرح فی النہایہ وحاصلہا انہ لم یسلم علی المسلمین بالمحطۃ والصلاۃ او قراءۃ القرآن او مداکرۃ العلم مع الافراد الا قسۃ وانہ لا یجب الرد فی الاولین لانہ یحکم بالصلاۃ والمحطۃ کالمسعودۃ ویدون فی البطی لا مکان الجمع من الغیبتی فرد وما ہم جہ من غیر ان یردوا الی قطع منی تعجب بہ اعادۃ
درالمختار مع المبرور ۱۶۱/۱
۱۱۱ سوال کثر شدہ المختار مع اندر ۱۶۱/۱

ہے ہی سنہ قدیمہ متواترہ و قال شیخ من صافح اخاء المسلم و حرك يده لما ثرت ذنوبه و هي
لصادق صفحه الكف بالكف والقال النوجه بالنوجه كما قال ابن الاثير فاخذ الا صابغ ليس
بمصافحة خلافاً لقولنا المص كما في الصلوة المسعوديه والسنة فيها ان يكون بكلك يديه كما في
المنية وبغير حائل من ثوبه وغيره كما في الخزانة وعند النقاء بعد السلام كما في الشرحه وان
ياخذ الا يدهم قال شيخنا اذا صالحهم فخذوا الا يدهم فان فيه عرفاً بنشعب منه العجبة - انتهى -
اس سے ملت ہے کہ آخری یعنی ایہام کو پکڑنے کی انہوں نے نسبت کئی کتاب کی طرف ہمیں کی اور جو
سہیٹہ ذکر کی ہے اس کی بھی کوئی سند نہیں رہتا لیکن خود صلوة مسعودیہ سے پہلے یہ نقل کر چکے ہیں کہ اخذ
الا صابغ ليس مصافحة (۱)

(۳) یہی قول راجح ہے کہ اگر غلطی پکڑنا درست نہیں ہے - لفظ محمد کفایت للہ کا لفظ اللہ

سلام کے جیسے رام رام کہنا گناہ اور کفار کا شعار ہے
(سوال) یہ کلمہ ظہر پر آیا رہ جائے سلام مستون کے رام رام کرنا - اس کا کیا حکم ہے؟ المستفتی
نمبر ۷۷۱ - ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ ۳۰ اگست ۱۹۳۳ء
(جواب ۸۷) رام رام کہنا سارا شرعی گناہ ہے کہ یہ کفار کا شعار ہے (۱) محمد کفایت للہ کا لفظ اللہ

سلام کن کن مواقع پر ممنوع ہے؟
(المعینہ موریہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

(سوال) (۱) سلام کن کن مواقع پر نہیں کرنا چاہئے؟

(جواب ۸۵) بال و بر لا کرنے کی حالت میں - ذکر کرنے والے کو - نماز پڑھنے والے کو - حیوٹ کرنے
والے کو - لہو و لب میں مشغول شخص کو - کھانا کھانے والے کو - دن نینے والے کو سلام نہ کرنا چاہئے (۱) محمد
کفایت للہ کا لفظ اللہ

مصروف کتب سنت ہے؟

(المعینہ موریہ ۹ جنوری ۱۹۳۳ء)

(سوال) مصروف اپنے مسلمان بھائی سے ہر حالت میں ملنا سنت ہے یا نہیں؟

(جواب ۸۶) مصروف اپنے اوقات کے وقت کرتا سنت ہے (۱) محمد کفایت للہ کا لفظ اللہ

(۱) رد المحتار مع المر: ۳۸۲/۱۶

(۲) رد المحتار مع المر: ۳۸۲/۱۶
(۳) رد المحتار مع المر: ۳۸۲/۱۶

(۴) رد المحتار مع المر: ۳۸۲/۱۶

(۵) رد المحتار مع المر: ۳۸۲/۱۶

پانچواں باب اجتماعیات و معشرہ

جماعت سے خارج کرنا کن گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے؟

(سوال) جماعت سے خارج کرنا کن گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے؟

المسئقی نمبر ۵۳ شیخ محمد علی (خاندان) ۱۹ دسمبر ۱۳۵۳ھ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء

(جواب) ۸۷ اجتماعات سے خارج کرنا گناہوں کے ارتکاب سے ہوتا ہے جو قطعی حرام ہیں اور جن سے مسلمانوں کی سورتی پر اثر پڑتا ہے۔ محمد کاغذات اللہ کاغذات اللہ

(۱) مسجد کئی کے راکشین نیک ہونے چاہئیں

(۲) سیرت النبی ﷺ کے نام پر مرد و مشائروں میں مسجد کی رقم خرچ کرنا اور شرکت جائز نہیں

(۳) مانی مجلس اور مشاعرہ کو رد کن فرض ہے جس میں شریعت کی تشکیک کی جاتی ہو

(سوال) کچھ مسلمانوں نے تبلیغی و تحریکی مہم کو فخر رکھتے ہوئے ایک انجمن قائم کی جو چند دنوں کے اپنے پڑوس کی مسجد کی خدمت و تبلیغی کاموں میں مسلمانان علاقہ میں اتحاد و تنظیم قائم کرنے کے لئے خرچ کرتی ہے اتفاقی سے کڑکھتا ہے چند مہینوں میں یہی عہدہ دار بھی ملائے گئے جو ہند کی نماز کے علاوہ بھی مسجد میں یا کسی دوسری جگہ نماز پڑھتے نہیں دیکھے گئے نماز اور ذرا بھی نماز شعار اسلامی کا لے لے اڑاتے ہیں کہتے ہیں نماز پڑھنا اور ذرا بھی دیکھنا تو پیر و ڈاکوؤں کا کام ہے جو نماز الا محلی سے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں ان لوگوں سے شک اگر حق پرست حضرات نے انجمن کے اجلاس میں شرکت چھوڑ دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ غیر دوسرے مہینوں کی رندہ مندی حاصل کئے یہ لوگ ظالم و شریک باقوں میں قوم کار و پیدہ بد کردہ چاہتے ہیں چنانچہ اب انہوں نے مورخہ ۸ مارچ ۱۳۵۳ء کو سیرت النبی ماننے کے لئے مشاعرہ و اجتماع کیا ہے دریافت طلب امور یہ ہیں کہ (۱) ان لوگوں کو انجمن نہ کر دے میں مجاہد عہدے دار رکھا جائے یا نہیں؟ (۲) ان کے اعلان کردہ مشعرے میں مسلمانوں کو شریک ہو چاہیے یا نہیں؟ (۳) اگر آئندہ کسی اجلاس میں کوئی شخص ہی طرح شعار اسلامی کی تشکیک یا توہین کرے تو حق پرست حضرات کو کیا کرنا چاہیئے یا نہ توہین کرنا؟

(جواب) (۱) نماز تو فرض قطعاً میں سے ہے اور ذرا بھی دیکھنا ایک قبضے کے واسطے ہے تاکہ

(۱) سوالیہ جواب میں جو مہمات بر محنت سے مروی ہیں (مسلمانان علاقہ) یہ بھی ہے۔ تمام کے مطلق مسلمانوں کی جماعت مراد ہو جیسا کہ مسجد میں مسلمانوں کا اجتماع ہونے کے لئے کوئی شخص یا شادی اور عرس کے لئے خلیفہ میں کوئی ضروری بھی نہیں ہے۔

نہ اور اڑھی منڈانے والے فاسق ہیں اور جو لوگ نماز کو فرض نہ سمجھیں یا اڑھی کا مذاق اڑائیں یا نماز پڑھنے والوں کو چوریہاگو تانیں وہ مسلمان ہی نہیں ایسے لوگ کسی اسلامی انجمن کے رکن یا ممبر نہ رہ سکتے کے لائق نہیں ہیں۔

(۲) اگرچہ آنحضرت ﷺ کی مدح و ثناء عظمیٰ میں کرنا جائز ہے لیکن مروجہ مشاعرے اور ان کا نظم و نسق غیر شرعی امور پر مشتمل ہوتا ہے نیز اکثر شعر لوہوچہ علم شریعت نہ ہونے کے مدح میں ایسے مضامین لکھ جاتے ہیں جو حد شریعت سے تجاوز ہوتے ہیں لہذا ایسے عام شعروں کی شرکت مسالوات صفحہ اور مہذب بل ہو جاتی ہے نیز مسجد کی رقم اس مشاعرے پر خرچ نہیں کی جاسکتی۔

(۳) اگر کسی جلسے میں شریعت کی تفہیم و استواء کیا جاتا ہو اور اہل مجلس اسے روک سکتے ہوں تو روکتا فرض ہے اور نہ روک سکتے ہوں تو اس مجلس سے کنارہ کشی لازم ہے اور محمد کفایت اللہ جان اللہ نہ

گناہ کبیرہ سے مسلمان کا فرض نہیں ہوتا

(سوال) طوائف جو نہ کا پیش کرتی ہیں یا قصص کا تمام عمران کی ایسے پیشے میں گزرتی ہے اور اپنی لواؤ کو بھی یہی تعلیم دلاتی ہیں اور بھارت کا خاتمہ بھی اسی حالت میں ہوتا ہے اور بھارتی مسلمان ہونے کا کرتی ہیں تو اہل اسلام کو ان سے میل ملاپ رکھنا درست ہے یا نہیں؟ ان کی تقریبات میں اور طعام میں اہل اسلام شریک ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

(جواب ۸۹) جو انسان کے توحید و رسالت کا یقین رکھے اور اقرار کرے اور ضروریات دین میں سے کسی کا منکر نہ ہو وہ مسلمان ہے اہل سید کے ارتکاب سے وہ کافر نہیں ہو گا اگرچہ زیادہ اور قصص حرام ہیں اور فواحش میں داخل ہیں اور ان کا مرتکب فاسق اور خبیث گناہ گار ہے تاہم اس کے کفر کا حکم نہیں دیا جاسکتا، ان لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھنا اور ان کی تقریبات میں شامل ہونا اور ان کے میل کھا پینا تو اختیار کرنا نہیں چاہیے لیکن ان کو داخل اسلام سمجھنا چاہیے اور ہمیشہ کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اس رے کام سے باز آکر درست راہ اختیار کریں اور اگر عن میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو اس کی تجفیہ و عقیقہ مسلمانوں کے طریق سے کرنی چاہیے۔ محمد کفایت غفر لہ

۱۱۱ قال الله تبارك وتعالى انما يحرم مسيئد الله من اس بالله واليوم الآخر والظلم والفساد والى ذكره ولم يحس الا الله فسمى من ذلك ان يكرهوا من الجهل (سورة التوبة ۱۸)
 ۱۲۱ عن مبي محمد الجولى عن رسول الله صلى الله عليه وآله من راي منكم منكرا فليغيره بيده فان لم يستطع فليذكره فان لم يستطع فلينبه فان لم يستطع فليذكره فان لم يستطع فلينبه فان لم يستطع فليذكره فان لم يستطع فلينبه (مسند احمد ۵/۱۹)
 ۱۳۱ والكبرى لا يخرج المذموم من الايدى - شفاء العليل الذى هو حقيقة الايمان ولا لدخل المذموم من الكفر (شرح العقائد ۱/۸۸ كنه)

قادیانیوں کے ساتھ کھانے پینے کا کیا حکم ہے؟

(اخبار جمعیت سورہ ۱۸ جون ۱۹۲۴ء)

(سوال) قادیانیوں کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۹۰) کھانا چاہے کبھی کبھار جائز ہو جائے مگر یہ ہے کہ جو غیر مسلم کے ساتھ بھی جائز ہے بال میل جول رکھنا اور ایسی معاشرت جس سے عقائد و اعمال مذہبیہ پر اثر پڑے یا جائز ہے جسور غلامانہ ہندوستان کے قادیانیوں کے ساتھ کھانا پینا اگر ایسا اتفاقاً ہو تو مضائقہ نہیں لیکن ان کے ساتھ میل جول اور اسامی تحافت رکھنا جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ

نہیں مسلمان کو دوسرے مسلمان سے قطع تعلقی پر مجبور کرنا جائز نہیں

(اخبار جمعیت سورہ ۱۸ اگست ۱۹۲۴ء)

(سوال) ایک مفتی مولوی صاحب اپنے مقتدیوں کو طلبہ اعلیٰ پر مجبور کرتے ہیں کہ میرے مخالفوں سے بیزاری کر دو جو کچھ مخالفین سے انکار کرتے ہیں ان سے کہتے ہیں کہ تم ہماری بیعت سے خارج ہو اور اہمیت بیزاری ہے وہ صرف یہ ہے کہ وہ مولوی صاحب کو کچھ دیتے نہیں ہیں۔

(جواب ۹۱) مولوی صاحب کا یہ فعل اگر محض اس وجہ سے ہے کہ وہ لوگ مولوی صاحب کو کچھ دیتے نہیں ہیں تو بالکل غلط اور نامناسب ہے (جائز ہے) ہاں اگر کوئی اور دینی وجہ مقلد کی ہو تو اسے بیان کیا جائے تاکہ اس کا نظم بنایا جاسکے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ

سفر سے واپسی پر محرم عورتوں سے گلہ ملانے کا حکم۔

(سوال) سفر سے آکر جس طرح کوئی مردوں سے گلہ لگتا ہو، عقائد کرتا ہے اسی طرح عورتوں سے بھی اور

(جواب ۹۲) عورتوں سے عورتوں سے اگر ملانے غالب ہو کہ دونوں میں سے کسی سے دل میں بد خیالات پید نہ ہوں گے یا عقائد کرنے والے بوزرے ہوں تو عقائد کرنا جائز ہے لیکن اجتہاد بزرگوار

(۱) دوست کسی اور قہر کی کا تفصیلی حکم

(۲) کو اللہ دین کی قبر کو ہر مذہب کا حکم

(سوال) نفس قہر کی میں علماء کا اختلاف معلوم ہوتا ہے ایک بیعت اس کے جواز کی قائل ہے

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ سے قبل ثلاث لیل (صحیح مسلم: ۳۱/۶۶۴)

(۲) وما حل نظره من من ذکر او انی حل لیسہ اذ امن طشہرة علی غصبہ و علیہا لا ین علیہ الصلاۃ والسلام

کتاب قبل راس طاعمة والال علیہ الصلاۃ والسلام من قبل رجل منہ فکانتا فی غلبۃ لیلۃ وان لم یامن فکانت اوشد

یظہر نہ لظہر والمی کشف الحقائق (رد المحتار مع الشرح: ۳۶۷/۶)

دوسری جماعت اس کو منع کرتی ہے مائگیری اور اشعیہ السمعات میں عدم جواز کے قول کو مقدم ذکر کیا گیا ہے۔ مائگیری ص ۵۴۰ ج ۵ میں ہے طلب من عالم او زاهد ان یدفع الیہ قدمہ لیقبلہ لا یرخص فیہ ولا یجیہ الی ذالک عند البعض و ذکر بعضهم بجیہ الی ذلک - اشعیہ السمعات ص ۲۳ ج ۴ میں ہے اگر کئے از عالم یا زاهد التماس پاؤسی کو کند باید کہ اجابت کند و نگزد کہ دہو سد و در قیہ گفتہ اباس یہ است لور در مختار میں جواز کے قول کو مقدم ذکر کیا ہے۔ طلب من عالم او زاهد ان یدفع الیہ قدمہ و بمسکھ من قدمہ لیقبلہ اجابہ و قبل لا یرخص کما فی القنیۃ مقدمہ

للقل - انتہی - عامہ شامی نے اس کے جواز کے بارے میں ایک حدیث نقل کی ہے۔ اخراج الحاکم ان رجلا اتی النبی ﷺ فقال یا رسول اللہ ازلنی شیئا اذا دہب بقینا فقال اذهب الی تلک الشجرۃ فادعہا فذهب الیہا فقال ان رسول اللہ ﷺ یدعوک فجاءت حتی سلمت علی النبی ﷺ فقال لہا ان جعی فرجعت قال ثم اذن لہ فقبل رأسہ ورجلیہ وقال صحیح الاسناد - قال العینی فی شرح الہدایۃ و تعقبہ الذہبی فقال عم بن حبان متروک۔ ائمہ ترمذی کی اس حدیث کو پیش کرتے ہیں جو ترمذی کی جلد دوم ص ۹۸ میں ہے۔ ان قوما من الیہود قبلوا ید النبی ﷺ ورأسہ ورجلیہ وقال الترمذی انہ حسن صحیح قال العینی فی شرح الہدایۃ قال النسائی حدیث منکر و قال المنذری وکان الکارد لہ من جہۃ عبداللہ بن سلمۃ فان فیہ مقالا قال العینی فعلم من مجموع ما ذکرنا اباحۃ تقبیل الید والرجل (شرح ہدایہ ص ۴۰۰ ج ۴) اور بعض اس حدیث سے دلیل لاتے ہیں جو مشکوٰۃ کے باب المصافح والمعاہتہ میں ہے۔ عن ذراع وکان فی وفد عبدالقیس قال لما قدمنا المدينۃ فجعلنا نبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول اللہ ﷺ ورجلہ رواہ البیہقی و اس کی شرح میں صاحب مظاہر حق ص ۶۳ ج ۴ میں تحریر فرماتے ہیں ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چونکہ ان کا جائز ہے لیکن فقہائیں اس کو منع کرتے ہیں پس اس حدیث کی توجیہ دینا چاہیے کہ یہ خصائص آنحضرت سے ہوا ابتداء یہ امر ہوا ہو یا وہ لوگ ہوا وقت تھے یا انظر الی حالت میں ان سے یہ فعل صادر ہوا ہو فقہاء کے اس اختلاف کی بنا کہ اس امر پر ہے اور اس بارے میں قول صحیح کیا ہے؟ بالتفصیل مع الدلائل تحریر فرمایا جائے۔

(۳) اگر قدم ہی بلا کر بہت جائز ہو تو سر جھکا کر اگرچہ صدر کو یا بھوہ ہو جائز ہے یا نہیں؟ اس بارے میں ہمارے اس دیار کے علماء میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ جب قدم ہی سی جائز ہے تو اگرچہ صورت رکوع و سجود اٹھانے کے اس سے ہوتی بھی جائز ہے اور ایک جم غفیر علماء کہتے ہیں کہ قدم ہی اس صورت میں جائز ہے جب کہ اٹھانے کے اس سے بیہیت رکوع و سجود نہ ہو لور یہ لوگ اس بارے میں اس حدیث کو پیش کرتے ہیں جو مشکوٰۃ کے باب المصافح والمعاہتہ میں ہے۔ عن انس قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلتقی اخاه او صديقہ ینحنی لہ قال لا رواہ الترمذی - مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد چہارم ص ۵۷۶ میں مرقوم ہے (ینحنی لہ) الانحناء هو امالة الرأس والظہر لتواضعاً وخدمة (قال لا) ای فانہ فی

والدین روایت فقہی نفس کی کثرت و تسخیر است کہ ۱۱ بخیر: آنکی اور مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحی لکھنوی ص ۶۷
۳ میں ہے سوال: ہر سال اہل قہر والدین جائز است یا نہ؟ جواب: حرام است کہ تصریح علی اعتباریہ وغیرہ اور
غریبہ نسبت فتویٰ دیتا ہے: نہیں ہے درمقدار ۵۲ ج میں ہے۔ فلا يجوز الا قضاء معافی کتب
الغریب اب نس فریق کا قول قابل تسلیم ہے اور نس کا نہیں؟

(۶) نفس کہتے ہیں۔ اور مقدار میں ایک حدیث نفس کی کہ کہ من قبل رجل امه فکانتا قبل
عنه الجنة انتھی اور فتاویٰ حاکمی میں آیا ہے کہ ان رجلا جاء الی النبی ﷺ فقال یا رسول اللہ انی
حلفت ان اقبل عتہ باب الجنة والحدود العین فامرہ النبی ﷺ علیہ السلام ان یقبل رجل الام ووجہہ
الاب انتھی یہ دونوں روایتیں حدیث کی کسی معتد بہ کتاب میں آئی ہیں یا نہیں؟ اور سند ائمہ صحیحین میں یہ نہیں
اور اس پر مکمل نکتہ جائز اور درست ہو گیا نہیں۔ یہ اور توڑ دا

رجواب ۹۳) قدم ہر کسی کی حد ذاتہ جائز ہے تقبیل یہ و قدم میں حیثیت نفس تقبیل کے کوئی فرق نہیں
درست ہوئی اور قدم ہر کسی کا جو متعدد احادیث سے ثابت ہے اور اس کے تفصیص غیر موجود ہے بخودین نے
اسی حکم: سبکی کے بناء پر جو ان کا فتویٰ دیا نہیں ہے قدم ہر کسی کو بعد و بخود و اور دوا کی قرار دیکر سد الباب ممانعت
کا ضم رکھ دیا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ عوام ایسے حالات میں آخری طور پر حد سے تجاوز کر جاتے
میں پس واقف اور خاص قوی کے لئے قدم ہر کسی میں مضائقہ نہیں اور عوام کو اجازت نہ دینا ہی غلط ہے ۱۱
والہام

(۲) قدم ہر کسی کے لئے تھا تا اور قدم موعود علی الارض تک منہ لے جا کر چومنا جائز ہے اور یہ اثناء یا خرو
یونکہ خود مقصود نہیں بلکہ قدم ہر کسی کا زچہ سے اس لئے اثناء اور کوچ کی ممانعت اس طرف متوجہ نہیں
یونکہ موعود وہ اثناء یا کوچ ہے جو قصداً تحظیم کی نیت سے کیا جائے ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص کسی شخص
کے پاؤں میں دو انگٹے کے لئے بچھے تو یہ اثناء ضرور ہے مگر اس کو کوئی بھی جائز کہنے کی جرأت نہیں کہ
کیونکہ حرارت اور غیر مقصود ہے اور مختار کی عبارت ان یدفع الیہ قدمہ و یحکنہ من قدمہ لیقبلہ اور
حایہ الوداع کی عبارت "اپنا قدم اس کی طرف نہ دے" سے یہ سمجھا کہ قدم چومنے کی اجازت غیر ممنوعہ
اور اس کے ہے صحیح نہیں ہے کیونکہ دفع قدم اور قدم نہ دینے سے یہ مراد نہیں کہ اگر قدم ہر کسی کا ارادہ کرنے
والا کھڑا ہو تو جس نے رگ کا قدم چومنا ہے وہ اپنا قدم اس کے منہ تک اٹھا کر چومنے کا موقع دے دفع قدم اور
قدم نہ دینا دینے سے چومنے والے کی طرف پاؤں پھیرا دینا مراد ہے اور اس صورت میں ما محالہ نہ سنے والا
ہوے یا نہ ہوئے کی حالت میں قدم تک جھک کر چومے گا۔

(۳) چومنے سے خود قدم کا چومنا مراد ہے قدم کو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو بائیکاٹ غیر علامت اور غیر مقبول
شکل ہے حجر اسود تقبیل پر قیاس صحیح نہیں۔

موجودہ صورت میں ہندو مہاراجہ نے اپنی اکثریت سے پارک میں نماز تلواریں اور میلاد شریف کو نہ کوئی کیا اس مقام پر مسلمانوں کو حیثیت پبلک کے افراد ہونے کے نہ کو رہا لہذا ہم کو نوافر چاہیے یا نہیں؟

(جواب ۹۵) جب کہ پارک میں پبلک کے مشترکہ حقوق ہیں اور مسلمان عرصہ دراز سے اس میں نماز اور نہ ہی قریب اور آگے آتے ہیں تو اب ان چیزوں سے روکنے کی کوئی وجہ نہیں مسلمانوں کو اپنے قائم شہر و حق کے بتائی سچی کرنی چاہیے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ

شرابی، قمار باز اور بے نمازی لوگوں سے تیجھا علیحدہ کی اختیار کرنی چاہیے
(مجموعہ سورج ۱۳ فروری ۱۹۲۳ء)

(سوال ۹) شراب پینے والے قمار بازی کرنے والے اور بے نماز مسلمان کے ساتھ میل جول رکھنا کیسا ہے؟
(جواب ۹۶) شراب خور قمار باز اور بے نمازیوں سے میل جول رکھنا اچھا نہیں ایسے لوگوں سے تہنیت اور زمرتی نیت سے علیحدہ رہنا چاہیے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ

کسی کا شکریہ ادا کرنے کے لئے ادب عرض کے بجائے جزا اک اللہ کتنا چاہیے
(مجموعہ سورج ۲۰ جنوری ۱۹۲۹ء)

(سوال ۱۰) زیارتہ پڑھنے کے لئے پانی مانگا اور پانی کی گڑ ادب عرض کیا ہے یا نہیں؟ اور
یہ جواب کتنا مناسب ہے کہ اس کے لئے کتنا چاہیے یا نہیں؟

(جواب ۹۷) پانی پلانے والے یا کھانا اٹھانے والے یا کوئی اور بھائی کرنے والے کا شکریہ ادا کرنا اور اس کے لئے خیر کرنا مکاتباتہ نہ کرنا کم و نہ ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص تمہارے ساتھ کوئی انسان اور بھائی کرے تو اول ورجہ مکاتباتہ کا یہ ہے کہ تم اس سے بھر لو اس سے زیادہ انسان اور بھائی کرو اور نہیں تو ایک بدلہ تو کر رہی دو اور اگر تمہاری مالی حالت اس کی قفلت ہو تو کم از کم اس کے لئے احسان خیر بھی کرو اور جو اپنے محسن کا شکریہ ادا نہ کرے وہ خدا کا شکر گزار بھی نہیں۔ (شکریہ ادا کرتے یا دعا دینے کا جزا اک اللہ تمہیں خوش رکھے یا ہی قسم کا کوئی وعاسیہ بدلہ کہنے سے احسان وہ مست کرنے والے کا ثواب باطل نہیں ہو سکتا جس کو پانی پلایا گیا ہے اس کی انسانیت (و اخلاق و احسان شناسی)

۱۔ قال الخطابی رحمه الله ان مصعب على ابيه ثلاث ليل فلقاه ولا يحوز لوفيا الا اذا كان المهرج في حق من حضر في ليلة دعوى حضوره قال: من قال سرح من كوة ۹ ۹۶۶۔
۲۔ قال رسول الله ﷺ من لا يشكر الناس لا يشكر الله هذا حديث صحيح۔ ترجمہ ۱۹۶۴ء عن اسامة بن زيد قال قال رسول الله ﷺ من صبح عليه مودة ففعل ففعل عليه حرك الله حرك الله في الدنيا هذا حديث حسن جيد۔ العرب، الجامع لغز مدنی ۲۲۲۔

نہیں (۳) اے کن لوگوں سے جائز ہے؟

جواب ۹۹: (۱) جائز ہے (۲) جائز ہے (۳) دوستوں اور بے تکلف لوگوں سے۔ لیکن مذاق فحش اور غیر مذہب اور بھوت پر مشتمل نہ ہو۔ (۱۱۰) محمد کفایت اللہ کان مذکر

پچھلے سے آنے والے کو مبارکباد دیتے ہوئے آیت پڑھنے کا حکم
(المعین سورہ ۵ ص ۱۹۳ء)

مسوال: (۱) کچھ عورتیں حج کر کے آنے کو مبارکباد پیش کرنے کے لئے چلے ہو ایک صاحب نے مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا: "اللہ تعالیٰ نے داخلہ حرم کی بہت اپنے رسول ﷺ کو قہد صدق اللہ رسولہ لرویا بالغ کہ نہ مبارکباد دی ہے اس لئے میں بھی: عزیزیت احرام کو ان کی اس خوش قسمتی پر مبارکباد دیتا ہوں" قرآن کی آیت اس طرح بطور دلیل پیش کر کے مبارکباد دینا کوئی غلطی تو نہیں؟
جواب ۱۰۰: کوئی غلطی نہیں محمد کفایت اللہ کان اندر

- (۱) نئے حجر کی تیاری کی خوشی میں دعوت جائز ہے مگر اس کو ضروری نہ سمجھا جائے
- (۲) ایصالِ ثواب نہ کرنا گریہ ہو یا شریف کی تخصیص بدعت ہے
- (۳) نقص انبیاء اور تذکرہ و ایاء نامی کتابوں میں حج اور ضعیف قسم کی روایتیں ہیں (المعین سورہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

مسوال: (۱) یا گھر چھڑنے کے بعد اس میں رہنے سے پہلے مودا خوانی کرنا اور عزت کر کے لوگوں کو مبارکباد دینا اس کام کو گھر کی صفائی کہ جاتا ہے یہ جائز ہے یا نہیں؟ (۲) اگر کوئی مطلق گیارہویں کے دم سے کھانا کھائے اور اس کا ثواب حج میں حج کے دم سے ایسا کرے اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ (۳) کتاب تذکرہ و ایاء و معنی حضرت شیخ فرید الدین ہمدانی اور نقص انبیاء کا اس مسئلہ پر صحیح ہے یا نہیں؟

جواب ۱۰۱: (۱) نئے حجر کی تیاری کی خوشی میں کھانا کھانا مجلس عطا منہ کر دینا جائز ہے لیکن اس کو ضروری سمجھا جائے اور نہ بطور پابندی رسم کے کیا جائے یا نہیں یہ نیت لوائے شکر یہ نعمت خداوندی کی ہے نہ (۲) ایصالِ ثواب کے لئے صدقہ خیرات نہ کرنا جائز ہے لیکن گیارہویں شریف کی تخصیص اور اس دم سے نہ کرنا صحیح ہے (۳) نقص انبیاء اور تذکرہ و ایاء میں حج اور ضعیف قسم کی روایتیں ہیں۔ محمد کفایت اللہ

(۱) عن حماد بن رسول اللہ ﷺ: اخذ يد محدود فادسده معي في الفصقة لم قال كل من الله فله بقله وتوكله على
بريدی ۳۲: ۱۱۲ عن هذا الحديث هو اندك كبره منه: جواز فكه من لم يولد له وجواز المراجع الخ (شرح سورہ
النبأ ۲۱: ۱۳) قال عليه وآله رحمه الله بعد الحديث: آيت ذكره في كوفي فيمن يولد له ثم انزل الله عز وجل: يا ايها الذين آمنوا
لا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل

(جواب ۱۶۴) کیا کادودھ پینا حرام ہے سوائے مدت رضاعت کے عورت کادودھ استعمال کرنا خوب شہر کرے یا کوئی اور حرام ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

حالت جنابت میں کھاتے پینے کا حکم

(سوال) حالت جنابت میں کھانا پینا درست ہے یا نہیں؟ المصطفیٰ نمبر ۶۱۱ عظیم محمد کا سم (مجلس میاںوالی) ۷ ابتدائی لکھنؤ ۱۳۵۳ھ ۱۶ ستمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۱۶۵) جنابت میں کھانا پینا درست ہے بشرطیکہ کہ انسان کے کھانے پینے اور اغیر و شوکت صرف ہاتھ اور منہ دھو کر کھائی لے تو یہ بھی ناجائز نہیں خلاف اولیٰ ہے، محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

شراب کی حرمت قرآن وحدیث اور اجماع سے ثابت ہے

(سوال) بعض صاحبین کہتے ہیں کہ کامیابک میں شراب کو حرام نہیں نہیں لکھا ہے عرف ممانعت آئی ہے کیا یہ صحیح ہے اور حدیث شریف میں اسکا لے کیا حکم ہے۔ المصطفیٰ نمبر ۹۳ فضی شفیق احمد

(بمعنی) مروج الاول ۱۳۵۵ھ ۲۳ مئی ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۶۶) خمر یعنی شراب کو قرآن مجید میں، جس فرمایا ہے اور جس کے معنی پلید در پاک کے ہیں اور پلید اور ناپاک حرام ہے اور احادیث صحیحہ میں صریحہ خمر کو حرام فرمایا گیا ہے اور اس قدر کثرت سے حدیثیں مروی ہیں کہ شراب کی حرمت متواتر کے درجے تک پہنچ گئی ہے اور امت محمدیہ سر خود کا حرمت خمر پر اجماع ہو چکا ہے اس لئے شراب کی حرمت کا انکار کرنا کفر ہے، محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

زنا شدہ جانور کے فوطے، عضو تناسل، آنت اور اونچھڑی کا حکم

(سوال) بحرے دہلید بھیلے زنا شدہ کے فوطے، عضو تناسل، آنت و اونچھڑی (آرہست کے مذہب) نفی میں کھانا جائز ہے یا نہیں۔ المصطفیٰ نمبر ۱۰۳۲ حافظ اکرام الدین صاحب (بی این آر) ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۷ جولائی ۱۹۳۷ء

(۱) ولم یبح الارضاع بعد مدله لانه جزء الاکلی والا تنصاع لغیر ضرورۃ حریم علی الصحیح (المختار مع الرد ۲/۱۱۳)

(۲) ویکرہ لہ لواء لہ لواء و انھیل و زبور لا فراء ففوت ولا اکلاء و شرہ بعد غسل مدوہ الخ (رد المحتار مع الرد ۲/۱۱۵)

(۳) و ثالث ان عنہا حریم لغیر معقول بالسكر ولا موقوف علیہ ومن الناس من امکر حرمة عنہا وهذا کفر لا یجوز کفر الکتاب قالہ سماء و جسا و فرجس ماعو محرم العین وقد حالت السنة متواترة انہ النبی علیہ السلام حرم الخمر و علیہ التعلیل الاصحاح الخ و الہدایۃ ۴/۹۳ و شریعت علیہ ملتان

جواب ۱۶۱۷) شراب کا پانی کے قیس اور حلا کا اس کو مانا ضرور تحریری ہے اور تحریری یا ادرات محال ہے
محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم

تاری میں اگر شراب آئیم ہو تو چنانچہ اس سے نہیں

(سوال) جاری کا بیٹا مطلقاً بائیں یا آئیں نکلنے سے قبل ہر اتارنی جاتی ہے اس کا بیٹا جائز ہے یا نہ؟ اس
میں شراب نہیں ہوگا المستفتی نمبر ۱۲۳۹ قصاصت حسین (شرعیہ) ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ ۱۲ اکتوبر
۱۹۹۳ء

جواب ۱۶۱۸) آئیں نکلنے سے پہلے اس میں شراب ہو کر نہیں ہو سکتا اس لئے چوٹی سے آئیں نکلنے سے
پہلے درخت پر سے اتار دیا جائے اس کا بیٹا محال ہے محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم

حوائف کے گھر کا کھانا پینا استعمال نہیں کرنا چاہیے

(سوال) حوائف کے گھر کا کھانا پونے چھ مہینے میں آئے رمضان شریف میں تو اس سے روکنا اور انکار کرنا
چاہئے یا نہیں المستفتی نمبر ۱۶۱۸ شعبان ۱۴۱۳ھ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء
۱۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء

جواب ۱۶۱۹) حوائف کے گھر کی کوئی چیز بھی ہو کر کھانی چینی نہیں چاہئے محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم

شراب اور دیگر شرکاء اور اشیاء کا استعمال

(سوال) شراب اور دیگر مشروبات غرض مکرر ہر ماہ میں کوئی بار دہرے اگر غرض مکرر ہر ماہ میں کوئی بار
استعمال کی کیوں اپنا رہتا ہوں؟ حالانکہ حدیث میں ممانعت موجود ہے نیز لا شفاء فی الخمر
المستفتی نمبر ۱۶۲۰ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء (مسلطہ) ۹ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ ۲۰ مئی ۱۹۹۳ء

جواب ۱۶۲۰) شراب اور دیگر مشروبات حرام ہیں ان کو غرض مکرر استعمال کرنا بھی حرام ہے اور غرض
بھی استعمال کرنا حرام ہے لیکن ایسی حالت میں کہ کسی کو غرض مکرر ملک لاحق ہو اور وہ تمام صورتیں وہ طلاق کی
تمام درجہ کا ہو اور کسی شکیب مسلم حلاق سے نہ ہو تو باوجود کہ لب حرام ہے شراب سے بیعت کرنا بھی نہیں جائز ہے

۱) ذکر و تعریف و نقل و نثر و الا دل ارجح من الشفا مع - نجا، والعصی والغدا والحنان والمراة و دم السوط
والذکر مع - الشر المختار مع الرد ۷۵۹۹
۲) والذکر المختار مع الرد ۷۵۹۹
۳) رد المحتار مع الرد ۷۵۹۹
۴) رد المحتار مع الرد ۷۵۹۹
۵) رد المحتار مع الرد ۷۵۹۹
۶) رد المحتار مع الرد ۷۵۹۹
۷) رد المحتار مع الرد ۷۵۹۹
۸) رد المحتار مع الرد ۷۵۹۹
۹) رد المحتار مع الرد ۷۵۹۹
۱۰) رد المحتار مع الرد ۷۵۹۹

ثواب یا جزی کا استعمال کرنا مباح ہو جاتا ہے جیسے کہ منظر و خزیر کھایا یا شراب کے ذریعہ سے حلق میں
پتھریا یا قندھیب کہ جان کا خوف ہو اتار لینا مباح ہو جاتا ہے۔ حدیث جو سوال میں مذکور ہے اس کا
مطلب یہ ہے کہ بغیر ایسی ضرورت کے شراب کو دواء استعمال کرنا حرام ہے اور جب کہ شفا کا انحصار شراب
میں ہو جائے تو دواء میں نہیں رہتی بلکہ مباح ہو جاتی ہے۔ ﴿لَا شِفَاءَ فِي الْحَرَامِ﴾ اس پر مائدہ نہیں ہوتا
اور شخص منافع کا شراب میں ہونا قرآن سے محبت ہے۔ ﴿قُلْ فِيهِمَا اَنَّمْ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ مُرْغَبٌ مُّجْتَمِعٌ﴾
معتبر کی وجہ سے اس کو عام حالات میں حرام فرمادیا ہے۔ انظر لدواء انحصار شفا کی حالت مستثنیٰ ہے جیسے کھڑا
ماہ حالات میں حرام مگر انظر اریس میں بیان ہو جاتا ہے۔ پس میرا جواب ان تمام قیود کے ساتھ جو میں نے غامبی
نہیں صحیح ہے۔ محمد کفایت اللہ کا لکنا اللہ لا ذلی

بڑی اور سگریٹ پینے کا حکم۔

(سوال ۱) کیا بڑی سگریٹ پینا حرام ہے؟ المصنفی نمبر ۱۵۰۲ فتاویٰ عبد المجید شاہ صاحب ۲۸ ربیع الاول

۱۳۵۶ھ ۲۲ جون ۱۹۳۷ء

۱ جواب ۱۶۶۱) بڑی سگریٹ پینا کی حد ذاتہ صحت ہے۔ وہ دھڑکتے ہوئے کی وجہ سے کراہت ہے۔
مولیٰ ہے۔ محمد کفایت اللہ کا لکنا اللہ لا ذلی

بطور علاج افیون کھانے والے کی مامت کا حکم۔

(سوال ۱) ایک شخص کی عمر اسی سال کی ہے اور وہ اب سے سولہ سال پیشتر مرئیش میں مبتلا ہوا آٹھ
ماہ تک علاج کرایا مگر صحت نہ ہوئی اس وجہ سے حکیم صاحب نے فرمایا کہ کچھ کوائفون کھائی جائیو اس کے
استعمال سے انشاء اللہ ضرور صحت ہو جائے گی چنانچہ اس وقت سے اب تک وہ شخص افیون کھاتا رہا ہے اب
فرض ہے کہ ایسا شخص مسجد کی پیشانی کی طرف لٹکا ہے یا حین پر ایک مولوی صاحب تشریف لائے
وہ کے پیشانی کے سامنے یہ مسئلہ پیش ہوا انہوں نے فرمایا تھا کہ پیشانی کی طرف لٹکا ہے ان کے فرمانے کو یہاں
کے باشندوں نے نہیں مانا اس پر مولانا صاحب نے فرمایا میں سزا میں ہوں میرے پاس کتاب نہیں ہیں یہ
مسئلہ کتب شامی میں ہے اب مولانا صاحب نے فرمایا کہ کوائفون کھانے والا پیشانی پر لٹکا ہے
یا نہیں؟ المصنفی نمبر ۱۹۸۸ الذی الدین یلیٰ پور (چاند) غفر مضامین ۱۳۵۶ھ ۶ نومبر ۱۹۳۷ء۔

۱۰: و حوزہ فی طبہما معجودہ: احقر طب صلیہ ن فیہ شفاء ولم یجد جاحا یقوم مقامہ: لبحر المحلل مع الرد
۳۸۸۶

۱۱: و می اکل مایذی فی رحمہ کفر: و یصل ابو حذافہ مدنی نوادی من: (مجموعۃ الرجال المشہورہ لہ دعایا من شریہ) و
المختار مع الرد ۲۰۸۳

جب میں رکھی ہوں تو نماز ہو جائے گی (۱)

(۲) اگر کسی خاص تمباکو کے متعلق یہ یقین ہو کہ اس میں پڑا ہوا شیرہ ناپاک تھا تو اس کا استعمال حرام ہو گا اور شخص اس احتمال سے کہ شیرہ ناپاک ہو جاتا ہے تمام بازار کے تمباکو کو ناپاک قرار نہیں دیا جاسکتا اور ناپاک نہ ہونے کی صورت میں تمباکو کا پینا بدو اور ہونے کی بناء پر مکروہ ہوتا ہے۔ (۳)

(۳) ان چیزوں کی تجارت مباح ہے اور اسکی آمدنی کا استعمال حلال ہے۔ (۴) محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

فیون چرس کو کین وغیرہ کی تجارت جائز ہے

(سوال) مسلمان کو فیون چرس کو کین کی تجارت کرنا اور اس سے منافع حاصل کر کے اپنی ضروریات زندگی میں صرف کرنا شریعت محمدی سے جائز ہے یا نہیں اور اگر کوئی اسی تجارت میں سے کسی دوسرے مسلمان کی دعوت کرے اس شخص کو باوجود علم ہونے کے دعوت کھانا جائز ہے یا نہیں؟ المفتی نمبر ۲۵۵۲ مبدائید صاحب معظمہ ایمینہ ۱۴۳۵ھ ۲۶ دسمبر ۱۹۳۹ء

۱۵ فیون چرس بھٹک کو کین یہ تمام چیزیں پاک ہیں اور ان کا دوا میں خارجی استعمال جائز ہے نشر کی غرض سے ان کو استعمال کرنا ناجائز ہے۔ مگر ان سب کی تجارت و حوالہ فی الجملہ مباح الاستعمال ہونے کے مباح ہے تجارت تو شراب اور خنزیر کی حرام ہے کہ ان کا استعمال خارجی بھی ناجائز ہے (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی

مشرکین پیمانہ بکھر خاکروب وغیرہ کے گھر کے کھانے کا حکم

(سوال) مسلمانوں کو مشرکوں کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا جائز ہے اور مشرکوں میں خاکروب بکھر اور پیمانہ ابل بنوہ اور سودی نصرانی وغیرہ سب شامل ہیں۔ المفتی نمبر ۱۲۵۵۶ اجاز الدین ولد اسلام الدین قصبہ لوئی (میرٹھ) ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ ۳۰ جنوری ۱۹۴۰ء

(جواب ۱۲۶) مشرکین کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا جب کہ پکانے والوں کے ہاتھ کسی حقیقی پابندی اور نجاست سے ملوث نہ ہوں مسلمانوں کے لئے حلال ہے دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید میں نصاریٰ اور یہود کو مشرک فرمایا ہے اور پھر بھی اہل کتاب کے کھانے کو مسلمانوں کے لئے حلال فرمایا ہے۔ (۵) اور رسول۔

(۱) وبہرم اکل النجس والحشیۃ والا فہون لانہ مفسد للعقل و یصد عن ذکر اللہ و عن الصلوۃ (الدر المختار مع الرد ۱۵۷/۶)

(۲) ومن اکل ما ینادی اى بالحنہ کفوم و یصل ویل حلہ منہ الہ لو نادی من والحنۃ الدخان المشہور لہ منعہا من شربہ (۲۰۸/۳)

(۳) وصح مع غیر الخمر و مفادہ صحۃ بیع الحشیۃ والا فہون الخ (الدر المختار مع الرد ۱۵۱/۶)

(۴) وصح مع غیر الخمر مما مر و مفادہ صحۃ بیع الحشیۃ والا فہون الخ (حوالہ مگر شہ ۱۵۱/۶)

(۵) قال اللہ عز و جل الیوم احل لکم الطیبات و طعام الذین اتوا الی کتاب حل لکم و طعامکم حل لہم (سورۃ المائدہ ۵)

۱۔ تمسک فی باب کواچا نہ ہے اور تازی تازی کے بارے میں بھی بھی لکھتے ہیں

(جواب ۱۳۶) : مجبور یا تازی کے درخت جس سے نکلے والا عرق آکر پاکستان میں لیا جائے اور لٹچ کو قلاب نکلے سے پہلے کار لیا جائے تو اس میں نشہ نہیں ہوتا اس کا پینا بار اور حلال ہے۔ ہر جانب رکھنے سے اس میں ہمارا پھل ہونے لگے گا اور نشہ پیدا ہو جائے تو پھر پینا حرام ہے، واللہ اعلم بحکمہ کفایت اللہ وغیرہ

مجبور اور تازی کا عرق جب تک نشہ نورد نہ ہو تو اس کا استعمال جائز ہے

(نعمیہ صوری ۲۴ جولائی ۱۹۲۵ء)

اسوال : ایضا

(جواب ۱۳۲) : جو زہر مدہروجہ لانا نہ کر نشہ اسے نورد نہ لائے پڑے اگر تاز کا عرق مٹی کے گودے درختی میں لیا جائے اور قلاب نکلے سے پہلے کار لیا جائے۔ نہ مٹی ہی وقت پی لینے سے نشہ پیدا نہ کرے تو اس کا پینا جائز ہے مجبور کے درخت سے نکلنے والا عرق کے ساتھ حاصل کیا ہو عرق تو نشہ نہیں آتا مگر تازی کے درخت سے نکلے ہوئے عرق کے مطابق بعض صاحبین کا بیان ہے کہ اس میں نشہ ہوتا ہے اگر یہ بیان درست ہو تو اس کا استعمال جائز ہو گا۔ محمد کفایت اللہ وغیرہ

ہڈی چوسنا اور دانٹوں سے نوچنا جائز ہے

(نعمیہ صوری ۲۶ جولائی ۱۹۲۵ء)

(سوال) : ہڈی جس پر گوشت بھی نہ ہو یا ہومر سے چوسنا یا دانٹوں سے گوشت چھڑان جائز ہے یا نہیں ؟

(جواب ۱۳۳) : ہڈی مر سے چوسنا اور دانٹوں سے گوشت چھڑا کر کھا جائز ہے، واللہ کفایت اللہ وغیرہ

بیس کے گھر کے خورد و نوش کا مسلمان حرام ہو مٹی کی عورت کھانا جائز نہیں

(نعمیہ صوری ۵ اگست ۱۹۳۵ء)

(سوال) : ایک مسلمان شخص نے کسی مسلمان کو کھانے کی دعوت دی مگر اس مسلمان کے گھر میں جو خورد و نوش ہے سب حرام طریقے سے لگا ہوا ہے (جھک بادی سے پیو حرام کا شیع کیا نہ ہے اور بیان سوچے بند دیکھ سے روپیہ کیا ہوا ہے) تھوڑے مقررہ میں ہے۔

(جواب ۱۳۵) : جس شخص کے گھر میں خورد و نوش کا مسلمان حرام طریقے سے لگا ہوا ہے اس کے

(۱) والثالث المسكر وهو الشيء من ماء العنب اذا شغل وطول بالزبد والكحل حرام : على راسه والا لا يجره فخذ
دار المختار مع الرد ۱۹۹۶ء ۱۵۰

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ كلفنا لا نقسى ونم يرضه (صحيح البخاري ۸۱۳۰۲) ع ۵۵۵

۱۔ دعوتِ امامِ جائز نہیں ہے، اُمّ کلّیت اللہ کا انتہائی

(۲) انگلش سرکے و شکاری مؤلفہ برٹش پرنسپلز میں ۱۴۱۵ء تک جو نامیں - جس بحر میں

(2) WHALE. E ZENGL'SHARABIG. EX'CON. GEORGE FERCY BADGER SS

(۳) ڈومون نکلر، ص ۲۹۵ - جس - نوٹ (3) whale

(۴) لغز الدردیہ مؤلفہ نے جہاں لکھو دیر ۱۹۱۵ء

(۵) لاق موسیٰ مصری مؤلفہ اپان انخوان ایسا ص ۱۸۹ - حیوان قدیم دولت جانی - نوٹ (5) whale

(۶) ایف مائیکس ڈکشنری ص ۱۰۰ - مضمون ۱۸۸۳ء STEINGASS DICTIONARY (6) WHALE

ان قوموں و نباتات سے ثابت ہوا کہ وہ کسی بھی بحر میں نہ رہتے ہیں نہ بحر میں ہی رہتے ہیں۔
تحقیق صوح جوہری میں ان کے نام کے ساتھ ان کے اوصاف تحریر ہوئے ہیں۔ ان کے نام کے ساتھ
ہے کہ یہ قطرہ میں بحر میں نہیں ہے کسی نہ کسی بحر میں ان کے نام کے ساتھ ہے اور ان کے نام کے ساتھ
ان کے نام کے ساتھ ہے۔ ان کے نام کے ساتھ ہے اور ان کے نام کے ساتھ ہے اور ان کے نام کے ساتھ ہے
میں وہ نام Whale کہلاتے ہیں۔ ان کے نام کے ساتھ ہے اور ان کے نام کے ساتھ ہے اور ان کے نام کے ساتھ ہے
عظیمہ) کہ ان کے نام کے ساتھ ہے اور ان کے نام کے ساتھ ہے اور ان کے نام کے ساتھ ہے اور ان کے نام کے ساتھ ہے
جس قدر وہ پانی کے ذریعہ (۵۰) فٹ تک بلند ہو سکتے ہیں۔

ایک ایسا جانور ہے جس کا نام ہے اور ان کے نام کے ساتھ ہے اور ان کے نام کے ساتھ ہے اور ان کے نام کے ساتھ ہے
ان کے نام کے ساتھ ہے اور ان کے نام کے ساتھ ہے اور ان کے نام کے ساتھ ہے اور ان کے نام کے ساتھ ہے
ان کے نام کے ساتھ ہے اور ان کے نام کے ساتھ ہے اور ان کے نام کے ساتھ ہے اور ان کے نام کے ساتھ ہے

(۱) البان - حوت عظیمہ میں حیات البحر قد يبلغ طولہ ۵۰ و ۶۰ قد مارا السمكة غير
عربية (المسجد ص ۵۷ مطبوعہ بيروت ۱۹۹۵ء)

(۲) البان سمكة عظيمة تدعى حوت البحر في الهندية سمكة عظيمة في البحر

وہیں بحر عربی - قال البحر في البان حوت عظیمہ میں حیات البحر و ليس بحر

و لسان العرب جلد ۱ ص ۷۸

(۳) البان - الحوت العظیمہ میں حیات البحر و ليس بحر (صباح جوہری جلد ۲ ص ۹۵)

و البان سمكة يسبح حوتها امراا عديدة و ليس اسما بحری قال الجوہری کما بحر عرب :

دائرة المعارف فريد و جلد ۲ ص ۳۲ مطبوعہ ۱۳۴۱ھ

۵۰ البان - الحوت العظیمہ میں حیات البحر و ليس بحر کما فی الصحاح يدعى حوت البحر

ذراع البحر و جلد ۷ ص ۲۳۷

۶۰ البان سمكة في البحر يبلغ طولها خمس ذراعا يقال لها حوت : حوت البحر و تدعى

جلد اول ص ۹۸

۱۷) جمل البحر سمكة یقال بها الماء عطاسة جدا: (باج العروس جلد ہفتم ص ۲۶۳)

۱۸) العبر SPERMACE: WHALE یعنی مگر پر بیسی وکیل ہے (قرآن مجید ص ۶۹-۷۰)

۱۹) العبر قال الآزهری العبر سمكة تكون بالبحر الا عظم يبلغ طولها حسیین ذراعا یقال لها دالة (وضع الداری شرح صحیح بخاری)

۲۰) العبر قال الآزهری العبر سمكة تكون بالبحر الا عظم يبلغ طولها حسیین ذراعا یقال لها دالة (وضع الداری شرح صحیح بخاری)

۲۱) العبر قال الآزهری العبر سمكة تكون بالبحر الا عظم يبلغ طولها حسیین ذراعا یقال لها دالة (وضع الداری شرح صحیح بخاری)

۲۲) العبر قال الآزهری العبر سمكة تكون بالبحر الا عظم يبلغ طولها حسیین ذراعا یقال لها دالة (وضع الداری شرح صحیح بخاری)

۲۳) العبر قال الآزهری العبر سمكة تكون بالبحر الا عظم يبلغ طولها حسیین ذراعا یقال لها دالة (وضع الداری شرح صحیح بخاری)

۲۴) العبر قال الآزهری العبر سمكة تكون بالبحر الا عظم يبلغ طولها حسیین ذراعا یقال لها دالة (وضع الداری شرح صحیح بخاری)

۲۵) العبر قال الآزهری العبر سمكة تكون بالبحر الا عظم يبلغ طولها حسیین ذراعا یقال لها دالة (وضع الداری شرح صحیح بخاری)

۲۶) العبر قال الآزهری العبر سمكة تكون بالبحر الا عظم يبلغ طولها حسیین ذراعا یقال لها دالة (وضع الداری شرح صحیح بخاری)

۲۷) العبر قال الآزهری العبر سمكة تكون بالبحر الا عظم يبلغ طولها حسیین ذراعا یقال لها دالة (وضع الداری شرح صحیح بخاری)

۲۸) العبر قال الآزهری العبر سمكة تكون بالبحر الا عظم يبلغ طولها حسیین ذراعا یقال لها دالة (وضع الداری شرح صحیح بخاری)

۲۹) العبر قال الآزهری العبر سمكة تكون بالبحر الا عظم يبلغ طولها حسیین ذراعا یقال لها دالة (وضع الداری شرح صحیح بخاری)

فقہ میں جو قسمائے کی ہیں ایک امر واقعہ اور مشاہدہ ہے اس کے ثبوت کے لئے کسی دلیس کی سوائے مشاہدہ کے ضرورت نہیں اور ان کے لئے کام مختلف ہونا اصول شرعیہ نہ، تحت ہے غراب زوج جو صرف دانہ طاعت ہے نجاست بالکل نہیں کہہ سکتا اس کی حرمت کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی وہاں تک کہ حلال ہے اور بالذات وہ نہ نکدہ و نہ اندہ نجاست وہ دونوں کھاتا ہے اس لئے اس میں اختلاف ہو گیا یہ کو انعام طور پر آیا یوں میں پایا جاتا ہے۔ مریک دوپ جس میں اختلاف ہے تمام اس کے قاعدہ کے بموجب در مریکی پر قیاس کر کے یہ حلال سمجھتا ہے۔ یونکہ نجاست خوری میں نہ صرف مریکی بعد چیز خوردگانے لگی نہ مست نور ہے اور یہ مسطاب میں قائم دھڑلے کا نیکہ والی عبارت سے اس کی بھی کراہت یا ممانعت منقول ہے اور اس لئے اقلیائے اس کے ہونا کلام فقہی دینا پسند نہیں کرتا کیونکہ ضرورت فقہ ایک ایسے امر میں جس میں دوسرے قول بھی موجود ہے مناسب نہیں۔ فقط محمد کفایت اللہ کون اللہ نہ

میں حلال ہے
(سوال : ایک شخص کہتا ہے کہ میں اصول ہے دوسرے کتاب کہ حرام ہے یہاں ہم نے اہل سنت پر چھوڑا کوئی حلال کہتا ہے کوئی حرام۔ آپ اختلاف کیجئے المستفتی نمبر ۲۰۳ حافظ علی محمد (پیشور) دہرہ دہریہ دہریہ ۱۳۵۳ء ۹ ستمبر ۱۹۳۵ء
جواب (۱۹۳) میں حلال ہے اس کے درمیان دو روئے کی کوئی وجہ نہیں۔ محمد کفایت اللہ کون اللہ نہ

مسلمان کے لئے خنزیر کی خرید و فروخت حرام ہے
(سوال : ایک شخص مسلمان خنزیر کی خرید و فروخت کرتا ہے یہ پیشہ جائز ہے یا ناجائز اگر ناجائز ہے تو اس پر کیا حکم ہوگا۔ المستفتی نمبر ۱۱۳۳ شمارہ علی صاحب (صلی علیہ وسلم) نے اس کی اولیٰ ۱۳۵۳ء ۱۰ اگست ۱۹۳۵ء
جواب (۱۹۴) مسلمان کے لئے خنزیر کی خرید و فروخت حرام ہے ۱۱۳۳ محمد کفایت اللہ کون اللہ نہ

فقہ حنفی میں کچھ حرام ہے
(سوال : زید نے کچھ الکلیات مرچوں کھائے ہیں تمام زہمت زید کو مٹھوں کی کہ تو حرام ہی کھاتا ہے یہ امر تجھ کو ناجائز سمجھتا ہے اس پر کیا حکم ہے؟ اے زید اب یہاں کہ اندھا پاک تو آن مجھ میں نہ مانتا ہے احل نکمہ

۱. راجع جواب الخرز الہی بالکل الحب ۵۰۱ فی الغامی (۱) ص ۱۰۷ اسود لہ ۵۰۱ کن الا لہب الخ برد لہب الخ
المر ۳۰۶ ط سید ۱۰۵ ۲۹۸
۲. راجع فی جواب الخرز الہی بالکل الحب ۵۰۱ فی الغامی (۱) ص ۱۰۷ اسود لہ ۵۰۱ کن الا لہب الخ
المر ۳۰۶ ط سید ۱۰۵ ۲۹۸
۳. راجع فی جواب الخرز الہی بالکل الحب ۵۰۱ فی الغامی (۱) ص ۱۰۷ اسود لہ ۵۰۱ کن الا لہب الخ
المر ۳۰۶ ط سید ۱۰۵ ۲۹۸

اجواب ۱۴۶) غراب زرع طلال ہے اور بستی کے کوئے بھی فطرت و تقویٰ پر حرام نہیں ۱۱۔ کھیت و

کوت کی کئی اقسام ہیں

رسول ۱) کوت کا گوشت طلال ہے یا حرام۔ المسقطی نمبر ۷۳۷۷ محمد صدیق چنگی قبر (دہلی) ۷

۲۔ سب ۱۳۵۶ء ۱۳ ستمبر ۱۹۳۷ء

اجواب ۱۴۷) کوتے کی کئی قسمیں ہیں غراب ان زرع کھیتی کا ایک کو ہے جو صرف دن نماز ۳۳ ہے وہ انفاق طلال ہے اور اشجار کی کوئی چیز سے شکار کرتا ہے وہ انفاق حرام ہے تیسرے کو کوئی پر جاتا ہے وہ بھی نجاست خور نہیں ہے وہ طلال ہے چوتھے کو کوئے بستی میں آتا ہے یہ نجاست بھی کھاتا ہے اور وادرونی بھی کھاتا ہے یہ لہم ابو حنیفہ کے قاعدہ کے تحت مرقی کی طرح طلال ہے۔ وہ جو نجاست خور کی کے پاک چیزیں کھاتے ہیں نجاست خالص نجاست خور نہیں اور طلال ہے اور بعض علماء ان کو نجاست خور کی بنا پر حرام کہتے ہیں ۱۲۔ محمد کفایت اللہ کائنات اللہ رب العالی

فتنہ (سیلہ) حرام ہے

رسول ۱) کھیت و گوشت کے عربی میں ان وقت کہ وہ فطرت میں خاریش کتے ہیں حلال ہے یا حرام لیکن وادرونی و کوئے و ققن ۱۲۔ قسمیں ہیں ایک چھوٹے کوئے اور اس کا غمر کی قسمی کھانے کے حرام میں داخل ہے یا نہ در یافت طلب ہو یا قسم ہے۔ المسقطی نمبر ۷۵۱۷ عبد الحنان طالب علم مدرسہ فتح پوری علی ۲۰ جلد ۱۱

۱۱۔ سب ۱۳۵۸ء ۹ دسمبر ۱۹۳۷ء

اجواب ۱۴۸) فتنہ کی دو قسمیں ہیں چھوٹی اور بڑی اور دونوں حرام ہیں کیونکہ دونوں نجاست میں داخل ہیں قاضی خان زہد الجار وغیرہ میں فتنہ کو حرام چاندروں میں شمار کیا ہے اور چھوٹی بڑی قسم کی تفصیل نہیں کی جس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ دونوں قسمیں حرام ہیں اگر ایک قسم حلال اور دوسری حرام ہوئی تو خیر اور تفصیل کر دی جاتی ۱۲۔ اور یہ باتیں من مری میں ۱۹۳۷ء میں ہے۔

الفتنہ وهو صفتان فتنہ یکون باوص مصر قدو الفار ودلیل یکون باوص انشاء والعراف فی قدو لکلب القلطی والفرق بیہما کالفرق بین الجراد و الفار قالوا ان الفتنہ اذا جاع یضعد الذکر منکسا فیقع المعنقید ویومی بہا ثم یزول فیکالی منها ما طاق فان کان لہ عراخ نمرغ فہر ھکھی یشبک ھی شرکہ ویذهب بہ الی اولادہ وهو لا یضھر الا لیلاً۔ انھی ثم قال وقال ابو حنیفہ والا امام احمد لا یحل الی قونہ فقال شیخ عندہ سمعت ابا حریزہ یقول ذکر الفتنہ عند رسول اللہ ﷺ فقال حیث من الخیت۔ محمد کفایت اللہ کائنات اللہ رب العالی

۲) وحل حرام الزرع وهو غرابہ نسوہ صغر یحل لہ الزرع لم یاکل لا العیب ورد المحتار مع الف ۳۰۵۶ طبع مسجد

۳) الف ۳۰۵۶ طبع: التبع: حواء لا، نسوہ صغر یحل لہ الزرع لم یاکل لا العیب ورد المحتار مع الف ۳۰۵۶ طبع مسجد

۳) الف ۳۰۵۶ طبع: التبع: حواء لا، نسوہ صغر یحل لہ الزرع لم یاکل لا العیب ورد المحتار مع الف ۳۰۵۶ طبع مسجد

دینا غلیظ ہے، تصور تمس جس اور ان کے انجام یہ اچھا ہے۔ محمد کفایتی لکھنؤی

حقہ لوریزوی کا حکم

(سوال) حقہ لوریزوی یہ غیر وہ کہ متعلق شریعت کا کیا حکم ہے آیا کوئی صریح حدیث بھی اس کے عدم جواز و حرمت پر سنا ہے یا نہیں؟ المصنفی نمبر ۳۲۴ سنہ یعقوب (کاشفی) ۱۰ ربیع الاول ۱۲۵۳ھ

۲۳ جون ۱۹۳۳ء

(جواب ۱۵۷) حقہ لوریزوی چنانچہ کی وجہ سے مکروہ ہے لوریزوی کی خوشی نہ پر کراہت میں خفت اور تعدد ہوتی ہے۔ اس کی حرمت ہی کوئی دلیل نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ (جواب دیگر ۱۵۸) حقہ چنانچہ اگر اس قدر اعتیاد کے ساتھ ہو کہ منہ میں بدلا نہ رہے تو بلا کراہت مباح ہے لوریزوی سے نہ ہو لوریزوی کی زیادتی پر کراہت میں خفت اور شہت ہوتی رہے گی کل مسک حرام میں داخل نہیں ہے لیکن اگر بدعتی ہو کہ دوسرے لوگ محسوس کریں اور تکلیف پائیں تو مسجد میں آنا بھی مکروہ ہوگا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

حقہ لورپان کا حکم

(سوال) (۱) حقہ کا کیا مسئلہ ہے یہ بین شریعتی رو سے یہاں (۲) پان میں زردہ کھانا بیان کھانا کیسا ہے۔ المصنفی نمبر ۷۴۷ محمد صدیقی (چنگی قبر دہلی) ۱۲ ربیع ۱۳۵۶ھ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۷ء
(جواب ۱۵۹) (۲) حقہ چنانچہ لورپان میں زردہ کھانا مباح ہے ان دونوں کو مل کر ہے احتیاطی سے استعمال کرنا کہ منہ میں بدلا نہ ہو جائے مکروہ ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دلی

حقہ چنے والے کی امامت کا حکم

(سوال) زید ذی ایکہ شخص چچا بنوں برس کا عمر آوی ہے شہدین سنت نبوی کا دلدادہ نیکی پر امر کرنے والا رہی سے روکنے والا امام مسجد ہے لیکن حقہ نوشی کرتا ہے البتہ بروقت امامت صفائی امن کی ہر ممکن تدبیر عمل میں آتا ہے اعتراض کرنے پر بیان کرتا ہے کہ چند نکما کے مشورے سے چند خاص وجوہات کے باعث بخیر رہی قاصر ہوں اور ایہ کرنے میں طبیعت میں استراحت پاتا ہوں اور چند بیانات سے محفوظ رہت ہوں اور لا یتکلف اللہ نفساً آیت قرآنی پیش کرتا ہے نیز حسب ذیل واکل پیش کرتا ہے۔

(۱) اس بارے میں ائمہ تبعہ کے علماء کرام کے اقوال مختلف ہیں کوئی حرمت کا قائل ہے کوئی مکروہ تحریمی بیان کرتا ہے اور کوئی مکروہ تنزیہی کا قائل ہے کوئی باحث پر فتویٰ دیتا ہے گویا یہ متفق علیہ مسئلہ نہیں ہے اور

(۱) قول ابن عباس ما سمعت النبی ﷺ فی النہم فقال من اکل فلا یطرب مسجدنا و صحیح البخاری ۸۹۹/۲
وقال الامام المصنفی فی شرحہ علی صحیح البخاری قلت خلفہ النہم اذنی الملائکۃ و اذنی المسلمین و یاجل بعدا من عہدہ فی حدیث کل ما ذک الوحدۃ کریمہ ما کولوا و عود و اما حصر النہم هنا بالذکر و لی خبرہ کالمصل و الکفرات لکن ذلک علیہا (رد المحتار مع الدرر ۱/۱۹۹)
(۲) (حوالہ کرشنہ: صحیح البخاری ۸۹۹/۲۔ رد المحتار مع الدرر ۱/۱۹۹)

معاذ آرم اٹل الگ مسلک اختیار فرماتے ہیں۔

(۲) تمباکو کا پودا حضرت انسؓ سے بہت بعد وجود میں آیا تھا یہاں تک کہ دسویں صدی میں یہ بغداد پہنچا تب عربیہ زید شہنشاہ اراک کا دورہ بغداد میں ملان میں ہوئے۔

(۳) کل دخان حرام کی نسبت شبہ عام طور پر حدیث شریف مانا جاتا ہے زید نہیں، نہ انکا کہ حدیث ہے یہ کسی صحابی کا قول اور حوالہ میں قویٰ عبدالحزین صاحب مولوی عبدالحی صاحب کے فتاویٰ کی تحریر پیش کرتا ہے درجہ حدیث بھی پیش کرتا ہے معاصر حکم الولہ فتیٰ عود حبیبہ جلیوں کے لئے ہے کہ شہد میں اخیر خیل میں آئے گی تو نوبہا ہر کہ عذاب کا استنباط منع نہیں حضرت نوع کی قوم پرانی کے طوفان کا عذاب ہازل ہوا تھا لیکن بلا وجود اس کے پانی کا استعمال ممنوع نہیں اور یہ مسموم قلعہ کی حویلیہ کاب اور اکل دخان حرام ہوتا تو چارے میں چلنے والوں سے نہ حواہی نکلتا تو وہ بھی حرام ہو۔ مگر ایسا نہیں ہے اور اپنے استدلال سے آیت یوم نافی السعۃ مدخلہ میں بغضی الناس هذا عذاب الیم کی تفسیر کرتا ہے۔

(۴) اثر آیت ان الذی لا یحب المسلمین - وان انصلبرین کانوا الاخوان الشیاطین پیش کی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ مسرفین و مبذورین کی شرح یہ ہے کہ جن اشیاء کے استعمال کے بغیر اندوہ نہ ہو، ممکن نہ ہو تو مسرفین و مبذورین میں داخل نہیں ہیں اور جن اشیاء کے نہ ملنے سے زندگی محروم نہ ہو وہ ان دونوں شہاد میں شامل ہیں مثلاً لول الذکر کی تشکیل پانی یا روٹی کی کہ ان کے بغیر زندگی ممکن ہے اور غیر الذکر کی تشکیل گرمیوں میں شربت پینا کہ یہ بزدلی نہیں ہے صرف احتیاط و استراحت صبح کے لئے ہے تو یہ بھی اثر امراف میں داخل ہو سکتا ہے تو حدیث کئی بھی داخل امراف ہے ورنہ نہیں۔

(۵) حوالہ عبارت ہر دو قویٰ مذکورہ روئید کی وجہ سے حرام ہوئی ہے ورنہ حرام کی صورت میں نہیں ہو سکتی مگر یہ کہ وہ کا جو اراک پر شہد ہو سکا ہو تو ہو، یا تو وہ روئید کی قسمی ہو یعنی نشہ آور ہو یا نہ ہو۔ کہ یہ کہ سمیت جدیدہ و معتبرہ تو تمہارے تو سمیت سے ہے اور نہ ہی قسمی اور نہ ہی بذات خود تمہارے جو کہ حرامت ثابت ہو تا ہے البتہ حدیث کئی سے یہ کہ وہ ممکن کا قائل ہے کہ وہ بھی یہ اقصائی سے یہ انبوی سے اثر محتار رہا جائے تو یہ نہ ہو کہ ممکن بھی نہیں رہ سکتی جس کی لہجہ صاحب ہر طرح کی احتیاط نہ تقیر رکھتے ہو مگر حدیث رکھنا ہی میں الہامی رکھنا۔

(۶) اور یہ بھی کہتا ہے کہ حرامت بھی اس چیز کی شارب علیہ اسام سے ثابت ہوتی ہے جس کا لغائی خمر صادر ہو چکا ہو مثلاً جاز و لسن و غیرہ کہنے کی قطعی ممانعت نہیں ہے البتہ یہ باعث کراہت طبعی کے نہ وہ ہے ایسے ہی تمباکو نوشی کا حکم ہے کچا سن و غیرہ مگر تو صید میں جانے کی منافی اور ہے وہ عام لوگوں کی کراہت طبعی کا باعث ہے ورنہ کوئی حرام نہیں ہے یا بعد ہر میر غریب کا سن بھاتا کھانا ہے۔

(۷) مذاہ فرام اندرین باب کراہت کی سب کے حوالہات باعث پر پیش کرتا ہے اور ایک خاص سال الصلح بین الاخوان فی الجاہلۃ ضرب الذخان معتقد ملا عبدالحی تالیسی حنفی پیش کرتا ہے جس میں

بہت زیادہ واضح دلائل سے احتیاجتِ حق پر بحث کی گئی ہے لیکن ایک مسلمان جس کا نام میرا احکیم منجلی ہے۔
نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ حق نوشی کرے والے کی امامت بالکل ناجائز ہے لیکن اس پر کوئی قطع و قیاس
تحریر نہیں فرمائی ہیں موزونہ عرض ہے کہ حق نوشی کی امامت کے حقائق فتویٰ صادر فرمائیں۔

المستفتی نمبر ۲۰۰۹ مولوی محمد بخش صاحب (شعلہ ملتان) ۱۵ رمضان ۱۴۳۶ھ ۲۰۱۵ نومبر ۱۹۹۳ء
(جواب ۱۶۱) جس حق چینی حد ذاتہ مہیا ہے مگر بدائی وجہ سے کراہت آتی ہے حرمت کی کوئی دلیل
نہیں ہے کل دکان حرام حدیث نہیں ہے اگر مل میں بدیواتی ہو تو بے شک مسجد میں آثارِ امامت گروہ
مردود ہوتے نہیں واللہ اعلم محمد کفایت اللہ کمال اللہ

تمباکو کا حکم

(شمعیہ مورخہ ۶ فروری ۱۹۹۲ء)

(سوال) تمباکو پان میں کھانا حق میں پینا جائز ہے یا نہیں قیوں کی حیثیت ایک ہے یا فرق
ہے؟

(جواب ۱۶۱) تمباکو کے استعمال کی کراہت اس لیے کہ اس کا دھواں ہے جس صورت میں بدیواتی نہ رہے
بذاتِ آمر ہے اس میں کراہت نہیں ہوگی یا کہ ہوگی بلکہ اس کی صورت سب سے بگلی ہے اور حق کی سب
سے زیادہ اور محمد کفایت اللہ خفر

تمباکو پینے اور کھانے کا حکم

(شمعیہ مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۹۲ء)

(سوال) ما تقولون ایہا العلماء السادات الکرام فی ما بقولہ وجعل بان الدخان حرام کیف ما
کان من اكله و شربه لانه ثبت من قذورات ابليس اللعين ولا يشفع انبيى مخلوق لمن استعمله - و
بدعی بان حرام شربة لبن بقرفة التي اكلت من نین قبر من استعمله

(ترجمہ) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ ایک شخص تمباکو کے استعمال کو حرام کہتا ہے کھانے کی
صورت میں پینے کی صورت میں ہو کیونکہ تمباکو کا پودا ابلیس کے ٹھکانے سے نکلتا ہے اور کہتا ہے کہ نبی کریم
ﷺ تمباکو استعمال کرنے والے کی شفاعت نہیں فرمائیں گے اور کہتا ہے کہ جس گائے نے تمباکو پینے
کھانے والے کی قبر پر سے گھاس کھائی اس گائے کا دودھ پینا بھی حرام ہے۔

رجواب ١٩٦٣، القول بحرمه المدحان قول لا دليل عليه من الكتاب والسنة وكذا القول بحرمه
لبس بقرة اكثرت من تبين فيه شذوذب المدحان قول باطل مردود - مع يكره شرب المدحان في البعة
الكرهة - محمد البتاتة

۱۱۱۔ چنانچہ حرام ہے کہ توں بھی بعض مہرم واپس آوے اور نہ توں کو پیوند دینی وجہ سے مکروہ ہے۔
 محمد ﷺ کتاب اللہ رقم ۱۱۱

سٹریٹ لیور تمہ کوئی تجارتی ہے۔

(سوال) میں نے ایک کان فی الہی کھولی ہے جس میں حقانی اشیا ہیں رابو جہ۔ سمجھتے ہو پتہ ؟
 قرباؤ گئی دیکھ وہ یہتا جائزۂ نہیں ہوگا !

(جواب ۶۳) : تم کہتے ہو قرباؤ کی تجاہد جائز ہے ورنہ یہ نفع استعمال میں داخل ہے ۔۔۔
 محمد کنیت اللہ کاں اللہ تبارک

توال باب طب لورڈ اکٹری

فصل اول

روا و نعلایق

جنم دو کاب ثلک اسیرت زون کا مستعمول مبارک ہے

(سوال) جن دو لوں میں آپرٹ ہوئے کا استعمال کیسا ہے اور شراب کس حالت میں وہ استعمال کی جاسکتی ہے۔ المستغنی نمبر ۲۰۹ حافہ اور جمال، م محمد اسماعیل، ضلع کوہستان ۲ شوال ۱۳۵۳ھ ص ۲۰۔
 اردو ۳۳۳

(جواب ۱۶۴) اچھا، کیونکہ میں نے ملتان میں خراب بدقت ضرورت سے کہ

١٩: حواشي في نسخة د السمرقندية: ٦٦٩/١ = ص ٦٦٩/١ = ص ٦٦٩/١

٢٠: أصبح مع هير النحور، فشدته الحكة مع العنينة، ولا فرق الخ. رت تعار مع الذر. ١٥١٦

اس کا نتیجہ ہے کہ وہ ایک عظیم الشان اور بے پناہ شخصیت بن گئی۔ اس کے اندر ایک ایسی قوت تھی کہ وہ اپنے دور کے کسی اور شخص سے بھی جدا تیاروں کے لئے ایک نئے دور کا آغاز بن گئے۔ اس کے استحصال سے پانچاٹھویں صدی کے علم کی ایک عظیم ترقی ہو کر سامنے آئی۔ اس دور کی وجہ سے وہ اپنے دور کے علم کی ایک عظیم ترقی ہو کر سامنے آئی۔ اس دور کی وجہ سے وہ اپنے دور کے علم کی ایک عظیم ترقی ہو کر سامنے آئی۔

$\frac{1}{\sqrt{\pi}} \int_{-\infty}^{\infty} f(x) e^{-x^2} dx = \frac{1}{\sqrt{\pi}} \int_{-\infty}^{\infty} f(x) e^{-x^2} dx$

الغریب حلاق کر دے کہ اب عدنی بھی ہے جائز ہوئی ہے۔ محمد کفایت اللہ کا لفظ اللہ

انگریزی دولوں کی خرید و فروخت اور ان کا استعمال جائز ہے

(سوال) انگریزی دول کا استعمال کرنا اور اس کی قیمت لینا جائز ہے یا نہیں؟ کیا ہے کہ اکثر انگریزی دول اس
اپنے کی آمیزش رہتی ہے اس پر جناب نے لکھا ہے "انگریزی دولوں کا استعمال اور ان کی خرید و فروخت جائز
ہے مگر اس حکم میں خالص مشروبات و غل نہیں ہیں" اور اسی مسئلہ کا جواب دہ الق بجلواری شریف سے
جناب مفتی محمد عثمان صاحب نے لکھا ہے کہ "میں دولوں میں شراب کا جزو ہے (چاہے انگریزی دول یا غیر
انگریزی) اس کا استعمال اور اس کی بیع و اثر حلالا جائز ہے قیمت نہیں کرینی چاہیے تو ان دولوں کو ان میں
قرنی پہ ہم کر کو رائج اور کسی کو مروج نہیں۔ المسقطی نمبر ۲۰۱-۸ ستمبر ۱۹۳۳ء م ۹ جمادی الثانی
۱۳۵۴ھ

(جواب ۱۹۶۵) انگریزی دولوں میں اپنے تسمی لینا آمیزش ہوتی ہے جو دولوں اور ٹکوں میں ال
کرا استعمال کی جاتی ہے اور وہ شراب نہیں ہے اس لیے اس کی آمیزش سے دولوں کی بیع و اثر جائز نہیں ہوتی
۱۰۰ محمد کفایت اللہ کا لفظ اللہ

موسیوینوں کو انجکشن لگانے کا حکم

(سوال) لفظ مقدمہ کے طور پر دیکھنے والے کے زمانے میں سمندر سے موسیوینوں سے کیا سوال کیا جائے یا نہیں؟
المسقطی نمبر ۳۶۶ نور محمد صاحب بیروتر (خط کر مال) نے از بقدر ۲۵۳۵ھ م ۱۲ ذی القعدہ ۱۳۵۳ھ
(جواب ۱۹۶۶) کیا لگانا تجرب سے مفید حالت ہو اس کو چاہیے۔ محمد کفایت اللہ کا لفظ اللہ

حرام چیز بطور دول استعمال کرنا

(سوال) حرام جانور مثلاً کرکٹ، انکڑا، امینڈک، کچھو، کچھو، وغیرہ اور نامیہ مثلاً شراب وغیرہ دول کے طور
پر کیا کیا جاسکتے۔ المسقطی نمبر ۹۳۴ محمد مقبول احمد لکھنؤ (سازوے) ۲۹ ستمبر ۱۳۵۵ھ م ۲۱ مئی ۱۹۳۴ھ
(جواب ۱۹۶۷) حرام جانور اور حرام شے نہ دول استعمال کرنا اس وقت جائز ہوتا ہے جب کوئی مسلمان
غریب حلاق یہ نہ دے کہ اب اگر کوئی دول بیع نہیں رہی۔ محمد کفایت اللہ کا لفظ اللہ

(۱) وحوذہ فی طہارۃ المجرورۃ المجرورۃ سلسلۃ ان فیہ مد و لہ بعد مباحاً یقوم مقامہ و رد المحتار مع الرد

(۳۸۹۶)

(۲) وحوذہ لکھنؤ رد المحتار مع الرد (۳۸۹۶)

(۳) وحوذہ فی طہارۃ المجرورۃ المجرورۃ سلسلۃ ان فیہ مد و لہ بعد مباحاً یقوم مقامہ و رد المحتار مع الرد

(۳۸۹۶)

میتا فی البطن لا یأس بہ وان کان حیاً لم ترجوا لن قطع الولد بالاربا۔ کذا فی فتاویٰ قاضی خان
(عائفگیری) ۱۱، محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ ولی

چولے میں اسپرٹ کا استعمال.....

(مجموعہ مورخہ یکم اگست ۱۹۳۲ء)

(سوال) آج پرمس چولہایت دانج ہے اس میں اسپرٹ بھی استعمال کی جاتی ہے اور اسپرٹ شراب
کاست ہے کیا اس کا استعمال جائز ہے؟

(جواب) (از مولانا حبیب الرحمن صاحب) اگر اسپرٹ شراب کی حقیقت سے نکل جاتا ہے تو اس کا
استعمال کرنا جائز ہو گا اور اگر یہ اس میں ایسی شے وغیرہ ہوتی ہے کہ شراب کا بانی رہتا ہے تو استعمال اسپرٹ کا جائز نہ ہو گا
نقلہ اللہ اعلم۔ حبیب الرحمن مفتی عزت مآب مفتی

(جواب ۱۷۶) (از حضرت مفتی اعظم) جتھیلینڈ اسپرٹ جو چولے میں جلائی جاتی ہے اس جزء مسکر انگھل
سے اس طرح ترکیب پائی ہے کہ جتھیلینڈ مسکر ٹیس ہے اس لئے اس کا جلانے میں استعمال جائز ہے۔ ۱۰۲

شراب کے خارجی استعمال سے بھی پرہیز بہتر ہے

(مجموعہ مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۳۵ء)

(سوال) آج کل شفاخانوں میں عام طور پر چولہے کے نور بعد زچہ کو یا تولیہ اندکی یا کسی اور قسم کی تیر
شراب میں بھنپا جاتا ہے اس کے بجائے اندام نہانی میں رکھوانے جاتے ہیں مقصد اس سے یہ ہوتا ہے کہ
رحم کا درد مسکڑ کر اپنی اصل حالت پر آجائے کیا مسلمان عورتوں کے لئے یہ ملال جائز ہے؟

(جواب ۱۷۳) یہ غل شراب کا خارجی استعمال ہے اگر اس فعل سے زچہ کو نمایاں فائدہ ہو تا ہو تو یہ حرام
نہیں ہے البتہ اس سے احتراز لازمی اور افضل ہے (۲) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مسیحیت کی تبلیغ کرنے والے اکثر سے بایکات فرض ہے

(مجموعہ مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۳۸ء)

(سوال) صلح پانچم کے شرعی کوثر "راگونوی" نامی ایک قصبے میں دامن کوہ پر ایک انگریز نے عرصہ
سے ایک ڈاکٹر خانہ قائم کر رکھا ہے اس نے مول تول قیتی اور منیہ دو انیس لوگوں کو مفت تقسیم کر کے خوب
شہرت حاصل کر لی اور ڈاکٹر خانہ کو بھی عام مقبولیت حاصل ہو گئی چنانچہ اس کا اثر یہ ہوا کہ لوگ مکمل سے دور

(۱) ہندیہ کتاب الذکر اہل البیاد والفسرون ۳/۳۶۰

(۲) ایہ نہ اٹھانے نامہ، تہذیب الفتوحہ ج ۱ ص ۱۰۱ (۳) تہذیب الفتوحہ ج ۱ ص ۱۰۱

(۳) وحید الانفاق بہا و لو لیس فی دواب اولیٰین او نضر للظہر او فی فہوہ فہوہن او طعام وغیر ذلک (قال الطحطاوی)
کامیت اللہ البیاد فہوہ لہو بہر بی شہرہا اولیٰ کمال بہا وحفظہا فی سوط ناظر علیہ ورد المحتار مع الدر ۱۶۴۹

دور کے علاقوں اور سرور و نیکوئی سے بھی جوق جوق پہنچنے لگے قرب و جوار کے لوگوں کا تو کیا گناہ وقت حد سے زیادہ بگڑا اور بڑھو و حام کو بیکسلازم لگا رہتا ہے اور اب اس سے خوبد و پے پیسے لوٹ جاتے ہیں اب وہ موقع پر خاص و عام مریض کو بھگتا رہتا ہے اور اپنے عیسائی مذہب کی تبلیغ کر رہا ہے علاوہ ان میں اور کئی ایک مرد و عورت مبتلا رکھے گئے ہیں جو لوگوں کے گھروں اور باغوں میں جا کر عیسائی مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں سنا جاتا ہے کہ وہ اکثر محض ایک ملازم تنخواہ و ملو کی حیثیت رکھتا ہے اس کی کل آمدنی مشین میں جاتی ہے

انجمن مفتی سید احمد سندھی نائب منکر یتری جمعیت علماء پاکستان

المستفتی سید احمد سمیع، نائب میکر بری جمعیتہ نظامیہ

(جواب ۱۶۶) اگر اس نامزد کا شفا خانہ بطور شفا خانہ ہے اور درحقیقت تبلیغ مسیحیت کا ذریعہ ہے تو مسلمانوں کو لازم ہے کہ اس کی باجیات کریں اور عوام مسلمین کو یہاں جانے اور علاج کرانے سے باز نہیں اور اس کے مبلغوں کو اسے محمد میں نہ کہ خدا میں (محمد کفایت اللہ کان اللہ)۔

جو میو پھٹک دواء کا استعمال جائز ہے۔

سوال : اکثر لوگ مشورہ دیتے ہیں کہ دھور کے لئے ہوسو پیچھک کے ڈونگڑ تین چار ماہ کے لئے لکھانے کی دوا دیتے ہیں جس سے مریض کو بالکل عطا ہو جاتی ہے لیکن کن دواؤں میں اکثر کوئی نہ کوئی نشہ کی چیز ہوتی ہے یا اثر عامیہ دواؤں کے استعمال کی کوئی گنجائش ہے یا نہیں ؟ المصطفیٰ مولوی عہدہ ارفع خیر جنم پور ضلع فیض آباد

(جواب ۱۷۵) سوچو مختلف دواؤں میں اگر اسپرٹ یا دھواں کوئی نشہ آور دوا کی مثال ہو جائے تو علاج کے لئے اس کا استعمال جائز ہے کیونکہ سوائے انگور کی شراب کے جو غرض سے اور طریق سے بنایا گیا نہیں ہیں نشہ آور دواؤں کی وجہ سے حرام تو ہیں مگر پائے نہیں تو ان کی اتنی مقدار جو نشہ آور نہ ہو علاج کے لئے استعمال کرنا نہیں منع نہیں ہے۔ ” محمد کفایت اللہ کالائفہ لہ“

فصل دوم

مریفتن کو خون وینا

وقت ضرورت جہاد کو متذرت کا خون لگا جائز ہے۔

(سوال) آن کل ڈاکٹروں نے ایک علاج جلد ٹرانسپوزیشن کی تحقیق کی ہے اور یہ علاج بسعدی کامیاب علامت دوات اور اس علاج کی حقیقت ہے کہ کسی مریض کو کسی عارضہ کی وجہ سے کچھ نفاذات لاحق ہو جاتی ہے

[illegible]

معتقدی عبادت سے تعلق ہوتا ہے غلام یہ ہے کہ خون انسان کا جزء ہے اور اس سے بھر ضرورت کے قائل
 انسان تو حرام ہے مگر علاج کے طور پر کسی مریض کی چھین چٹنے کے لئے جو کونوی مسلمان ڈاکٹر جو حاذق
 بھی ہو یہ بتائے کہ اس مریض کی شفا یابی اس مادیات میں منحصر ہے تو اس کے بدن میں انسان کا خون
 داخل کر دیا جائے۔ (وہذا لان الحرمة ساقطہ عند الاستشفاء کحل الخمر والمبتہ لعطشان
 والمحتاج) فقہ النہایۃ عن الذخیرۃ بجور ان علم ان فہ شفاء ولم یعلم دواء اخر
 رد المحتار)۔

اگر زوج کے بدن میں بیوی کا خون یا ماس کا خون داخل کر دیا جائے تو اس سے حرمت نہ پکڑے گا
 نہ مرد و نہ عورت کیوں کہ حرمت رضاق بھی دودھ کے مدت عینہ میں چٹنے سے یہ اثر ہوتی ہے اگر ان دونوں کی
 عمر میں ایسی بیوی یا ماس کا دودھ بھی پی لے تو یہ نفل تو اس کا مہم ہو گا لیکن یہی اس پر اثر نہیں ہو چکی
 پس اس علاج کا اثر کچھ پر کسی صورت میں نہیں پڑے گا

یہ واضح ہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ کسی انسان نے بدن سے نکالا خون، متیاب
 ہو جائے اور وہ اس کام میں ایجاب نہ کیا ہو لیکن کسی مریض کے لئے کسی انسان کے بدن سے خون نکالنا بھی اس
 سے کہ خدا اس کے بدن کی اصلاح کے لئے کرنا چاہے درست نہیں ہے۔ محمد کا فایت اللہ کون اللہ اع

یہ وقت ضرورت دوسرے کا خون لگوا سکتے ہیں اس سے حرمت متناہت غفلت نہیں ہوگی
 (سوال) ایک مسافر کو آج شہر کی ضرورت ہوئی چونکہ اس کے جسم میں خون کی بہت کمی تھی اس وجہ
 سے ایک ڈاکٹر کے مشورے سے ایک مسلمان جو چھوٹے شہر سے گذر رہا تھا اس نے ایک جدید مسکنہ کو وہ
 نے جسم میں داخل کیا اور ایک جسم سے دوسرے جسم میں خون لینے کا طریقہ تو نہ نہ حضور کو معلوم ہی
 ہو چکا کہ جسم کے جس مقام سے خون لینا ہو اور جس مقام کے ذریعے دوسرے کے جسم میں داخل کرنا دونوں
 دونوں مقام پر آج جدید رکھ کر ایک ہڈی کے ذریعہ اور دست دوسرے جسم میں پھونکا جاتا ہے (جیسے کسی
 عرق کو کشید کرتے وقت دوسرے طرف میں ایک ہی مانی کو رگ اور کشیں دو تہے ہر ایک طرف سے دوسرے
 طرف میں یہ عرق پھرتا رہتا ہے)۔

اب یہاں ہم یہ فرمائی دودھ معلوم ہوتی ہے ایک یہ کہ حل تدوی بالنعس ہے اور دوسری یہ
 اتفاق برء انسان سے آیا ہے صحیح ہے یا نہیں؟ اگر کوئی ڈاکٹر ضرورتاً یہ علاج تجویز کرے تو اس قسم کا
 اتفاق ضرورت ہو سکتا ہے یہ نہیں بلکہ جہاں جہاں ڈاکٹر و صییب حاذق کے مشورے کو شائع شریف
 نے مقبہ ملت وہاں اس شیعہ ڈاکٹر صییب کے لئے اسلام اور عدالت قبول انال ہو گا بھی ضروری ہے
 نیز کوئی عورت اگر کسی مرد کا خون اپنے جسم میں داخل کرے تو اس صورت میں ایک شب حرمت

مردِ دل کے لئے سوزِ لہر چاندی سے بچن کا استعمال کیسا ہے؟

(سوال) مردوں کو مرنے چاہندے ہیں، استغفریٰ، کیسا ہے؟

(جواب ۱۷۹) چاندی کے ٹیقے تو بلا تدرج جائز ہیں اور سونے کے ٹیقے بھی اور مقلد کی اس روایت سے جائز معلوم ہوتا ہے۔ تیس لایس بازار الدیاج والذہب، لیکن مردوں کے لئے سونے کے ٹیقے کے ہمارے ہمارے ہمارے میں خاصہ کو توڑے۔

(جواب دیگر ۱۸۰) مرد کے واسطے سوئے فی الثمن اور رشیم کپڑے چھیندنا حرام ہے۔ اہل حدیث میں تصریح اس کی حرمت مذکور ہے۔ رشیم کپڑے سے وہ کپڑا مرعوط ہے جو فی حدیث رشیم ہو یا ان کپڑوں میں رشیم ہو۔ جس کپڑے میں تار رشیم ہو یا نہ ہو سوئے ہو وہ جائز ہے۔ سوئے کی انگوٹھی یا لہر کوئی حرام لباس یا پھن کر نماز پڑھنے سے نموا تو ہو جاتی ہے مگر استعمال حرام کی۔ چہ سے کہہ رہے ہو جی سے: واللہ اعلم

مرد سرخ لباس استعمال کر سکتے ہیں۔

(سوان) مردوں کو سرجہاں استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو یہ قید یا مع قید - زوجہ و اجواب (۱۸۱) مردوں کے لئے سرجہاں استعمال کرنے میں فقہ مختلف ہیں مگر راجح قول یہ ہے کہ اس کا استعمال مردوں کے لئے بغیر کسی قید کے جائز ہے۔ بان: مفران اور کسمکار نکاحیہ و زوجہ عن ابی حبیہ لا ماس بالصیغ الاحمر والا سود کذا فی فتاویٰ حاضی عراق (ہندیہ) ۲۰

خوبصورتی کے لئے دانتوں پر سونے کا ڈول چڑھانا مکمل طور پر ممنوع ہے۔

مکمل و خود مختار کے لئے مانع نہیں

(سوال) اگر کوئی شخص بھرتہ ملاقات اپنے انتہائی پرغرض دوست سے کچھ دن سحر چھوٹے کر دو یا تین دنوں اور سونوں کو دھانک دے تو حضور خلیل ہو جائے گا نہیں؟ المصحفی نمبر ۵۳۹

مناوی قدور احمد (کاشیہ) ۶۷ اربع الثانی ۱۳۵۵ھ ۸۸ھ ۱۹۳۵ء

۱۔ جواب ۸۲ : ہواشوں کی کسی خرابی کی وجہ سے سونے کا ٹھوس چڑھاؤ جاری ہے اور محض زیست کے لئے چڑھاؤ ضروری ہے اور ضرور چڑھایا ہو گا یا بلا ضرورت پھر صورت غسل و وضو کے لئے مائع نہیں کیونکہ وہ ایک جزء از دم کی حیثیت رکھتا ہے۔ خلاف آئے اور چھنے سکن کے کہ وہ جزء لازم نہیں ہے۔ محمد کا عباد اللہ

ولا يند منه المتحرك يذهب بل بفضة وجوزهما محمداً-- تنوير الابصار و در محنار

جلد ۵ :- الجواب صحیح حبيب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی

٢٤٦ الفو المجار مع الرد ٢٥٥، ٩.

٤: حينئذ أومأ قائلاً: بهذا النسيئة عن جامع الذهب أو قال: خلفه الذهب وعني: حرمه والامتناع عن استخدامه والمنع من
العمارة والنصب في رتبة الخصبة إلى: صحيح بخاري ٨٧٩: ١.

۱۱۳. هندیه کتاب الکراہیۃ باب فلیب ۴۴۶:۵

(٤) و شویب و شرجه و دالمجان و فصل فی الجبل ۲۰۹

یہ بیعت مشابہت بنو کی وجہ سے مکروہ ہے ۱۱۳ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

عمامہ سنت ہے.....

(سوال) صاف یا نہ حنا سنت ہے یا عادت نبوی؟ المسفتی نمبر ۹۵ مولوی عبدالکلیم (شلع پشور) ۴ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ ۲۶ مئی ۱۹۳۶ء
(جواب ۱۸۵) عمامہ سنت ہے ۱۰۷ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

سیاہ لباس سے مشابہت مقصود نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں

(سوال) بغیر تعزیت کے صرف بالور علامت غرض صبح کے لئے سیاہ یا تبا لباس پہننا جائز ہے یا نہیں؟
المسفتی نمبر ۱۱۲۳ شیخ مولانا بخش عبدالرحمن (ملتان) ۲۳ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ ۱۲ اگست ۱۹۳۶ء
(جواب) (از جب امام مسجد فتح پوری دہلی) صورت مذکورہ میں جب کہ ایسے کپڑے سے تعزیت مقصود نہیں تو بلا کر بہت ایسے لباس کا استعمال جائز ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم مفضل رحمہ
نفر لہ جب امام مسجد فتح پوری دہلی
(جواب ۱۸۶) (از حضرت مفتی اعظم) ہو لائق سیاہ لباس کا استعمال تعزیت کے بالور پر ہونے کے کوئی
معنی نہیں یہ لباس بالور ماتمی نشان کے استعمال کیا جاتا ہے خواہ کوئی کپڑا سیاہ پہنا جائے مثلاً سیاہ شیری یا سیاہ
عمامہ وغیرہ یا ایک سیاہ کپڑا تمام پر یا ہڈی کسی دوسرے موقع پر لگا لیا جائے تو یہ صورت بہر حال ناجائز اور
شعار و انفس میں سے لور ماتمی علامت اور نشان مقصود نہ ہو تو سیدر تک مثلاً دوسرے رنگوں کے استعمال
کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ۱۰۷ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

کوٹ پتلون کا استعمال اور اس میں نماز کا حکم

(سوال) موجودہ تہذیب و تمدن کا لحاظ کرتے ہوئے کوٹ پتلون کا پہننا درست ہے اور اس لباس سے نماز
پڑھی جائے تو جائز ہوگی یا نہیں؟ المسفتی نمبر ۱۳۳۹ محمد فضل اللہ خاں صاحب (گور گیت) ۱۲ ربیع
الاول ۱۳۵۶ھ ۲۳ مئی ۱۹۳۶ء

(جواب ۱۸۷) کوٹ پتلون ابھی تک عام قومی لباس نہیں ہو لہذا عیسائیوں اور ان کے قتل اچرنے
والوں کا لباس ہے اس لئے ابھی تک اس میں شہ کی کراہت باقی ہے (۱۰) باقی اس لباس میں نماز پڑھی جائے تو
نماز ہو جائے گی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(۱) قال رسول اللہ ﷺ من تشبه بقوم فهو منهم (سنن ابی داؤد ۵۵۹/۲)
(۲) عن جابر قال دخل النبی ﷺ مکة يوم الفتح و عليه عمامة سوداء و عن ابن عمر قال كان النبی ﷺ اذا اعمى سدا
عمامته من كفيه قال نافع و كان ابن عمر يسئل عمامته بن كفيه (ترمذی ۳۰۴۱)
(۳) و كره لیس المصغر والمغفر الأحمر والأصفر للرجال ولا لباس يستأثر الألوان والنور الباصار ۳۵۸/۶
(۴) قال رسول اللہ ﷺ من تشبه بقوم فهو منهم (سنن ابی داؤد ۵۵۹/۲)

سوئے چاند کی کی سالی کا استعمال بہ وقت ضرورت جائز ہے۔

دسویں : انہاء آنکھوں کے آب یا بھی اور اسلحہ سے لجات بھی سب سے زیادہ سوئے کی سالی اور چہر چاند کی کی اور چہر دست اور تاج کی استعمل کرنا مفید سمجھتے ہیں شرعاً بھی یہ استعمال جائز ہے یا نہیں ؟ نیز تاج یا دست کی سالی پر کر قرعہ طاقہ دینا حلال یا نہ تو اس کا استعمال بھی جائز ہو گا یا نہیں ؟ المصطفیٰ نمبر ۱۳۶۵ دہائی ۱۳۸۵ بمطابق ۱۳۸۵ھ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ ۳ جون ۱۹۶۳ء

اس جواب ۱۳۸۵ء نے چاند کی سالی اور تاج کے لئے مفید ہے تو اس کا استعمال جائز ہے بالخصوص سوئے کی سالی سے نیز یہ بت کر دیا کہ چہرہ طاقہ دینا صحیح ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم

مردوں کے لئے سلف (کپڑے) کا استعمال کیسا ہے ؟

سوال : چیت سلف جو کون کپڑوں سے پیچا ہوا ہو اسے استعمال کرتے کرتے اسے ایک اور شرعی لباس یا بنیں ؟ المصطفیٰ نمبر ۳۰۸۵ شیخ عبد اللہ مودودی عجلت جنابہ (بیسویں نمبر ۸) ۲۶ رمضان ۱۳۵۶ھ ۲۳ مئی ۱۹۳۷ء

جواب : سلف جو کون کپڑوں سے پیچا ہوا ہو اسے استعمال کرنا جائز ہے نیز یہ ایک اور شرعی لباس یا بنیں ہو اور نہ ہو اس کے لئے خزانہ معتبر فی الجہت جائز ہو گا۔ یعنی بالخصوص جس کا لباس سلف ہو جائز اور جس کا لباس سلف ہو جائز۔ فقہ محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم

مرد کے لئے سوئے کے دانت، ٹخن اور انگوٹھی کا حکم

سوال : مرد کے لئے سوئے کے ٹخن یا انگوٹھی اور سوئے کا دانت جائز ہے یا نہیں ؟ المصطفیٰ نمبر ۲۲۱۸ اے ی

معدنی صاحب یعنی ۵ اربع ثانی ۱۳۸۵ھ ۱۵ جون ۱۹۶۳ء

جواب : ۱۹۰ کوئی ضرورت ہو تو سوئے کے دانت لگانے جائز ہیں انگوٹھی سوئے کی مرد کے لئے حرام ہے سوئے کے ٹخن مرد کے لئے ناجائز ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم

شکستہ قرنوٹی کا استعمال جائز ہے۔

(سوال) : (۱) تعدد کی رکنی ٹوپی جو عام طور پر کاجمہ کی خیال کے لوگوں میں رائج ہے از روئے شرع شریف اس کا پہننا جائز ہے یا نہیں ؟

(۲) بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ٹوپی عام طور پر کاجمہ کی ٹوپی کے نام سے موسوم ہے اس لئے اس کا پہننا

(۱) قال فی الصامع الصبر مکررۃ (الجزء) و یسوی فیہ المرحال و ینسک العموم (نہی و کذا فی الاکل بملطفۃ الذہب و الفضة و الا کمال بین السبب و الفضة و الهدایۃ) ۹۵۹: (۱) المبرورات (الاشیاء و المظاہر) ۸۵۰ (۲) حلیاً زعم قال (لہذا النی) کذا علی سبع عن حاتم الذہب او فی حلقہ الذہب و عن معمر و الا صغری و المذہب (صاحب الجہول) ۸۷ (۳) ولا یشد منہ المتحرک الذہب من فضة و حور و منہ (توضیح) لا یصلح مع الفراء ۳۹۲: ۹۰

جائز نہیں کیا یہ صحیح ہے؟

(۳) چونکہ اس کاروائی میں نرسوں کے ہندوؤں میں پایا جاتا ہے اس لئے بعض اصحاب اس کے پہننے

والے کو ہندوؤں کا مشابہ قرار دیتے ہوئے فراموش کرتے ہیں تو ان کا یہ خیال درست ہے یا غلط؟

(۴) ایک پردہ کی ٹوپی جو خاص سرائی وغیرہ سے تیار ہو سرائی سے گزرے ہوئے مسلمانوں کی ٹوپی جیسے ہیں اس

سے احتیاط میں (گاندھی ٹوپی) مسترد کیا اور اس کی ٹوپی پہننا سلام کے لئے یا مسلمان کے لئے مفید ہو سکتا ہے یا

مضر؟ مگر وہ لوگ اس میں کون سی ٹوپی پہننا چاہتے ہیں۔

(۵) فرنگی ٹوپی جسے عوام بہت پہنتے ہیں اور کھڑی پٹی تعلیم یافتہ لوگوں میں جو مقبولیت کے ساتھ رائج ہے

اس کا پہننا اسلام میں کیسا ہے اور اس میں غیر قوم کی مشابہت آتی ہے یا نہیں؟

(۶) مسلمانوں کے پہننے کے لئے بیٹ اچھی ہے یا اس کی گاندھی ٹوپی یا دونوں میں۔ - مسیحی نمبر

۲۳۸۶ خلیفہ عبد العزیز زاتی صاحب (مدبر) ۳۱ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ ۱۹۳۵ء

(جواب ۱۹۱) یہ ٹوپی جسے آج کل عام طور پر گاندھی کیپ سمجھا جاتا ہے ہندوستان کی پرانی وضع کی ٹوپی ہے

جسے لوگ پہنے شش نما ٹوپی کہتے تھے اور ٹوپی میں اس کا عام رواج تھا جسے مسلمانوں میں زیادہ مرد و

نہ نہ یہ تھی ریاست راجپوتانہ اور مرہٹہ صوبہ ملوا آباد میں بکثرت تیار کی جاتی تھی اور مرہٹہ تو اس کی مشرقی

تھی ریشم سے اس کے پلے پکا مٹی یا چھانچا اور کھمڑا ۱۲ روپے اس کی قیمت ہوتی تھی ۱۵ روپے تک

بند اس سے زیادہ قیمت کی بھی تیار ہوتی تھیں اسی وضع کو مرہٹہ اور کم قیمت میں تبدیل کر کے گاندھی ٹوپی

بنائی گئی اور اس کو گاندھی کیپ کہنے لگے ہیں اس میں کوئی وجہ کراہت یا حرمت استعمال نہیں ہو سکتی نہ یہ کسی

قوم کی وضع تھی نہ کفر کا شعار گاندھی کی طرف نسبت محض مذہبی اور کثرت شعاری اور کم قیمت کی وجہ سے

کی گئی ہے نہ کہ کسی مذہبی عقیدت سے یہ ٹوپی استعمال کرنا مذہب پر مبنی ہے اس کے استعمال کرنے والے کو کافر

مرد کہنے والے سخت گناہ کار ہیں۔ فقہ احمد کثرت اللہ کا ان اللہ اور دلی

مرد کو محور تو اس جیسا لباس استعمال کرنا مکروہ ہے

(سوال) اگر جھوٹے ٹوٹے تھاری کا پیر سے ٹوپی ہو تو کچھ مفرق (تمام کھرا ہوا) ہو تو کیا مرد کو ۱۶۰ کا

استعمال جائز ہے۔ المسیحی نمبر ۲۳۸۵ مولوی محمد رفیع صاحب دہلی ۲۲ شوال ۱۳۵۵ھ ۱۹۳۵ء

نمبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۱۹۲) حرام تو نہیں ہے مگر مرد کو ایسی چیزیں استعمال کرنا جو محور توں سے تشبیہ پیدا کریں مکروہ

ہے۔ اچھ کثرت اللہ کا ان اللہ اور دلی

اس سے کوئی گناہ اور پتلیاں پہنتے ہیں ان کا خیال ہے کہ چونکہ ہم ترکی بیلدار لوہی سے اپنے دو اور بی اقوم سے تمیز کر لیتے ہیں اس لئے اس دور ترقی میں اس طرح سوٹ (یعنی ترکی بیلدار لوہی کے ساتھ) پہننا جائز ہے شرعی نقطہ نگاہ سے ان حضرات کا یہ قول کسی حد تک درست ہے اور نیا ایسے حضرات کے پیچھے جن کے چہرے پر دلازمی تو ہو لیکن ترکی لوہی کے ساتھ سوٹ میں بول نماز جائز ہے (۲) انگریزی بولوں کے متعلق کیا ارشاد ہے۔ المستفتی نمبر ۲۳۸۶ عریضہ اللہ صاحب عریضہ کاغذ (دہلی) ۲۰ رجب الاول ۱۳۵۸ھ ۲۳ رجب ۱۳۵۹ھ

(جواب ۱۹۵) شریعت فقہاء میں لباس کی کوئی ترمیم قطعاً اور بدعت متعین نہیں ہے صرف چند چیزیں (مرد کے لئے) دشمن لباس اوریں لباس کسی کا فرقہ کے مقابلہ میں (میں) میں اس کے حد تک لباس اوریں وضع مباح ہے آپ نے جو چیزیں تحریر فرمائی ہیں میں وجہ کراہت یا ثور نہیں ہوتا، مگر یہ کیا مشابہت یا بصری ترکی لوہی میں یہ دونوں ہیں نہیں کسی طرح یہاں کی لوہی بھی نہ لباس کسی کا فرقہ کی لوہی میں ہے لہذا یہ دونوں مباح ہیں اور ان دونوں میں نماز جائز ہے رہا سوٹ تو اس میں انہی تک چند اختلاف ہیں کہ کراہت ہے انگریزی وضع کے بال رکھنا بھی مشابہت کی وجہ سے مکروہ ہے، ایسے شخص کی اہمیت جو سوٹ پہنے ہوئے ہو اور انگریزی بال رکھتے ہو مکروہ ہوگی یعنی نماز کو اس کے پیچھے ہو جانے کی شرط مباحات کا۔ خود کفایت امدکان اللہ دہلی

مرد: سرخ رنگ کا کپڑا استعمال کر سکتا ہے۔

(سوال) سرخ رنگ کے کپڑے کا استعمال یعنی لباس مرد کے لئے یہ حکم رکھتا ہے جائز ہے یا ناجائز اور اسے حنفی نہ ہو یا متوال اقول فقہاء اہل حنفیہ کہ اسے کتب فقہ جواب مرحمت فرمائیے المستفتی نمبر ۲۵۰۸ سید رفیع علی صاحب ۲۳ رجب الثانی ۱۳۵۸ھ ۱۳ جون ۱۳۵۹ھ

(جواب ۱۹۵) سرخ رنگ کا کپڑا (جب کہ وہ عفران اور کسم کا رنگ نہ ہو) پہننا مباح ہے و عن ابی حنیفۃ لا یاس بالصیغ الاحمر والا سود کذا فی المنقط (فتاویٰ عالمگیری) و مکروہ لبس المعصوم والنجس عفر للرجل ولا یاس بملوان الانوان (توسیر الانصار) یعنی کسم اور عفران کا رنگ ہونا پڑا مردوں کے لئے مکروہ ہے، مگر تمام رنگ مباح ہیں قال صاحب الروضة يجوز للرجال والنساء لبس الثوب الاحمر والاخضر بلا کراهۃ (رد المحتار) یعنی مردوں اور عورتوں کو سرخ اور سبز رنگ کے کپڑے پہننا اگر اہل سنت کے لئے ہے اور شامل ترمذی شریف میں ہے عن ابی جعفر قال رأیت

(۱) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تشبهوا باليهود ولا بالنصارى (ترمذی شریف ۹۹۱۲)

(۲) عليه السلام في الثوبين في الثوبين (۳۳۲/۵)

(۳) وثوب الاحمر و شرحه اثر شحات ۳۵۸/۶

(۴) رد المحتار مع الدر ۳۵۸/۶

قربانی کے ثبوت سے مراد یہ ہے کہ اسے کوہنہ تحریر استعمال میں کر سکتے۔

(سوال) - ایہ نے بدعت قربانی میں کیا نکتہ کو بے مصلحتی سے کیا لکھا ہے اس کوہنہ تحریر اپنے کے نکل میں عمومی کے طریقے سے اس پر جلتا ہے یہ نہیں ہے اپنا کتاب اس طرح جوڑے۔ المصطفیٰ تحریر

۲۸۱۳-۲۸۱۴ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ

اجواب ۱۹۸۸ء اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ سب صحیح ہے۔ مگر کتاب اللہ کا نام نہ

دے اور پانچویں کے میں استعمال کرنے کا حکم

(سوال) - نے پانچویں کے میں کے متعلق حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی کتاب الخضرۃ ابواب میں ۱۳۵

میں عربوں کے لئے جوڑ کا فتویٰ دیا ہے۔ لکھا ہے کما فی الذکر المختار فی الجلد الخامس فی

کتاب النکوحہ فی فصل نفیس فی انتظار خلیۃ عن السیر الکبیر لا نام مازرار للبیاض

والکعب کے تحریرات میں حضرت عمر بن ابی قحصہ سے متعلق ہیں دوسرے اس قسم کی اشیا کے لئے

نہیں جیسے کہ مکتبہ کے نام میں مشہور ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی صورت میں اسی غلط

سورہ میں اس بات پر اعتراض کیا کہ اس میں اس کے لئے صحیح موجود ہے تو چاندنی پر یہ دونوں

جواب دیا کہ اس میں وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ اس کے لئے صحیح ہے اس لئے اس کے لئے صحیح ہے

یہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے۔ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے

اس میں غلطی ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے

اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے

اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے

اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے

اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے

اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے

اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے

اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے

اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے

اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے

اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے

اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے

اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے کہ اس کے لئے صحیح ہے

۱۰۰۰ھ تا ۱۹۳۵ء

۱ جواب ۲۰۰: سر شریف کا کہنا ہے کہ یہ وہی ہے استعمال کرنا اگرچہ مختلف فیہ ہے تاہم بیست سے فقہاء ہونے سے قابل ہیں۔ کثرت سے کھانے سے برف طہ کا استعمال کرنا غلط ہے حدیث میں حلقہ حصرہ کا قائل ہے بعض مائیں میں یہ باتیں پوریاں ہیں کہ یہ حدیث میں کاٹھ خالص سے برف نہیں ہوگی مگر حدیث کے اندر یہ حدیث نہیں ہے۔ ہر حال میں برف کو ٹھکانے کا مال جائز ہے ۱۱ محمد کنیت اللہ کا ان اللہ اعلیٰ

۱۰۰۱ نے اور چاندی کے دانے کا قلم

(سوال ۱۰۰۱) رجل تحرکت ثوبه العليا وحاف سقوطها فله ان يمسد بها بغلاف الذهب بلا كراهة او لا؟ او سقط سه فله ان يتخذها بالذهب بلا كراهة ام لا؟ وما الفرق بين شد الا سنان وانقادها وما الاختلاف في هذه المسئلة بين الطرفين

(ترجمہ) کسی آدمی کے اٹکے اوپر کے دانے اور ش جانکی باتیں سوائے کاٹھول چڑھا کر ہن کو ہاتھ سنبھال کر باتیں کرنا ہے؟ یا باتیں کرنا نہیں تو اس کے دانے کے دانے کاٹھ خالص یا نہیں ہو ہاتھ سے لومہ اس میں کیا فرق ہے؟ اور اس مسئلہ میں امام عظیم اور امام احمد میں کیا اختلاف ہے؟

المستفتی ایم ۱۰۳۱ مولوی محمد فیس الرحمن امام جامع مسجد تھانوی (دہلی) تاریخ الثانی ۱۳۳۵ھ ۲۴ جمادی الثانی ۱۹۳۶ء

۱ جواب ۲۰۱: شد السن المنحرک بالذهب واتخاذ السن من الذهب كلاهما جائز عند الامام محمد ولا يمسد سه المنحرک بالذهب بل يغصه وجوزهما محمد (در مختار) + او بسط سن فاروقان یسجد سنا احمر فبعد الامام بتحد ذلک من الفصد فقط و عند محمد من الذهب ايضا (رد المحتار)

(ترجمہ) شدے دانے کو سوائے کے ساتھ ہاتھ سے یا سوائے کا دانے کا انعام محمد کے نزدیک دونوں جائز ہیں۔ محمد میں ہے کہ شدے دانے کو سوائے اور چاندی سے ہاتھ سے اور مست نہیں لیکن امام محمد کے نزدیک دونوں سے جائز ہے۔ رد المحتار میں ہے کہ دانے کو سوائے کا امام عظیم کے نزدیک صرف چاندی سے دانے کا چاندی سے اور امام احمد کے نزدیک سوائے کا دانے کا چاندی سے جائز ہے اور چاندی کا بھی۔ محمد کا یہ حدیث ہے کہ انہ

کیا عورت صرف لمبا آکر چوس سکتی ہے؟

(۱۰۰۱ء مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

سوال ۱۰۰۲: فی عورت یجب علیہا ان تلبس ثوبا یتکلیف لہا کراہۃ مستحب ان کے مطلق کیا حکم ہے؟

۱۰۰۲ صاحب الروضۃ: یجوز لہا ان تلبس ثوبا یتکلیف لہا کراہۃ مستحب ولا یجوز لہا ان تلبس ثوبا یتکلیف لہا کراہۃ مستحب

۱۰۰۲ رد المحتار مع الدر ۳۶۶

جواب ۲۰۲) اور صورت کے ان طریقہ پر بننے میں کوئی بے پروائی نہیں ہوتی اور سزا عورت کی امتیاز
مقتی ہے تو اس میں کوئی کمی و کسر نہیں ہے اور سزا عورتوں کو اس طریقہ ایکسٹریکٹ میں دینا مناسب نہیں
ہے۔ (۱) شدہ کفایت اللہ تعالیٰ

دعوتی باندہ کے کاغذ

(۱) (۱۹۲۵ء مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۵ء)

رسول (۱) دعوتی باندہ کے کاغذ پر کیا ہے یا نہیں؟
(جواب ۲۰۳) دعوتی باندہ کے کاغذ پر کیا ہے یا نہیں؟ جس میں یہ مسلمانوں کی مشابہت دوسرا کلمہ ہے یا نہیں؟ کا
آمال یہ ہے یا نہیں؟ (۱) محمد کفایت اللہ تعالیٰ

کاغذ بھی کوئی پمناج کر ہے مگر نماز گاہ میں ہی افضل ہے۔

(۱) (۱۹۲۵ء مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۲۵ء)

رسول (۱) ترک عادات کے نہانے کے آٹھ اسماءوں نے کاغذ بھی کوئی کلمہ پر ترچہ دے کر قومی
نشان قرار دے لیا ہے اور یہ کہ اس کا کوئی کلمہ بھی نہ لیا ہے خصوصاً نمازوں میں بھی کیا ایسا کرنا
درست ہے؟

(جواب ۲۰۴) اس کوئی کاغذ کاغذ بھی کوئی یا کاغذ بھی نہیں۔ کھلایا ہے وہ نہ وہ مسلمان کی کوئی باندہ میں سے
ایک خاص وضع کی کوئی ہے جو کہ درازت بعد دستاویزوں میں مستعمل تھی وہ کوئی کفر کی علامت و خاص آغاز
نہ وضع نہیں تھی اور نہ ہے اب بھی یہ وہ ہے زیادہ اس میں قومیت کا نشان ہونے کا رستہ آیا ہے تو اس سے
استعمال نماز اور غیر نماز میں ہر طرح باقی ہے کہ نماز میں ہمارا افضل ہے یہ مسئلہ حل خواہ قارئین اس
میں کوئی فرق نہیں لگتی ہمارا باندہ نماز پر مستعمل کوئی نہیں کر نماز پر جانے سے افضل ہے خواہ کوئی کاغذ بھی
کیپ ہو ترکی یا کوئی وضع کی ہمارا علم محمد کفایت اللہ تعالیٰ

نہاں کے بارے میں اسلام کی کیا ہدایات ہیں؟

(۱) (۱۹۲۵ء مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۵ء)

(رسول) کیا حدیب اسلام میں لیا گیا کی قید ہے؟

(جواب ۲۰۵) نہاں کی صرف اتنی قید ہے کہ وہ کے لئے شہر کا نہاں ہو کہ وہ نہاں کے مشابہ نہاں

[illegible][illegible]

والہم ہی منہ لانے اور کھڑوانے والا اللہ و قادر ہے

اسی طرح شخصیات کی زندگیوں اور ان کے کاموں کی روشنی میں ان کے لیے ایک کتاب لکھی گئی ہے جس کا نام "The Life of the Prophet" ہے۔ یہ کتاب ان کے لیے ایک بہت سی چیزیں بتاتی ہے۔

[illegible]

١٦٠. انصاف اور عفو: رسولِ عالی مقام صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگوں کو عفو فرمایا، ان میں سے ایک شخص کا نام بھی ہے۔

٤٠٠ وقد لا يجد منها في هذه الأوقات كما فعل بعض المعززة في محبة الرجال فلم يجد أحد واحد فكيف فعل شاب
المسافر وحده لا تجد له إلا الصلابة التي لا تزلزل (٤٠١)

٢٠٠٠

2. در نگهداری و توزیع: - قانون و آیین نامه توزیع و نگهداری: ۱۳۹۲

١٠٠

1974, 1975, 1976, 1977

جو کہ ۱۹۶۷ء میں شہرہ آفاق اور نامور محرمہ نقاشی ہو گئی۔ عام سے چھپاتے ہوئے اس کی نقاشیوں میں
پانچ سو سو روپے بھی لگاتے ہیں۔ میں نے بھی عام روپے نہیں لگائے۔ آپدہ میرے انعام دیوانے کی تحفیں پر حال اس وقت تک
میرے خیال میں ہے کہ وہ بھی میرے ہی منڈائی ہوئی کے قریب قریب آتا تھا کہ وہ بھی میری یا اس سے زیادہ یہ امر
مکملہ العیسیٰ کے خلاف ہے۔ اور ایک شہرت، کھانا، تیلوں سے اس مقدار سے زیادہ کو کھانا دینا چاہیے،
نیکو سے نہ مقدار میں دیتے دے تے کہ اس اور بھی دینے لگتی ہیں اس لئے اس مقدار کو ان فاضل و عابد نے
پر مشتمل ہے کہ اس کے خلاف معافی نہ دی جائے۔ ایک شہرت میں مقدمہ کو جس کی سزا سنائی گئی اس
کے خلاف کو جو بھی مجرموں میں صرف شہرت ہے۔ ان کی کمی کہ وہ سب سے ستمی، ان کے لئے یہ کہ خیال میں
تو وہ سب ہی گناہوں سے رہنے میں تھالی نہیں کہ اس میں وہ سب فسق اور طرد و تخریبی قرار پایا ہے جو
مذہبی اور عارفانہ فاضل کے لئے ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

الفیضۃ و منع البعض و قالوا نزلت اللہ علیہ علی حالہ ولا یعرض لہا بتقہیر شیء اصلاً و اختارہ النوی فی شرح صحیح الامام مسلم والاول احتارہ اکثر الحنفیۃ و قالوا بکفره تطویل اللہ علیہ الی حد الشہرۃ و قطعہا ای قطع ما زاد علی الفیضۃ احسن من ترکہا علی حالہا۔

(ترجمہ) جان لو خدا تعالیٰ اس پر کرم فرمایا ہے کہ وہ کسی چیز کو دیکھ کر روایت میں اعلیٰ اور دوسری روایت میں ولولہ اور ایک میں اور خواہر ایک میں اولو ہے ان سب کے معنی قریب قریب یکساں ہی ہیں یہ کہ آپ ﷺ نے اذہم کو دیکھا کہ چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے اور اس کو کثرت دینے پر چھوڑ کر نہ دینے سے منع فرمایا ہے اور تمام علماء مذاہب اس پر متفق ہیں کہ اتنا چھوڑ کر نہ دینے پر سبوں پر اتفاق پر سبوں کے مشابہ ہو جائے ضروری ہے۔

لیکن پہلی چیزانی میں تھوڑا تھوڑا چھانٹنے کو اکثر علماء نے جائز قرار دیا ہے اور کہتے ہیں کہ ہمیشہ سے زائد کو کثرت دینے میں کوئی حرج نہیں اور بعض منع کرتے ہیں کہتے ہیں کہ اذہم کو اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہئے اس میں کوئی گناہ چھانٹ نہ کی جائے اور اسی مسلک کو امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح میں پسند کیا ہے اور پہلے والے مسلک کو حنفی ائمہ میں سے اکثر نے پسند کیا ہے اور ترمذی ہے فرمایا ہے کہ اذہم کو اتنا دیکھا کہ اذہم کو کثرت دینے پر چھوڑ کر نہ دینے سے منع فرمایا ہے ضروری ہے کہ اذہم کو چھانٹ دینا غیر مکروہ و بوجہانے سے بچر ہے۔

محمد کاویت اللہ کان اللہ لہ ولی

ہمیشہ سے کم و اذہم کثرت و اتنا دیکھا ہے

(سوال) اذہم کثرت دینے میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟ یادوں سو کثرت میں ایک بیضا گناہ ہے؟
 ۱۔ المستطیٰ نمبر ۶۱۱ حکیم محمد قاسم (ضلع میانوالی) ۱۷ جولائی ۱۳۵۵ھ م ۱۶ ستمبر ۱۹۳۵ء
 (جواب ۲۶) جب ایک مشت سے کم کر دی جائے تو شرعی الزام تو قائم ہو گیا اس کے کثرت دینے اور منڈانے میں فرق ہے یہی حکم میں بھی ہو گا کہ منڈانہ سخت گناہ ہو گا اور کثرت دینے سے کم کرنا گناہ ہے۔

(۱) اذہم کثرت دینا مکروہ ہے۔

(۲) اذہم کثرت دینے اور کثرت دینے والے کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

(سوال) (۱) اذہم کثرت دینا یا کثرت دینا شرعاً گناہ سا گناہ ہے؟ (۲) اذہم کثرت دینے کے پیچھے نماز پڑھنا کیا ہے اور جو اذہم کثرت دینے کو منع کرنے سے کہتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں جائز ہے؟ المستطیٰ نمبر ۱۲۹ نظام ربانی عباسی صاحب (ضلع قازی پور) ۹ رجب ۱۳۵۵ھ م ۲۶ ستمبر ۱۹۳۶ء

۱۔ ہوا اللہ تعالیٰ وہی دونوں کثرت دینے بعض المنع و بعضہ الزام علیہم یہ حدیث واحد کثرت دینے
 ۲۔ ہوا اللہ تعالیٰ وہی دونوں کثرت دینے بعض المنع و بعضہ الزام علیہم یہ حدیث واحد کثرت دینے

۱۔ جواب ۲۶۷: (الذاری منہ انوار حقّی متروکہ ایک مشیت سے آمروہ جائے ضرور تحریر ہے) (۲)
 الذاری منہ انوار کے لئے لبراقی کتب نے واسطہ کے پیچھے نماز کروانے کہ ایک مشیت کی مقتدر سے آمروہ جائے
 ۱۰۰ محمد کفایت اللہ کان اللہ لا یزلی

الذاری منہ انوار سے فاسق ہو گا کافر نہیں۔

اسوال: کیا مسلمان صرف الذاری منہ انوار سے نکلے از اسلام ہو یا نائب۔ المصنفی نمبر ۱۷۶۳ نواری
 مطالعہ دین (مغربی خاندان) ۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ ۲ جون ۱۹۳۷ء
 جواب ۲۶۸: الذاری منہ انوار سے نکلے از اسلام ہو نہیں، و تاخر فاسق ضرور ہو جائے گا۔
 محمد کفایت اللہ کان اللہ لا یزلی

الذاری منہ انوار یک مشیت سے آمروہ نہ ہوتا

اسوال: کیا الذاری کو تھانہ انوار تھانہ انوار ہے اور تھانہ انوار کے ان۔ یہ بھی (تھانہ انوار معین)
 الذاری کہنے کی کوئی دلیل ہے۔ المصنفی نمبر ۵۳ نواری عبود و عبید شاہ سناپ (مجلد ۱۲) ۱۲ ربیع الاول
 ۱۳۵۶ھ ۲۳ جون ۱۹۳۷ء

۱۔ جواب ۲۶۹: الذاری کہ تھانہ انوار تھانہ انوار ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ مراد ہے کہ حقّی کتب کے لئے
 مشیت سے آمروہ جائے ایک مشیت کی متروکہ حدیث سے ثابت ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لا یزلی

الذاری رکھنا واجب ہے

اسوال: الذاری رکھنا ایسا ہے سنت یا واجب اور الذاری منہ انوار سے کون کا مراد ہے اس کے
 پیچھے نماز حسنیہ ہے۔ المصنفی نمبر ۲۰۳۱ محمد مقبول (سلسلہ)

جواب ۲۷۰: الذاری رکھنا واجب ہے۔ اور الذاری منہ انوار فاسق ہے اس کے پیچھے نماز ضرور ہے
 ۱۰۰ محمد کفایت اللہ کان اللہ لا یزلی

۱۰۰ الذاری المعجز مع تقدیر ۱۶۸

۱۰۱ الذاری المعجز مع تقدیر ۱۶۸

۱۰۲ الذاری المعجز مع تقدیر ۱۶۸

۱۰۳ الذاری المعجز مع تقدیر ۱۶۸

۱۰۴ الذاری المعجز مع تقدیر ۱۶۸

۱۰۵ الذاری المعجز مع تقدیر ۱۶۸

۱۰۶ الذاری المعجز مع تقدیر ۱۶۸

(جواب ۲۲۲) (از حضرت مفتی اعظم) دواڑھی رکھنا واجب اور منڈانا حرام ہے، رکھنے کی مقدار ایک مشت تک ہے انیمشت سے زیادہ ہو جائے تو اس دواڑھی ہوئی مقدار کو کٹرو لو یا نچاڑتے دواڑھی کی توہین کرنا اور کھلا سو فاعلمون کے یہ معنی بیان کرنا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کلا صاف رکھو کھلی ہوئی کمرائی اور جمالت ہے ایسی باتوں سے ایمان بھی جاتا رہتا ہے کیونکہ سنت نبوی کی توہین کفر ہے (۱) اور آیت کریمہ کے یہ معنی بیان کرنا قرآن مجید کی تحریف ہے اور یہ بھی کفر ہے۔ (۲) «اعاذنا اللہ منہ» محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

دواڑھی رکھنا واجب اور منڈانا حرام ہے

(سوال) دواڑھی رکھنا سنت ہے یا فرض؟ اور دواڑھی والے کا استنہزاکرنا والا کیا ہے؟ المستفتی نمبر ۲۶۳۳ مولوی عبدالحق امام جامع مسجد دہودہ ضلع شیخ محل مورخہ ۱۳ بہمدی الثانی ۱۳۵۹ھ ۲۰ جولائی ۱۹۴۰ء

(جواب ۲۲۳) دواڑھی رکھنا واجب ہے اور منڈانا مکروہ تحریمی ہے جس کو حرام بھی کہہ سکتے ہیں۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

دواڑھی منڈانے والا ناقص مسلمان ہے

(سوال) اگر دواڑھی نہ رکھی جائے تو کیا مسلمان کا اسلام خطرے میں پڑ جاتا ہے یا نہیں؟ اور اسلام کے دائرے سے نکل جاتا ہے یا نہیں؟

(جواب ۲۲۴) یہ سوال اس نوعیت کا ہے جیسے کوئی پوچھے کہ اگر انسان کی ناک کٹ لوئی جائے تو کیا انسانیت خطرے میں پڑ جاتی ہے، اور وہ انسانیت کے دائرے سے باہر ہو جاتا ہے یا قوی کا ہاتھ پاؤں کاٹنے سے کیا اس کی جان جاتی رہتی ہے اور وہ مردہ ہو جاتا ہے تو جواب یہ ہوگا کہ نہیں ناک کٹوانے یا ہاتھ پاؤں کٹوانے سے انسانیت کے دائرے سے تو نہیں نکلتا مردہ ہو جانا ضروری نہیں ہے ناک اور سب ہاتھ پاؤں کے بھی زندہ توروہ سکتا ہے مگر ناقص اور بیہی اسی طرح دواڑھی منڈانے والا اسلام کے دائرے سے تو نہیں نکلتا مکروہ اسلام کے لحاظ سے ایسا مسلمان ہے جیسا انسانیت کے لحاظ سے ناک یا ہاتھ پاؤں کٹا ہوا انسان یعنی ناقص اور فاسق مسلمان رسول کریم ﷺ کا حکم ہے خالفوا المشرکین او فروا للہی واحفوا الشوارب (مشکوٰۃ) (۲) اس حکم کے ماتحت دواڑھی رکھنا واجب ہے جس کو فرض عملی کہا جاتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ

مدرسہ امینیہ دہلی

(۱) لو لم یوالسہ حقاً بکفر لانہ استخفاف ورد المحتار مع الغر ۱/۴۷۴
(۲) قال رسول اللہ ﷺ من قال فی القرآن اوائہ فلیسوا بکفیرہ من النار مشکوٰۃ ۱/۳۵
(۳) حوالہ گوشہ حدیث ابن عمر الدر المحتار مع الرد ۱/۱۰۷
(۴) مشکوٰۃ باب الفرجل ۲/۳۸۰ ایضاً صحیح مسلم ۱/۱۲۹

موجھیں فتنی سے کٹروا دیجئے۔

(المعینہ سورہ ۸، آیت ۱۳۵ء)

(سوال) : وہ فتنوں کو اس سے بالکل صاف کر دینا کیا ہے ؟

(جواب ۲۶۵) : وہ فتنوں کا اس سے سولہ ذمہ بھی جائز ہے لیکن ابھر یہ ہے کہ فتنی سے کٹوئے۔
محمد کفایت اللہ خیر لہ بدرجہ اسینہ اہلی

فیثتہ از بھی رکھنا کس حدیث سے ثابت ہے ؟

(المعینہ سورہ ۱۲، آیت ۱۹۱ء)

(سوال) : یہ معلوم ہوا کہ تحقیق ہوا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ریش مبارک کو کبھی کسی طرح قطع نہیں کرنا پھر یہ یکمشت وراثت کی مقدار کہاں سے مقرر ہوئی اور اس سے زائد قطع کرنا کیسے جواز میں آیا ؟
وہ بے دلوں جو یکمشت وراثت سے کم از بھی رکھتے ہیں اس کے رکھنے اور ہڈانے میں پافرتی ہے ؟

(جواب ۲۶۶) : ریش مبارک میں ایک روایت ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ رسول ﷺ اپنی ریش مبارک کو حوض و عرض میں سے نہ لے کر دیتے تھے البتہ اس روایت کی سند میں کام ہے تاہم یہاں اصل یا موضوع میں ہے، اور صحابہ کرام مثلاً حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت ہے کہ یہ ایک مٹھی بھر کا زیادہ نہیں ہوئے، وہی گو کہ روایت تھے اس کے حقیقہ اور بڑے سے تاہم اس سے پہلے کہ ایک مٹھی سے زیادہ روٹی کٹوای جائے ایک مٹھی سے کم رکھنے کو کوئی جائز نہیں کہتا تاہم ہڈانے اور ایک مٹھی سے کم رکھنے میں قطع سقائیت ہو جائی مٹھانے والا یا وہ سواندہ وادب اور کٹوانے والا اس سے کم۔ محمد کفایت اللہ خیر لہ

ایک قبضہ از بھی رکھنا ضروری ہے۔

(المعینہ سورہ ۳، آیت ۱۵۴ء)

(سوال) : از بھی رکھنے کے لیے آیا حضرت ﷺ نے قطع فرمایا ہے تو اس قدر کہ کھانے کا قسم ہے ؟
(جواب ۲۶۷) : ہاں حضور ﷺ نے از بھی رکھنے کا تاکید کی قطع فرمایا ہے، حضرت عبداللہ بن عمر سے منقول ہے کہ وہ ایک قبضہ سے زیادہ از بھی کٹو دیتے تھے، محمد کفایت اللہ خیر لہ

۱) والمختار فی التواب لک الامامین والافاض علی ما یجوزہ طرف الشیخہ اردی شرح مسلم ۱۶۲۹/۱
۲) عن عمر بن الخطاب عن ابيہ عن جده عن النبی ﷺ کان یحذ من لحيته من غرضه و طوبی و توبی ۱۰۵۹
۳) عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ انکم اشرار واعطوا الخبی
۴) قال لا تدفع عن ابن عمر ان کان یحذ ما حصل عن انس بن مالك ورد المختار مع الترمذی ۱۲۹۸

انگریزی بیل رکھنا مکروہ ہے

(شمعیہ مورخہ ۲۳ ج ۱ ص ۱۹۳)

(سوال) یہ انگریزی بیل رکھنا جائز نہیں ہے؟

(جواب ۲۲۸) انگریزی بیل رکھنا مکروہ ہے۔ محمد شہید رحمہ اللہ تحریر ہے

اور حنفی کی توہین غریب ہے

(مذہبیہ مورخہ ۱۲ ج ۱ ص ۱۹۳)

(سوال) سو سو روپے مال میں دارم۔ مٹا کے کام رواج نہ پایا۔ خود مسلمان اپنی ازگی والے بھائیوں کا مذاق اڑاتے ہیں اور توہین کرتے ہیں آیا یہ مال میں شرعاً حلال ہے؟

(جواب ۲۲۹) میں میں کوئی شے نہیں کہہ سکتا۔ مولیٰ مراد کتاب محمد علی علیہ السلام تھی جس سے ہزار صدیق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ملے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اعلیٰ اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھ لگائے۔ ان میں سے کچھ حصہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی رہے۔ ان کی تاکید پر ان کا مال شہر لائے گئے۔ عوامی دکان پر تمام سامان کو ایک سرائی میں جمع کیا گیا۔ پھر اس پر غلٹ کرتے رہے۔ آخرچہ یہ کہیں کہا جاتا کہ دھڑھی۔ مٹا ہے۔ لازم ہے کہ ان میں سے ایک اسرار صرف ان کی رکھنے کا کام نہیں ہے۔ انہیں یہ ضرور کہا جاتا ہے کہ دھڑھی مٹا ہے۔ ان کی صورت اور وضع ایسے مولیٰ اور آثارِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسلمانوں اور بد مذہبوں میں متین کی صورت اور وضع کے خلاف ہے۔ ہر وہ لوگ کہ اس سنت نبویہ کی کسی چیز میں تمسخر کریں تو ان کی ایساں کی خیر نہیں ہو سکتی۔ اور بھی رکھنا تو ایک منکر سنت ہے کوئی ہی سنت کے یہ تمسخر نہ کر سکتے ہیں۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو مجلس اور جمعیہ تھے والے کو جس نے اسے اس کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توقیر اور غرہ نہیں کیے۔ وہ سب کے دل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توقیر و تمجید نہ ہو سکتی۔ جو سنت ہے ایک ایماندار محب سنت کو چاہیے کہ لوگوں کے تمسخر اور فحش فی الواقع کی پروا کے بغیر ان قیمتی سولہ سنت پر عمل کرے اور رحمت الہیہ کا استحقاق حاصل کرے۔ ۱۰۶۱ کو بتانا

یاد خضاب رکھنے کا حکم

(شمعیہ مورخہ ۲۲ ج ۱ ص ۱۹۳)

(سوال) یاد خضاب رکھنا شرعی ہے؟

(جواب ۲۳۰) یاد خضاب رکھنا مکروہ ہے یاد خضاب رکھنے والے انکار کے مرتکب ہیں۔ محمد شہید رحمہ اللہ

تذکرہ کاتبین

۱۔ بخاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تفسیر دہلوی و دارالحدیث فرمادی ۹۹۰۲

۲۔ ولیم و الفس حقا بکھرا لہ سبحانہ و تعالیٰ ج ۱ ص ۱۹۱

۳۔ قال ابن عدنی: نہیں دلی سے میری من مفسدہ اور وسوسہ الخ۔ سورہ الاحزاب ۶۱

۴۔ رحمہ اللہ صاحب مہکات فی سنن مالک من مالک من مالک و یکنون علی فی غیر العلم غیر محمود نہ تو علمہ امتیاز و من لہا دلت لہو لہ لہ نسوان لہ حب لہ لہ مالک مکرود و عبہ علمہ مستح و مفسدہ سور مالک من غیر کراۃ و حسنہ ۳۵۹۱۵

سیاہ خضاب لگانا مکروہ ہے

(المعینہ مورخہ یکم فروری ۱۹۳۵ء)

(سوال) چالیس سال کی عمر میں سیاہ خضاب لگانا کیسا ہے؟

(جواب ۲۳۱) سیاہ خضاب کسی شرعی مصلحت سے لگانا مثلاً جہاد میں شرکت کے لئے یا ہڑے شوہر کو جو ان دینی کی خوشنودی کے لئے جائز ہے اور اگر کوئی شرعی ضرورت نہ ہو تو خالص سیاہ خضاب مکروہ ہے (۱) البتہ اول مندی لگا کر بعد میں بال بھورے کر لئے جائیں یا مندی اور دوسرے ملا کر لگایا جائے جس سے خالص سیاہی نہیں آتی تو یہ جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ (۲)

میندھی اور نیل ملا کر بالوں کو رنگ دے سکتے ہیں

(سوال) نزلہ کی وجہ سے داڑھی سفید ہو جائے تو میندھی و نیل وغیرہ لگا سکتا ہے یا نہیں؟ المستفتی

نمبر ۱۶۵۔ ۷ رمضان ۱۳۵۲ھ ۲۵ نومبر ۱۹۳۲ء

(جواب ۲۳۲) مندی اور نیل ملا کر سفید بالوں میں لگانا جائز ہے۔ (۱) محمد کفایت اللہ کان اللہ (۲)

ایسا خضاب جس سے بال بالکل کالے ہو جائیں مکروہ ہے۔

(سوال) مندی کا ایسا خضاب جس سے بال بالکل کالے ہو جاتے ہیں اور دس بارہ روز کے بعد سرخی ظاہر ہو جاتی ہے لگانا جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی نمبر ۱۲۱۳ کریم اللہ خان (مضلع لاہور) ۷ ارجب ۱۳۵۵ھ

۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۳۳) میندھی کا خضاب جس سے بال بالکل سیاہ ہو جائیں مکروہ ہے (۲) میندھی اور دوسرے ملا کر لگانے سے خالص سیاہی نہیں آتی وہ جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ (۱)

سیاہ خضاب لگانا مکروہ ہے

(سوال) سر اور داڑھی کے سفید بالوں کو خضاب سے سیاہ کرنا کیسا ہے؟ اور کیا حدیث و فقہ میں خضاب کی سرخ و سیاہ قسمیں اور ان کا جواز و عدم جواز مذکور ہے؟ المستفتی نمبر ۲۶۸۵ قاری محمد عمر (غازی پور) ۲۹ جرب ۱۳۶۰ھ ۲۴ اگست ۱۹۴۱ء

(جواب ۲۳۴) قزوینی عالمگیری میں ہے (۱) لا تنفق المشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ ان الخضاب فی حق الرجال بالحمرة سنة والله من سيماء المسلمين و علاماتهم۔ یعنی مشائخ اس امر پر متفق ہیں کہ

(۱) حوالہ مگرشہ بالا

(۲) و عن الامام ان الخضاب حسن لكن بالحاء والکھم والوسمة (ہندیہ ۳۵۹/۵)

(۳) حوالہ مگرشہ ہندیہ کتاب الکراہیۃ ۳۵۹/۵

(۴) حوالہ مگرشہ بالا

مردوں کے لئے سرخ خضاب (میندھی لگانا) سنت ہے اور مسلمانوں کی پہچان اور علامت ہے۔ سیاہ رنگ کے خضاب کو مجاہدین کے لئے محمود اور مستحسن فرمایا ہے۔ مگر زینت کے قصد سے خالص سیاہ رنگ کے خضاب کو مکروہ بتایا ہے۔ ومن فعل ذالک (ای الخضاب بالسواد) لیزین نفسہ للنساء و لیحب نفسہ الیہن فذلک مکروہ و علیہ عامۃ المشائخ و بعضہم جوز ذلک من غیر کراہۃ (عالمگیری) (۱) البتہ میندھی اور وسہ ملا کر لگانا جس میں خالص سیاہ رنگ نہیں ہوتا جائز ہے۔ بلکہ حدیث شریف میں اس کو حضور ﷺ نے بہترین خضاب فرمایا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

بارہواں باب زیورات

نوسال سے کم عمر لڑکی کو زیور پہنا سکتے ہیں،
(سوال) نوسال کی عمر سے کم عمر والی لڑکی کو زیور پہنانا مکروہ ہے یا نہیں؟ المفتی نمبر ۱۳۶۶ مولوی محمد ابراہیم صاحب نیو سلیم (مدراں) ۱۱ شوال ۱۳۵۵ھ بمطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۳۶ء
(جواب ۲۳۵) نوسال کی عمر سے کم عمر والی لڑکی کو زیور پہنانا مکروہ نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی
انگوٹھی کی مقدار کیا ہونی چاہیے؟
(سوال) متعلقہ انگوٹھی
(جواب ۲۳۶) ڈیڑھ ماشہ سوئے اور ۹ ماشہ چاندی کی انگوٹھی مرد کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں۔ (۱)
محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

عورت زینت کے لئے زیور اور مسی ہلدی استعمال کر سکتی ہے
(المجمیعہ موریہ ۹ جنوری ۱۹۳۷ء)

(سوال) عورت کو اپنی زینت کے لئے لچھا اچھوٹی پہننا مسی ہلدی لگانا جائز ہے یا نہیں؟
(جواب ۲۳۷) مسی ہلدی لگانا عورتوں کو جائز ہے اور زعفران پہننا بھی جائز ہے۔ (۲) لچھا اور اچھوٹی کے معنی ہم نہیں سمجھتے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

(۱) حوالہ بالا گوشہ

(۲) و بکروہ للرجال النجس بما سوی القنصۃ کذا فی البایع والتبخیع بالذهب حر او فی الصحیح و ینعی ان تكون قصۃ العائم المنفل ولای یزاد علیہ و لیل لا ینبع بہ المنفل و بہ ورد الاثر کذا فی المحيط (۲۳۵/۵)

(۳) یولایا للنساء بعلیق الحرز فی شعورهن من صفر و نحاس و اوشہ او حلیہ و نحوہا للزینۃ و السوار صفا (ہندیہ ۳۵۹/۵)

اس زمین کا معاملہ بھی ٹکڑی باندھتے نہ رکھتے اس زمین پر جو گھاس ہادیش سے لگ آئی ہے زید اس کا مالک ہے یا نہیں؟ اور اس گھاس کی بیج و شر اور اجارہ کس کا ہے یا نہیں؟ زمین کی شریف کی حدیث جو باب فی بیع فضل امام میں مذکور ہے اس پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں وکذلك حکم الکلاء الا ان یعمیہ الوالی پس یہ معاملہ اگر وہ ثابت ہے یا نہیں؟ چنانچہ افراد حمایت ہوئے پر ان امام کا یہ قول روایت کرتا ہے، وکذا لو حقیق حول روضہ وھاھا فلا یبات حتی یثبت القصب صار ملکاً لیس کلام محدث اور فتح القدیر سے زید کو ملک ہو یا نہ ہو نہ طبع نہ کتاب ہے یہ صحیح ہے یہ نہیں "یونوا تو جوال محمد المستغیر مسکن بدرہہ" فقہن اسلام اور مرقہ مرقیہ

(جواب ۶۱۰) کہہ لیں اور اگر گھاس سہاگہ الیٰ اصل ہے تو اس ملک زمین میں ہو یا غیر مملوک میں لغیرہ علیہ السلام ارض شوکا، فی الثلث الماء، والکلاء والنذر (تکفایہ) ولی رواية الطبرانی المسلمون شوکا، فی الثلث النخ (شمسی) وہاں کر ملک زمین میں کوئی بی بی وہ سرگرمی نکالے اور اس کی بی بی وہ سرگرمی نکالے تو انہما کے نزدیک ملک ہو جائے اور اس کی بی بی وہ سرگرمی نکالے تو انہما کے نزدیک پانی دینے کی حیثیت نہ رہے اس میں مالک نہیں ہوتا، وهو محارر القدوری کہہ لیں صورت ملک کے لئے حیثیت یعنی اپنے قبضے میں کر لیا ہوا ہے اور پانی یہ ان کے نزدیک حیثیت نہیں جس ان دونوں کے قول پر گھاس نکالتے لینے سے مملوک ہوگی لہذا ان امور الماء بالاستقاء فی بیع الکلاء یقطعہ جاز حیثیۃ بعد لانہ بملک ملک انتہی (فتح القدیر) وہاں سرگرمیہ بدقی اور وہی گھاس کے نو: اور اس کے لئے بعد ہمساک متصرف ہے کسی کے بیویہ بھی مملوک ملک کے لئے کافی نہیں رہی ہے امام ربیع کی بقول سوال مہررت تو اس میں بھی ہمارا وہاں لکھتے اس امر پر امام ربیع کہہ لیں کہ انہما میں اس کے فعل کو یکسر فعل ہو اور کلام ہے کہ سرگرمیہ بدقی کا انہما میں کو یکسر ظل نہیں ہے اور والی یعنی سلطان کا مملوک مستثنیٰ ہے کیونکہ عدوت اہل کے لئے ہے جس میں وہ مسلمین کا فائدہ نہ اٹھاتا ہے امام ربیع

اور گھاس کی بیج و شر امام ربیع

(سوال) شیش غیر مملوک زمین ہے انکس یا اندازہ کر کے فروخت کرنا درست ہے یا نہیں؟

(جواب ۶۱۱) گھاس زمین میں اگر خود کی ہو تو ان کی بی بی زمین میں گئے ہوئے ہوں گے انکس بی بی مملوک بیع الکلاء و احارۃ وان کان فی ارض مملوکۃ الخ (ہندیہ ص ۱۵۹ ج ۳) اور

والرباب والقانون والمعز والصح و سائر المعازف والا و ترفيه حرام (مجموعه فتاوى مولانا لکھنوی ص ۲۵۶ ج ۲) ای طرح خوش انان یا خوشہ رت نہ لکون کاکائیات وکون کا متاجر قوامہ
خدا را اصول نہ پہنچی کے متعلق کاتبین سنا حرام ہے۔ وفي السراج۔ و دلت المسئلة ان الملاهي
كلها حرام و يدخل عليهم بلا ذنبه لا تكاد السكر فال ابن مسعود صوت النهير والغناء يبين
الافتقار في القلب كما يبين انماء النبات (در مختار ۳)۔ نقلت و في المناظر حافية عن العيون ان
كان السماع سماع القرآن والموعظة يجوز وان كان سماع غناء فهو حرام با حصاص العناء (رد
المحتار ۱۰ ج ۳) و قيل ان تغني وحده لئلا تدفع الوحشة لا بأس به و به اخذ السرخسي
وذكر شيخ الاسلام ان كل ذلك مكروه عند علماءنا (رد المحتار ج ۳) فان في المناظر
الاعلام اذا بلغ مبلغ الرجال ولم يكن سببها فحشه حكمه الرجال وان كان صبيحا فحكمه
حكم النساء الخ (رد المحتار ص ۲۹۸ ج ۱)۔

نیوٹرمائی حریم ہے۔

[illegible]

۶۔ ضمیر ہے اس سے ہم کو آگاہ کیا گیا۔ المصطفیٰ (ع) ۱۹ محمد نے یہ دعویٰ (بازر اہل کتبوں، ص ۱۱) و سوال
۲۵ ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۹۰۲ء کی ۱۳۱۲ھ

(جواب) اگرچہ مفتی صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ اگرچہ کہ جس نے جو ہے تو تہاں کو ان کے مقبول نہیں ہوتی جو مسجد کے قریب ان کے وقت اور جگہ کی غلط فہمیوں کو لپٹا بیٹھ کر کہہ رہا ہو۔

کوئی لیلی سا نہ پالا ماہ رو
 پھر فرشتوں نے شعیب مصطفیٰ
 سامنے لا کر کے مجنوں سے کہا
 دیکھ ان کو نور سے اسے نیک ذات
 واسطے ان کے بنی کل کائنات
 یوں مجنوں اور کچھ سمجھا نہ میں
 ہاں مگر آنکھیں تو لیلی کی ہیں

(۲) گراموفون کے ریکارڈوں میں قرآن پاک کی آیتوں اور سورتوں کو بھرنا اور قرأت کرنے والوں کا قرأت کر کے اس کی فیس لینا اور ان ریکارڈوں کا سننا رکھنا خریدنا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) کسی واقعہ کو خود وہ فرضی ہو یا کچھ اصلیت ہو ذرا مدہ بنانا اور سینکڑوں اور تھیسڑوں میں تماشاکرنا یا گراموفون کے ریکارڈوں میں بھرنا پھر اس قسم کے ڈراموں کا نام "شان اسلام" یا نور وحدت یا اور اسی قسم کے مقدس الفاظ میں ان کا نام رکھنا جن سے مذہبیت کا اظہار ہوتا ہو جائز ہے یا نہیں؟

(۴) گراموفون کی حیثیت ان باتوں کی ہے یا نہیں جن کا شہر آلات فنا و سرور میں ہے؟
 المستفتی نمبر ۲۸۴ محمد احسان الحق (بہار حج) ۲۸ محرم ۱۳۵۳ھ ۱۳ مئی ۱۹۳۳ء (شائع شدہ اخبار سر
 روزہ المصطفیٰ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۳۳ء)

(جواب ۲۴۷) گراموفون میں قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کو بھرنا جائز ہے کہ اس میں اللہ کی مقدس کتاب کی توہین ہے اور قاری کو اس غرض سے قرأت کر کے اس کی اجرت لینا حرام ہے ان ریکارڈوں کو خریدنا اور استعمال کرنا بھی جائز نہیں گو ظاہر یہ قرآن پاک کی قرأت کو سننا سنا ہے لیکن یہ طریقہ استعمال قرآن کے احترام کے منافی ہے اور چونکہ عام طور پر گراموفون کا استعمال لمبہ اور تفریح کے لئے کیا جاتا ہے اور اس کی مجالس غنا عام تماشائیوں اور ہر قسم کے بے باک آدمیوں کی مجالس ہوتی ہیں اس لئے اس بات کا حکم بھی عام آلات غنا کا حکم ہے اس بنا پر واقعہ مذکورہ جو ایک فرضی ڈرامہ کی صورت میں ترتیب دیا گیا ہے توہین مذہب اور توہین انبیاء کا ایک موقع ہے (اگر واقعی ہوتا تو مجنوں کے جنوں کے ماتحت قابل درگزر ہوتا لیکن اب تو ماننے والے کا مقصد یہی ہو سکتا ہے کہ وہ مجنوں کے عشق کی آڑ لے کر مگر تکبر سوال قبر حضرت حق کے محاسب محشر وغیرہ معتقدات اسلامی کا مذاق اڑائے اس لئے مسلمانوں کو ایسے ریکارڈوں کے خلاف قوی احتجاج کرنا چاہیے۔ محمد کفایت اللہ

(۱) وفي السراج و دلت المسألة ان الملاهي كلها حرام (الدر المختار مع الرد ۳/۴۸۸) قلت و يظهر من هذا ما كان دليلاً للاستحسان بغيره (رد المختار مع الدر ۲/۲۲۶) والا سبها بالنبي من الشرائع كلف (الدر المختار مع الرد ۴/۷۴/۵)

پڑنا باجہ ہر مومن کو غیر واجب ہے کسی کے حکم میں ہیں۔

(سوال) پڑنا یا نہ پڑنا کتاب باجہ یا غیر ترقی یافتہ باجہ جانے والے منہ لگا کر جہاد جانتے ہیں تو اندر ہی اندر کچھ راگ بھی گاتے ہیں اس قسم کا گانا جو باجہ کے اندر گایا جاتا ہے گانا تصور ہو گا یا محض نایق گانا جیسا کہ طوائف وغیرہ نایق گانا کرتے ہیں یہ نایق گانا تصور ہو گا محض باجہ مثلاً یہ مومن ستر سارنگی وغیرہ انگلیوں سے بجاتے ہیں اس میں بھی کچھ گانا جانے والے اشارات انگلیوں سے جاتے ہیں گواہی گانے کو عوام بغیر منہ سے گانے نہیں سمجھ سکتے ممکن ہے ماہر موسیقی سمجھتے ہوں ایسے گانے جہاں باجہ کے اندر ہی اندر گائے جاتے ہیں باجہ گانے کے حکم میں سمجھے جائیں گے یا نہیں اور خوش الحانی گو سے مرد بغیر باجہ یا جو باجہ کے ساتھ نعت مناجات قولہ وغیرہ گانے تو جائز ہے یا نہیں؟ المصنفی نمبر ۷۸۷ حاجی عظیم الدین (دارنول) ۵ ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ ۲۹ فروری ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۵۶) باجہ کے اندر جو گانا گایا جاتا ہے وہ وہ قسم کا ہے ایک تو کراسوفون کے ریکارڈوں کا گانا ہے یا ریڈیو کا یہ گانے کا حکم رکھتے ہیں اگرچہ اصل گانے سے من کی حقیقت مختلف ہے مگر حکم ایک ہے دوسرے وہ گانے جو کسی قوم کے حامل اور اقل نہیں ہیں بعد باجہ کی تہذیب سے الفاظ پیدا کئے جاتے ہیں وہ عام طور پر سمجھے نہیں جاتے موسیقی سے مناسبت رکھنے والے لوگ ہی انہیں سمجھ سکتے ہیں وہ گانے کا حکم نہیں رکھتے بعد باجہ کا حکم رکھتے ہیں۔ وہ مومن ستر سارنگی اس دوسری قسم میں داخل ہیں بڑی عمر کے مرد اور خوش الحانی سے بغیر رعایت قواعد موسیقی کے جائز صحیح معنوں کے اشعار پڑھ لیں اور مجلس بھی مجلس لہو، لعوب نہ ہونے والے بھی ہل دل ہوں قویہ سراج ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ!

گراسوفون باجہ ہی ہے اس میں قرآن پھر ناجائز نہیں۔

(سوال) دونو گراف جو مشہور عام باجہ ہے جس میں ریکارڈ بجائے جاتے ہیں اس کا پلانا اور سننا جائز ہے یا نہیں؟ ریکارڈوں میں نعتیہ نظمیں اور کلام ربانی کے رکوع جو بجائے اور سنائے جاتے ہیں ان کا سننا کہیں تک جائز ہے المصنفی نمبر ۷۹۱ سلامت احمد (علی گڑھ) ۸ ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ ۳ مارچ ۱۹۳۶ء

(جواب ۲۵۳) گراسوفون باجہ ہی ہے اور اس کو پلور لہو لہب کے ہی استعمال کیا جاتا ہے اور اس میں قرآن مجید کا پھر پلور سننا ناجائز ہے (مگر تا اس لئے ناجائز ہے کہ ریکارڈ جس پر قرآن مجید پھر اچانے اس پر کوئی کنٹرول نہیں ہو سکتا کہ وہ کہیں اور کسی کے قبضے میں جائے گا اور مشین کے بجو جانے سے آواز اور قرأت کے بچونے کا ہر وقت خطرہ ہے اور رسالت ہر مسئلہ کیز حد تک پہنچ جاتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ!

جس باجہ بچاؤ وہاں قرآن پڑھنا جائز نہیں

(سوال) جنس پباج جایا جائے وہاں فقہ ہانزبہ نہیں فونوٹراف سٹائی کوئی آیت فونوٹراف میں پڑھیں
ہائے غرض دفعہ و اما کے برائے اس کو جائز فرماتے ہیں اگرچہ مرے اور جائز فرماتے تو کیا صحیح ہے؟

المفتی نمبر ۲۹۹: تسلیم کر لیں صاحب مطلق کو جواب ۲۸ ص ۵۵۵ نمبر ۱۰۱ ص ۱۹۳

(جواب ۱۹۵۷) ہاں ہی ہے۔ قرآن مجید پڑھنا ہی درست نہیں فونوٹراف میں کوئی چاہا تو اس سے
درستی آئے تو تو اس کا سن لینا یہاں ہے۔ الحمد للہ تعالیٰ تعالیٰ

(۱) سماع اور غنائ میں فرق

(۲) مزاروں پر جو گیت گایا جاتا ہے ناجائز اور حرام ہے!

(سوال) (۱) سماع اور گائے میں کیا فرق ہے اور کون سا جائز ہے؟ اگرچہ نہیں تو کس لینے (۲) اکثر
جٹوں اور لوہیہ لہو کے مزاروں پر گائے جاتے ہیں اور جٹوں کے مزاروں میں پورے سازوں کے ساتھ گائے آتے ہیں
جائز ہے کیا یہ جائز ہے کہ تو اس نے "المفتی نمبر ۱۳۶۹ فقہ فقہی مذہب صاحب (مکتور
نہت ۲۴ اربع الاول ۱۳۵۹ ص ۲۲ شیخ ۱۹۳۷

(جواب ۲۵۸) (۱) سماع کے معنی سننے کے ہیں اور غنائ میں اس سے مراد گانا منع ہوتا ہے اور غنائ کے معنی
گائے کے ہیں پس سماع گائے کو اور غنائ گائے کو کہتے ہیں (۲) مزاروں پر اور مثلاً کے مزاروں پر جو گائے
سازوں کے ساتھ ہوتا ہے یہ ناجائز ہے اور غنائ حرمت میں ملانہ محققین کے اندر اختلاف نہیں ہاں ہاں
مزار میں بعض علماء مباح قرار دیتے ہیں مگر ہر امت کی بہت سے شرائط ہیں جو عام طور پر مجاہد غنائ سے
نہیں جاتے اس نے عموماً محاسن غنائ محال سماع ناجائز ہوتی ہیں۔ الحمد للہ تعالیٰ تعالیٰ

سینہ دیکھنا جائز نہیں

(سوال) سینہ ظہر آن کل معلومات ہم پہچانے کا ایک بھڑکے ذریعہ ہے اس کے ذریعہ آسانی سے تاریکی
واقعات دیکھنے میں آتے ہیں بغیر فیاض معصوم میں اضافہ ہوتا ہے دور دراز ممالک کی یہ نہیں تک ہم پہچانے
بھی نہیں سکتے کہ سکتے ہیں تو کیا ہم اس کو بھڑکے "سنان" ہونے کے دیکھ سکتے ہیں ہماری مراد پیش سینہ اور
بے شک اخلاق سوز قصوں سے نہیں ہے۔ المفتی نمبر ۱۳۴۹ محمد فضل اللہ صاحب (مکتور نہت)
(جواب ۲۵۹) سینہ اگر اخلاقی سوز ہو رہے حیاتی کے منظر سے خالی نہ اور اس کے ساتھ گائے جائز نہ

۱: "فرا القرآن علی صورت العاد والفصیح یکفر لا متحافہ وادب حرث الا لا یفر فی مثل هذه السجاس والمجلس
الای اجتماعاً قد لتعاد والافص لا یفر اذ الفرات کما لا یفر فی البیع والکائنات لانه مجمع السیطان والذی مزارین علی
عمره حدیث ۳۳۸۶

۲: "وہ قطعاً متسوقہ واما حرہ لا یجوز اقتصاد والجنوس الہیہ میں فہم لم یعمل کذا لک واصل ام لا حصہ فی
رمع: "رد المحتار مع الفہم ۳۴۹۶

اگر نہ ہو تو فی حد ذاتہ مباح ہو گا لیکن ہمارے علم میں کوئی فلم کسی نہ کسی ناجائز امر سے خالی نہیں ہوتی۔ ۱۱۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لا دلی

معاہدہ کی پاسداری ضروری ہے

(سوال) زید ایک سرگرد و قوم ہے اور وہ سب راہروں کے روز و شب سے عہد لیتا ہے کہ شادی کے موقع پر سب خرافات کو منہدم کر دو اور خود بھی سب کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے اقرار کرتا ہے کہ میں اس ناجائز کام کو ایسے موقع پر نہیں کروں گا یہ عہد بھی۔ بعض علماء سے فتویٰ طلب کرتا ہے کہ اگر شادی کے موقع پر وصول ہو جایا جائے تو کوئی گناہ لازم آتا ہے یا نہیں مکتیان بناو نے فرمایا کہ کیا اور گناہ بھی کرتے ہو کہ نہیں حدیثی اس نے اپنی شادی پر وصول چلیا بلو جو دیکھ پہلے اقرار کر چکا ہے کہ میں بھی بدعات سے دور رہوں گا آیا ایسے شخص پر کوئی شرعی جرم ناکند ہو تا ہے یا نہیں اور اس نے دماغ بھی کر لی تھی۔ المستفتی نمبر ۱۵۱۹ امر ارج الدین معظم مدد رسہ نعمانیہ (مکتان) ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۲۲ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۶۰) اگر معاہدہ میں وصول نہ جانے کا صراحت ذکر کیا تھا کہ وصول نہیں چاہوں گا تو وہ تک وصول جانے سے معاہدہ کی خلاف ورزی ہوتی اور وہ گناہ کار ہو اور اگر صراحت وصول نہ جانے کا ذکر نہیں تھا اور پھر وصول اس طور پر چلیا کہ اس کو ناجائز نہیں سمجھا تو معاہدہ شکنی کا الزام ماحدہ ہو گا مثلاً اعلان کے لئے نکاح میں دف جانے کا ثبوت ہے اور اس نے دف نہ ہونے کی صورت میں وصول کو دف کے قائم مقام سمجھ کر چلیا تو اس کی گنجائش تھی اس صورت میں معاہدہ شکنی کا الزام نہ ہو گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لا دلی

فریقین میں سے صرف ایک فریق کو انعام دے سکتے ہیں

(سوال) فٹ بال کھیلنے والے دو فریقوں میں سے فقط فتح پانے والی جماعت کو بلور انعام کے کوئی چیز کوئی شخص دے تو ایسی صورت میں یہ کھیل کیا شرعاً ممنوع ہے۔ المستفتی نمبر ۱۵۲۳ خواجہ عبد المجید شاہ صاحب (مکتان) ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۲۲ جون ۱۹۳۷ء

(جواب ۲۶۱) صرف ایک فریق کو انعام دینا جائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لا دلی

گا بجانے سے گھر میں خیر و برکت اٹھ جاتی ہے۔

(سوال) سنا گیا ہے کہ جس گھر میں کثرت سے گا بجانا پڑے اس انسان اور بزرگ اور موقون ہا جو نور ہو اس گھر کی خیر و برکت جاتی رہتی ہے۔ المستفتی نمبر ۱۵۳۶ محمد یوسف بارہوری (دلی) ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۲۸ جون ۱۹۳۷ء

(حواص ۶۶۶) ہاں یہ صحیح ہے کہ کلامی طور خصوصاً ایسے گانے جو شریعت اور اخلاق شریفہ کے خلاف ہوں غیر عزت کو رانگ کر دیتے ہیں۔ فی رد المحتار قال ابن مسعود رواہ فی السنن موصوفاً الی السبی ینطق باللفظ ان الغناء یبیت النفاق فی القلب یعنی گانا دلوں میں نفاق پیدا کرتا ہے۔۔۔ محمد نظامت اللہ کائنات رحمہ اللہ

(۱) جلوس میں وصول باجے وغیرہ جائز نہیں

(۲) رند یوں کاناچ کرنا اور ایسی مجلس میں شرکت حرام ہے

(۳) جو نام رند یوں کاناچ دیکھے وہ فاسق ہے اور اس کی امامت مکروہ ہے

(مسائل) (۱) برات کا وہ جنوس جس میں زھول دھاکے کے ساتھ بندوں کی طرح جھنڈیاں پر لٹکے ہوں شریک ہونا کیسا ہے (۲) جس شادی یاہ میں یک مسلمان زھول دھاکے کے علاوہ رند یوں کاناچ بھی کرانے میں شادی میں شریک ہو کر کانا، شرعاً کیسا ہے (۳) آپ حافظ جس کو ہمہ دانی کا بھی دعویٰ ہے لیکن مذکورہ بالا قسم کی شادیوں میں شریک ہونا اس کا یہ فعل شرعاً کیسا ہے (۴) ایک شخص جو مسلمانوں کا امام ہے بچکانہ نماز کے علاوہ جمعہ وعیدین بھی پڑھاتا ہے اور مذکورہ بالا قسم کی راکوں میں بے باکانہ شریک ہوتا ہے رند یوں بے نیج دیکھتا ہے ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنی شرعاً کیسا ہے (۵) آپ معلم نوٹہ کورہ یا اسفلت رکمناب ایسے معلم سے مسلمانوں کو تعلیم دلوانا اور کاناچ کرنا شرعاً کیسا ہے (۶) کیا ایک معلم کے لئے شخص کو سیدہ رہا ہے، ہوا نوٹہ کے بدلے میں اگر مذکورہ بالا قسم کی رنگ دلیوں میں خود اور اپنے طلبہ کو شریک کرنے کی شرعاً ممانعت ہے (۷) کیا اسلامی مدرسے کا کوئی ناظم مذکورہ بالا جلوس میں شرکت کے لئے طلبہ اور اساتذہ کو مجبور کر سکتا ہے اگر کرے تو شرعاً اس کا یہ فعل کیسا ہے (۸) مذکورہ بالا جلوس میں شریک نہ ہونے والے مسلمان کو برا بھلا سننا اور کسی نہ کسی طرح پریشان کرنا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے۔ المسطیٰ نمبر ۱۶۲ مولوی عبد الغنی صاحب ندوی (مطلع چہارن) ۱۳ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۲۲ جولائی ۱۹۳۷ء

(حواص ۶۶۳) (۱) ادا کے ہوتے ہیں وصول باجے بن اور بندوں کے مشابہ ہوتے کانا، جائز ہے اور ایسے جلوس کی شرکت بھی ناجائز ہے (۲) رند یوں کاناچ کرنا بھی حرام اور اس میں شریک ہونا بھی حرام (۳) ہر مسلمان کے لئے ایسے جلوس اور مجمع کی شرکت مجاز ہے اور مولوی حافظ کے لئے اور

زیادہ رہا ہے (۴) جو امام اتنا ہے کہ ہو بہو عمل ہو کہ رند یوں کاناچ دیکھے اور ایسے مجالس میں شریک ہو وہ فاسق ہے اور اس کی امامت مکروہ ہے (۵) نیمو نمبر ۳ (۶) شخص ملازمت اور روپ کی خاطر خدا کی محبت

کار کا کتاب جائز نہیں نہ معلوم کو نہ طلب کو (ع) نمبر ۶ کا جواب اس کا بھی جواب ہے (۸) ایسے ناجائز جلوہ سوزی اور جلوہ سوزی سے بچنے والے مسلمان پابند شریعت ہیں انکو پریشان کرنا اور تکلیف پہنچانا حرام اور گناہ ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ اولیٰ

سالم اور مر امیر کو حلال سمجھنے والا قسق ہے

(سوال) جو شخص سالم مر امیر کو حلال و جائز سمجھتا ہو اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے۔ المصنفی نمبر ۱۶۳۹ مر امیر صاحب (جنوبی افریقہ) ۸۹ ایڈیڈی ۱۳۵۵ھ ۷ جولائی ۱۹۳۳ء
(جواب ۲۶۴) مر امیر مفتاح خزائن حرام ہے اس کو حلال سمجھنے والا قسق ہے۔ (۱) استماع الصلاہی معصیۃ محمد کفایت اللہ کان اللہ اولیٰ

باجد 'مونوگراف' وغیرہ جو لوگوں کے لئے استعمال کئے جاتے ہوں حرام ہیں
(سوال) باجد جلا و سنا کیسا ہے اور کون سی قسم کا باجد اس کے لئے کون سی قسم کا حرام اور منع ہے ایک باجی صاحب کہتے ہیں کہ مونوگراف باجد حضور کریم ﷺ کے ذمہ میں تھا لہذا ہم اس کو حرام نہیں کہہ سکتے۔ المصنفی نمبر ۱۶۴۲ حاشیہ نامہ محمد صاحب (دہلی) ۱۹ شعبان ۱۳۵۶ھ ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۳ء
(جواب ۲۶۵) تمام باجے جو لوگوں کے لئے استعمال کئے جائیں جائز اور حرام ہیں اور کسی صحیح غرض کے لئے وقفہ اور طبع کا استعمال کیا جائے تو وہ جائز ہے مونوگراف بھی کسی قدر صحیح غرض کے لئے استعمال کیا جائے تو اس کے ریکارڈ میں کوئی ناجائز چیز نہ بھری گئی ہو تو جائز ہے مگر اکثری طور پر اس کا استعمال دو لوگوں کے طور پر ہی کیا جاتا ہے، محمد کفایت اللہ کان اللہ اولیٰ

ڈھول بجانا کتب جائز ہے۔

(سوال) منادی خلعت میدر آہد میں رہتا ہے دن جانے کا اتفاق ہو لوہاں عید کے دن صبح کو اس طریقے سے جلوہ نکلتا ہے سب سے پہلے ذمہ لیا جائے اور غیرہ بجا جاتا ہے اس کے پیچھے مولود ڈھول مولود پڑھتے ہیں اس کے پیچھے ایک ٹھوڑے پر ایک مولوی صاحب کو سوار کر کے شہر کے مٹی کوچہ اور بازاروں میں سے پھر تاج پھر ان عید گاہ میں پہنچتا ہے عید کی نماز سے پہلے جناب بی نام محمد و صاحب سر ہندی نے لکھا وہ تجویز میں پیش کرتے کہ کوئی ایک فلسطین کے متعلق اور دوسری تجویز قند مرزائی کے متعلق دونوں تجویزیں سنا کر وہ نے لکھا کہ اس شہر کے لوگوں کا تو یہ التوم ہی مراد ہے حرام و حلال کی تیز نہیں سب سے پہلے دھول

کا ناجائز حصول وغیرہ ہر وقت ناجائز ہے

(سوال) آیت "مومنین دین دار ہوتے" وغیرہ سننا بھی نامحظا کرنا ہے یا کھ میں وہی بخوش اور اپنی طبیعت کے خیال سے لگایا ہو کہ اور وہ کان میں سخت گھپ کے لئے (گناہ) جہاں کہ ٹرور و پیش کے مولوں اور کانوں میں آیت مذکورہ ہونے کی وجہ سے لوگ حضرت یوسفؑ میں آئیں چاہیں اور ہمارے یہاں نہ ہونے کی وجہ سے اسے سمجھنے سے تہمت سے تہمت پر ہر اثر پر ۳۰ جواز ہے یا نہیں؟ المستطیع نہیں

۲۳۰۳ جب حاجی سلیمان کریم صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) ۱۹ رجب الثانی ۱۳۵۸ھ ۹ جون ۱۹۳۸ء

(جواب) (از نائب مفتی) آیت "مومنین دین دار ہوتے" مطلقاً ناجائز ہے اور ناجائز ہرگز کے ذریعہ کسی طرح کا فائدہ دینا ہی حاصل کرنا بھی جائز نہ ہوگا۔ مطلقاً مجاہدہ کنیز حبیبہ امہ سلیمان مفتی، نائب مفتی مدرسہ امینیہ (جواب ۲۶۷) (از مفتی القلم) آیت "مومنین دین دار ہوتے" استعمال تہدیتی فروغ کے لئے مہربان نہیں ہو سکتا۔ محمد کفایت اللہ کلان اللہ لا حولی

وف ہجائے کی منت والی حدیث شریف کی صحیح تشریح

(سوال) ایک مولوی صاحب نے ایک ابن نما کے آنحضرت ﷺ سے بھی باقی دیکھا ہے کہنے لگے ایک حدیث آنحضرت ﷺ کے حضور میں آئی اور کہنے لگی میں نے سنت ملی تھی کہ آپ صحت یاب ہوں گے تو میں آپ کے سر پر وف جلال کی لور ڈالتا ہوں آپ نے فرمایا تو اپنی صحت پوری کر اس سے ویسا کیا یعنی آپ کے سر پر وف جلال اور حاجی مولوی صاحب ایک من رسید و قری ہیں ۱۰۰۰ کے درمیان تم ہے علم بھی کافی رکھتے ہیں میرے آپ میں دوسرے دینے میں سال و سال ہر سید و صدر و درندہ روئے ہیں ملازمت بھروسہ بھی آپ کا نام نہ کرنا ہے دوسرے دن میں نے مولوی صاحب سے تھوڑی سی پوچھا کہ کیا کافے کو آپ شرمایا ہوا کہتے ہیں بھنے لگے نہیں نہیں، انہما اللہ کے معاملے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے (شاید یہ مطلب بھی ہو گا کہ جعفریہ راہ کے معاملہ میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے) میں نے پوچھا کہ انوں سے لولیا اللہ کا نام کرتے تھے کیا حضرت مہدی القور جیلانی کا نام کرتے تھے تھے لے گا تھے لڑی ملتے تھے کیا مولوی صاحب نے انوں سے بولے اس مضمون کی کوئی حدیث ہے؟ مولوی صاحب کا کہنا کہ آنحضرت ﷺ کی شان میں بے لوث نہ کیا نہیں مولوی صاحب نے جو کچھ کہا اس سے من پر کٹا کہ نہ ہو سکتا نہیں اور ان کو تو یہ لور تھوڑی الجھان کر کے ہی نہ ہوتے نہ کیا نہیں ان کے چیلے نہ ہر دست نہ نہیں۔

المستطیع نہیں ۲۳۸۵ قاضی زید مظفر علی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) ۲۵ ستمبر ۱۳۵۸ھ ۲۰ اپریل ۱۹۳۹ء۔

(جواب ۲۶۸) جس واقعہ کا مولوی صاحب نے ذکر فرمایا ہے اس حدیث مستدام احمد ص ۳۵۳ ۵ میں لور تہذیبی ص ۲۶۱ ج ۲ میں لور لور اور اس میں مروی ہے مگر ان سب روایات میں صرف یہ ذکر ہے کہ اس نے

انہ بجاتے وقت درود پڑھنا جائز نہیں

(المعینہ: مورد ۳ جوابی (۱۹۳۰ء)

سوال: دف بجاتے وقت دف بجاتے والے کو درود پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟
 (جواب: ۲۷۹) نہیں۔ (محمد کفایت اللہ کان الحدیث)

بندہ عفو جائز نہیں

(المعینہ: مورد ۲ جوابی (۱۹۳۰ء)

سوال: ایف باقی ہے اس میں موسم سرما میں جو لاسرکاری بند شام کو چاہے ہر اکثر لوگ شریعت
 میں نہ کر سکتے ہیں تو نماز عصر پڑھ کر وہیں جا سونے سنا کیسا ہے؟
 (جواب: ۲۸۰) مکروہ ہے۔ (محمد کفایت اللہ کان الحدیث)

قلم و یکتا ناول کا منظر گاہ جائز نہیں

(المعینہ: مورد ۱۳ جوابی (۱۹۳۰ء)

سوال: ایف غم کے قلم کے بارے میں کیا ہے؟ کسی میں غم کے سب سے بڑے حاجیوں کو خوف کرتے
 سنا گیا ہے یہ قصہ یکتا ناول کیسا ہے؟ (المعینہ: شہرہ حسن عبدالوہاب محمد - دہلی)
 (جواب: ۲۸۱) چاقو پھرنی قلم میں غم ہے، یکتا غم کے حور ہے ہوتا ہے قصہ سنا ناول حرام
 ہے اور قصہ میں اور قصہ ناول اہل سنت میں حرام میں ہے قلم ناول کے منظر کی بونانی دیکھنی دیکھانی
 سببہ جائز ہے۔ (محمد کفایت اللہ کان الحدیث)

بازار کا ماحول بیانی وغیرہ بیچنے کا حکم

سوال: بازار کا بیچنے کی تفریق دینا یا لینا یا کھانا یا کچن یا بیانی قصہ میں جو بیچنے کی جگہ کرنا
 یا کھانا یا کچن پر ہوتا ہے اور بیچنے کی کوئی چیز یا کھانا یا کچن کی شریعت و اہل سنت جائز ہے یا نہیں؟
 (جواب: ۲۸۲) بازار کا بیچنے کی تفریق دینا یا لینا یا کھانا یا کچن یا بیانی قصہ میں جو بیچنے کی جگہ کرنا
 یا کھانا یا کچن پر ہوتا ہے اور بیچنے کی کوئی چیز یا کھانا یا کچن کی شریعت و اہل سنت جائز ہے یا نہیں؟

۱. (مراۃ المفکرین علی سبب الدماء والخصیبت بکفر ۹ مستحقان وانت القرآن علی لا یجوز علی حدیث صحاحین علی شیعہ)
 ۲. (مراۃ المفکرین علی سبب الدماء والخصیبت بکفر ۹ مستحقان وانت القرآن علی لا یجوز علی حدیث صحاحین علی شیعہ)
 ۳. (مراۃ المفکرین علی سبب الدماء والخصیبت بکفر ۹ مستحقان وانت القرآن علی لا یجوز علی حدیث صحاحین علی شیعہ)
 ۴. (مراۃ المفکرین علی سبب الدماء والخصیبت بکفر ۹ مستحقان وانت القرآن علی لا یجوز علی حدیث صحاحین علی شیعہ)
 ۵. (مراۃ المفکرین علی سبب الدماء والخصیبت بکفر ۹ مستحقان وانت القرآن علی لا یجوز علی حدیث صحاحین علی شیعہ)
 ۶. (مراۃ المفکرین علی سبب الدماء والخصیبت بکفر ۹ مستحقان وانت القرآن علی لا یجوز علی حدیث صحاحین علی شیعہ)
 ۷. (مراۃ المفکرین علی سبب الدماء والخصیبت بکفر ۹ مستحقان وانت القرآن علی لا یجوز علی حدیث صحاحین علی شیعہ)
 ۸. (مراۃ المفکرین علی سبب الدماء والخصیبت بکفر ۹ مستحقان وانت القرآن علی لا یجوز علی حدیث صحاحین علی شیعہ)
 ۹. (مراۃ المفکرین علی سبب الدماء والخصیبت بکفر ۹ مستحقان وانت القرآن علی لا یجوز علی حدیث صحاحین علی شیعہ)
 ۱۰. (مراۃ المفکرین علی سبب الدماء والخصیبت بکفر ۹ مستحقان وانت القرآن علی لا یجوز علی حدیث صحاحین علی شیعہ)

تجدید پڑھنے سے سامعین پر تجدید تلاوت فرض ہوتا ہے یا نہیں۔ المسطفی نمبر ۸۵۵ بحبت حسین شاہ
(مطلعہ دہلی) ۲۰۱۱ء محرم ۱۴۳۲ھ ۳۱ مارچ ۱۳۹۵ء

(جواب ۲۸۷) (۱) ایذا و تکبر (آلہ منہر الصوت) ج ۱، ۲ میں تیسرے اور خطبہ فی قوالہ بلند کرنے کے لئے
جائز ہے قرأت قرآن مجید کو اس سے محفوظ رکھنا چاہیے۔

(۲) ایذا و تکبر اور ریوڑ کے ذریعے آیت تجدید سننے کے تلاوت کا تجدید لازم ہوگا تو کون کونسا رکوع
نہ ذریعہ سے آیت تجدید اتنی بات تو تجدید تلاوت لازم نہ ہوگا۔

(۳) کرد و فون میں قرآن مجید بحر ہا و سناجہ فرمیں، اس میں آیت تجدید سننے سے تجدید تلاوت بھی
لازم نہیں ہوتا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔

ایذا و تکبر اور ریوڑ وغیرہ پر تجدید تلاوت سننے کا حکم

دسواں، جناب مفتی صاحب کافوقی نمبر ۸۵۵ نظر سے کرا اس میں مفتی صاحب نے مطالبہ واضح بیان
نہیں فرمایا۔

(۱) اصل غلطی نقلی تحریر میں فرمائی گئی تھی رقم میں فرمائی کہ حوالہ سب تحریر فرمائی۔

(۲) آلہ منہر الصوت کی تحقیقات تحریر میں فرمائی اس سے کیا مراد ہے اگر وہ حقیقت یہ قرأت نہ ہو
عبادت ہے تلاوت سے دونوں کا نعم ایک دہا چاہیے اور ایذا و تکبر میں خطبہ اور تکبیر جائز ہے قرأت بھی جائز
ہوئی چاہیے آیت ہی صورت کا تراز ہے تاکہ قرأت کے ایک خطبہ خطبہ اور تکبیر کے۔

(۳) ریوڑ کے ذریعے سے آیت تجدید سننے سے تلاوت کا تجدید کیوں لازم ہوگا اگر تجدید معتبر اور لازم ہو تو
ریوڑ کو آلہ قرأت بتانا صحیح ہو اگر ہم اس کو صحیح مان لیں تو کئی قسمی لازم آتی ہیں مثلاً یہ کہ آلہ استعمال کرنا
شرعاً نہ ہو سب جیسے کہ مدیدہ، نور و میں واقعہ قرآن یہ وہاں کہ انہ جھٹکا لیا قدم الملبیہ و کان یوخر
الصوت لارادہ و بعد علیا لارادہ احرى فتساووا فی انہ یضربوا علامۃ یعرفون بہا رفت الصوت
فقال بعضهم نثرۃ النغمس فقال بئذ هو للمصارى وقال بعضهم النور وهو البوق فقال یخفون
للپیود انتہی

(۴) صوت کی قرابت فرما کر بائیں اشارہ کون سا صوت معتبر ہے آیا مطلق صوت یا وہ صوت جس سے تلفظ اور
بہ المعاصل ان المواقف لفظ حرف و صوت و نفس لا یتحقق الکلام الا بالحرف ولا یتحقق
الحروف الا بالصوت والنفس والمخارج۔ پھر فرماتے ہیں مصنف علام الحروف کفیفہ
بعرض للصوت المعتمد علی المخارج فالکفیفہ ہی اعتماد الصوت علی المخارج۔ پس
آیات مطلق صوت سے حاصل نہیں ہوتی اور مطلق نفس سے اس لئے کہ نفس ہوائے مطلق چنانچہ
فرماتے ہیں فان النفس المعروض بالفرع ای هو الهواء الذی عرض علیہ الفرع یعنی ان الفرع

تصدی نہیں ہوتی تاہم قرآن پاک کو اس احتمال سے بھی نہ ناپا جائیے اگر یہ فائدہ نظر نہ ہو تو اسے پیشگیر کے اندر خطبہ اور قرآن کا نظم پڑھائیں۔

مدنی اور فوٹو گراف کا غلبہ کل جہاں یہ فوٹو دھونے کی چیز نہیں بلکہ صدی تو قبل کی ہے۔ دست اور فوٹو گراف میں رکھ دینے سے یہ جدید تو آنکھ سے جس وقت تھرتی یا شکمہ کا مٹس پتہ نہیں دیتا۔ مدنی میں بھی اصل تو اور مٹی کی قولا سے زمانی فاسد ہوتا ہے۔ خطبہ اور آیتیں کے کہ اس میں کوئی زمانی تبدیلی نہیں ہوتی۔

گرا موفوں میں قرآن مجید پھر بار بار سننا اس لئے ناپا جائے نہیں کہ وہ قرآن مجید کی نقل نہیں بلکہ در کوئی شے ہے۔ مگر جو لڑکی وہ یہ ہے کہ گرا موفوں آئے اور جب کے جو رہا استعمال کیا جائے تاکہ اور موقوفات مشین کی خرابی سے رکھ دیا کی آواز نہ دیتے خراب اور شکمہ خیز ہو جاتی ہے جس لئے قرآن مجید کا احترام اس کا مستحق ہے کہ قرآن پاک کو کلمہ جب اور شاید توہین کے معنوں رکھا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ محمد کفایت اللہ کان لہد لہ ولی

نماز اور خطبہ کے لئے لاؤڈ اسپیکر کا قلعہ

(سوال) مسجد جامعہ مدینہ منورہ میں نماز اور خطبہ کے لئے لاؤڈ اسپیکر کا لگا دیا جائے۔ یہ نہیں؟ جواب مسکت عطا فرمایا جلد کیونکہ بعض علماء یہ خیال فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ مختلف ہے۔ بعض المسئقی نہیں ۱۴۳۴ھ حکیم محمد میات خان دہلوی (میات دہلوی کو چہ علیماں شہر) نے ۲۳ مئی ۱۹۳۹ء

(جواب ۳۸۹) خطبہ اور دعا کے لئے اس کا استعمال ہائے نہیں لڑکی قرأت کے لئے استعمال کیا جائے تو کی اصول ہے ہاں مصرین جو موقوفہ میں کھڑے ہوئے ہیں ان کی قبولیت نہ کرنے کے لئے اس سے کام لیا جائے تو مصلحت نہیں۔ محمد کفایت اللہ کان لہد لہ ولی

لاؤڈ اسپیکر مسجد کے مینار سے پر لگانا

(سوال) اذان کی آواز دہر تک پہنچانے کے لئے مینار سے پر آد معبر الصوت یعنی لاؤڈ اسپیکر کا استعمال عند الشرح جائز ہے یا نہیں؟ المسئقی نمبر ۱۳۳۶ امام عبد الحمید صاحب (جنوبی افریقہ) ۹ دسمبر ۱۹۳۹ء ۱۳۵۹ھ ۲۰ مئی ۱۹۳۹ء

(جواب ۲۹۱) اذان کی آواز دہر تک پہنچانے کے لئے مینار سے پر لاؤڈ اسپیکر لگانا مباح ہے فقط۔ محمد کفایت اللہ کان لہد لہ ولی

تھیں۔ ہم انتہوں نے اسمانی تنظیم کو ترتیب سے اور ہر حد سنوں و قدر کے ساتھ نماز اُنی تھی اب صرف نکاش کی ہے قاعدہ کی یا سرکاری گزشتہ کے مکانی یا دعویٰ خوف سے ایسی عمدہ چیز کو کہ کائناتی تسلیم کو اور انیس لڑتی ہیں کہ آپ فرماتے ہیں کہ فی حد ذاتہ اس آدم جو کئی کوئی وجہ نہیں نیز جب کہ وہ اس طور پر معلوم ہے اور بار بار مشاہدہ کیے گئے کہ اس آدم کے عدم استعمال کے وقت ہزاروں ہند کائنات خدا سے جیسے ہوئے۔ یہ سمجھوں میں اپنی نمازوں کو خوف طریقت سے لڑائیں کر سکتے یعنی امام و مقتدی کے افعال و حرکات میں سخت اعتدال واقع ہو جاتا ہے اور ہم جو پر مقتدی اور احقر منہ بھیج کر یا تہجی نظر میں سے دوسرے مقتدیوں کے افعال و حرکات معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو سب سے بدحوہ یہ ہے کہ کائناتی ازالہ غیر دسے اور امام کی آواز کو موجب نفرت ہو سکتی ہے یہ کائناتی ازالہ کے وہی یا مکانی خوف سے احتیاطی کوئی صورت ہو سکتی ہے کہ قاعدہ سے انسان لڑتے نہ کیا کریں۔

اہل جب فی حد ذاتہ اس آدم میں ہوا کی کوئی وجہ نہیں ہے تو آپ یہ فتویٰ دے سکتے ہیں کہ نکاش و سرکاری غرض کی طرف سے احقر منہ حاصل کر لیا جاتا ہے اور نماز کے دس چندہ مسئلے کے لئے اس قسم کی احتیاط کچھ متعلق نہیں۔

دینا یہ کہ خطبہ عیدین میں اس کا استعمال مبارک ہے بلکہ جو کہ خطبہ وہ عطا میں بھی قرآن مجید کی آیتیں لائی جاتی ہیں کیا قرأت کلام اللہ کی آواز خطبہ وہ عطا وغیرہ میں جو کہ موجب نفرت ہے تو مضائقہ نہیں اور اس سے توہین قرآن اور ہمیں آتی سر نماز ہی میں قرآن کلام اللہ کی تائید بخوانے سے توہین قرآن ازم آتا ہے ؟ یہ تضاد کیوں جب کہ ایک ہی کلام اللہ کی آیتیں دو وقتوں میں پڑھی جاتی ہیں اور جب کہ نماز کی تکمیل کی تبلیغ کے لئے نماز میں اس کے متبرک واسوت استعمال کرنا موجب ہے تو ان ٹیکٹوں سے نماز خطبہ میں کیا فرق ہے۔ المستعفی نمبر ۲۵۶۰ کلام الشیخ خان (مترجمہ بطور) ۷ ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ ص ۱۳۰

دعویٰ ۱۹۳۳ء

(جواب ۲۹۳) ہو العوفی میں نے جناب کی دوسری تحریر پڑھی جس میں جناب نے میرے جواب نہ کو رد و ردیم شہادت و رد فرماتے ہیں پہلا شبہ یہ ہے کہ نکاش یا برقی سر سے خراب ہو جانے کا شبہ ایک وجہ سے اس وجہ کی آواز پر قرآن کو آواز اٹھانے کے ذریعہ اونچا کرنے کے عمل کو چھوڑا جس کا سنا اس کے متعلق غرض ہے کہ یہ بات غرض دینی اور فرضی نہیں ہے رسالت چش قہالی ہے اور خوش آنکھ ہے اس لئے قرآن اور نماز جسکی اہم عبادت میں اس سے اجتناب کرنا ہی اقرب الی الصواب ہے اور قرآن کی آواز تمام جماعت کو نہ پہنچے تو نماز میں کوئی نقصان نہیں آتا اور سر اشہ یہ ہے کہ خطبات میں بھی تو قرآن پڑھا جاتا ہے تو اگر خوف توہین قرآن موجب ممانعت ہے تو یہ خوف خطبات میں بھی موجود ہے اس کا جواب میں نے جواب سابق میں اشارہ دیدیا تھا کہ نماز اور خطبہ کا فرق ظاہر ہے مگر جناب نے اس پر غور نہیں فرمایا اس کے متعلق توضیحاً گزارش ہے کہ خطبہ میں قرآن قرآن اس معنی کے خلاف ہے احتیاطی ہے کہ خطبہ چاہے تو

اؤں پر پیکر کے ذریعے نماز اور خطبے کا حکم

(۱) جمعہ ۵ مہر محرم ۱۳۳۲ھ

(سوال) و بعد فان مسلمی بلدنا کلمہ یرون ان قراءۃ خطبۃ الجمعة بالمواد یوم من منصات اشاعة المبین لا سیمما فی هذا الزمان الذی ینساق فیہ طائفوا الحق من غیر المسلمین ان یطلعوا حقیقۃ الاسلام و تعلیماته الصادقة

(ترجمہ)۔ دوسرے شہر کو نبی کے مسلمانوں کا خیال ہے کہ دیکھو میں خطبہ بعد کا پڑھتا ہوں تبلیغ کی غرض سے ضروری ہے اور خاص کر اس زمانے میں جب کہ غیر مسلم لوگوں کی تلاش اور اسلامی تعلیمات حاصل کرنے اور اسلام کی حقیقت معلوم کرنے کا اشتیاق ہے المسعی سبب محمد سرکاری شعبہ کو نبی

(جواب ۲۹۹) نعم بجوز سماع الحظیۃ للجمعة و العیدین بالآلة تسمى لاؤڈ اسپکر لکھ لا بجوز سماع قراءۃ الامام فی المصلوۃ بحدہ الآلة فان امر القراءۃ الصلوۃ بما یحیط فیها غایب لا حیاط

(ترجمہ)۔ ہاں جہاں میرین کو خطبہ پڑھنا اختیار میں کتاب زبان عربی میں نماز میں امام کی قراءت سے آواز آتا ہے اور اختیار لگا دیا جائے نہیں ہے کیونکہ نماز کی قراءت میں امام کی قراءت سے آواز آتا ہے اور اس میں ضرورت ہے۔ محمد کلمات اللہ کا کلام اللہ۔ آمین

خطبہ نجی زبان میں پڑھنا اور خطبے میں ایذا دینا مکمل

(سوال) بعد و میرین کے خطبے صرف نماز میں خطبہ کامل قرآن یا محض عربی و محض اردو پڑھنا زبان ہے و نہیں اگر چاہئے تو بدعت است۔ بلکہ اگر استماع قراءت اللہ فی مصرعہ پڑھ کر سمجھنے ہوئے ہیں خطبے میں قرآن مجید اصوت استماعی کیا جاسکتا ہے؟ المسعی حاکم مسنون فی تمام الحی صاۃ بحدہ اشتیاق و علی

(جواب ۳۰۰) بھلا میرین میں سنت قدیرہ متواتر رہی ہے کہ عربی زبان میں یہ صحیح کر سکتے زمانے میں نجی ملک فتح ہوئے تھے اور انام کے حدیث اللہ دینی کے آواز پڑھو وقت زیادہ ضرورت تھی کہ ان کی زبانوں میں اکوہ اسلام کی تبلیغ کی جائے تمام صحابہ کرام اور تابعین عظام عوام و خواص مجتہدین نے بعد اور میرین کے خطبات کو جس عربی زبان میں رکھا اور نجی غیر عربی زبان میں خطبہ نہیں پڑھا تھا ایذا دینا اختیار کیا خطبہ بعد و میرین میں استماعی کرنا ہی ضرر مباح ہے کیونکہ یہ صرف قرآن اصوت عربی آواز بول کر کرنا ہے اگرچہ لیکن اس آواز کے اجمال میں امر کا از میرین آیا یا ہے کہ خطبہ عربی میں زبان بدل کر نجی زبان میں خطبہ پڑھا جائے تو پھر اس آواز کا استماع بھی اس سبب کی وجہ سے قاف مست کی مد میں: فعل ہو جائے گا محمد کلمات اللہ کا کلام اللہ۔

انبیاء، یحفظ من وافق خطہ اذناک رواہ مسلم۔ حضرت مولوی اس کے رد میں ہیں اور صحیح مسلم کی یہ حدیث شریف مستند اور وہ یہ کہ میں نہیں سمجھتا کہ اس کا شوق رکھتا ہوں۔

اس کو دائرہ وائیل و اعتراف خیال کا وضع کیا ہوا ہے اور وہ مزید ج بھی کہتے ہیں جیسا کہ مذکور تھا

ایچہ فرمیں ارشاد فرماتا ہے: واذکر فی الکتاب الدرس

اجواب ۴-۵ حدیث ۴۰۰ فی سوال تو صحیح ہے لیکن اس سے علم رجال کے جواز تعلیم و تعلم پر استدلال نہیں ہو سکتا۔ علامہ نووی نے تلمیذ مختلف العلماء فی معادہ والصحیح ان معادہ من وافق خطہ فیہو مبایع والطریق لنا الی معرفة ذلک والعلہ الیقینی بالموافقہ فلا یباح وقال عیاض معادہ من وافق خطہ فذلک الذی نجدونہ احسنہ مما یقول لا لانه یباح ذلک لمفاعله قال و یحتمل ان هذا نسخ من مریعہ وقال الخطاطی ہذا الحدیث یحتمل النہی عن هذا المخط وان کان علما لنبوہ فذلک النہی وقد انقطعت فیہی عن تعاطی ذلک قال النووی یحصل من مجموع کلام العلماء الاتفاق علی النہی عہ الان... النہی وکذا فی مجموعۃ الفتاوی نقلًا عن مرفوعة الصعود۔ فتبانیہ مشبہ ہے جس کی تعلیم سے منع کیا گیا ہے۔ جو علم بضروب اشکال من المخطوط والبقعۃ متواتر معلومہ نخرج حروفہا نجمع ونستخرج جملة فائزہ علی عوایب الامور وقد علمت انہ حرمان قطعاً واصلاً لا درس عند السلام النہی۔ کذا فی رد المحتار نقلًا عن الطحطاوی و فی الدر المنجہ و حراماً وهو علم الفسقہ والسعدۃ والتجہ والرمن و علوم الضانین والسحر و الکتابۃ الخ النہی و فی رد المحتار فیہو ضریعہ مسوخۃ و فی فتاویٰ ابن حجر ان تعلیمہ و تعلمہ حرمان اسد التحريم لما فیہ من ایہام الغوام ان فاعله یشارک اللہ تعالیٰ فی عیبہ۔۔۔ النہی پس جو شخص کہ اسے حق سمجھے اور اسے نہایت شہید، فی جہاد حق کرے اور فتوحات ماضیہ یا آئندہ کی خبر دے اس کے لئے ترابستہ مولا ہے نہ ہونے میں شبہ نہیں ہے جو ایمان رکھے اس کے حق میں بھی فتنا، نے نہ لایا ہوا ہے نہ پایا ہوا ہے۔

(۱) قرآن مجید سے قال: کاننا جائزاً فیمن

(۲) قرآن مجید اور مولوی کی جہت تائی کرتے والے کافر ہے

معاون، ایک کے لئے بجز وراثت کسی نے اتار لئے اول کا خیال ایک شخص کی طرف سے یہ ارفال کا نام ہے۔ نکالنے کی اور اسی شخص کا نام ہے جس کی طرف ایسا خاص کواسب ہونے ہو تو اس نے مسجد میں جانے کی جگہ کے چند ورق پھانک لئے اور ان پر پیشاب کر دیا (خود یا اللہ) اور کہنے لگا کہ قرآن مجید بھی جو جگہ

بولی نہ آئی، جس پر آپ نے شخص اسلام میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور ہو سکتا ہے تو کیسے؟
 جواب ۳۰۵: شریعت میں قابل اٹکانہ منع ہے اور اس کے منع ہونے کی دو نہیں ہیں اول تو یہ کہ ہم
 غیب نہ اسے مانو کوئی شخص یا نہ ممکن ہے کہ ہم مانو اٹکلے اور پھر جس کام کے لئے خدا نخواستہ کہیں وہ اس کی حرمت
 نہ فرمائیے جس کی اس شخص نے کی شریعت کے احکام کی خلاف ورزی کا ایک نتیجہ ہوتا ہے جو آپ نے
 ایک جس شخص نے کلام مجید اور مواہی کے ساتھ کسی مخالفت یا کسی رد کا فراتے لیکن نہ ایسا کافر کہ جسکی
 اسلام میں وہ ثابت ہو سکے بلکہ جدید توبہ سے وہ اسلام میں داخل ہو سکتا ہے مگر وہ قابل اٹکلے سے احتراز کرے
 چاہیے تاکہ اس نکال کر اس کے لئے اس شخص کی طرح نادر بھی ہو جس کا نام نکالتا ہے بھی
 نکالہ کرتا کریں اس شخص سے توبہ کرانے کے بعد ان کی نہی سے توبہ نہ نکالے۔

(۱) جاو کیا ہے

(۲) حضور ﷺ پر جادو کا اثر لکھا ہوا تھا۔

اسوال (۱) جادو کیا چیز ہے اور اس کا قرآن وحدیث سے ثبوت ملتا ہے یا نہیں؟ (۲) حضرت نبی کریم
 ﷺ پر جادو کیا گیا تھا؟ (۳) آج کتبہ کے جادو کی حقیقت ۲۰۰۰ سے اس کے اور کچھ نہیں کہ فریق
 مخالف کو ہم کے اندر جتا کیا ہے۔ نے جب ہر شخص سے کوئی کہہ دے کہ تمہاری زندگی کی کوئی امید باقی نہیں
 رہی امید کہ جواب سے مستفید فرماؤں گے المستغنی فیہ ۳۸۰ محمد سعید (دہلی) ۲۳۲۳ اشانی
 ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۹۳۵ء

جواب ۳۰۶: (۱) کرپہ ہر مکہ میں اختلاف ہے اور ان کی تعداد فی حق میں بھی تو ہے ہیں لیکن
 ان میں شبہ نہیں کہ اس سے عام طور پر جو سنی مراد لے جاتے ہیں وہ یہ ہیں کہ جو کام شیطان کی مدد سے
 ہوتے ہیں ان میں شیطان کا اقرب حاصل کرنے کے لئے ان کی خیریت چڑھائی جاتی ہے اور ان کا سوال
 کے آثار الہی ظاہر ہوتے ہیں وہ کام بارگھناتے ہیں۔ (۲) حضور اکرم ﷺ پر جادو کیا گیا تھا اور اس کا ثبوت
 از بھی ہوا تھا کہ حضور ﷺ نے اپنے ساتھیوں میں ایک قسم کی پریشانی لاحق ہو گئی تھی اور جو کام نہیں کئے تھے ان
 کے متعلق ایسا خیال ہوتا تھا کہ ان میں ایک قسم کی پریشانی تھی۔ (۳) جادو کی مختلف قسمیں ہیں ان میں شعبہ بازی اور تحریفی
 بھی داخل ہے بلکہ فجر کا ایک شعبہ بھی آخر نماز ہے معوذتین کا زور اور کے نہی کی غرض سے، واقعا اور
 نقد تعالیٰ نے اس کے ذریعے سے حضور ﷺ کو شفا عطا فرمائی تھی اور کیا یہ وہ بالورہ کا معجزہ

۱۔ فی حدیثی اور حجاز ان نعمہ و عبیدہ حراہ حدیدہ البحر یہ لہذا دمن، مہل العزائم ان لہا عہہ ہنا لہ حد تعالیٰ
 فی عہہ: مقدمہ رد المحتار مع الدر ۱۴۴۳ھ

۲۰۔ رد المحتار مع الدر ۱۴۴۳ھ، مقدمہ رد المحتار مع الدر ۱۴۴۳ھ، فان السحر حق عند وجہ رد
 ضرور و حکومت کما فی المحيط (رد المحتار مع الدر ۱۴۴۳ھ)

۳۰۔ فی روایت از حدیثی فی سحر سندہ الاعصار و سحر فی السی تکتلہ لہذا حہ فیل بالمعروف و احمرہ بدو ضعیف
 لہذا و فی سحر و دم سحر و کفی حاد، فی اثرات من امہ علیہ الصلاۃ والسلام یجلی الیہ فعل شی و نہ بعلمہ و
 بحرہ مضمون غی الخبیر بالضر لا یحل نظر فی الغفل و روح المعانی ۲۷۷۳۳۹۷۵ مکتبہ امدادیہ ملتان

غیر کی باتیں تانے والے فاسق اور انکی امامت مکروہ ہے

۱۔ سوال : مزید امام مسجد ہوتے ہوئے وکوں کو غیر میں غائب آئیے جاتا ہے اور کانٹن، غائب ہے ایسے مجلس کے متعلق شریعت میں معصوم کی نفی ہوتی ہے یا نہ ہو؟ اگر ہاں، تو ایسے سے اس مسئلہ کی توضیح فرمادیں۔ المستفی
نمبر ۱۵۲۰ سرای الدین ملتان ۱۲/۱۲/۱۳۷۱ھ تا ۱۳/۱۲/۱۳۷۲ھ جون ۱۹۵۳ء

۲۔ جواب : ۳۶۱۔ آئندہ کی خبر میں لوگوں کو گمان کثافت میں، انھیں ہے اور کثافت مرم ہے اور اس کا مرتب
فاسق، فاسق، مست مکروہ ہے۔ محمد ثابت اللہ کاناہہ۔ دہلی

خال کٹانے کے متعلق ایک سوال

۱۔ سوال : مختلف قال وغیرہ المستفی نمبر ۱۶۷۳ سرای الدین (منطق پھیان) ۷ جولائی

۱۳۷۱ھ تا ۱۳/۱۲/۱۳۷۲ھ

۲۔ جواب : ۳۶۲۔ پھر کا نام ہے جس سے لے کر آج مجید سے فال میاں جاز ہے، اور اس کو یہ سمجھنا کہ یہ
قرآن مجید کو ماننا یا ماننا غلط ہے اس لئے حافظ صاحب کا یہ لکھنا کہ تم قرآن مجید کو ماننا ہے تو تو یہ کہ اس
بپ ویدو کہ قرآن مجید ہے تمہیں پورا بتایا ہے یہ بھی صحیح نہیں تھا اور پھر اس کے بپ کا یہ کہنا کہ
قرآن درہن کو نہیں ماننا اگرچہ ایک بیوی کے لیے جس کہنے کی وجہ سے موجب افرام ہے مگر نہ کا حکم نہیں
دیا جاسکتا اور اس سے تو یہ کہ اس کو کھانا پینے میں شریک کیا جاسکتا ہے۔ محمد تقی اللہ کاناہہ دہلی

ماوسٹر کو منجوس سمجھنا غلط ہے

(تجلیہ موری ۱۸ اگست ۱۹۶۲ء)

۱۔ سوال : مشہور ہے کہ وہ فرقے نے نماز کی عبادت کے اندر سفر کرنا کوئی نہ معاملہ قرار دیا ہے، کرنا اچھا
نہیں ہے سفر کی عبادت میں انسان ہوتا ہوتا ہے کیا یہ صحیح ہے؟

۲۔ جواب : ۳۶۳۔ یہ خیال کہ ماوسٹر میں اور بالخصوص تیرہ دن کے اندر سفر کرنا کوئی جدید عہدہ نہ کہوں صحیح
نہیں ہے، حضرت نے ہاں کی بات، اصل ورنہ ہے شریعت و فقہاء میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہو سکتی
نہیں ہے، محمد تقی اللہ کاناہہ دہلی

۱۔ حاصل نہ نکھر میں بدھی معارف العربیہ والاسات وہی مختلفہ لکھا، غرض الی ابواب و النکل مذکور شرعی معکروہ
فیہ و علی مصنفہ الکفر : رد المحتصر مع الف ۱۶۶۶
۲۔ والکاش کہ فیہ معصوم الشہادۃ للکفر وہی منہاجی الحبر عن الکلمات فی المستغنی و بدھی معارف الاسرار و قال
لحطی علی الذی بعانی معرفۃ مکان التمسیر فی الصلاۃ و معہما
۳۔ ۱۶۶۶ء
۳۔ علی ہی ہریرہ و قولہ لہ یجتہ لا عہدی ولا صغر ولا عاہۃ و صحیح مسلمہ ۲/۲۳۱

’نقد ہوائی باب‘ ’قمار‘ لائری ’معما‘

الحاقی نکتہ خرید ناقمار ہے

اسوال: المبادۃ فیہ مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں باب ’مفتی صاحب کا فتویٰ بلات عدم جواز خرید و فروخت ادا کی گئی شائع ہوا ہے اور انورم تحقیق نے تحریر فرمایا کہ آپ کی رائے میں یہ قدرت یا نہ یا اپنا دلائل و اجراء کا مدعی پڑا ہے اور بعض اعتراضات کی رائے میں یہ نکتہ مدعی اور غائب مفتی صاحب نے فتویٰ سے اس کا قدر توڑ مخرج دیا ہے۔ المستفتی نمبر ۱۳۰۰ مورخہ ۱۵ شعبان ۱۳۵۴ھ ۲۸ رجب ۱۳۵۴ھ ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء۔

(جواب ۳۶۴) یہ معاملہ دین کے لئے ایسا دبا ہے کہ نہ قمار ہے نہ خرید۔ اس میں چنے خریدنے کے القویاتوں کے لئے ہے جس طرح کہ وہ نکتہ جو چنانچہ نکتہ خرید کا ہے غلط ہے اور مال ہونے کے ضمن خریدہ ہے۔ بقمار کے پانے کے طور پر خریدتے ہیں کہ ان کے ذریعے سے وہ لوہا چار آبیوں کو اس دہم میں بچائیں کہ ان سے اس دہم کو کر سکیں اسی بنا پر یہ معاملہ بیع یا صدقہ نہیں بلکہ قمار کا ہے۔ درجہ اب جو جمعیت میں شائع ہوا وہ صحیح ہے چنے خریدنے کے لئے تو ان کا عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے جیسے رائی کا نکتہ، اناک کا نکتہ، یہ امانت ہے مال گذر رہا ہے ان کے لئے نکتہ فروغ میں مال مقصود بیع یا صدقہ دیکر یا یہ مال کو کرنا یہ مال ان سے دین میں خریدنے والے کے لئے رائی کا کرنا یہ اور کیا ہے اور جو نکتہ حاصل ہوا ہے نہ یہ کہ کاغذ کے رائے خریدے ہیں۔ کچھ کفایت اللہ کو ان نکتہ

قمار کی ایک صورت اور اس کا اثر علی حکم

اسوال: چند محضوف نے اللہ سے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس (مرسلہ) قمار کے قانون کے موافق دارم خرید و فروخت کرے گا جس کو کوہ وقت کرنا جو رقم ہو جسے یا کچھ سے لئے ہیں رقم سمجھو مسجد کے مکانوں میں خریدنا تو یہ درست اور جائز ہے نہیں اور انورم یہ قمار بھی نہیں کرے گا۔ المستفتی نمبر ۱۵۰۰ مورخہ ۱۵ رجب ۱۳۵۴ھ (مشرقی لندن میں) ۱۵ رجب ۱۳۵۴ھ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۵ء (جواب ۳۶۵) یہ شخص در ضمن بھی لائری در قمار میں داخل ہے اور ناجائز ہے۔ محمد کفایت اللہ کا ان نکتہ

۱: القدر کتبہ جامع وهو الشیخ المصنف جلیل القدر فہم جرح علیہ استدل فی ما ترجمہ علامۃ السیاح و هو فی الامن سلسلۃ المال علی المحاذیر وهو اصل فی نظامہ علیہ التفتکات الواقعہ علی الاساطمہ اسکرام لقرآن للخصاص ۱۶۵: ۲ ط ۱

۲: جوامع کفر نہ حکمہ علی نکتہ خاص بکسر سورۃ الناعۃ ۱۶۵: ۲

یہ قرار ہے کہ اس کے لیے معاملہ لازماً شرعی ثابت ہو جائے گا۔ محمد انور علی قلی نے لکھا ہے:

”محمد حیات کے حمل پر انعام کی مانگ جائز ہے۔“

(سوال) ”محمد حیات کاٹل یا سبب نہیں اس پر اور انعام سے اس کا لینا جائز ہے یا نہیں اگر یہ سبب جائز یا نہ جائز ہو تو یہاں چاہیے کہ نفسی“ ”میں انعام دے کر اس جانب جبرائیل (علیہ السلام) میرا (جواب) (۳۱۹) ”میں کا حمل کرنا تو جائز ہے مگر اس کا انعام یا حمل کرنا جائز نہیں“ ”انہما انما یجوز لکون یجب انہما یہ دے انہما کی نفی سے اور یہ ثابت کیا جاتی ہے کہ میں اس کی نفی کرتا ہوں۔ محمد انور علی قلی

(۱) کچلی کی نکالی یا زانی قرار ہے۔

(۲) زانی میں کاغذ کا نقش منسوب نہیں ہوتا۔

(۳) عربی کافر کے ساتھ قرار کا معامدہ جائز ہے۔

(۴) کیا زہرہ ستان کی نفی مسلمہ جاتی ہے؟

(سوال) ”کاغذ کے زانی کے تحت کے باب میں جناب سے دریافت کیا کہ جناب نے تحریر فرمایا ہے۔ محمد حیات کاٹل ہے اور مسلمانوں سے یہ بیان جائز ہے کی جاتی ہے؟“ ”میں نے جواب دیا ہے کہ میں نے چند شہادتیں دیں۔“

(۱) جائز ہے اگر شرط ہو تو قرار ہے اگر شرط ایک جانب ہے یہ تو قرار نہیں ہے اس میں کچلی ۱۰ ”انعام دینے کی شرط نہ رہے اس سے یہ قرار نکالنا جائز ہے۔ واقعہ یہ کہ اگر باوجود اس میں بھی اگر کثرت محمل داخل ہو جائے تو وہ قرار نہیں۔ مثلاً یہ زانی کا معاملہ قرار میں کس طرح تحریر ہوا۔“

(۲) ”کہ نہ کثرت مال محکم ہے یا نہیں ایسا یہاں کی قیمت نفی ہو سکتی ہے۔ نہیں یہ قیمت اس میں نہ ہوتے مقررہ میں ایک سلاک ہے پھر اس نے حد نہیں ایک سلاک اگر یہ قیمت مال محکم ہے تو اس کو فایده پہنچے تحریر یہ کیا پھر کچلی جس کو چاہے بخریہ آئے انعام سے اس کو اختیار ہے لہذا اس معاملہ میں قرار اس طرح لیا جاتا ہے۔“

(۳) ”اگر اس معاملہ میں قرار لیا جائے تو پھر کافر جاتی ہے نہ تھے کیونکہ اس کا جواز ان کتاب میں ہے کہ اس تحت کے تحریر سے میں یہ کہتا ہوں کہ تحریر کے واسطے کہ انعام سے یاد دہانی جلد کتاب الہام میں ہے (لان مالہ تعدد مع اطلاق فی فتح القدر لا محقق) ”ہذا التعیل انہما بقصدی حق ما سیرۃ العقد اذا كانت الزادۃ لسلیم“ ”قد الزادۃ لاصحاب ہی المدرس انما مرادہم من حق الزادۃ والقصار انما حصلت الزادۃ لسلیم بطریق العلة وان کان اطلاق الجواب خلافہ“

تکومت ہوئی تو؛ ہمارے والے کو انجام لوں مانے والے کو سزا دی جائی محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم الجواب صحیح
عزیز المرسلین علیہ

نماز کی تعلیم کے لئے کتاب میں تصویریں شامل کرنا جائز نہیں

(سوال) : اہل علم کا نام کرنا تک ہے احاطہ کسی کا جنہوں حصہ ہے مکی زبان کنٹری ہے وہ بے شہروں کی
فلسفہ ہے میں نے قریوں کے غریب مسلمانوں کو یہی تعلیم سے سرفرازی حاصل کرنے کے لئے کنٹری
زبان میں ترتیب الصلوٰۃ و ترکیب الصلوٰۃ لکھی ہے اس میں قیام کوئے مجاور جماعت وغیرہ کی تصویریں
لے کر شامل کرنا چاہتا ہوں تاکہ نماز کی ترکیب اچھی طریقہ میں نہیں ہو جائے۔ المستغنی نمبر ۲۲۔
بکن صاحب بیڈاسٹر اودودہ رس (صفحہ ۲۹) شوال ۱۳۵۳ھ ۲۵ ذی قعدہ ۱۳۵۳ھ

(جواب ۳۳۴) تصویریں لہرہ بھی مذہبی تعلیم کی کتاب میں ہرگز نہ ہونی چاہئیں لہذا قیام کوئے
وغیرہ سمجھانے کے لئے تصویروں کی ضرورت نہیں دو برس یہ کہ اگر اس کو لازمی سمجھا جائے تو تصویر
بغیر سر کی صرف گردن تک بنائی جائیں سر نہ ہو تو وہ تصویر کے ختم میں نہ ہوگی۔ محمد کفایت اللہ کان
اللہ اعلم

بلا ضرورت تصویر کھینچنا حرام ہے

(سوال) : سلطان خود یا علم ہوا یا علم امیر ہو یا غریب اپنی تصویر کھینچا سکتا ہے یا نہیں؟ المستغنی نمبر
۳۹۷ و جہت حسین صاحب (منظر پر دیکھو) ۱۳ ذی قعدہ ۱۳۵۳ھ ۸ فروری ۱۳۵۳ھ

(جواب ۳۳۵) تصویر کھینچنا اور کھینچوانا منع ہے اور کھینچنا اگر کسی ضرورت پر مبنی ہو مثلاً پاسپورٹ کے
لئے تو مباح ہے نیز فوٹو کی تصویر تو صاحب تصویر کے علم و ارادہ کے بغیر بھی کھینچ جاتی ہے اس میں صاحب
تصویر پر کوئی موانعہ نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم

مسلمین کو تصویر کھینچنا اور اس کا احترام ہرگز جائز نہیں ہے۔

(سوال) : زید میونسپلٹی کے ایک اسکول میں حیثیت مدرسہ ملازم ہے میونسپلٹی کے آفسران گاندھی کے
جس یا تصویر پر پھولوں کا پارہ پانا کیلئے زیہ کو حکم دیتے ہیں مسلمانوں کے لئے محمد یا تصویر پر پارہ لٹایا
پانا جائز ہے یا نہیں اگر ملازم قلم خود کی کتابت تو ملازمت سے نہ خوف کر دینے جائے کا خطرہ ہے۔

(۱) لا یکرہوا کانت تحت لعلہ او کانت مضطربہ مقطوعہ الراس (قال المحقق) ہی سرہ کان من الادلہ نو کان
لہا راس و محی لا یکرہوا کانت تحت الراس عذرة: المختار مع قدر ۱۶۵۔
(۲) واما عمل تصویر لہو عمر حذر متعللاً لانه مضطربہ لخلق اللہ (رد المختار مع الدرر) ۱۶۵۔

تصویر خواہ کسی نے بھی چھپوائی ہو جائے نہیں

[illegible]

و جواب ۳۴۳ تصویر الہی کی تشریح ہے، جس میں علامہ نے تصویر کو فقہاء عربی و اہل علم نے دیکھا ہے۔ تمام اہل علم نے اس تصویر کو دیکھا ہے۔ اس میں علامہ نے اپنے تصویر الہی کی تشریح کی ہے۔ اس میں علامہ نے اپنے تصویر الہی کی تشریح کی ہے۔ اس میں علامہ نے اپنے تصویر الہی کی تشریح کی ہے۔

تصور کرو کہ کسی بچی کو ایچ ایس ای ہائی جو نے ناچاڑے

معاون، جدید، حریت نامہ، رانی کے یہ تصاویریں بھیجی جاتی ہیں ان میں آئینہ کی طرح عکس آتا ہے کہ اس میں عکس و نقیضہ، متضاد صورتیں عکس ہوتے ہیں۔ شاد، سوکھ، باغ، درخت، شادی و شاد، ان کی پاس پڑتے ہیں۔ وہیں دیکھیں کہ یہ تو کتنی ہے۔ جاندار کے چہرے کی تصویر بھیجیں اور کچھ کھانا، جاندار کے یہ عکس ہیں ان کے جاندار کے چہرے کی تصویر بھیجیں۔ ان کی طرح عکس سے تصویر بھیجیں اور نتیجہ کے احوال کے متعلق کچھ ایسے کچھ ایسے اشخاص کے چہرے کی تصویر بھیجیں۔ ان کی طرح عکس سے تصویر بھیجیں۔ ان کی طرح عکس سے تصویر بھیجیں۔ ان کی طرح عکس سے تصویر بھیجیں۔

[illegible][illegible]

٤٠٠ - لم يكتفِ المباحث إلى استبيان الفلاح الذي له شأن الزمزم ، فاستفاد : مجموع القصور والحدائق
التي به كما في جدول الحدة (١) ، وهو : ١ - قصر الحريم ٢ - قصر المشي ٣ - قصر

(۱) ضروری سفر کے لئے تصدیق نامہ ملتا ہے

(۲) تجدد اور حصولِ علم کے لئے سمندریار جانا چاہئے

(1992-1993)

(سوال ۱) تجدد کرنے کی غرض سے باغی تصور کس کس کے ساتھ سمجھو اور ان کی غلط فہمی
پر ان کی اصلاح کیلئے میں چاہے شریعہ میں؟ (۲) اگر غلط فہمی میں جہاد درست ہو تو وہ کس کے
ساتھ چلائے جائے گا جس کے لئے اپنی تصویر لکھنے کی باغی سے یہ دو تصویر تھیں اپنی یہ کہے
مجواب ۳۵۲: (۱) جاکر (۲) اگر یہ غلط ہو تو تصویر لکھنے کی بھی میں باغی ہوں نہیں۔

مجلس الشورى

تصور کے متعلق ایک ذاتی سوال

(1941-1942-1943-1944)

سوال ۱۶: سنت ۱۳۵۷ھ کے اٹھنی کراچی میں آپ نے لورڈ مولانا احمد علیہ السلام نے جو کلام فرمایا ہے اس میں شریعت کے لئے اٹھنی کے تھے۔ یہ کلام مولانا سے کیا ہے آپ کے مضمون میں شریعت کے لئے؟

جواب ۳۵۳ میں فوٹو دینے اور فوٹو دینے کو تیار نہ دیکھتا ہوں میں نے خود اپنے فوٹو کسی کو نہ دیا۔ یہ نفع میں نہیں ہے جس کا مرہم نہیں کہ میرا فوٹو کسی نے لیا۔ کسی ایسی جگہ سے یہ ہے کسی کا فوٹو نکال دیا جائے۔ یہ مائل کر لینا کہ جس کا فوٹو ہے اس نے اپنے ہمراہیوں سے ایسا نہ کیا جس کے نزدیک فوٹو کی تصویر پر ہے وہ اہمیت یا شعبہ کا نتیجہ ہے فن کل فوٹو کے ذریعہ کہ مرہم سے ہر شخص کا فوٹو اس طرح لیا جاتا ہے کہ اس کو خبر بھی نہ ہو میرا فوٹو بھی اس طرح لیا گیا کہ وہ کہہ سکتا ہے کہ فوٹو لیا گیا۔

الحمد للہ اور قلوباً بکمال احترام

مسئلہ : غلو، عینین اور کھنڈاں شرعی نقطہ نظر سے کیوں حرام ہے ؟ مزید کہتے ہیں کہ مقررہ کو ہم مسکن
 کہہ رہے ہیں لیکن خشک جگہ دیکھتے ہیں جو بھری صورت نظر آتی ہے مگر مسکن کہہ رہے ہیں تو وہ غلو
 ہے اس لیے پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ حرام کیوں ہے ؟ پھر اس نے ایک بار پھر بھی قلم راسخ کیا ہے۔ المصطفیٰ
 علیہ السلام فیما یندین دہلوی

(جواب ۳۵۴) تصویر بنانا اس کو استعمال فرما، بشرطیت مقدمہ نے ناجائز فرمودیا ہے، فوٹو میں بھی تصویر بنانا ایک طریقہ ہے جس کو ناجائز ہے، جب کہ اس سے جانور کی تصویر بنائی جاتی ہے، مکاتیب و تزیینات

تکذیب کی آئی ہے۔ ”تکذیب کا معنی

سوال: اگر کسی آدمی نے تمہارا کوئی کام کر لیا ہے اور تمہاری رائے میں یہ غلط ہے تو کیا تمہارے پاس اس کی آئی نہیں ہے؟

جواب: ۳۵۷: اگر کسی شخص کی زبان سے یہ نکلا کہ ”میں نے تمہارے کام کو کر لیا ہے“ تو کیا تمہاری رائے میں یہ غلط ہے؟

(۱) ”میں مسکرت ہو کر فرماتا ہوں، اگر ثابت قاطع ہے“

(۲) ”عبداللہ بنی ہاشم، حسین بن علیؑ کا مرنے والا تھا تو انہیں

(سوال: ایک شخص مسکرت ہو کر فرماتا ہے کہ ”میں نے تمہارے کام کو کر لیا ہے“ تو کیا تمہاری رائے میں یہ غلط ہے؟

جواب: ۳۵۸: اگر کسی شخص کی زبان سے یہ نکلا کہ ”میں نے تمہارے کام کو کر لیا ہے“ تو کیا تمہاری رائے میں یہ غلط ہے؟

جواب: ۳۵۹: اگر کسی شخص کی زبان سے یہ نکلا کہ ”میں نے تمہارے کام کو کر لیا ہے“ تو کیا تمہاری رائے میں یہ غلط ہے؟

جواب: ۳۶۰: اگر کسی شخص کی زبان سے یہ نکلا کہ ”میں نے تمہارے کام کو کر لیا ہے“ تو کیا تمہاری رائے میں یہ غلط ہے؟

جواب: ۳۶۱: اگر کسی شخص کی زبان سے یہ نکلا کہ ”میں نے تمہارے کام کو کر لیا ہے“ تو کیا تمہاری رائے میں یہ غلط ہے؟

جواب: ۳۶۲: اگر کسی شخص کی زبان سے یہ نکلا کہ ”میں نے تمہارے کام کو کر لیا ہے“ تو کیا تمہاری رائے میں یہ غلط ہے؟

جواب: ۳۶۳: اگر کسی شخص کی زبان سے یہ نکلا کہ ”میں نے تمہارے کام کو کر لیا ہے“ تو کیا تمہاری رائے میں یہ غلط ہے؟

جواب: ۳۶۴: اگر کسی شخص کی زبان سے یہ نکلا کہ ”میں نے تمہارے کام کو کر لیا ہے“ تو کیا تمہاری رائے میں یہ غلط ہے؟

جواب: ۳۶۵: اگر کسی شخص کی زبان سے یہ نکلا کہ ”میں نے تمہارے کام کو کر لیا ہے“ تو کیا تمہاری رائے میں یہ غلط ہے؟

جواب: ۳۶۶: اگر کسی شخص کی زبان سے یہ نکلا کہ ”میں نے تمہارے کام کو کر لیا ہے“ تو کیا تمہاری رائے میں یہ غلط ہے؟

جواب: ۳۶۷: اگر کسی شخص کی زبان سے یہ نکلا کہ ”میں نے تمہارے کام کو کر لیا ہے“ تو کیا تمہاری رائے میں یہ غلط ہے؟

جواب: ۳۶۸: اگر کسی شخص کی زبان سے یہ نکلا کہ ”میں نے تمہارے کام کو کر لیا ہے“ تو کیا تمہاری رائے میں یہ غلط ہے؟

جواب: ۳۶۹: اگر کسی شخص کی زبان سے یہ نکلا کہ ”میں نے تمہارے کام کو کر لیا ہے“ تو کیا تمہاری رائے میں یہ غلط ہے؟

جواب: ۳۷۰: اگر کسی شخص کی زبان سے یہ نکلا کہ ”میں نے تمہارے کام کو کر لیا ہے“ تو کیا تمہاری رائے میں یہ غلط ہے؟

جواب: ۳۷۱: اگر کسی شخص کی زبان سے یہ نکلا کہ ”میں نے تمہارے کام کو کر لیا ہے“ تو کیا تمہاری رائے میں یہ غلط ہے؟

جواب: ۳۷۲: اگر کسی شخص کی زبان سے یہ نکلا کہ ”میں نے تمہارے کام کو کر لیا ہے“ تو کیا تمہاری رائے میں یہ غلط ہے؟

(۲) اس قسم کے تاویلوں کی شریعت میں ممانعت ہے کیونکہ اگر عید الفصح سے مراد یہ دن ہو تو حقوق بہ حسب قاعدہ سنا کر اس کے مجوزی معنی میں تباہ و برباد ہو جائے گا اور اگر عید الفصح سے مراد یہ دن نہیں لیکن شریعت میں مجوز ہے تو اس کا وہیم یہ فہم ہے کہ وہ بھی ناجائز ہے اس لئے اسے لے لینا ہمارے لئے ناجائز ہے۔ اذینا

اسی مسلمان کو فرعون کہنا ہے

اسلام اس مسلمان کو فرعون کہنا ہے جو عید الفصح سے مراد لے لے

(جواب ۳۵۹) مسلمان کو فرعون کہنا ہے جو عید الفصح سے مراد لے لے۔ اذینا

اسی مسلمان کو فرعون کہنا ہے

اسلام اس مسلمان کو فرعون کہنا ہے جو عید الفصح سے مراد لے لے۔ اذینا

(جواب ۳۶۰) اسی مسلمان کو فرعون کہنا ہے جو عید الفصح سے مراد لے لے۔ اذینا

اسی مسلمان کو فرعون کہنا ہے جو عید الفصح سے مراد لے لے۔ اذینا

اسی مسلمان کو فرعون کہنا ہے جو عید الفصح سے مراد لے لے۔ اذینا

اسی مسلمان کو فرعون کہنا ہے جو عید الفصح سے مراد لے لے۔ اذینا

اسی مسلمان کو فرعون کہنا ہے جو عید الفصح سے مراد لے لے۔ اذینا

اسی مسلمان کو فرعون کہنا ہے جو عید الفصح سے مراد لے لے۔ اذینا

اسی مسلمان کو فرعون کہنا ہے جو عید الفصح سے مراد لے لے۔ اذینا

اسی مسلمان کو فرعون کہنا ہے جو عید الفصح سے مراد لے لے۔ اذینا

اسی مسلمان کو فرعون کہنا ہے جو عید الفصح سے مراد لے لے۔ اذینا

اسی مسلمان کو فرعون کہنا ہے جو عید الفصح سے مراد لے لے۔ اذینا

اسی مسلمان کو فرعون کہنا ہے جو عید الفصح سے مراد لے لے۔ اذینا

اسی مسلمان کو فرعون کہنا ہے جو عید الفصح سے مراد لے لے۔ اذینا

اسی مسلمان کو فرعون کہنا ہے جو عید الفصح سے مراد لے لے۔ اذینا

اسی مسلمان کو فرعون کہنا ہے جو عید الفصح سے مراد لے لے۔ اذینا

اسی مسلمان کو فرعون کہنا ہے جو عید الفصح سے مراد لے لے۔ اذینا

ہے مگر یہ تمام کارروائی جو سوال میں مذکور ہے ترک کر دینی چاہیے۔ امام کا طاعت اللہ کا ان اللہ ہے

- (۱) جھوٹا نشان و حوکہ باز ہے شک فاسق ہے
- (۲) مرتد ہو جانے کے بعد تمام اعمال صادق و ناجائز ہیں
- (۳) غاصب کے حکم کے متعلق ایک حدیث
- (۴) حدیث لمیس نئی کا مطلب
- (۵) ہر امت سے الگ کلمہ ابو نامزد ہے
- (۶) فرائض کو ضروری نہ سمجھنے والے کا حکم
- (۷) ہندو جلد ساز سے قرآن مجید کی جلد سازی کرانا
- (۸) تجدید نکاح کے وقت تجدید مہر بھی ضروری ہے
- (۹) خشوع اور یکسوئی کی خاطر نماز میں آنکھیں بند کرنا جائز ہے
- (۱۰) جب کوئی مسلمان جہت و مدہ ظاہری نسبتاً بود و بود کی فریب دہی کا مدعا غائل ہو درہناب رہا۔ اللہ تعالیٰ نے ان مذاہم کو حاکمیت میں لے کر لے کر فاسق بننے کی اجازت دہی ہے اور جب ایسا شخص ایسے کلمات بھی کہے جو بوجہ خارج اسلام ہوں اور نماز روز کا بھی پابند ہو لیکن طریقہ تجدید ایمان مجوز فقہ کو غیر ضروری سمجھے اور اعمال مذکورہ میں بھی ہتار ہے تحقیق طلب یہ امر ہے کہ صواب ارشاد اللہ تعالیٰ سورہ شرف رکوع ۴ آیت اول ومن یعش عن ذکر الرحمن فیقض لہ فیضانا ۵۵۵ لہ فزون کا یہ شخص نہ کو موقوف ہے یا نہیں اور اگر نہیں تو کیا شخص مستحق ہو سکتا ہے؟
- (۱۱) صواب ارشاد اللہ تعالیٰ سورہ الزمر رکوع ۷۔ لعل اوحی الیہ والی الذین من قبلک لیس اشرکت لیحبطن عملک ولتکون من الخاسرین جس سے فقہ نے تمام تعلیمات صالحہ انسان اور عقل تک کی صراحت فرمائی ہے سب مزید صراحت کی یہ ضرورت ہے کہ ازمانہ وجوب تاویہ نماز روزہ حج و عمرہ تک ان جو ثواب آخرت ضائع ہوا اب حصول ثواب آخرت ان تمام کو دہرا چاہیے اور جہت کی بھی تجدید ضروری ہے یا نہیں؟ جب کہ وہ کسی کا جہد اب بھی ہے۔
- (۱۲) سورہ قل عمران میں ارشاد ہے ومن یعلل بآیات بعدا غل یوم القیمة اور کتب اردو میں بحوالہ قول جناب رسول اللہ ﷺ تحریر ہے کہ آنحضرت ﷺ حشر میں مذکور آیت سے صرف انکار فرما کر فرمائیں گے کہ میں اب کچھ نہیں کر سکتا غم پہنچا دیکھاں فرمان حضور کی محبت فرمائی ہے۔
- (۱۳) آیت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کہ دینہ والا کچھ سے نہیں اس دینہ کا مشاعرہ امت ہے یا کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام سے کھانا کے متعلق فرمایا ہے کہ تم میں سے نہیں ہے۔

(۵) جو شخص باعث تصرف نفسی غازیات عت میں مل کر نہ کھڑا ہو اور کوئی وقت وہ خود میں سائل کرے اور جہد میں بدیر ہوا اور باوجود علم کرانے کے باز نہ آئے ایسے آدمی کے متعلق کیا حکم ہے۔
(۶) جو شخص نہان سے خود اور رسول اللہ ﷺ کا اقرار کرے کہ فرائض و سنن وغیرہ کو ضروری نہ سمجھ کر مطلق ادا نہ کرے اور بدعتیات کے انتظام پر نفسی خواہشات کے موافق نامناسب ہونے کا اعتراض کرے ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

(۷) جلد نماز مسلمان نہ ہو اہل ہندو جہد ساز سے کلام مجید مترجم کی جلد حاصل کیا ہے یا نہیں؟
(۸) جس عورت کا بوجہ اقوال کفر ایمان ساقط ہو جائے تو اب اسے شوہر سے تہذیب نکاح کے لئے تعیین نہ کی ضرورت ہے یا نہیں اور یہ کہ جب عورت کے قصور سے نکاح ساقط ہو جائے تو مہر مقررہ جہد سے طلعہ کی عورت کو واجب الادا ہے یا نہیں؟
(۹) بعض لوگ طفیل یکسوئی مندھوا آئیں گے کہ لیتے ہیں اور فرائض نماز ادا کرتے ہیں یہ عمل درست ہے کہ نہیں؟ المصطفیٰ نمبر ۲۴۵۱ شجاعت حسین (آر۔) ۱۵ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ ۱۹۳۸ء میں

(جواب ۲۸۲) (۱) جمعوت لئے والا قریب ہے والا: بعد و خلائی کرنے والا خیانت کرنے والا: کفران و سبب شک فاسق ہے اور اگر کوئی کام ایسے کرے اور ایسی بات کہ جسے جو موجب کفر ہو اور تہذیب ایمان سے بھی نکال کرے تو یہ شک و آیت کریمہ ومن بعض الخ کا حصہ الق ہے۔
(۲) مرتد ہو جانے کے بعد اہل صالح سلفہ نہ مانگے ہو جاتے ہیں لیکن توبہ و تہذیب کے بعد پہلے کے عمن یعنی فرائض جن کے اسباب وجوب ختم ہو چکے ہیں واجب الادا نہیں ہیں بلکہ ان کے بعد نفی ہو تو دوبارہ کرنا پڑے گا نکاح کی تہذیب بھی ضروری ہے۔

(۳) زکوٰۃ دینہ والوں کے متعلق یہ حدیث شریف تو: یکمھی ہے ولا یاتی احدکم یوم القیامۃ بشاۃ بحملها علی رقبۃ لہا بعار فیقول یا محمد فاقول لا املک لك شیئاً قد بلغت الخ و بخاری ص ۱۸۸ ج ۱ خیانت اور نعوں کے متعلق بھی اسی طرح کے مضمون کی حدیث آئی ہے اس میں بھی یہ الفاظ ہیں فیقول یا رسول اللہ الخ فاقول لا املک لك شیئاً قد بلغت الخ اور حسب ہر خیانت کا حکم قریب قریب ہے۔

۱۔ من می ہر وہی ان رسول اللہ ﷺ قال ایہ الصالحی قلت اذا حدث کذب و اذا وعد احلف و اذا اتمن صان و صحیح مسلم ۱۵۶۹
۲۔ ولی شرح الزمعیۃ نشر سلاوی ہا بکون کفرأ کفای بطل العمل والنکاح واولامہ اولاد الرغومۃ فیہ خلاف ہوم
۳۔ وما اذی فیہ یطو ولا یغشی من طہارۃ ۶۲ الخ لایہ بالردۃ حوا کالکافر الا علی فاذا سلم وهو غیر علیہ الخ
رد المحتار مع الفہم ۱/۲۵۶

(۴) یہ ارشاد بیس منی جہاں بھی فرمایا گیا ہے اس سے غرض اس بات کا اظہار ہے کہ وہ کام اسلام کا نہیں اور کرنے والا مسلمان نہیں اب اگر فی الحقیقت وہ کام کفر کا ہے تو یہ کام حقیقت پر محمول ہے اور اگر کفر کے درجے کا نہیں تو پھر یہ کام زہر و تفلظ کے لئے ہے۔ (۱)

(۵) اس کی نماز مکروہ ہوگی اور نماز کی روح سے خالی رہے گی۔ (۲)

(۶) ایسا شخص فاسق ہے اور اگر فرائض کی فرضیت کا یقین نہ ہو تو ایمان بھی نہیں۔

(۷) ہندو جلد ساز سے حتی الامکان قرآن مجید کی جلد نہ بنوائی جائے۔

(۸) ہاں تجدید نکاح کی صورت میں مہر بھی جدید مقرر کرنا ہوگا خواہ تھوڑا ہی ہو مثلاً تین چار روپے اور پسلا مہر بھی واجب الادا ہوگا۔ (۳)

(۹) آنکھیں خیال خشوع بند کرنا جائز ہے، ہند کرنے سے قرأت کا تلفظ زبان سے نہ ہو سکے گا اس لئے یہ نہیں کرنا چاہیے۔ فقط محمد کتابت اللہ کان اللہ لہ ولی

(۱) عالم دین کی توہین کرنے والے کا حکم

(۲) مسجد میں قرآن پڑھنے والوں کو گالی دینا اور مار پیٹ کر اٹھادینا فسق ہے

(سوال) (۱) کسی عالم صحیح اعتقاد اور با عمل کی شان میں کتافی دے لونی کرنا کیسا ہے اور کسی شخص کو عالم کی بے لونی و گستاخی کرنے کے لئے بھیجنا کیسا ہے اور گستاخی کرنے والے اور کڑوانے والے کے لئے شرعی حکم کیا ہے؟ (۲) جو پچھلے مسجد میں زلحہ کر قرآن کریم پڑھتے ہوں اور با وازینہ قرأت کی مشق کرتے ہوں جیسا

کہ بہت سے مدرس میں ہوتا ہے اور وہ کوئی نماز کا بھی وقت نہ ہو لڑنے کوئی مکان قریب ہو ایسے قرآن کریم پڑھتے ہوئے لوگوں کو مار پیٹ کر اٹھا دینا اور گالی دینا کیسا ہے؟ (۳) قرآن کریم کی مشق کرنے والے لوگوں کو

یہ کہنا کہ کتوں کی طرح بھونکتے ہیں یہ کیسا ہے؟ المسطحی نمبر ۲۲۸۸ احمد میں صاحب امام مسجد (کاٹھیا وا) ۵ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۵ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۳۸۴) ایک مسلمان کی توہین کرنا اور اس کو سب و ضمم کرنا بھی موجب فسق ہے پھر ایک صحیح العقیدہ اور با عمل عالم کی توہین تو بہت بڑا گناہ ہے اور اگر توہین عالم ہونے کی جست سے ہو تو توہین کرنے

(۱) واما تاویل الحديث فليلا هو محمول على المستحيل عليه بغير تاويل فكفر و يخرج عن الطلوع و قبل معناه ليس على سبوتنا الكاملة و هذبنا و كان مقيان بن عيينة رحمة الله بكفره قول من يفسر بليس على هذبنا و يقول بنس هذا القول يعنى بل بمسك عن تاويله ليكون او فع في النفوس و ابلغ في الزجر شرح النووي ۶۹/۱

(۲) ولو صلى على و لوف المسجد ان وجد في صحنه مكانا كرهه كلفاهه في صف حلف صف فيه فرجة (قال المحقق) هل الكراهة فيه تربية او تحريمية و بر شدالي الثاني قوله عليه السلام و من قطع قطع الله (رد المحتار مع الدر ۵۷۰/۱)

(۳) وفي الخاتمة المهر بتكرار بالغد مرة و بالوطى اخرى (فتاوى هندية ۳۹۲/۱)

(۴) قال في الدر المحتار في مكروهات الصلاة و لعين من عبثه للنهي الا لكمال الحشوع (رد المحتار مع الدر ۶۴۵/۱)

(۴) ایسے فعل کرنے والا رسول شای کہلا سکتا ہے جیسا کہ سوال نمبر ۱۸ میں بیان کئے گئے ہیں المستطی
 نمبر ۲۵۸۱۔ ید عبد القدیر شاہ، رسول شای (لاہور) ۱۴ صفر ۱۳۵۹ھ ۳۴ م ۱۲۳۳ھ ۱۹۱۳ء
 (جواب ۳۹۰) شراب کی حرمت قرآن مجید میں موجود ہے اور امت محمدیہ کا اس پر اتفاق ہے بغیر یہی
 کے رہنا یعنی تجرد کی زندگی بسر کرنا بھی اسلام کے اندر مستحسن نہیں ہے تاہم منہا بھی حرام ہے
 محسوس مل کر جو میوں کی صورت میں بھی اسلام کے خلاف ہے سداً گئی متداولہ دیگر آلات لبو استعمال کرنا بھی
 ناجائز ہے جہاں تک بھگت وغیرہ سے نشہ کرنا بھی حرام ہے اور رواج کو شریعت پر مقدم کرنا اور فریج دینا کفر ہے
 اسلام میں رہ کر ان حرمت کی اجازت کوئی مسلمان نہیں دے سکتا۔ ان کا ارتکاب کسی کے لئے جائز اور مباح
 قرار دیا جاسکتا ہے۔

ان حرام افعال کا ارتکاب فسق تو یقیناً ہے اور بعض حالات میں مفیض بھی بنتا ہے یہ لوگ رسول
 شای نہیں ہیں بعد اپنے مذموم افعال اور فسق و فجور کو طریقہ رسول شای کے پردے میں چھپانا چاہتے
 ہیں۔ ۴۱

جو لوگ کہ ان افعال کو جائز قرار دیں یا ان اعمال خبیثہ کے مرتکبین کی حمایت کریں وہ بھی فاسق
 و فاجر ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ فی دلی

- (۱) ریڈیو خرید کر گھر میں رکھنا
- (۲) ریڈیو میں قرآن مجید پڑھنا اور اس میں تلاوت سننا
- (۳) عورتوں کا گانا اور گانے کا کب اختیار کرنا
- (۴) مرد و عورت بدعت ہے
- (سوال) (۱) ریڈیو کا گھر میں لگنا جائز ہے یا نہیں کیونکہ ۶۷ میں گانا بجانا کفر ہے تو ہے
- (۲) ریڈیو میں قرآن شریف پڑھنا جائز ہے یا نہیں کیونکہ اسی شیخ پر گناہ بھرا ہے۔ تاہم
- (۳) ریڈیو میں قرآن پڑھنا مستحب الاثنیٰ والاثوب کا مستحق ہے نہیں دیکھو میں قرآن سننا جائز ہے یا نہیں؟
- (۴) عورتیں کثرت تفریب کے موقع پر جو گاتی ہیں شریعت ان کے لئے کیا قسم دیتی ہے؟
- (۵) جو لوگ گانے کا کب کرتے ہیں یا سنتے ہیں شریعت ان کے فعل کے کرنے والوں کو کیا حکم دیتی ہے؟
- (۶) حراؤں پر عرس کا کرنا اور قسم قرآن کرنا مناجات پڑھنا اور کھانے کی چیز دینا پر ہاتھ اٹھانا ایصال ثواب
 کے لئے جائز ہے یا نہیں اور قولی کرنا کیا ہے؟ المستطی نمبر ۲۵۸۲ محمد عثمان رومی طالب علم مدرسہ

واحد سفر پر ہانا، کتاب اگر اس قتل میں نہ رہیں تو سوائے اہمیات خردات بھوت غیرت کے بچھوڑ دیا کر سکتے ہیں، ہر مقصد صرف ورزش اور تفریح ہے، اہمیت سے نمایاں نہ ہو کر رہے اور گرتے ہیں۔

(جواب ۴۰۰) جسمانی ورزش جس میں کوئی بات خلاف شریعت نہ ہو جائز ہے ورزش کے بہت سے طریقے ہیں، میں میں سے بعض طریقے ایسے ہیں کہ وہ کسی خاص قوم، گھڑ کے ساتھ مخصوص ہیں مثلاً کرانت، فٹ بال، ہانی وغیرہ کہ میں میں بورچین کھار کی شہرت کی وجہ سے گراہت ہے، جامم، لڑھن، بڑوں میں مشغولی کی وجہ سے نماز یا اور کسی امر شرعی میں قصداً نہ آئے تو صرف غلطی کی وجہ سے گراہت ہوئی، حرمت کا حکم لگانا صحیح نہیں ہے اور یہ بات کہ ان چیزوں کو اتھو لگانا مثل خنزیر کے گوشت کے ہاتھ لگانے کے، یا فرما دینا، کوئی قسم سے درست نہ ہے، احقران، واجب ہے۔ محمد کفایت اللہ غفر۔ مدرسہ دارالعلوم دیوبند

حرام چیز، حرام ہی رہے گی کسی کے کہنے سے حلال نہیں ہوتی

(سوال) جو اسلام عالم ہوئے کھڑی ہو اور ایک چیز کو ہر حرام کہہ دیا کہ وہ بھروسہ بلاغہ شرعی اس کے اہل عدالہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟ السنن نمبر ۱۲۸۸، حرمات میں امر نمبر ۲۳، سنن ابی داؤد ۳۱۵۵، امر مے ۱۵۸، سنن ابی داؤد ۱۹۳۱

(جواب ۴۰۱) جس چیز کو ہم نے ہر حرام قرار دیا، کو بھروسہ استعمال کرنا اس کے غلط ہونے کی گواہی ہے اور وہ چیز فی الواقع حرام ہے تو استعمال کرنے سے وہ حرام کا مرتب ہو ہو کر اگر فی الواقع حرام نہیں ہے تو اس کی انہ کوئی گواہی نہیں دے سکتا۔

چونکہ میں اس پر حلال بنا رہا ہوں

(مفتی محمد امجدی، ۲ نومبر ۱۹۲۲ء)

(سوال) والہی چوٹھے میں اپنے تاج کو وضو کے لئے پالی گرم کر دیا چائے پکنا جا رہا ہے نہیں نہیں (جواب ۴۰۲) ایسے بڑے بڑے میں چہرہ اس سے پانی گرم کر دیا چائے پکنا جائز ہے، محمد کفایت اللہ

فرستیں اور اسے کامیاب بنائیں

(مفتی محمد امجدی، ۲۰ جون ۱۹۳۳ء)

(سوال) ۱) کوئی مسلم مسلمان (فرستیں) کامیاب ہو تو وہ مسلم رہے گا، یا نہیں؟ (۲) مسلم فرستیں مسجد میں نہایت سے رہے نماز پڑھ سکے، یا نہیں؟ (۳) ایک مسلم فرستیں نے ہاں کہہ دیا، یا نہیں؟ (۴) ایک مسلم فرستیں نے ہاں کہہ دیا، یا نہیں؟ (۵) ایک مسلم فرستیں نے ہاں کہہ دیا، یا نہیں؟

کوڑکی دینا چاہئے یا نہیں؟

جواب ۴۰۳: قرآن میں فی اسس الحقیقت تو معلوم نہیں لیکن جہاں تک اس کے متعلق ہمیں معلوم ہے اس میں بعض مشرقی اہمال کر کے پستے ہیں اور کڑے پڑتے ہیں جس پر آپ صحیح ہو تو فرمایا کہ میں وہاں ہونا حرام ہونا اور اگر وہ واقعی حد ہے۔ و کفر تک پہنچتا تو اس کے کفریوں کے ساتھ اسلامی حقائق رخنہ باندھنا ہو گا۔ محمد کلمات اللہ جان اللہ!

خلومت اگر ظلم کسی کے جائیداد کو غلام کر دے تو اس میں ہولی دینا حرام ہے
(فتویٰ مورخ ۲۲ مئی ۱۹۲۵ء)

سوال: ہار دہلی کے علاقے میں کور نمٹ اضافہ کر دہ لگان کی وصولی کے لئے خریب کا شکاروں کے ساتھ بہت تشدد کر رہی ہے ان کے مویشی اور مسلمان ترقی کر کے کوڑیوں کے مومن غلام کر رہی ہے کیا ایسے اموال پر مالکوں کی مرضی کے خلاف جبر اور کوڑیوں کے مومن غلام کر دیئے جائیں مسلمانوں کو خریدنا جائز ہے (المستفتی سید انور علی قادری)

جواب ۴۰۴: اسلام تعادل علی الخیر کا نھو دیتا ہے اور تعادل علی الاثم والعدوان سے منع کرتا ہے اور کور نمٹ کا یہ عقیدہ اور رویہ ظلم اور عدوان ہے تو یہ ہم مشرقی انگریزوں کی اہانت کر دیتا ہے تعادل علی الاثم والعدوان ہے جو ہمیں قرآنی ممنوع اور حرام ہے اس میں کوئی ایسی اتحاد و اتفاق کے مظاہرہ میں وہ مری قوام سے پیچھے رہنا اسلامی قومیت کے لئے موجب ندامت و عار ہے محمد کلمات اللہ غفر لہ نور مدد مینہ علیہ

مکتوب متعلقہ جواب نہ کور۔ از قاضی محمد جان صاحب شریف ذریعہ ارسال خان

جواب ملی کی خدمت میں بعد غزوہ کے عرض پر واپسوں کہ جناب کے فتویٰ نہ کور اصرار کے مضمون میں ہم کو تصور غلطی و کھٹلی سے کچھ شبہ بندہ یہ کہ لکھنے کا کام میں درخواست کو موجب لکھ کر دیا ہے۔ انکس فعلی، خذہ ہند پہنچی عدم کتبہ ہوت نہ کور و ایک کھٹلی یا قیاسی کو معین نہ مل۔ واجد اہل قادیان کھٹلی چاہتے ہیں یہاں سے علماء درخواست ہا پر مختلف ہیں۔

شرعی قول علامہ شریعت میں کو باعث تکلیف نہ یہ کہتے ہیں اس لئے مضمون درخواست و چونکہ حق و شریعت مل پرست صحیح جانتے ہیں اور اہل درخواست کو موجب و کتابت کہتے ہیں۔ فرق و ہم مذکور و درخواست کور و شریعت ترویجی ہے میں موجود درخواست لکھنا کہ لکھنا اس فعل کے مرتکبہ ہیں۔ یہ ایک مضمون ہوا ہے مصر میں کافی ہے۔

(۱) درخواست پر شرعاً عامہ شریعتی مانندہ کو کتابت نہیں؟

(۲) علاقہ فرق اہل نوک کہ شریعت مل کو صحیح و کتابت میں شرعاً مانندہ کے جرم میں

(۳) علماء مملکت شریعت میں نوک کہ فرق دوم ہیں حکم لکھتے ہیں کہ علاقہ فرق اول کے پیچھے لکھنے نہ لکھنا و لکھنا جواز نہیں۔ یہ نعمت ہا جواز نہیں؟

جواب ۱، ۲، ۳ (۱) درخواست کا مضمون کور و درخواست و بندوں کا یہ فعل تو بے شک جواز ہے لیکن ذہور و اشخاص کی شخصی اختیار کرنے میں خطا و ازہمت کو نہ شخصی سو پر کوئی ایسی تاویل جو کفر سے بچے نہیں ہے

(۲) یہ ان کی غلطی ہے اور ان کی رائے کا تقابول ہے۔

(۳) یہ حکم لکھنا کہ درخواست و لکھنا اور علماء فرق اول میں سب سے نہ کور ان کی امامت نہ کتابت لکھنا ہے اور خلاف احکام ہے

کسی عمل کو عموماً لکھنا کا عمل کتابت لکھنا ہے اور اس کے مرتکب کو شخصی طور پر کفر و کفر لکھنا ہے شخصی طور پر احتمال ہو مل کا ضرر ہو کر کفر سے بچا کتبہ ہوا احوط یہی ہے کہ بھگت نہ لکھنا ہے اللہ کان اللہ

شریعت ملی کی حدیث کرنی چاہیے۔

(۱۰ مئی ۲۰۲۰ء کو لکھی گئی)

امبول ہر شریعت میں جو سوہرہ نہ کور کے نسل میں احکامات و شریعت کے مدارق ملے کہ ۲۰۲۰ء کو اب نہ لکھنا کے امامہ مشتمل ہو چکا ہے ایک کورہ مسلمانوں کا کہ شریعت ملی سے انکار کرنا ہے و لکھنا یہ شریعت کرتا ہے کہ یہ نہیں شریعت نہیں دوسرے یہ کہ یہ مذہب سے شریعت کو لکھنا آپ اپنی رائے سے لکھنا نہیں؟

حواہ ۸۰۸) شریعت میں مامور و اگرچہ ضرورت سے بہت نصیب لیکن اس ویلور و ایلینڈ و تسمیہ کے پیش کر کے مظلور نرمان کی بھی نرمانہ بہ نرمانیہ سے اس مظلور کی سے حدیقہ نہ دیوے کی نہیں کے لئے مظلور کر کے کارامہ نقل آئے کہ - محمد کفایت القدکان نہ ل

فصل دوم مسجد شہید خلیفہ

سیاہ باغ کے کمر حجاج کرمان باز شریف

اسوال (۲) متعدد چند میل اشتہار م مسجد شہید خلیفہ شائع ہوا ہے اس پر عمل نرمان کر کے نہیں ؟
 "م مسجد شہید خلیفہ شہداء الازہار کا قمر"

۲۰ جنوری ۱۳۳۵ء کو ہر مسلمان اپنے سرکار کان ٹانگہ موزر و غیرہ پر یہ مسجد - نکار -
 یہ سیاہ باغ کے پئے یا پئے یہ سیاہ باغ کے نکار اور ہر مسلمان قمار جمعہ صرف جامع مسجد میں ہوا کریں اور کسی
 مسجد میں نماز بعد اذان کی جائے حد نماز جو سیاہ باغ میں شمالی ہوا اور نصف دن کی چھٹی سنائی جائے

(۳) اگر ہمارے قمر سے انوکھ میں اہل شیعہ جو سیاہ باغ کے کمر سے یہ مسجد الہ اسے چھٹی یہ ہوا کر کے نہیں
 (۴) اگر شیعہ لوگ بیٹھا چھوڑیں اور باقی کما کر میں شامیہ و صبح میں چھٹی یہ ہوا کر کے نہیں پر یہ
 نشان دہیں اور ہوس نکار کر کے ہوا کر کے

(۵) اگر مسلمان ماتم کا خطہ ہمزہ مسجد شہید خلیفہ کے افسوس میں سیاہ باغ کے چھٹی یہ ہوا کر کے نہیں پر یہ
 ہونا پر یہ سیاہ باغ کا کر کے ہوا میں جلوس نکار کر کے ہوا کر کے

(۶) آج کل بیہوشہ بعض مسلمان ہمزہ مسجد شہید خلیفہ کے نکار پر ہوا کر کے نہیں پر یہ ہوا کر کے نہیں پر یہ
 نہیں ؟

المستفتی شہید - اہل شیعہ مظلور مدین (جو شہید پور)

۱۰ جنوری ۱۳۳۵ء ماتم انکر افسوس و نول کا ایک ہی مطلب ہے شریعت مقدسہ اسلام کے یہ
 ہوا یہ سیاہ باغ کے ساتھ و تم کر کے افسوس کر کے نہیں کر کے اس طرح شہید دن سے آئے ماتم
 شری (یعنی ترک نسبت) کی کسی قربت اور کی موت پر بھی صورت کو اجازت نہیں دینی صرف خداوند
 کے سے چہرہ سینہ دے اور شہید مت حد تک و تم شری کی عورت مامور ہے اس میں بھی یہ ہوا کر کے
 بہت ماتم منع ہے - و ظاہرہ منعہا من السود فاسفا علی موت و وجہہا فوق الصلاة
 (در معجزات) و فی المنذر خلیہ منل ابو الفصیح عن العروۃ ب موت زوجہا و ابوہا او غیرہما
 من الا قارب فصیح لوبہا اسود فقلہ شہرین او ثلاثة اوارعة فاسفا علی النیت التعذر
 فی ذلك فقال لا - ومن عنہا عنی بن احمد فقد لا تعذر و ہی تمہ الا الزوجه فی حق

نہی ہو تھے ہیں ان کے مابین اتھارنٹی نے تعاون و اشتراک ہے ہیں مسلمانوں کو مصلحت نہی ہے۔
 انہیں شاہ محمد عباسیہ میں یا ضمہ ہوتی ہے۔

(۲) یہ کہ نہیں سہولت کے حصول کے لیے مسلمان اصولی مسجد شیعہ کی ہے جسے تو قریبی مسلمانوں کو بھی اپنی مسجد میں شریعت کے مطابق نماز پڑھنے کی سہولت ملے۔

(۳) بھائی ابراہیم بھائی احمد اذیت رسول مسجد قادیان کے لئے کچھ خرچہ سے سونے کا نمائی کے لئے ہیں۔

۳) دراندر سوال با مقامی دیگر رہے تو مصلحتوں کو جس سے سب سے شایع گنجائش کے لئے کوئی کارروائی نہ کرنا چاہئے۔
۴) اگر مصلحت میں حصہ نہ ہو تو کوئی سربراہان سے ہرگز نہ کہہ دے کہ میں اس میں حصہ نہیں لے رہا ہوں۔
۵) اگر مصلحت میں حصہ نہ ہو تو کوئی سربراہان سے ہرگز نہ کہہ دے کہ میں اس میں حصہ نہیں لے رہا ہوں۔
۶) اگر مصلحت میں حصہ نہ ہو تو کوئی سربراہان سے ہرگز نہ کہہ دے کہ میں اس میں حصہ نہیں لے رہا ہوں۔
۷) اگر مصلحت میں حصہ نہ ہو تو کوئی سربراہان سے ہرگز نہ کہہ دے کہ میں اس میں حصہ نہیں لے رہا ہوں۔
۸) اگر مصلحت میں حصہ نہ ہو تو کوئی سربراہان سے ہرگز نہ کہہ دے کہ میں اس میں حصہ نہیں لے رہا ہوں۔
۹) اگر مصلحت میں حصہ نہ ہو تو کوئی سربراہان سے ہرگز نہ کہہ دے کہ میں اس میں حصہ نہیں لے رہا ہوں۔
۱۰) اگر مصلحت میں حصہ نہ ہو تو کوئی سربراہان سے ہرگز نہ کہہ دے کہ میں اس میں حصہ نہیں لے رہا ہوں۔

[illegible]

وہ کیا جان سکتے تھے؟ "محققین کا خیال ہے کہ ان کا جوش و خروش ان کی غیر معمولی صلاحیتوں کی وجہ سے تھا۔ ان کی زندگیوں کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی زندگیوں کا مقصد تھا کہ ان کی زندگیوں کو ایک نئے نئے عالم میں لے جائیں۔"

۱۔ اسلامیت و نجابت اس اشخاص میں ہے کہ سلسلہ شیعہ پر کسی طرح کی توجہ نہ کی جائے لیکن مسلمانوں و خواتین کے
تعمیل و تہذیب پر ان کی تمام طاقت و فکر صرف ہے کہ وہ اپنے عقائد (مصدقہ محمدیؐ) کو سمجھ سکیں۔

[illegible]

جواب ۴۶۳ : (۱) اس میں قواعد مندرجہ ذیل کے تحت عمل کرنا چاہیے کہ :

مقامت کے موافق اس کی تحصیل سے لئے کوشش کرنی چاہیے اور اسٹیج عمت کے مدارج مختلف ہیں قانونی مداخلت تو تقریباً ختم ہو چکی ہے اگرچہ یہی کوئٹل میں مقدمہ چلا سکتا ہو فیڈرل کورٹ میں سامت ہو ملکی اور اسے بھی ختم کر لیا جائیے

(۲) مسلمانوں نے مسجد شہید گنج کے لئے کوشش زندہ میں دو قربانیاں دی ہیں وہ بھراہی نیٹ وعلوم کے اور ثواب کے تقاضے ہیں جو مر سکے وہ شہید ہوئے اور جو زخمی ہوئے وہ بھی مازور ہوں گے اور یہ ایک نوبت ہے خود اس نے موافق ثواب سے کہ۔

(۳) پچیس افراد اس تلامذہ اور اپنے نہ پہ نظریات یقین کی بنا پر کہ اس ذریعہ سے مسجد حاصل ہو سکتی ہے سال فارغی کی کر رہی ہیں تو وہ تقاضے ہوں گی اور جمعیت عامہ بر اس شخص کو جو اس یقین کا مومن ہو مول و قربانی کرنے میں حق جالب سمجھتی ہے طریقہ لازم نہیں کہ مسلمانوں کی تمام جماعتیں اس بات کا یقین کر لیں کہ ان نوبت ہوں جو جمعیت کے اس ذریعہ سے حصول مسجد کا یقین نہیں رہ سکتی وہ اگر عمل میں شریک نہ ہو وہ امت نہ مجبور کیا جاسکتا ہے اور نہ اسے ملامت کی جا سکتی ہے

(۴) مسجد کے حصول کا قانونی راستہ تو ظاہر ہے اور مول و فارغی کا راستہ موجب یقین نہیں پانچویں قیام و تعمیر کا راستہ مفید ہو سکتا ہے اگر کسی کے لئے کوئی مقبول جدوجہد کی جائے اور جب ہر طرح مداخلت سے باز رہے تو اس وقت شریعت مقدمہ کا فیصلہ کرے امت سے ہر کام تو یہ تکلیف کے دائرہ سے ہے صاف صریح موجود ہے۔

دعا میں کہ سب سے ایک کوئی بیاد یہ ترجیح کرے کہ اس میں قیام و بیاد پا جان جائے رہے گا بھی اصرار و دہم اسے حصوں مسجد کے لئے نہیں قابل بیاد و بیعت مفید سمجھے تو مسلم ایک کی اس راستے سے انتقال رکھتے اور ان کے لئے اس پر عمل کرنا چاہنا اور ان کے لئے موجب اجر ہو گا اور اس سلسلہ میں اور جانیں گے تو شہید ہوں گے لیکن انہیں یہ حق نہ ہو گا کہ یہ مسلمان اس ذریعہ کو حصول مسجد کے لئے مفید نہیں سمجھتے ان کو بھی شریعت پر مجبور کریں یا دہم شریعت کی بنا پر عمل طعن کریں

(۵) عدم مداخلت کی حد تک پہنچ جانے کے بعد خاموش رہنے کی رخصت ہے اور عدم مداخلت کی یہ تک منہ پہنچا لیں اس میں اذیتاں دینے کے لئے اس پر طریق عمل کا اختلاف نہیں لازم ہے (۶) حکومت پنجاب اگر کوئی قانون قبول کرے تو وہ تمام شہروں میں مل جائے گا اور اگر کوئی یہ مطالبہ کرے تو مسجد کے احکام شریعہ کے موافق نہ ہو تو مسلمان اسے ہلکے طور پر منظور نہیں کر سکتے پھر اس کی مخالفت سے کسی بھی طرح کی سبکی ممکن ہو تو اس کی مخالفت کرنے میں حق جو ہے ہوں گے اور اگر کسی بھی طرح سے قانونی اور عدم مداخلت کے مرتبہ میں پہنچ کر حکومت کی رخصت ہوگی واللہ اعلم محمد کفایت

امام کاظم رحمہ اللہ

یاد رہا کہ اسے لکھی۔ المصنفی نمبر ۱۱۹۶ نمبر محمد احمد غازی پر منسلک اور اعلیٰ درجہ ۶ درجہ نمبر ۱۳۰۰
۲۳۶ نمبر ۱۹۳۶ء

جواب ۱۹۶۶ء غلطی فی الدین کا مجموعہ است عام ہے اور عموم کے حالات پر آن میں تنازعوں یا
بزاروں بدانتہائی ہندوستان میں ہو رہی ہے اتفاق میں صحابہ کا قانون جو کہ تک مجھے معلوم ہے کہ فقہ
ہند کا ہے نہ حکومت صوبہ نادر صرف ایک مقامی کھیتی کا جو اس کام کے لئے مقرر کی گئی تھی فیصلہ خلاف
مقامی حکومت نے اتفاقاً غلط کر دیا ہے میرے خیال میں دارالاحکام کے علیہ مذہباً بھی تک شرکت پر مجبور
نہیں ہیں مسلمان تو ایک کو چار سب میں طہ کو قلعہ کی ضروریات میں مشغول رہتا ہے۔ محمد انیس ص
نور اللغات لوفی

شرعی حق کے حصول کے لئے جیل جاتا اور لڑا۔

اسلامی شیعہ است میں صحابی نام کے لئے گڑبھا ہی حاکم میں حکومت کے قانون کی خلاف ورزی
نہ ہوتی ہے یہ جان لیں چاہا کہ میں عمر مری نہ زمانہ میں جہاں کے شرائط کو دیا نہیں ہو رہے تھے۔
انہیں فرض کون نہ کالوہا جائز ہے اس لئے بیان ہے ہندوستان پرانہ شیعہ (پندرہ ۲۵ صفر ۱۳۵۹ھ ۱۹۴۰ء)
المصنفی نمبر ۱۹۶۸ء قانون محمد رفیق الدین صاحب ہندوستان (پندرہ ۲۵ صفر ۱۳۵۹ھ ۱۹۴۰ء)
۱۹۳۶ء

جواب ۱۹۶۷ء اپنے شرعی حق کے لئے جیل جاتا ہے اس میں اگر ہمارے تشریف ہوتا ہے۔
محمد انیس ص ۱۹۶۷ء

(۱) مدین صحابہ پر جسے کا قانونی حق حاصل کرنے کے لئے قانون شکنی جائز ہے

(۲) شیعوں کی شہر لکھنؤ کے دارالشیعہ نور میں

(۳) چنانچہ حاصل کرتے ہوئے کوئی سے دارالشیعہ نور کے تشریف ہوں گے

(۴) مدین میں یہ کا قانونی حق حاصل کرنے کی خاطر اس کے استمال کو ترک کرنا

اسلامی حکومت کے اصولوں کے مطابق ہے اور یہ اس کے خلاف ہے اور یہ اس کے خلاف ہے اور یہ اس کے خلاف ہے
اسلامی حکومت کے اصولوں کے مطابق ہے اور یہ اس کے خلاف ہے اور یہ اس کے خلاف ہے اور یہ اس کے خلاف ہے
اسلامی حکومت کے اصولوں کے مطابق ہے اور یہ اس کے خلاف ہے اور یہ اس کے خلاف ہے اور یہ اس کے خلاف ہے
اسلامی حکومت کے اصولوں کے مطابق ہے اور یہ اس کے خلاف ہے اور یہ اس کے خلاف ہے اور یہ اس کے خلاف ہے

پہلے سے ۱۹۶۷ء میں مدین صحابی نے قانونی لینے کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ہی تھا کہ جس
تاریخ میں صحابی محمد کے تبار کے اور محمد کے صاحب دار حکومت ان کے دیات معزز نہیں اور

سب سے پہلے میں نے اس واقعہ کی افہامی حد تک سچے نظریہ میں غیب گوئی کو ذکر پر حتمی طور کیا اور اس میں غیب گوئی کے بارے میں جو باتیں عام لوگوں کی سمجھ میں آ سکیں ان کو بیان کیا۔ یہ سب باتیں جو کہ غیب گوئی کے بارے میں عام لوگوں کی سمجھ میں آ سکیں ان کو بیان کیا۔ یہ سب باتیں جو کہ غیب گوئی کے بارے میں عام لوگوں کی سمجھ میں آ سکیں ان کو بیان کیا۔

[illegible][illegible]

(۲) ایک نوجوان خدیجہ شیعہ صاحبان کا یہ سہ ماہی گورنر کے چیرنے صحابہ کی تعزیر کی خلاف ورزی کی تو حکومت پر ہے۔ ان کی سزا گورنر کے سپرد کی جاتی ہے کہ شیعہ صاحبان کی ہدایت سے صاحبان کی تعزیر کا انحراف سے مدد کے صحابہ گورنر کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔

(۳) اگر کوئی فی سلسلہ میں غور سے سمجھتا رہے ہوئے جو شخص کی نبیوت سے ایک نیا جہان
 یہودیہ کی تہذیب کے ساتھ ساتھ ایک نیا دینی ماحول سے اس کے ہوتی (۳۱) بارے میں شہرہ کو شہرہ کی
 تہذیب کی بارے میں کوئی کوئی نہیں دیکھتا

[illegible]

طبعیاتی شعبہ ۱۹۶۰ء میں تیس سالہ صاحب (مختصر نکر) ۱۱ مئی ۱۹۵۸ء سے ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء
 (جواب ۱۹۶۸ء) میں نے اسے حکومت نے یہ قید عائد کر رکھی تھی کہ کئی ریفریجریٹر، مساجد، مہاراجہ
 دارا اور ان نہیں کر سکتے تھے کسی کس طرف سے نہ تھے نہ تھا کبھی مملوک جو برس قبل مرچے بات نہیں لیا
 نہ سے یہ نہیں بدالغت تھی تو میں نے اس قانونی عدالت کو رفع کرنے کے لئے جہد بعد کی اور اس سے
 رہنے کا حق برص کر رہا۔

ابن تیمیہ کے ذمہ اور ہمارے کے طور پر سربازِ حقہ ان کی اختیار نہیں ہے جو کالوڈ انوائس اور ٹریڈ مارک

نیا ہے حق سے منسوب کسی عالم پر استعمال حق کسی نہ ضرر پہلی کتب کتاب ہے کہ حق تو نہیں ہے۔

ہوں گے اور شہید قرار پائیں گے۔

ہم شک یہ حق ہے کہ وہ قانونی حق حاصل کرنے کے بعد اپنی خوشی سے اس کی خاطر استعمال حق کو ترک کر دیں اگر وہ ایسا کریں تو ہم پر کوئی شرعی مداخلت نہ ہو پھر طغیان کے ترک سے قانونی حق باطل نہ ہو گا۔ فقط محمد کفایت اللہ کا انشاء اولیٰ

مدح صحابہ پڑھنا ہر مسلمان کا قانونی اور شرعی حق ہے۔

سوال اگر مدح صحابہ کہنے سے ملک میں یا شہر میں بد امنی پھیلے گا اندیشہ ہو اور مسلمانوں کو جانی یا مالی نقصان پہنچے گا، ہو تو مدح صحابہ صرف حصہ و ٹکڑا کے حق کی جائے تو کیا حکم ہے۔

المصطفیٰ نمبر ۲۵۲ محمد مائل صاحب ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ ۶ ص ۱۹۳

اجواب ۱۴۱۹ھ میں سوچتے تھے کہ بد امنی پھیلنے کی کوئی گنج گورہ بقول وہ نہیں ہے غصہ نہ اپنے ہر نیکو کی مدح و ثناء سے کا شرعی اور قانونی اور شرعی حق ہے اگر کوئی شخص اپنا شرعی اور قانونی اور شرعی حق استعمال کرے تو اس پر کوئی مداخلت نہ ہوتی نہیں ہے اس کی مثالی گائے کی قربانی کا حق انسانوں کو ملے گا ہے کہ مسلمان اپنا ایک شرعی اور قانونی حق استعمال کرتے ہیں حق چاہیے دوتے ہیں وہ اس میں حرجات کرنے والے مجرم قرار دیے جاتے ہیں محمد کفایت اللہ کا انشاء اولیٰ

فصل چہم قومی ترانہ اور قومی نعرہ

مسلمان بچوں سے ہندوؤں کا گیت گانے پر احتجاج کیا جائے۔

سوال ۱۔ یہاں پر نوٹسٹ اور کارڈ اسکول ہے جس میں تمام مسلم بچے تعلیم پاتے ہیں اور ہندو متین بھی مسلم ہیں گزشتہ دو ستر گیت گائے نے ایک سرگرمیوں کا تمام سکولوں کے نام بددی کیا کہ اسکول کا نام شروع کرنے سے پہلے روزانہ ہندو سرگرمی کا گیت گایا جائے اور اسکول ہینڈ ماٹر۔ ان اس سرگرمیوں گائے کے روز روز گائے گئے یہ دے دی کہ کورس کی کتاب میں خدا کی حمد کی گیت ہیں وہی جہز ہیں اس کی چنداں ضرورت نہیں ہے گائے گئے یہ نرم و لب اس لئے دیا کہ گائے گئے کورہ میں تمام ہندو متین ہیں وہ کا گائے حکومت کے زعم میں فرعون ابے سلطان ہو رہے ہیں اس کی اطلاع دفتر کو کر دی گئی ہے اس سے جواب میں لوکل، ریڈسٹ غلم آیت ہے کہ۔

ہینڈ ماٹر اردو سکول۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ دست گیت نوٹس کے قسم کے انوسار (مطابق) ہی اسکول میں ہندو سے مار مار کا جائے شروع میں گایا جائے۔ خدا کی حمد کی گیت گورس کب سے نہ گائے جائیں۔ یہ دانشور گائے پانچواں اسکول بچے الی داری (ازنی) ہے کیا خط کشیدہ جملہ سے خدا کی تو ہیں ہوتی ہے

آخر دہائی کے لئے کیا پروائی کی جاے۔ (المستغنی نمبر ۲۱۵۳ حاجی اور احمد جی صاحب (ب سو) ۳۰ نمبر جولائی ۱۹۳۷ء تا جولائی ۱۹۳۸ء

۱ جواب ۲۴۴۰ آخر پہ اس قدر میں "ندانی" کی کیت اس جگہ سے نہ گائے جائیں "ندانی تو ہیں کا اور قائم کرنے کے لئے ہوتے نہیں۔ یہ تاہم ذرا سخت کہیں کا مگر فکر کہ ہندو ہمارے کاکیت ضرور گایا جانے اور یہ گھر کو اور میں جگہ سے قد کی ہند کی کی تعلیم کو کی جاے۔ اور اس قابل محتاج ہیں ان احکام کے خلاف کوئی احتجاج نہ جانے اور آئیجی پر ان کی کو آخر تک یعنی وزیر تعلیم تک۔ معاملہ پہنچے اور اس کے فیصلے کے مطابق ہونے تک چوری نہ کیا جائے۔ محمد کفایت اللہ خان لاہور دہلی

قومی نعرہ ہندوستان زندہ باد اور آزادی ہندوستان چاہیے۔

۲ سوال ۱۰ مسلمانوں کی ایک جماعت کا گھر بنی روئی پس کر رہتی ہندی لکے ہو۔ شاہ مہاراجی کو پہ میں ایک تعلیم یافتہ نوجوان کی زیر قیادت یہ صداعالی ہے قومی نعرہ داندے مگر تم اپنا نعرہ لگانا کیسات

المستغنی نمبر ۷۵۶ تعلیم علیہ الخیر صاحب (شعبہ ریگادور) ۸ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

۱ جواب ۷۲۱ قومی نعرہ ہندوستان زندہ باد۔ ہندوستان آزاد ہونا چاہیے۔ ہندو ہمارے کے معنی نہیں معلوم نہیں ہیں۔ محمد کفایت اللہ خان لاہور دہلی

فصل پنجم

زمینداری کا ششکری

ایسے قوانین جن سے مالکان زمین کے حقوق تلف

ہو جائیں یا جائزہ داران کی حمایت بھی ناجائز ہے

۱ سوال ۱۱ ایسے قوانین جن کی رو سے مالک زمین حتی زمیندار کو اپنی زمین کا ششکر سے بچھڑانے پر اسے ششکر کے پان تہہ مل کر نے اور لگان کو اپنی مرضی سے ملے کر نے کا اختیار دے کر دے ماننے جائز ہیں؟

۲ جواب ۱۲ نہیں تو ایسے قوانین نہ ہوتے ہیں مسلم ممبروں کو تادیب کرنی چاہئے یا نہیں؟

۳ سوال ۱۳ دارائی جماعت جو ان قوانین کی موید ہے اس میں مسلمان علماء، صلحا اور عام مسلمانوں نیز اسلامی جماعتوں کو شامل کیا جائے یا نہیں؟

۴ سوال ۱۴ اگر ایسے ناجائز قوانین بہرہ مند کئے جائیں تو ان کے خلاف احتجاج کرنے پر اور کوئی عملی قدم لیجنا جس کا نتیجہ جنگ و جدل اور قتل و غارت ہو جائے یا نہیں؟

۵ سوال ۱۵ ایسے قوانین کی مخالفت میں عامہ پر جمہور کی نہایت زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے یا ان پر کوئی خاص

معدودی نامہ نہیں ہوئی؟ (المستعفی فیہ ۳۳۳) پورٹری محمد شریفہ خاں صاحب (سارپور) ۸ ذی
الحجہ ۱۳۵۵ھ م۔ ۲۰ ذی قعدہ ۱۳۵۹ھ

(جواب ۱۶۶) ایسے قوانین جن سے مکان زمین کے مالک حقوق مکلف ہوتے ہوں ناجائز ہیں ایسے
قوانین وضع کرنا بھی ناجائز اور ان کی تائید کرنا بھی ناجائز اور اس میں اس جماعت کی حریت بھی ناجائز اور
جبرائیلہ کرنے کی صورت میں مسیحیوں پر قدر استطاعت مداخلت بھی لازم ہے موجود قوانین میں بھی
سیکڑوں دفعات اسلام کے خلاف موارد ہیں جو اگرچہ حکومت نے نافذ کر رکھے ہیں شاد و ایک بھی
بعض مسلمانوں کی تائید سے نافذ ہو چکا ہے اور آج بھی نافذ ہے قانون شہادت کا مقرر حصہ شریعت اسلامیہ
کے خلاف ہے خود زمین کے موروثی ہونے کا قانون بھی اگرچہ حکومت کا موجود اور نافذ ہے اگرچہ
نہت ہے۔ یہ سیکڑوں مرتبہ مداخلت فی الدین کا اس کتاب کی ہے وہ کرتی ہے آج بھی اس کی جہالتیں مراد
اسلام کو تباہ کرنے کے لئے مصروف عمل ہیں یہ تمہیں پیش نظر رکھ کر کوئی اقدام کیا جائے تو صحیح ہو گا۔
محمد کثرت اللہ کائنات اللہ ولی

فصل ششم تبلیغ

(۱) قرآن مجید کو ہندی رسم الخط میں لکھنا ناجائز نہیں

(۲) تبلیغ اور اشاعت اسلام پر دور میں ضروری ہے

(۳) تبلیغ کی مخالفت اسلام کی مخالفت ہے

(۴) تبلیغ اور سیاست الگ الگ محاذ اور دونوں ضروری ہیں

(۵) تبلیغ کو سیاست کے لئے چھوڑنا ناجائز نہیں

سوال: (۱) غیر مسلموں میں شیعہ عقائد و دین میں قرآنی تعلیمات کی نشر و اشاعت اور ان کی ہدایت کے لئے
ہندی ترجمہ کے ساتھ و گہر ہندی رسم الخط میں متن بھی درج کیا جائے تو کیا ہے؟

(۲) ملک کے ان حالات میں جب کہ ہر چہرہ جانب سے اسلام کی ترقی میں ملی عظمت اور اس کی ہر لائق
گمان کے سبب طرح طرح کی کوششیں ہوتی ہیں اور اسلامی عقائد و اصول اور اس کی تعلیمات کے متعلق
طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیل جاتی ہیں تو جو زبان کی مداخلت اور اسلام کی اشاعت کس درجہ ضروری ہے
اور شرعاً اس کی یہ حیثیت ہے؟

(۳) اس کام کی مخالفت کرنے والوں کو غیر ضروری سمجھنے والوں کے مطلق شرعی حکم کیا ہے اور اس کام
میں لہذا مخالفت کرنے والوں کو کس درجہ کا قراب حاصل ہو گا؟

(۴) کیا ملک کی موجودہ سیاسی جدوجہد کو اس کام پر مقدمہ کیا جا سکتا ہے اور اس کام کو کچھ عرصہ کے لئے

شریعت گناہ گار ہوگا نہیں؟ المصنفی نمبر ۳۵۷۲ ہذر علی (رجلی) ۳ محرم ۱۳۵۹ھ ۱۰۰۰ھ فی ۱۹۴۰ء
 (جواب ۲۴۴) سوال میں اس قدر اہتمام اور جمل ہے کہ سائل کا مطلب واضح نہیں ہو سکا۔ یہ حال یہ
 بات ظاہر ہے کہ دینی اور اسلامی موعظت میں مسلمانوں کا بیوقوفانہ انداز ایک بڑی اسلامی آبادی کا قائم مقام اس
 زعم و خیال ہو سکتا ہے جو اسلام سے واقف اور اسلامی احکام پر عارف ہو جند و پرتی مجوسی یعنی غیر اہل کتاب
 جو رتوں سے مسلمان کا نکاح درست نہیں اگر ان میں سے کوئی عورت مسلمان ہو جائے تو اسلامی احکام سے
 ماتحت اس سے نکاح جو مست ہے مگر اگر کسی مسلمان نے غیر مسلم عورت کو نکاح میں ڈال دیا تو یہ موزب
 قبیح ہے اور اس کی حیثیت اہل فاحشوں کی طرح ہے جو شراب نوشی، قمار بازی، سود خواری، سر نہی، زانیہ، تزک
 نماز و زونہی، باغ پر فاحش ہوں، بر حال سائل کو یہ بتانا چاہیے تھا کہ غنائم کی کس امر میں ہے اور اس کا دینی
 معاملات سے بہتہ تعلق ہے نہ کہ لیسر سیاسی یا اقتصادی معاملہ ہے اور پھر یہ بھی کہ مسلم اور غیر مسلم کا سودا
 ہے یا مسلم سداۓ مسلم فاحشی کا اور وہ دونوں میں سے فرض نیست سے لئے کون زیادہ مفسد ہے اور مسلمانوں
 سے لئے اس کا وجود ناقص ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ کہ دلی

فصل

فرقہ و اہل ان معاملات

کیا نماز مغرب کے لئے ۳۰ منٹ کا وقت کافی ہے؟
 سوال ۱: ایک حکم کے ماتحت نماز پر حسب ذیل پلانہ کی عائد کی گئی ہے
 مسلمانوں کی نماز مغرب کے لئے جن میں اذان بھی شامل ہے ۳۰ منٹ کا وقت دیا جائے گا۔ یہ یہ
 حکم عبادت کی شرعی آزادی پر پابندی کے مترادف نہیں؟ کیا اس ضمن کو کہ اخلت فی اللہ بین قدر نہیں دیا
 جائے گا؟ کیا مسلمانوں کو اس غیر شرعی حکم کے خلاف احتجاج کرنا چاہیے؟ شرعی جواب سے مطلع فرمائیں۔
 المصنفی نمبر ۳۶۱۸ وی۔ کے صدیقی صاحب (مالیہ کوئٹہ ضلیٹ) ۱۱ جمادی الاول ۱۳۵۹ھ ۱۸ جون
 ۱۹۴۰ء

(جواب ۲۲۵) یہ شاید کسی جھڑنے فساد کے موقع پر رفع قبلاۓ فی صورت تجویز کی محی ہوئی شرعی مفصل
 کیفیت تحریر کوئی چاہیے تھی۔ مغرب کی گواہی اور لوگ اپنے فرض و سنت کے لئے ۳۰ منٹ کافی ہو سکتے ہیں۔
 محمد کفایت اللہ کان اللہ کہ دلی

ہندوؤں کی رتی اور مسلمانوں کی نماز مغرب کے لئے وقت مقرر و متعین کرنا

(سوال ۱) ریاست ہریانہ کے لیگل ایڈوکیٹ نے اپنا تسلط حاصل کرنے اور حضور نواب صاحب بہادر کو جہ
 اختیار کرنے کی غرض سے جہ عہدہ ہوا یہاں کیا پر امن فضا کو مکدر کیا اور اپنے خاص ایجنٹوں کے ذریعہ پول

ایک مقام پر آتی اور نمودار کا کھنڈہ اویچ آیا اور پھر ایک ٹھریک سے زریعہ یہ فیصلہ کر دیا جس کو بے نظر تھمت ملا۔
 فرما کر آپ نے انوکھا میل کئے کہ اس میں کسی قدر رش و رت موجود ہے کہ ہر وقت اس کی بہاؤ ہو، تو اس کو اس
 پائنتا ہے، لیکن اس پر دو اقسام و انوار پہنچ کر دیا گیا اور خواب صاف و بے دخل کر دینے کے اب یہ بھی
 دو اقسام کے افراد ملنا چاہتے ہیں یہ شہر پہنچا دیا جاتا ہے فی اختصار اس فیصلے نے فیصلہ کیا ایک تھمت و بہا
 و نمودار بننے اور رائے کے تصور میں وقت کی یہ پابندی جا بجا نہ تھی مبادت کی آزادی میں ایک ناجائز و
 انداز ہے اب ایک طبقہ باقی مقام سے اس فیصلے کو مستثنیٰ کرنا چاہتا ہے اور اس فیصلہ کی توثیق بند و مستمر
 اتحاد کا ایک چارہ لگات ہو گا پھر شہر میں اس نماز کے لئے کافی ہیں لیکن اگر کوئی شخص اس وقت تھمت سے
 مبادت حاصل نہ کر سکے ہو، بعد وقت صاف پانچ منٹ باقی ہوں تو اس کے لئے مٹھکے و درپیش ہوں
 کیونکہ اس قسم کے مطابق اس وقت مقررہ لئے بعد نماز پانچ منٹ باقی نہیں رہتا۔ اور وہ نماز جاری رہتی
 ہے تو ایک طرف تو وہ قانون عسکری کا سرعہ بھرنا ہے۔ اور دوسری طرف آتی شہر میں ہو جاتا ہے نہ شہر
 اندیشہ ہو سکتا ہے مجھے یہ کہ وقت کے پڑھنے میں شہر میں نمودار بنی گئی ہے یہ وقت کافی ہے یا نہیں۔ مال
 نہ تھا ہی قدر ہے کہ کیا مبادت کی آزادی میں ختم ہے نماز پر پانی پینے کیسے سر دیا گیا ہے غرض اس
 ہم نے اس لئے احتجاج کیا تھا کہ ایک شہر میں اس پر کیا جائے۔ اس لئے کہ اس کی تھی ورنہ ملحق تو اس قانون کا
 یہ مٹھکے کی مدد سے اس کے لئے وقت کے لئے ایک شہر میں اس پر کیا جائے۔ اس لئے کہ اس کی تھی ورنہ ملحق تو اس قانون کا

المستغنی نمبر ۲۶:۸ ویں نے مدنی (ماہ نومبر ۱۸۸۱ء) ۱۸۸۱ء ۱۸۸۱ء ۱۸۸۱ء ۱۸۸۱ء ۱۸۸۱ء

و جواب ۱۸۶۹ء عسکری السامیہ و رتبہ اللہ اور یہ فیصلہ باقی رہا مبادت سے منسوب کرنا ممکن ہو
 بہت میلک ہے اور کوئی حدقت پھر اس وقت نہیں رہا مبادت سے منسوب کرنا ممکن ہو
 تو پھر ہمیں وقت کو نہ ہی مبادت کرنا پڑا اور اس کو مستثنیٰ کرنے کی کوئی کھیل گیری کچھ میں نہیں آتی
 کیونکہ آپ کے یہاں حالات جہاں بھی ہوں یہ بھڑا تو بندہ وہاں کے حوالے و عرض میں بہ رویہ چلے ہو چکا
 ہے اور آئندہ بھی ہو گا کہ آتی ہو گا مگر ایک وقت سے اور اس صورت میں رفیع قانون کی صورت
 تنظیم وقت سے کر دیتا بھی ایک صورت ہے غروب آفتاب کے بعد ۲۰ منٹ تم میں اس کو ۳۰ منٹ تک
 برسات کے لئے آپ جہاں بھی ہیں تو مناسب ہے لیکن مغرب کا پورا وقت یعنی تقریباً ۲۰ منٹ تک
 آتی موقوف کرنے پر اسرار کرنا اس لئے مناسب ہے ورنہ ہمیں کہ مغرب کے بعد فوراً مشاہدہ نہ کرنا
 ہو جاتا ہے ورنہ میں بھی آپ کی آزادی کو مگر کھی جائے تو کوئی صحیح تک آپ کے لئے مبادت کا وقت ہے ورنہ
 اسے ترک کر دینا چاہیے تو تمام اسے آتی نہ ہوئی چاہیے لیکن یہ بات اس قدر جلد چلا، ورنہ تو میں کہہ دوں اس
 طرح جو سختی اور یہ مطالبہ اس طرح یہ جائے ہے ہر صورت آپ کی لئے چلے کوئی وقت آتی ہے غرض
 پھر اگر دوسروں کو اس وقت کے بعد آتی کی اجازت دی جائے تو یہ دارالاسلام اور اسلامی سلطنت تو نہیں

سید اور اسی سالیت میں تھی۔ نہ آج ہوں تو نہ وہ ہوت اور عوام عبادت کے مشہور شہر امام مناجات
موجود ہے گا یہ سال تیسریں وقت کو نہ بہرہ فائز قرار دے کر اسکی پیش کش نہیں کرے یہ خوب یہ تو
نماز اقلیہ کرنا زیادہ کو یہ دوسری ہوت ہے نہ وقت کو نہ صورت سے وسیع الیہ جانے یہ سب اس صورت میں
ہے کہ وہاں اتنی پست سے اتنی چلی آتی اور اور اس کے نہیں ہوتی تھی جو کہ طور قدیم کو اس زمانہ کی
پیش قدمی نہ کر کے کام طلب اور آپ کا ایک تقاضا طلبہ اس وقت سے پیش کرتے ہیں۔
کہ انھیں اہل کائنات کے اہل اہل ۱۲۰۰ ہوں۔

نماز مغرب اور آرتی کے وقت پر ہانپی گھومتے کا نسخہ فارم دیا
اسواری، مخدوم، صاحب رام چندر داس۔

اگر اس زمانہ شریف صدور، ایمہ منوں، ملیا، بڑا عرصہ ہے کہ طالب میں مقابل حالت نہ رہے
مقدمہ لوداش رہنے سے کہ اس زمانہ میں غور پر جو مایہ پیچیدہ خیالات ہیں وہ اس میں یہ کاموں کی
وقت یہ نسبت ہے کہ طالب صاحبہ جو ریاست کے تعلیمی معمال ہیں انھیں یہ اختیار ہے اور یہ انھیں یہ
تعلیم کے مالک ہیں اور یہ صورت نماز آرتی کا تعلق اور دیگر فرقہ دارانہ تعلیم پیدا اس کے طالب صاحبہ کو
اس وقت انھیں جو اس زمانہ کے قابل قرار دیا جاتا ہے اس کی تعلیم کیا موجود ہے تو اس کے انکار اور انکار
اس پر ہے کہ بعد اس میں تعلیم کی ہوتی رہے اور تیسری حالت میں جو اس کے لیے یہ حالت ہے
میں تو یہاں ہوں اسے یہاں تبدیلیوں میں اس کے انتظامی معاملات سے ملتی ہے اور اسے وہیں نہیں تو وہ
نوبت صاحبہ اقتدار ہوں یہ وہاں تعلیم کو اس کی ضرورت کو طالب صاحبہ کو منظور نہ کرتے ہوں یہ حال ہے کہ
تقدیر معلوم اتنی نہیں ہے کہ یہ حالت تویہ ہے کہ مندرجہ بالا اس کے تعلیم کا تیسرا دور ہے اور اس کے بعد
تقسیم کے بعد ملک کا ہر حصہ اس میں خیر ہوتی ہے اور اس سے تھی یہ جگہ اس ملک میں تھی تو آرتی
ہوتی تھی لیکن اس میں اس میں اس کے کچھ عرصہ کا یہاں پہلے وہاں سے لوداش آرتی کو وہاں کر رہے تھے لیکن آرتی
ہو تو ان میں یہ وہاں میں معتبر نہیں نہ ہوتے تھے جب اقتدار کو اس کے تعلیم شروع ہوئی تو اس کے بعد
مندرجہ بالا پر نظر انھیں ان کے طریقہ میں مسجد اس کے بعد وہاں سے تھی نہ معتبر نہیں نہ وہاں کے وہاں کے وہاں کے بعد
موجود وہ مسجد و مندر کو اس کے بعد سے متعلق کیا گیا جو کہ نہ وہاں کے تھی یہ قوم میں ہوتے ہیں اس کے
بہ وہ قوم کے کچھ افراد کو اس کا کاروبار یہ کاروبار شروع کر دیا گیا اور اس کے بعد ایک انگریز وہاں سے جا کر یہ
فلسفہ کر دیا گیا کہ آرتی نماز کے بعد ہو اور نماز مغرب میں اس میں بھی شامل ہے اس کے لئے جس (۲۰)
اس کے دینے جائیں گے جب کہ میں اس میں معذرت اور عذر ہے کہ اسکی ذال چاہوں نتیجہ یہی ہو کہ وہاں
میں تعلیم کی کا آفتاب نصف انداز پر چلتی رہا جس میں کچھ سیاتی اور اقتصاد ہی صورت میں مسلمان باغش پروردگار
رہا کیا تھا یہ کہ جس حالت کے بعد وہاں لوداش کے خلاف جہاد رہا کیا ہی نہ تھی موجودہ مندرجہ

بالضحم سے کوہارشی طور پر مسکن کو خوش کردی مگر بعد میں جین جین کر مسلمانوں کو اپنے اللہ کا لشکر بنادیا۔
اسی کے بعد وہ اس نے نہ ہی حقوق اپنے تخریب شروع کی انہوں نے اپنے پلیٹ فارم سے مسلمانوں کو موت
اتحاد کی ہمدردی دے رہے ہیں میں ان کا ایک احادیث متعدد الفاظ میں ارسال شدہ مسلمانوں اس وقت ہر جہت سے
ہے کہ باہمی مخالفت کے لئے ہندو مسلم ہم جہت میں ہر فارمولہ بنایا گیا ہے کہ مسلمان اعلان کر دیں کہ
میں آتی پر کوئی انداز نہیں خود کو کسی وقت بھی کی جائے اور ہندو اس کے بعد اپنی دہائی کا شہوت
دیکھا احادیث میں کہ ہم خود کا کام کرتے ہوئے آتی کو ممانعہ کر دیتے ہیں اور عملی پہلو سے یہ پہچان فیصلہ
ہے اس سے کہ ہر کاری فیصلہ خود ممانعہ ہو جاتا ہے حالات موجود حکومت اپنے فیصلہ کے تحت اور
قبیل رائے کی ہمدردی کو آپ نے مجھ سے اس میں اتفاق نہیں فرمایا کہ عین غرض سے کہ ہر ہندو اپنی
جرم ہے لیکن ہندو جو کسی مسئلہ کے بعد ترقی شروع کرے گا کہ کوئی مسلمان وہیں پہنچے رہا ہے ہر کسی مسئلہ
کا ہمدرد وقت منظمی ہو گا کہ تو آتی اور نماز کا تمام ہونا تو یہ ہے یہ ہر قسم کے غلط بات تو آتی ہیں کہ
جس ایک طاقت خالص لڑائے اس لئے بھی ہو رہی ہے وقت ہر انداز میں کشیدگی کی فضیلتی رہے گی۔

نہ کوہارشا فارمولہ مسلم ہندو جو مسحق ہیں ہندو تو عوام و خواص اس کے آگاہ ہیں عمروں
تیسری طاقت مسلمانوں کو چھوڑ کر کہہ رہے ہیں کے جاری ہے ہر انہیں منتقل کر کے کہ رہی ہے کہ
موجود ہر کاری فیصلہ میں تبدیلی دیت اور کامیابی ہے ہمیں جس مسئلہ اس سے کہہ پیش پر ضد نہیں ہند
ہم نہ محض ہندو مسلم اتحاد اور باہمی رائے کی بات کو چھوڑ کر کے لئے مسلمان کے سامنے یہ طاقت
انا چاہتے ہیں کہ نہ کوہ فیصلہ انسان کے ہمارے ہی نہیں بعد یہ پابندی نہ رہا بھی درست نہیں اس کے
نمائندہ ان طاقت کے جہل سے ٹکانا چاہتے ہیں میرا خیال تو یہ ہے کہ اگر مسلمان اس غلام ہونے پیش
نظر کوئی ہمارے غلامت کر پتے ہیں تو وہ نماز سے یہ لیکن وقت پابندی کوٹ جائے گی ہر شخص سے کہ
ہندو اپنے مرضی سے اس پابندی کو اپنے لئے زیادہ فائدہ کر میں مسلمان کی اخلاقی فطرت ہے۔

فقہ یہ کہ جو فیصلہ منسوخ صاحب ہے وہ ہندو مسلم فضا کو درست کرنے اور شرعی پیدا کرانے سے
لے بہت کہ ہندو ہر حکومت یا ہندو کے ساتھ سے چونکہ اس فیصلہ کی آڑ میں کئی مرتبہ ہندو مسلم عوام کو لڑایا جا رہا
ہے اس لئے ہم حکومت وقت کے ساتھ سے اس جڑی کو کھودنا چاہتے ہیں اس میں صرف دوسرے ہندو کو ہندو
ہے فکرم ہے مجھے امید ہے کہ میں اپنے کسی مہ کوہ کی واضح کرے گا ہوں گا۔ انتخاب کی تکلیف قیامی کا فکرم ہے۔
بلاشبہ آپ کا خوش قسمت وقت ایسا ہوا ہے لیکن آئندہ یہ تعلیم ہو گیا تو یہ ہی نور انسان کی آیت ہے۔ ہندی
خدمت ہوگی۔ السنہ ۱۲۶۰ ہجری کے صدیقی مایہ کوہ اٹھتے ۱۸ ہجری ابول ۱۳۱۳ ۲۵

جون ۱۹۲۳ء

(جواب ۴۷) عمری السلام علیہم ورحمہم اللہ وہ کہے۔ آپ کی متعدد تقریروں سے میں جہاں تک ہجو
کا ہوں وہ یہ ہے کہ ہر ایک ہندو میں آپ تیسری لڑائے والی طاقت کے ہندو مسلمانوں میں فساد لڑائے

نے اللہ و آرتی کا بھرا پیلا کر دیا۔ اس کے بعد اس کی صورت تیسری ہوئی ہوئی کہ مغرب کی جانب و نماز کے
 مانگو ساتھ بندہ آرتی کرتے ہوئے مسلمان اس پر اطمینان کرتے ہوئے کہ یہ اللہ کی عبادتیں کرتی ہے
 تمام شغلیہ سے نکلنا آتا ہے اور اللہ اور اس کے کرتے ہوئے کہ یہ آرتی ہماری عبادت ہے اور اس کا ذکر
 و ملت ہے۔ ہمیں آرتی ہوئی ہوئی ہے کہ ہم اپنے وقت پر اپنی عبادت گزار ہیں و آپس میں وہ دین سے کوئی
 کچھ نہ ہو اور تیسری حالت کو قیصر دینے کا موقعہ وہاں سے یہ فیصلہ کیا کہ مسلمانوں کو پسے نہیں دے گا
 وقت و باج کے لئے وہاں میں اللہ اور نماز، آرتی میں سے کہ وہ بندہ آرتی کریں۔

اس فیصلہ کا مطلب یہ ہے کہ خوب آرتی کے بعد بندہ فوراً آرتی نہیں کریں گے جس
 وقت عبادت مسلمانوں کی ان وقت کے شروع رہے ہوں گے۔ بعد بندہ آرتی کے لئے آزاد ہوں گے یعنی
 وہاں پر یہ بندہ ہی نہ لگے کیوں کہ وہاں وقت بند کر دیا کریں اور وہ جس وقت کے بعد آرتی کریں
 گے تو مجرم ہوں گے اور قانون غشی سے مرعوب ہو کر سزا کے آگے نہیں گئے۔

مگر اس فیصلہ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جس وقت کہ مسلمان نماز پڑھ سکیں گے وہاں
 پر نہیں گئے تو مجرم قرار دیں گے اور سزا کے آگے نہیں گئے ہوں گے اس فیصلے کے بعد بھی مسلمان آزاد ہیں کہ جس
 وقت کہ وہاں کبھی نماز پڑھیں ان کے وہ کوئی قانونی برسر نہ ہو گا نہ کسی سزا کے آگے نہیں گئے اور
 جس وقت کہ وہ عبادت کرتے ہیں ان کے وہ آرتی ہوئی ہے کہ وہ مسلمان بعد وہ وقت کے بعد
 آرتی کے بعد وہ کوئی عبادت کے لئے عبادت ہوں گے جس میں کسی سے وہ حقیقت مسلمان پر بھی لگی
 ان میں نہایت پر کوئی پابندی نہ ہے نہیں ہوئی یہ پابندی نہ ہے کہ وہی سے شروع وقت مقرر کرنے کے لئے
 کہ آرتی سے شروع وقت کے لئے اس وقت کے حالات بند ہوں پر یہ پابندی نہیں ہے کہ وہ جس وقت
 ہو آرتی نہیں کر سکتے اور اس کے قیصر ہو کر سزا کے آگے نہیں گئے۔

جس بندہ میں سے یہ فیصلہ میں دیا کہ نہ ایک شخص وقت نہیں دیا یہ نماز میں اللہ کی
 عبادت کو لازم قرار دیا یہ وہی برائے کسی اور مطلب سے صورت ہو گا کہ یہ مسلمانوں کے لئے کہ اس میں
 برائے کسی کوئی صورت ظاہر ہے کہ اس میں نہ ہے۔ وہ شروع نہیں کرتی سے نہ ہی وقت کی وجہ سے مقدمہ
 میں کوئی لائن وہ وقت نماز کے لئے کاہلی سمجھیں اس کے لئے سوال کوئی وہ برائے کسی اور عبادت کی
 نہیں ہو لگتی کہ وہ اس فیصلے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس وقت کے بعد وہاں نہیں کہ لگتا کہ وہ نہیں
 پر نہ لگتا یہ برائے اس کے لئے کوئی برائی و عبادت نہیں ہیں۔

یہ صحیح ہے کہ اس فیصلے کا یہ کہ بندہ میں یہ ایک عبادت شروع کرنے کی عبادت پر ایک شخص چھوٹی
 عبادت کی کوئی عبادت کی عبادت کی عبادت کے بعد ان کے لئے کوئی برائی نہیں لگے گی
 اس کو منافی نہیں ہے۔ یہ نہ ہی اس کے اس میں اس کے تحقیق فیصلہ کا یہ نہ ہی وہ کہ
 وہی سمجھو کہ اس کے اس میں نہیں ہے۔ یہ بھی سمجھو کہ اس کوئی مکمل نہ ہونے

ہندوستان سے ہجرت واجب نہیں تاہم اگر کوئی ہندوؤں کی دل آزاریوں کی وجہ سے اقدام کرے تو قابل منع ہے

سوال : حکومت ہند جو ایک ہمسوی حکومت ہونے کی افویہ اپنے قانون ہند جب کا احترام حکومت پر اڑی ہے لیکن نئے دن کثرت کے افراد اسلام اور قرآن پاک کے متعلق حمایت دیکھ کر دل آزار اور شرمناک پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں مگر مسلمانوں کے احتجاج کے باوجود حکومت ان کی تحقیر افراد کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتی چنانچہ ایک ہندو اخبار نے حال ہی میں آنحضرت ﷺ کی شان میں مندرجہ ذیل کٹافنی کی (بھارت میں ہم یہی کہتے ہیں کہ "عرب کی جھڑکھو بھارت کے ساتھ رہیں کہ مگر نوامیسوں نے ایک منجور کے درخت پر ایک ٹھہرے کو ٹھہرا دیتے دیکھ کر لوگ حیرت میں پڑ گئے اور ان کا خیال ہے کہ ٹھہرہ ہندو یا مسلمان کدھے کے روپ میں آئے ہیں")

فصل : ان تحریر کو پڑھ کر مسلمانوں میں بیچان پیدا ہو اور انہوں نے حکومت اور ہندوستان حکومت کو توجہ دینی لیکن سوال یہ ابھی ہمدردی کے حکومت کوئی اقدام اس اخبار کے خلاف اٹھانے کو تیار نہیں ہے بلکہ کئی جگہ مسلمانوں کے جسوں اور جلوسوں پر جو صرف ان کے اظہارِ افضلی کرنا چاہتے تھے انہیں چارج کیا گیا اور متعدد مسلمانوں کو گرفتار کر کے فوراً سزا دی گئی اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے اور مسلمان ہند کی سرکاری یا کسی دیگر شہری وجوہ کی بنا پر جہاں کا حکم نہیں دیا جاسکتا تو کیا مسلمان کو ہجرت کر کے کسی ایسے ملک کو چلا جانا چاہیے جو نصرت کے لئے تیار ہو۔ (المستفتی حاتی رحمہ اللہ)

یونس محمد ورن اخبار ندینہ غیر جا ست ۱۹۵۵ء

جواب : (۱۳۰) اخبار مذکور کا یہ مضمون مسلمانوں کے لئے انتہائی دل آزاری اور اس کے علاوہ بعض اور بے مضامین بھی جو اس سے پہلے شائع ہو چکے ہیں دل آزار اور قابل نفرت ہیں مسلمان ہندوستان میں مشیت الہیہ اقلیت کے رتبے میں اور اقلیت کی حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ اقلیتوں کے مذہب اور مذہبی شعائر کا احترام کرے اور ان کے خلاف کسی پرمایہ کو اس قسم کی تحریر یا تقریر کی نجات نہ دے۔

اگرچہ بہت سے نیک دل ہندوؤں نے بھی ان حرکات کفہہ موم سمجھا اور ان کی مذمت کی تاہم یہ سادہ جہادی ہے اور اس کی وجہ حکومت کی طرف سے اس کے اندویش کو تاحی ہے

بیر حالی محض یہ امن افواہی اس قسم کی ناجائز اعتراضات سے مسلمانوں پر جہت سے فرض نہیں ہوتی وہ آئینی کارروائی کا مطالبہ کرتے رہیں اور حکومت کو اس خلاف قانون اور خلاف تشریع کارروائی کا خلاف انسانیہ کردار انہوں نے خلاف قانونی کردار کی طرف سے پر زور دیتے ہیں

مصل اخبارات سے معلوم ہوا کہ پٹنہ کے اس مضمون پر اس سے استفادہ کرنے کی حکومت نے توجہ متوجہ نہ کی ہے اور اس پر مقدمہ قائم نہ ہونے والا ہے اس لئے اس کا انتظار کرنا مناسب ہے اور کوئی مسلمان اگر وہ دیکھ کر ہجرت نہ کرے تو یہی حلال ہے۔ محمد شایبہ ندان اندلہ اولی

(۳) کسی نیک عالم و فاضل دینے کا کوئی حق نہیں اور ایسا شخص جو علم، دینیت و اقدار کے پیش نظر ہونے کے باوجود، انکسار سے ہٹتا ہے اور قوت دے کر یہ مجاہدیت اور مبارزات فی الشریعہ ہے اور مودب و قوی ہے۔ محمد ﷺ نے ائمہ کا ان اقدار کو اعلیٰ

فصل دہم مفہومات

ایں سیاست لازم ملزوم ہیں

مسوال (۱) کیا علمائوں کا مذہب ان کی سیاست سے علیحدہ نہیں (۲) کیا مذہب اسلام مسلمانوں کی زندگی کے ہر ایک پسند پر مبنی کتاب ہے۔ المسئلی جواب ۲۱۹۶ محمد عقیقہ کدہ دار (۱ جلدی) ۱۶۲ بقعدہ ۱۳۵۸ھ ۱۹۳۸ء

اجواب (۱) ۱۳۴۴ھ لکھا، محمد اعلیٰ السلام، ایں مذہب سیاست دونوں کے حامل ہوتے ہیں اور انور بھی سیاست امور میں شریک و عامل رہتے ہیں اسلام ان مسائل میں مخصوص اختیار رکھتا ہے اس کی ابتدا فی منزلتیں سیاست سے شروع ہوتی ہے اور ان کی تعمیر مسلمانوں کی دینی اور سیاسی زندگی کے ہر پسو پر جاری اور فعال ہے

آئین پاک میں مذکور اصلاح کے قوانین و احکام موجود ہیں کتب احادیث و فقہ میں مہارت و مہارت نے پسند پسند کی سیاست کے مستقل ذریعہ ہیں و ایسا کہ ماہر شرعی سیاست کے بھی باز ہوتے ہیں محمد کفایت اللہ کان ائمہ دینی

(۱) مسلمان کا مسند۔

(۲) مشرقی کی تحریک خاندان کے ہم عقیدہ لوگ خارج از اسلام ہیں

مسوال (۱) مسند محمد علی دہان و ترمذی و حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ و حنبلیہ کا کتبہ کیا ہے؟

(۲) حدیث اللہ مشرقی کو اور خاندان کو جو اس کی قائم کردہ پابندی کے لوگ ہیں ان کی سنت و جماعت مسلمانوں کے لیے پابندی ہے۔ المسئلی جواب ۲۵۶۸ نیم احمد سرگندی (مظاہر) ۱۹۱ جلدی ۱۳۵۸ء

۱۳۳۵ء

اجواب ۱۳۳۵ء: مسند محمد علی دہان مسند یکہ کے صدر ہیں اور مسلمان ایک بیان جماعت ہے۔ مسلمان ایک ہی سیر پا بندی صحیح جو ہائے تواریک صدرات و فی شخص بھی ہو کر مسند ہے مگر مشرقی کی تحریک مذہبی تو یکہ کے نام سے ہے اور ان کا اصول یہ ہے کہ ائمہ اور اولیاء دین کے ہر قسم کی اطاعت و خاندان پر عمل ہے مگر یہ کہ تحقیق امام دہان نے ہر مشرقی کے پیش یہ ہے کہ وہ مولویوں کا پیش یہ ہے کہ "اسلام کا علم ہے"

علامہ مشرقی صاحب سے جو اعلامہ ذکر ہو جس ذکر یا سے وہ احکام زندہ ہے اور ان میں سے وہ قائل ہیں جو اہل یورپ کو حقیقی مسلمان اور زمین کی پادشاہت کا منتقلی اور صحیح وارث قرار دیتے ہیں ان کی اطاعت اور فرمان برداری کا حکم دیتے ہیں سنی نبویہ کا ساتھ کرتے ہیں اس لئے مشرقی نور ان کے ہم عقیدہ و اہل کو حرج نہ سلام اور ان کی اطاعت کے پتے و کتب جو مشرقی کے عقائد کے قائل نہ ہوں مسلمہ اور طاعت کی وجہ سے عادل کار اور علی احسن اور بہتر۔ جنت ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ اعلم

(۱) جن میں اگرچہ حکام ان کی اجازت نہ دیں تو؟

(۲) جیل میں اگر پانی پر قدرت نہ ہو تو تھک کر تے

(۳) جن میں اگر باجماعت نماز کی اجازت نہ ملے تو؟

(۴) کھوک بڑی سب تک جائز ہے؟

(سوال ۱) جن میں اگر ان سے روک دیا جائے تو پھر کیا کرنا چاہیے؟ (۲) جیل میں اگر پانی نہ ہو جن

و سے مہربانی نہ دینے والے تو نماز کی پابندی کے لئے کیا کرنا چاہیے؟ (۳) جیل میں اگر جماعت نماز نہ پڑھنے

میں تو کیا صورت ہوگی؟ (۴) امتداد ہوئی ہو اور احتیاج بر خلاف بدسلوکی کے کیا جائے تو کیا حکم ہے؟

الفقهی و فقہی خلاف پنجاب (۱) اور

(جواب ۱) (۱) ان روکے کی کوشش کرنی چاہیے اور جب کہ کسی طرح جہاد حکام اجازت نہ دیں تو غیر

ان نماز پڑھیں جن کے (۲) جیل میں اگرچہ حکام و حوٹ کے لئے پانی نہ دیں اور کسی طرح پانی دستیاب نہ ہو یا

ان کے ستم پر قدرت نہ ہو تو تیمم سے نماز پڑھیں (۳) جو عت سے نماز پڑھنے کی اجازت کے لئے

کوشش کی جائے و اگر کسی طرح بھی اجازت نہ ملے تو فردا فردا نماز پڑھ لی جائے (۴) مقلد ہوئی اس حد

تک کہ بلاست کا گمان غائب نہ ہو جائے جائز ہے۔

محمد کفایت اللہ فخر

(۱) مسلمانوں کو نہ ہی تعلیم سے روکنے کا مجاز غیر مسلم ریاست نہیں

(۲) جو دوسرے ریاست کے اس حکم کو تسلیم کرے اس کی مامت چ کر نہیں

(۳) مسلمانوں کو نہ ہی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کسی قسم کی اجازت ضروری نہیں۔

(المکعبہ سورہ ۳، اربع ۱۹۳۴ء)

(سوال ۱) کسی غیر مسلم حکومت یا ریاست میں قرآن مجید کو نہ ہی تعلیم دینے والوں کے چھکے لئے جائز

کہ اجازت سرکار وہ ہرگز تعلیم قرآن و تعلیم نہ دیں نہ دیں نہ دیں تو چھکے غلبہ کرنے جائیں گے نہ ہی

مات میں وہ ریاست و دارالامین سے پادار اخرج ہے؟ اور ہاں نماز جمعہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟ (۳) کوئی معلم حکومت

تے مخالف ہو کر یہ سرِ کرب کو برکاتِ قرآن مجید دینے سے انکار کرے اور حکومت سے اقرار کرے کہ وہ
تہذیبِ تعلیم، قرآن و احکامِ شریعت کا وہ شخص نہیں ہے جس سے ایسے (۳) جس سلطنت پر ریاست میں
آپس کے ساتھ عقیدہ کو مجید و ایمان جلدی ہو اور اب حکم دیے جانے کے تعلیم اجازت لیکر دی جائے تو
ایسا کے مسلمانوں کو بوجہ نہ حاصل کرنا چاہیے نہ؟

(جواب ۱۳۶) (۱) جنم قرآن مجید و آیات پر کوئی بدشہر داشت نہیں کی جا سکتی غیر مسلم صورت و
پہاز نہیں کہ مسلمانوں کو مذہبی تعلیم سے روکے کہ نہ جہد تو وہاں جائز ہے لیکن اس حکم تعمیل میں قرآن
مجید و آیات کی تعلیم کو نہ کرنا جائز نہیں۔

(۲) جوہر اس میں تعلیم، تعلیم کے خلاف اٹھنا نہ اٹھنے کے لئے وہ بھی مسلمانوں کی امت اور
تہذیب کا اہل نہیں۔

(۳) اجازت دیکھ لانا قرآن مجید کے لئے ہے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کل کو نماز کے لئے بھی
اجازت طلب کرنے کا حکم دیا جائے۔ محمد کرم اللہ کا عطا اللہ رہے۔

ستیرہ تھ پر کاش نامی کتاب بہتان طراری تفسیر اور استہزاء کا مجموعہ مرکب ہے۔

(سوال) جناب کے ملاحظہ کے واسطے ایک کتاب ”ستیرہ تھ پر کاش“ ترمیم ہے کیا اس کتاب کا جوہر
باب مسلمانوں کے مذہب پر بدترین حملہ نہیں ہے کیا اس سے مسلمانوں کی دل آزاری نہیں ہو رہی؟ کیا اس
کے خلاف آواز اٹھانا مسلمانوں پر فرض نہیں ہے؟ افسوسنی سینچا نہ نہیں ۵ دسمبر ۱۹۴۵ء

(جواب ۱۳۸) ستیرہ تھ پر کاش میں دوسرے مذاہب کے خلاف جو عقیدہ کی نفی ہے وہ علمی حدود سے قطعاً
باہر ہے وہ تو باریک بینی سے دیکھ کر ہی بہتان طراری تفسیر و استہزاء و تحریف کا مجموعہ مرکب ہے و دول آزار
و اشتعال انگیز ہونے میں محتاج کسی دلیل و ثبوت کی نہیں ہے اس کو ممنوع الاطاعت قرار دینے کے لئے اس
تہذیب و تمدن کی جائے حق جناب ہے جو مسلمان اور دوسرے مذاہب اہل ان میں کسی کریں گے وہ نہایت
تہذیب و اثر و اقتدار کی خدمت کریں گے اور نہ ہی حیثیت سے مسلمان امیہ، علیمہ السلام کی توقیر، تحریک
فضیلت کا اجر و ثواب پائیں گے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ! اہل جواب صحیح محمد مظهر اللہ غفرلہ

مولوی عبدالکرم یحسینی کے ایک طویل خط کے اقتباسات و تلخیص

اور حضرت مفتی عظیم کا جواب

(۱۲۷۰- سہ روزہ سوریہ کیم نومبر ۱۹۴۳ء)

حضرت مقدم محترم مجاہد الاسلام فرطت علامہ مفتی محمد کفایت صاحب دام فیضہم - سلام

مستون کے بعد عرض ہے کہ حضور و اہل بیت مولا کا حافظہ احمد سعید صاحب کے مضامین میں نے پڑھے جو اخیر

تجربہ جی مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء میں پنڈت دیانند سرسوتی کے متعلق شائع ہوئے ہیں ان مضامین میں ایک حرف بھی ایسا نہیں ہے جس سے کسی قسم کی بددلت کی یہ آتی ہو مگر بعض بدگمان اغراض نے خصوصاً لاہور کے اخبار انقلاب نے ان مضامین کو اپنی اغراض مثلاً مذہب کا آلہ کار بنالیا ہے آپ کے مضامین اس عام اصول صحافت پر لکھے گئے ہیں جس کے ماتحت مسلم اخبارات و رسائل کے خاص نمبروں میں غیر مسلم حضرات کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں جن میں دو بائیس روٹواری اور صلح لا آشتی کی فضا پیدا کرنے کے لئے مسلم پیشواؤں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں آپ حضرات کے مضامین میں اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ پنڈت دیانند نے جو کچھ کیا ہندو دھرم کے لئے کیا اگر انقلاب کے ایڈیٹر کو آپ کی مجاہدانہ سرگرمیوں کی بنا پر آپ سے بغض نہ ہوتا تو سب سے زیادہ وہی دلو دیتا کیونکہ پنڈت دیانند کے متعلق اس سے زیادہ سلیجے ہوئے اور بیڑ مضامین لکھنا محال ہے لہذا امیری مخلصانہ گزارش ہے کہ میرے مندرجہ ذیل سوال کا جواب عنایت فرمائیں تاکہ میں اس کو عوام کے اطمینان کے لئے شائع کر دوں۔

ستیا رتھ پر کاش کا طعن نیال قبل مذمت ہے

(سوال) پنڈت دیانند سرسوتی نے ستیا رتھ پر کاش کے چودھویں باب میں خدا تعالیٰ اور حضور خاتم المرسلین ﷺ اور قرآن مجید کے بارے میں جو دل آزار حملے کئے ہیں ان کے متعلق بناب کا کیا خیال ہے؟
ہندو عبد الکریم اسورت

برادر! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ موصول ہوا میرے بعض کرم فرما غرض سے میرے اور مولانا احمد سعید صاحب اور جمعیت علماء کے خلاف ہر قسم کی ہرچکاکی کر رہے ہیں وہ مسلمانوں کو ہم سے بدظن کرنے کے لئے افتر اور بہتان طرزی سے بھی نہیں چوکے ہیں ان تمام باتوں کو دیکھتا اور صبر کر کے معاملے کو خدا کے حوالے کر دیتا ہوں آپ کے سوال کا جواب دینے میں مجھے تامل نہیں مگر کیا آپ یہ امید کر رہے ہیں کہ اس جواب کی اشاعت سے ان کرم فرماؤں کے قلم ہمارے خلاف سرگرمی دکھانے سے رک جائیں گے میرا خیال یہ ہے کہ یہ حضرات جو کچھ ہمارے خلاف لکھتے ہیں وہ ان کے بھی خمیر کے خلاف ہوتا ہے مگر وہ اپنے مشن (جمعیت کی مخالفت) کی تکمیل پر مجبور ہیں اور ان حالات میں ان سے قلم روکنے کی توقع نہیں کی جاسکتی ہاں جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ بعض مسلمان ان کی اشتعال انگیز اور جو شبلی تحریروں سے غلام فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں ممکن ہے کہ ان کے لئے ہمارا جواب مفید ہو اس بنا پر آپ کے سوال کا جواب لڑ سال کر رہا ہوں۔

(جواب ۴۳۹) ستیا رتھ پر کاش میں خدائے برتر جل شانہ اور خاتم المرسلین رحمت للعالمین ﷺ اور قرآن مجید کے بارے میں جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں وہ یقیناً سلامت روی اور رد اولرمی کے خلاف اور سخت دل آزار اور اشتعال انگیز ہیں یہ طرز تحریر اور فاشی نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام انصاف پسند انسانوں کے نزدیک

کئی پاک نہیں ہو سکتا۔ جب تک بچ کو کھانے کی پانچ چیزیں مل کر نہ جاتی تھیں تو اس کو پانی سے نہ دیا کرتے تھے۔ وہی انسان بدو سے یہ خیانت ہو گیا کہ صبح کو جب اس خود دکان میں کھاتے ہیں یا تو انچہ والے بٹیکے کا خود دکانی خریدتے کرتے کے سے پھر صبح سے کھاتے ہیں یا وہ زمین پر پانی پاتے تھے۔ طے لگتا ہے تو لازمی ہوتا ہے کہ کھانے پر پانی پانی کے منگول میں کہ موٹر کے پیچھے ڈال دے تاکہ کچھ دیر چھوڑ کر نہ کرنا پاک نہ ہو۔ یہ اس انگلی تکر ہندوؤں کے ہاتھ کا تھا۔ ان کی دکانوں سے مٹھائی وغیرہ خرید کر لایا ان کے چلا سے پانی پینا مسلمانوں کے لئے حرام ہے یا نہیں؟

جواب ۱۹۴۱ء میں ایک محکمہ امور مسلمانوں نے اس کے مسئلہ میں صاف طور پر عرض کیا کہ اس میں کوئی خاطر یا کسی کی ضرورت نہیں ہے۔ تعلیم میں تہذیبی نہیں کی جا سکتی اور اگر کوئی صاحب مدرسہ ہے کہ اس میں کوئی وجہ کہ اس پر کوئی نجاست نہ کی ہوئی ہو وہ پاک ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ یہودی عیسائی وغیرہ۔ اس کے ساتھ کہ یہودی یا عیسائی یا مسیحی یا ہندو اور تمام غیر مسلم اقوام اس بارے میں ایک ہی حکم ہے اور ان میں سے کسی کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا یا کھانا ہوئی کوئی چیز پاک نہیں مگر علیحدہ کسی ایک سے ہی آمیزش نہ ہونے کا اثر ہے۔ اور جب کہ نجاست کی آمیزش کا اثر صاحب ہو تو وہ نجاست ہو جائے۔ اس لیے اس سے بچ کر کھانے کو نہ لے کر دے کہ وہ کسی خاص غیر مسلم سے ہو تو نجاست ہو جاتی ہوئی ہے۔ بلکہ اس غم میں مسلم اور غیر مسلم کا فرق نہیں ہے اگر مسلمان کی کسی چیز میں کسی آمیزش نجاست کا اثر نہ ہو جائے تو اس کی پابندی کا حکم واجباً ہے۔ ممکن ہے کہ ہندوؤں کا کھانا بھی مسلم کی ہو جو مال میں وہ نجاست ہو جائے۔ لیکن کھانے ہندو اپنے کھانے پر غم کر کے ہیں یہ بات محل نظر ہے۔ اور ہندوؤں کا دھرم چھتہ والے دھرم سے مسلمان اور جہ مذہب کے لوگ جج ہیں خریدتے ہیں وہ ایسا کرتے ہوں۔ اس میں امر بھی زیادہ نہیں ہے۔ اس وجہ سے یہ وقت تھنی، الطہور لیکن نجاست ہو جائے اس وقت تک نجاست کا حکم جاری رہتا ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ ہندوؤں کا جو درجہ ہے کہ دور سے ان کے ہاتھ میں مال لے لیتے ہیں اور ان کا، تو ان کو پانی کی چیزیں مل جائے تو ان میں پاک سمجھتے ہیں اس کا انکار نہیں۔ یہ کہ مسلمان کی اپنی قومی نجاست ہے۔ ہندوؤں کو کھانا دینے اور اپنے غم کو ایک دھرم سے بچانے کے لئے وہ نجاست ہے۔ ان پر نہ جائیں اور اپنی قوم کا قہر نہ بچانے کے لئے وہ مسلمان ہی سے خریدیں اور ان کے غم میں نہیں جائیں۔ اور نہ یہ نجاست کے قومی بدلت کے لئے ہیں۔

مسلموں اور ہندوؤں کا بیانیہ

مسلمانوں اور ہندوؤں کے بیانیہ - عربی ہندو صاحب مندر، دارالہدیہ میں جس کی تحریک بھی نہیں ہوئی۔ مسلمانوں کے حالات مندر کے القادحان ہند اور مسلمانوں کی القادحان مطلق ۱۲ جون ۱۹۴۲ء کو پائی اور ان کو

مجبوراً ان روز صورتوں کا بیوس ہزار میں سے گزر کر سندرمیں چھ جا کا کام شروع کر دینا تھا کہ صورت کے مطابق ہر مہینہ ایک روز رسم اقصیٰ نہ ہوتی تو پھر صورت دو سال بعد پڑتا تھا کہ مرنے کو نہ کہ بچہ، عید کے بعد دو کوئی تاریخ مقرر کریں مگر صورت کی ساعت کی وجہ سے وہ مجبور تھے چنانچہ ہندو صاحب نے چند مسلمانوں کو اپنے مکان پر بلایا اور استدعا کی کہ آپ لوگ میری درخواست پر دستخط کر دیں کہ ہر ایک عید میں ہندو مسلمانوں کے تعلقات خوشگوار ہیں نہ دکاندیش نہیں ہے ہمیں جو کچھ کے کالے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے مسلمانوں نے اسلامی رواداری کو مد نظر رکھتے ہوئے ہندو صاحب کی استدعا قبول کر لی اور وجہ کر کے اور اس امر کو ثابت کر دیا کہ اسلام آپکے مسلح کل نہ سب ہے۔

جن مسلمانوں نے بلوس نکالنے پر اعتراض نہ کرتے ہوئے درخواست پر دستخط کر کے تھے ان میں محرمین اہل اسلام متولی مسجد صدر انجمن اسلامیہ وائس پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ۔ سکرٹری انجمن اسلامیہ وغیرہ شامل تھے عید الاذن کی تھی سندرمیں ۱۲ جون کی شرم کو نکلنے والا تھا ایک شخص نے چر دستخط کرنے والوں میں سے نہ تھا مسلمانوں میں غلط فہمی پھیلانی شروع کر دی اور ایک دستخط کرنے والوں کو بھی ساتھ ملا لیا اور بتانے لگا کہ سب دستخط کرنے والوں کے ساتھ چالہ خباثت کرتے کوئی سمجھوتہ کرنے سے ایک عید و فریق بآمر حکام کو تدریس دیکر جنوں کے نکلنے میں حرمت کی مقام نے کافی اچھوٹا کرنے کے بعد بیوس کی جہازت دے دی اور بیوس ۱۲ جون کی شرم کو دستخط کرنے کے لئے سرکاری مرکب پر سے گزر اور کوئی ہوشیار واقعہ پیش نہیں آیا دستخط کرنے والے مسلمانوں میں سے کوئی شخص جو نہ شامل نہیں ہوا رسم ان مسلمانوں کو نہ ان میں سے مطعون کیا جاتا ہے ان میں مشرک اور کھانا کھا کر جاتا ہے کوئی کہتا ہے کہ یہ مسلمان تھے یہ ہوئے کوئی ان سے متعلقہ کرنے کے لئے ملوثی مشکور ہے یہ واقعی یہ مسلمان کہوں زون ہیں؟ کیا ان کو نکال دینے والوں کا یہ صحیح رویہ نہیں قابل اعتراض ہے؟ جو لوگ ان مسلمانوں کو مطعون کر رہے ہیں ان سے لئے کیا حکم ہے؟

(حوا ۱۹۹۲) صورت دو صورتوں کا بلوس یہ سب مشرکان فعلی و خیالیات ہیں مسلمانوں کو کسی ایسے وقت میں نہیں ہے اسلامی حالت پر یہ نہ آتا ہو سمجھوتہ کرنے یہ دستخط کرنے کا اختیار عام میں ہے کہ صورت ہوتی یہ نہ ہوتی یہ بھی معنی آخری سے مرعہ سلام اور مسلمانوں کی عزت و فرائد رکھتے ہوئے اختیار کر سکتے ہیں۔ محمد اکبر اللہ خٹن نہ رہا امینہ دہلی

کسی غیر مسلم کی ورثہ نرئی دینا نکالنا

(سوال) مسئلہ نمبر ۱۱۱۱ ذکر کرتے رکھتے ہیں کہ ہندو مسلم اتحاد دونوں کے برکت کے خیر و ملوثی اختیار پر ہندو نے ہندو مقام ہندوستان میں انکھد مسرت کے بلے منعقد کرتے ہیں جس میں ہندو قائد جی کی حمت و سلامتی اور ورثہ نرئی دینا نکالنا جاتی ہیں مسلمان شریعت سے محترمت سے ہیں مگر سولی نہ اند

ساتھ کھانے پینے کے تعلقات قائم کر جو درست نہیں کہ اس سے دین کو شرعی کاندیشہ۔ جہاد کا تعلق
 اس کو کھانے کا تعلق نہ ہونے تو صاف کلمہ نہیں اسلام پر یہ اعتراض اس کے ذریعہ شیعہ کیلئے ہے جسات پر جناب
 اسلام اپنی تعلیمات کی صداقت اور نورانیت سے بچایا ہے اور آج کل بھی کہ مسلمانوں کی حوالہ کار نہیں
 لہری ہے جس دو ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دینی

یہ دھڑکھڑکھاتا۔

سوال ایک: محقق مسلمان ہے اور کافر کی خیالی کتاب اس کے چند جہاد الیٰہیہ اور دنیویہ کا چرچا
 مسلمانوں میں ہو کہ کمال محقق جہاد الیٰہیہ کو سیدہ کہتے ہیں اس سے چند آرمیوں میں مسلمانوں کے بین
 الہیہ دریافت کیا ان کے نام کہ ہیں اور اگر پہلے نہیں کماؤں اب انہوں نے بدادہ یافتہ سے کہ ان مسلمان کا
 کی فیہ مسلم کو سیدہ مسلمان ہے "اور اب کلمہ دے کے مصلحتی شریعت لایا ہے" المستطیع
 نمبر ۱۹۸۵ سنہ احمد میں (ج۱) ۳۱۲ انتہائی الشیخ ۱۹۸۵ ۳۱۲ انتہائی ۱۹۸۵

(جواب ۱۹۵۶) غلام سید کے مضمون میں جہاد الیٰہیہ اور دنیویہ کی حیثیت کو دیکھو دینی و دنیوی پرافت عرب لہجی
 عربی زبان کی جہاد سے اس پر یہ کلام ۱۹۵۶ء جا سکتا ہے جیسے کہ صاحب کلمہ الیٰہیہ نے اپنے کارچرچا میں
 یہ مانی کے لئے لغوی معنی سے رابطہ قوام دے کر لایا۔ ان اطفال اور کلام کا مطالعہ کر دیا ہے اس
 طرح اگر کسی مسلمان نے کسی غیر مسلم کو کسی دنیوی سرکاری کے تحت سے جہاد دیا تو حق کے اور یہاں
 عرب نے مطالعہ کوئی کلمہ نہیں لے کر چونکہ مسلمانوں میں غلام سید کا استعمال دینی سرکاروں اور
 برادریوں کے لئے معروف ہے تو کیا بات کہ ان کے لئے کوئی غیر مسلم کے لئے استعمال کرنے سے پہنچا ہے۔
 محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دینی

ہندوؤں کی بات کوئی حرام مباح ہے۔

(سوال) ہندوؤں کی دینی کو ہندو مت میں کی چیزیں مٹا دیں وہ یہ کہ لکھا گیا ہے اور ہندوؤں سے بدعتی، یہ کہ
 لکھا گیا ہے جس اسول میں کتاب، دین ہوں، اہول جہاد، ہندو مت دھرم لکھا گیا ہے۔ دینیوں کے لئے
 ہے جس کے لئے لکھا گیا ہے دینیوں کے لئے دھرم دینی چاہوں کہ میں نے دینیوں کو مٹا دیا۔
 کے اطاعت نہیں۔ المستطیع نمبر ۲۰۳۶ مولوی محمد علی صاحب (مصلحت لکھنؤ) ۱۵۸۸ ۲۰۳۶ ۱۵۸۸
 نومبر ۱۹۸۳ء

(جواب ۱۹۵۲) ہندوؤں کے باقیہ کی دینی اور مذہبی کتاب میں ہے یہاں ان کے مذہبی تہواروں کی تقریب
 میں جہاد لکھا ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دینی

مشرک بھائی کو جو کہ معتقد میں تھا یہ بھیجا حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے امیہ بن خلف کو اپنی مکہ کی جانب یہ لوکاں گھر مقرر کیا اور اس کے گوش میں اس کی مدینہ کی جانیدار کی عمرانی اپنے ڈوسل یہ تمام گھر خالق شریف و غیر کتب احادیث میں موجود اور علامت ہیں۔

بہر حال کفار کے ساتھ معاملات رکھنا جائز نہیں ہے نہ حضورؐ ہے اور ہندوستان جیسے ملک میں وہ کہ تو اس سے بچنے کی کوئی صورت ممکن نہیں قرآن پاک میں بھی ہم کو حضرت حق جل شانہ نے اجازت دلا فرمائی ہے۔ لا ینھکم اللہ عن الذین لکم بغاۃ لکم فی الدین الخ۔ یعنی اللہ تعالیٰ تم (مسلمانوں) کو اس سے منع نہیں کرے گا جو کافر تم سے دین کے بدلے میں نہیں لڑتے اور تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالے ان کے ساتھ تم پہلی اور سلوک کا معاملہ اور انصاف کا رہا کر۔

خلاصہ یہ ہے کہ کفار کے ساتھ حق کے مذہب کی پسندیدگی کے لحاظ سے دوستی اور محبت رکھنا تو حرام ہے اور بعض نیچائی سخوت اور ہمہ راہیگی کے حور پر یا تہنی اور معاشرتی ضرورتوں کی وجہ سے نہ مانہ روایات پرست کر ان سے نہ تھوڑے و اثر الہامیہ یہ دیکھا یہ قبول کرنا یہ سب جائز اور صحیح ہے باقی اور تھوڑے جوچ ستر میں نہ گور ہیں کہ مسلمانوں کو کافروں کی غلامی میں نہ رہے یہ ان کے دین کا اختیار کر رہے ہیں یا ان کے وظیفہ خود اور محتو اور ہیں ان کا جواب صرف یہی ہو سکتا ہے کہ ان تھوڑوں کا فیصلہ رب العزت کے دربار میں قیامت کے دن ہو گا واللہ بھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لا ذلی

بھئی اجمارہ وغیرہ کے ہاتھوں کا تیار کیا ہوا کھانا حلال ہے

(مسوال) چند مسلمانوں نے ایک بھئی کی تقریب میں جس کے یہاں سورہ کافروں کا کھانا حرام نہیں ہے اس کے ہاں مسلمان کافر یہیوں نے کہ جو کاندھی کی تعلیمی سیاست پر چلتے ہیں اور ان کو اپنا ہیرا پیشوا سمجھ کر ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوں جیسا کہ آج کل جمہوریت چھت سے پرہیز نہ کرنا بھئی اور چند کو اپنا بھائی شمس راوری کے حق سے طریقہ عمل رکھ کر ان کی دعوت کو قبول کر کے بھئیوں سے مکانات پر جائے ان کے ستروں پر بیٹھ کر ان کے ہاتھوں سے حلوائی کے یہاں کا پکا ہوا مسلمان بھئیوں کے برتنوں میں جو جو بھی بیٹھ اپنے استعمال میں لیا کرتے تھے ان کے اندر کھانا اور بھئیوں کا پانی پینا اس امر کی شہادت کے لئے چشمہ دیدہ بہت سے نیک مسلمانوں اور بہت سے ہندو جو کہ ان کی ہر اور دعوت کھانے پینے اور خود بھی جنہوں نے کھانا کھایا ہے وہ سب شاہد ہیں ایسے مسلمانوں کے ساتھ میل جول کھانے اور پیٹنے لینے دینے کا کیا جائے کہ ضعیف ایسے مسلمان جامع مسجد میں کھڑے ہو کر قال اللہ مال الرسول کی تعلیم دیتے ہوں یا یہ کہ ہم تم کو سیاست کا سیدھا راستہ بتاتے ہیں تم سب ایک ہی آدمی کی اولاد ہو ایک ہو ایک ہی جگہ بیٹھا تمہو ایک ہی جگہ ایک دوسرے کے ہاتھ کا کھانا چار چار سے کوئی پرہیز نہیں ایسے

اشخاص مساجد کے اندر نظر رہے ہو نہ پتھر دیتے ہوں اور مستقیم مساجد اور مستقیم مدرس مسلامیہ ہوں اور امت مسجد کی کرتے ہوں ان کے پیچھے نماز کا پڑھنا اور مستقیم مساجد رکھنا جائز ہے یا کہ شیعہ اور وہ مسلمان کسی حیثیت کے مسلمان کہانے کے مستحق ہیں۔ المستطیٰ نمبر ۲۵۹ جناب حکیم ضیاء الدین صاحب دہلوی بنی منذری (مظفر نگر) تاریخ الثانی ۱۳۵۹ھ ۱۱۴۳ھ

(جواب ۴۵۹) اسلام کا اصول یہ ہے کہ آدمی کچھ دن (جب کہ ضرورتی ظاہری نجاست سے پاک صاف ہو) پاک ہے خواہ وہ آدمی مسلمان ہو یا کافر بھی ہو یا یہ حرم اگر کھنکھوں کے ہاتھ پاک صاف ہوں اور پانی اور رتن پاک ہو اور کھنکھیں اپنے ہاتھ سے کھانا نکال کر دیں اور پاک و حلال اشیاء اس کھانے میں استعمال کی گئی ہوں تو یہ کھانا مسلمان کے لئے کھانا حلال ہے صرف اس وجہ سے کہ کھنکھیں کھانا لگے ہوں یا کہ یا حرم نہیں ہو جائیں تب شرع میں اس مسئلہ کو حرام نہ ذکر کیا گیا ہے کہ انسان کا جھونا پانی پاک ہے خواہ وہ مسلم ہو یا کافر بھی ہو۔
یہ واقعہ۔

پس اگر میں دعوت کھانے والے مسلمانوں کو اس امر کا یقین تھا کہ جو کھانا ان کو کھلایا گیا وہ پاک اور حلال چیزوں سے تیار کیا گیا تھا اور پانی اور رتن بھی پاک تھا اور پکانے اور کھانے والوں کے ہاتھ بھی پانی نجاست سے پاک تھے تو میں کھنکھوں کے یہاں دعوت کھانا جائز تھا اور اسلامی اصول سے انہوں نے کوئی گناہ نہیں کیا۔

اگرچہ عرف عام میں من کا یہ فعل قابل اعتراض ہو مگر خدا اور رسول کے نزدیک یہ لوگ گناہگار نہیں ہیں یہ مسلمانوں کی جماعت ہے کہ وہ اس تعلیم کو گناہ منی کی تعلیم قرار دیتے ہیں حالانکہ گناہ منی بنوہ ہیں اور چھوت چھات کا مسئلہ بنوہ و حرم و ہوں کی خصوصیت ہے گناہ منی نے بنوہوں کے عقائد سے خلاف اسلامی تعلیم کو اختیار کر کے چھوت چھات کی مخالفت کی اور اسلامیہ کی پاکی اور صفائی کے قائل ہوئے اور اسلامی تعلیم کو بنوہوں میں پھیلا کر چھوت چھات کی بنیاد ڈھلایا چاہتے ہیں خواہ وہ اس میں کامیاب ہوں یا نہ ہوں مگر یہ کیا غضب ہے کہ خود مسلمان اس اسلامی تعلیم کو گناہ منی کی تعلیم سمجھ کر اس کی مخالفت کرنے پر آمادہ ہو گئے یہ واضح ہے کہ کھنکھیں یا بنوہوں کے عام طور پر مستقل بہتوں میں کھانے کا پان کے اپنے کھانوں کا جن کی پاکی اور حلت کا یقین نہ ہو کھائے گئے حکم نہیں ہے اور اس میں کافر یا کھنکھ کی تخصیص نہیں ہے اگر کوئی مسلمان بھی ایسا ہو کہ اس کے گھر حرام چیزیں مثلاً شراب و مری مرخیل یا شراب عام طور پر مستعمل ہوں تو اس کے گھر کا کھانا بھی اس وقت تک حلال نہیں جب تک کھانے کی پاکی اور حلت نہ ہو تو اس کی پاکی اور کھانے والوں کے ہاتھوں کی پاکی کا یقین نہ ہو۔

محمد شافعی رحمہ اللہ کا لفظ لفظی۔ جواب حق صحیح۔ فقیر محمد یوسف دہلوی مدرسہ امینیہ دہلی

ہندو مسلم اتفاق کے لئے گوشت نہ کھانے کی شرط
(سوال) ہندو مسلم اتحاد کے سلسلہ میں بعض ہندو دوستوں سے ایک سوال پیدا ہوا ہے کہ مسلمان اگر
گوشت کھا دے پھر وہ تو ہم ان کو اپنے اتحاد میں رکاوٹ بنتا چلا سمجھیں گے اور سوسائٹی کی جھجک سے
ہندو مسلمان ایک ہو سکے گا اس پر چند آدمی ایک جماعت قائم کرنا چاہتے ہیں یہاں صورت میں مسلمان یہ
حیثیت مسلمان کے گوشت کو بعد مکتے سے کیا مسلم پھر تو دن و نیر و اس کی اجازت دے سکتے ہیں ؟
المصنفی نمبر ۲۳۴ محمد عزت اللہ ضلع حصار علیہ ص ۱۱۶ ج ۱۱ ۱۹۳۲ء
(جواب ۱۵۸) ہندو مسلم اتفاق کے لئے یہ شرط عام قبول اور ناقابل عمل ہے مسلمان اس سمجھوتہ کو منظور
نہیں کر سکتے۔
محمد کفایت اللہ کان احمدیہ لاہوری

غیر مسلموں کے مذہبی اجتماعات میں شرکت اور مشرکانہ رسومات کا ارتکاب حرام ہے
(سوال) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و اہل سنت ذیل کے بارے میں :
(۱) غیر مسلموں کے ان مذہبی اجتماعات میں اصرام لینا اور سب و زنجیوں میں حصہ لینا اور وہاں تک
و غیرہ کے جلوس میں مسلمانوں کی شرکت اذکار کے، اجتماعات کی زیارت جتنے کے مترادف نہ بنائیں ؟ ان
اجتماعات میں نہ ہی شعلہ متعلق اقوام کے انجماء دیئے جاتے ہیں اور کوئی مسلمان ان شعاروں میں سے کوئی
انجماء دے تو کیا یہ فعل جائز ہو گا اور کیا یہ فعل شرک کی العبد آئیں ؟ غل ہو گا نہیں ؟ -
(۲) کیا اس قسم کے اجتماعات میں شریک ہونے کے بعد "نہ دیا" وغیرہ لینا جو ایک قسم کا مصلحہ یا عطیہ ہے
مسلمانوں کے لئے جائز ہے ؟ اور اس کو اپنے معرف میں لانا جائز ہے ؟
(۳) پوچھا کہ ان چیز کا کھانا حاصل کرنا جو غیر مسلم نے اپنے مذہبی اصول کے تحت جڑھلا قرار دیا ہو
ان کو لینا اور اپنے صرف میں لانا جائز ہے ؟ نہیں ؟
(۴) مختلف اقوام میں اتحاد عمل کرنا احسن فعل ہے لیکن کیا اس کا یہی طریقہ ہے کہ مسلمان اقوام مختلف کی
نشاندگی کے لئے اس چیز پر پھول وغیرہ بچھائیں جو غیر مسلم فرقہ کے نزدیک قابل عبادت ہو۔
(۵) مشکل کے طور پر لکھو مگر نہ وہ سب کو جو ان کی مذہبی مقدس کتاب عیدہ نقیضی لو کر رہے ہیں تو
کسی مسلمان خصوصاً کسی عام دین کے لئے یہ جائز ہے کہ اتحاد کے ہم پر سٹھوں کی طرح اس پر پھول
چڑھائے پھولوں کا چڑھلا حاصل کرے اور اس اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے مسلمانوں کو تہذیب دہانے
(۶) اسلام نے دوسرے مذاہب کے پیشواؤں کی عزت کرنے کا حکم دیا ہے کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ ہم
دوسرے مذاہب کے پیشواؤں کو اپنا بیٹو سمجھیں ؟ المصنفی نمبر ۳۳۸ ص ۱۱۶ ج ۱۱ ۱۹۳۲ء
دلی معرفت خالد رشیدی ۳۸۸ قاعدہ ۱۳۳۲ھ ۸۴۸ م ۱۹۳۲ء
(جواب ۱۵۹) ان تمام سوالوں کے جواب میں ایک شرعی اصول ذکر کر دیا جاتا ہے جس سے ان افعال کا

درست ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ

ہندوؤں کے مذہبی تقریبات میں شرکت کا حکم

(سوال) اکثر مسلمان ہندوؤں کے مذہبی تہواروں اور میلوں اور رسمیات میں شریک ہوتے ہیں مثلاً ہولی دیوالی، جنم اشمنی، رام نو می، رام لینا وغیرہ اور بعض جگہ بعض مسلمان پانی شربت پان وغیرہ کا اپنی طرف سے انتظام کرتے ہیں کہ جب ان کا مذہبی جلوس نکلتے تو ان کی خاطر تواضع کی جائے آیا مسلمان کا یہ فعل شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ جو شرع شریف کا حکم ہو تحریر کیا جائے کیا ذیل کا یہ فتویٰ صحیح ہے؟

”جس طرح مسلمان پر یہ واجب ہے کہ معلوم کرے کہ وہ کونسی چیزیں ہیں جن سے ایمان کا تعلق ہے اسی طرح یہ بھی واجب ہے کہ کون سی چیزیں کفر ہیں تاکہ ایمان کو کفر اور کفر کو ایمان نہ سمجھ لے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کفر سے بچتا رہے بعض چیزیں ایسی ہیں جن کو شریعت نے علامت کفر ظہیر یا ہے یہ وہ چیزیں ہیں جو مذہب کا شعار یا علامتیں ہیں زہار پنہنا، قشقہ لگانا، ہولی کے زمانے میں رنگ کھیلنا، رنگ لگانا اور خوشی کے ساتھ رنگ کھانا، جن چیزوں کو علامت کفر بتایا گیا ہے ان کو بد ضرورت غیبت اختیار کرنا کفر ہے اگرچہ لا الہ الا اللہ پر ہمتار ہے زمانہ حال کے کفار نے اپنا مذہبی شعار ہولی دیوالی، رام لینا، رام نو می، جنم اشمنی وغیرہ مقرر کر لیا ہے اور اس پر سختی سے قائم ہیں کہ کوئی مزاہمت کرے تو مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے ہیں تو یہ سب چیزیں علامت کفر ہیں علمائے نصرت فرماتی ہیں کہ جو علامت کفر اختیار کرے یا اس میں شریک ہو یا اس کا انتظام بد ضرورت غیبت خود کرے وہ کافر ہے اسی طرح رام لینا، ہولی دیوالی وغیرہ کے جلوسوں اور میلوں میں اور رام لینا کی براتوں میں شریک ہونا انتظام کرنا بد و نفی دینا اور ان کے جلوس کے لئے جو ان کے مذہبی جلوس میں پانی شربت وغیرہ کا انتظام کرنا کفر ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ ان سب کفریات و اغویات سے پرہیز کریں اور کفر سے بچیں اگر اس نے ایسا کیا تو وہ کافر ہو جائے گا اور اس کی دینی اس کے نکاح سے نکل جائے گی۔ عالمگیری میں ہے بکفر بوضع قلنسوة المجوسی علی راسه وهو الصحيح الا لضرورة دفع الحر والبر بد بشد الزمار فی وسطه الا اذا فعل ذلك خدیعة فی الحرب و طلیعة للمسلمین آگے فرمایا وبخروجہ الی تیروز المجوس لموافقة لهم فیما یفعلون فی ذلك الیوم حکم بیان فرمایا ما کان فی کونہ کفراً باختلاف فان قالہ یؤمر بتجدید النکاح والتوبة والرجوع عن ذلك بطریق الاحتیاط ۱۲- المستطی نمبر ۹۸۷ عبدالرشید اکبر آبادی ۷ ازلیقعدہ ۱۳۶۳ھ

(جواب ۴۶۱) یہ جواب صاف اور سچ نہیں ہے اس سے شبہ ہو سکتا ہے کہ جو لوگ ان چیزوں میں شریک ہو جائیں جن کی شرکت کافروں جیسی شرکت ہے وہ کافر ہو جائیں گے حالانکہ شرکت کے اغراض متفقہات ہیں بھی تو کسی کام میں شرکت اس لئے ہوتی ہے کہ شریک ہونے والے کے نزدیک اس کام کی عزت و

محرم ہند کے علاوہ کسی بے شمار ہندو کو مارنا جائز نہیں

سوال ۱ : موجودہ حالات میں ہندوستان جس میں غیر اسلامی حکومت سے ہندو قوم کے افراد آئے ہوئے ہیں، مسلمانوں کو تحفظ دینا چاہیے کہ وہ مسلمان بن کر رہیں اور قتل نہ ہوں کی گنجائی بھی قوانین کا نہیں ہے جو ہے؟ لیکن اور طریقے کے چارے ہمارے یہ — عمل میں نہ آئے تو ایسی حالت میں جو ان مسلمان قوم کے لئے اور بھی اثر ہو رہا ہے منع کے متعلق ہندوؤں کو جہاں پائیں قتل کرو دیں تو ہندوؤں کو قتل کرنے میں ثابت کتنا ہی ایک کیفیت ہوگی؟ المستغنی نمبر ۲۸۰۶ فیروزوالہ دین دہلی ۵ ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ

جواب ۴۶۳: ترجموں کو نقل کیا کہ انہوں نے اقام لینا تو سچ ہے مگر اصل بحر مرقومہ کو نہیں دیکھ کر ان کے غرض میں (اس سے) بے فائدہ رہی۔ حملہ کرتا اور انہیں مذکورہ سچ نہیں ہے۔ محمد کفایت مذکورہ اللہ!

یوں سے متعلق

سوال : متعلقہ ہولی
 جواب : ۱۶۴ : بیوتہ کے رہنے والی لیبارہ کے واقعہ سے نکلی ہوئی ہے اس کا کوئی معتبر ثبوت
 نہیں ہے۔
 محمد کاظم صدکانی رحمہ اللہ

ایسا چند ایک نامندوفلاس کا شعبہ ہے

[illegible]

۱۹۵۵ء) جسوں نے ان مسائل پر یزیدوں کی بات، مکریم و کلید قرآن تو نفس جو میں ایمان ابراہیم
 علیہ السلام پر ایمان ہے، دیکھ کر کہ جو میں میں یہ بھی کہیں نہیں اور جو خدا کے عطا بھی کیا یا عطا
 ہو گیا، میں اور خدا کے عطا سے عطا نہیں کیا، اور یہاں میں ان امور کا شروع کے مرتبہ بھی کیا کار میں
 جو میں نے ان میں سے کہ وہ جب شروع کرتا تو میں نے جو میں نے

جن لوگوں نے یہ نہ لکھا ہے۔ انہیں لکھنا ان کے جہنم میں شرکت نفسانی کے عطا ہے۔
 چنانچہ اگر وہ یہ نہ لکھا ہے کہ جو تاجہ زمین لوگوں نے چندن شوالیہ عمر کو نور صاف کر دیا ہو گا ان
 کے انکار میں نہیں ان کی غیبت بھی نہیں کی جاسکتی کہ نہ خدا ہے کہ انہوں نے اس کو پسند نہیں لیا اور اس
 سے راضی نہ تھے جن لوگوں نے چندن لکھا ہے اور پھر اسے صاف بھی نہیں لیا نہ اسے رتبہ ان کے ساتھ وہ
 سبکی دیتی ہے لیکن چندن کا آئینہ ان کا قوی اور نہ بھی شعاع ہے لیکن اس میں شبہ ضرور ہے کہ

تیسرے (حالِ نجات تکلیف) مقابلہ اور ذریعہ نجات، اعلیٰ میں پذیرت موقی اس ضرورت کی صدارت میں ایک مفہم و نشان
اتحاد کاغز نس منعقد کی گئی موانعاً محمد علی صدر ستقبالیہ کے اس میں مسلمان سما میں سے حضرت مفتی محمد
سے علاوہ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مولانا سید سلیمان ندوی مولانا ابوالکلام آزاد مولانا ابوالکلام آزاد
تیسرے محمد اجماعی خان مولانا احمد سعید بھی شریک تھے ہندو لیڈروں نے اپنی تقریروں میں اتحاد کی ضرورت
ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے مذہب میں سے مزائے سرشار اور تبلیغ کو مکمل دائیں
پائے اس بات کو قائم ہو۔

قرار دیا اتحاد کاغز نس منعقد دہلی

میرے ۲۶ ستمبر تا ۲۷ اکتوبر ۱۹۲۳ء

محبوب علی آلہ ایم ایچ پریس دہلی
محرر شریک نمبر ۱

یہ کاغز نس مقامی کے رہنما پر اعلیٰ دلی تشویش اور فکر کا اظہار کرتی ہے یہ کاغز نس دورے
کے اس خیال کا اظہار کرتی ہے کہ ضمیر اور مذہب کی پوری پوری آزادی اور عدم ضرورت ہے یہ کاغز نس
مذہب کا بولنے کی آزادی کو اور دوسری مذہب یا ملت کی کیوں نہ ہوں نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور انہی
نفس و دین کی تہریفی مذہب پر مبنی یا تکلیف پہنچانے کو برا سمجھتی ہے یہ کاغز نس کسی مذہب کو برا
تبدیل کرنے کی کوشش یا ممبروں کے حقوق کا خیال کرتے ہوئے اپنے مذہبی رسول کو دوسرے
مذہب کو ہمال کرتے ہوئے برائے کاغز نس کی توجہ سے رہتی ہے۔

کاغز نس کے ممبر مسلمان تھے تو یقیناً انہی میں سے ہیں اور قرار دیتے ہیں کہ وہ اصول مذہب اور
نفس میں سے کسی بھی مسئلہ پر و تشویش کریں گے اور اشتغال کی حالت میں بھی ان اصولوں سے دور
نہیں گے یہ کاغز نس پر سینڈل کو قرار دیتی ہے کہ وہ انوار چار ممانتا اعلیٰ سے کاغز نس کی یہ تہذیب
خواہش ظاہر کریں کہ وہ تمام اپنا اور دوسرا شجر کرویں تاکہ یہ کاغز نس ان کی مسئلہ رسانی اور امداد سے
فائدہ حاصل کر کے ان ذرائع و گئے کرتے جس سے وہ اپنی جو ملک میں حیاتی سے بڑھ رہی ہے پھر

خطہ: ریاست - سرکاری چھ مکتبے۔

تحریک نمبر ۲

یہ کانفرنس ان تجویزوں اور قراردادوں پر چلی، جو مسلمانوں میں مختلف جمعوں پر ہندوستان میں حکومت میں اور جن میں جانیں ناسخ کی گئی ہیں جائیداد، دیہاتی اور جانی گھٹی ہے اور مسلمانوں کی بے حرمتی، دنیائے افسوس ظاہر کرتی ہے کانفرنس کے خیال میں یہ سرگرمیوں و مشاغل اور نہ سب کے خلاف ہیں کانفرنس ان لوگوں سے جن کا ان معاملات میں نقصان ہوا ہے افسوس برداری کرتی ہے اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ مسلمانوں کی فرض ہے قانون کو اپنے ہاتھوں سے نیا نہ سب اور قانون کے خلاف ہے اس کانفرنس کی رائے ہے کہ تمام مسائل اور امور کو کسی قسم کے بیوں نہ ہوں چاہت کے سامنے پیش کی جائیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو وہ امور ان کے ذریعے سے ان کا فیصلہ کرنا چاہئے

تحریک نمبر ۳

یہ کاغذ نہیں لیکھ سکتا، قومی سیاست ستر کر لیتی ہے جس کے گہروں کی تعداد پندرہ آدمیوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ وہ مختلف شعبوں پر مختلف قواعد کے تحت عملی حدود کی ساخت سے وکل - سیاست قائم کرنے کا کام لیتا ہے اور اختلافات کا ماحول بن جاتا ہے کہ یہ حال میں ہوئے ہیں اور جن کا نتیجہ پنجابیت اور مری اور سب خیمہ لڑتی ہے۔ تقاضات کے بعد تعین کردہ اس قوق پنجابیت کو اس تحریک پر عمل کر لیا کرتے ہیں۔ قوق عدول و توازن کے لئے کاغذ ہو گا۔

[illegible]

(۱) صاف کمانہ جی مہر شہابی (۲) فصیحہ بھلی بھان (۳) کالہ اچھتہ رائے (۴) سڑکی کے
 زمین (۵) زانہ لکھنے کے لئے (۶) مہر، شہر، شہرہ لکھنے والی

تحریک نمبر ۴

بلند ترین کی مختلف قوموں کے درمیان جو تعلقات کو ترقی دینے کے عام اصولوں کو جنم داتا ہے۔ ایک غیر شمس کی کیا بات داناہر مثل میں اس کے کی غرض وہ نظر رکھتے جو۔ اور تمام مذہب اور عقائد اور ان کی روایات میں باہمی روادار کی یہ بات کرنے کے لیے یہ غرض اس کی یہ رہا ہے۔

۱۰) یہ ایک اور خالق کریم، ربی، تعالیٰ کا حاصل ہے کہ جس حقیقت کو چاہے اختیار کرے اور دوسروں کے ساتھ وہ تلقین کر دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے لئے عطا کردہ انکسار و بردباری جو ہم کو اجاہل کر کے لیکن تسکین

تکریباً بیان

برابر ال ضرورہ ۱ شعبہ قریشی

تقریباً مرثدہ کا مسئلہ اگرچہ نیم مسطورہ کی نظر میں بیحد کثرت رکھتا ہے لیکن چونکہ خاندانستان میں لغت اللہ ملک کو جو لکھائی ہو گیا تھا تسلیم کیا جا چکا تھا اس وجہ سے زبندوں پر بغیر مسئلہ نہ کیا اور منظم تبلیغ اگرچہ شیعہ کی کے جواب میں لڑا مگر اسے سہو باب کے طور پر سمجھی مگر ناکام ہو رہی تھی۔

جب قرارداد کی پہلی تجویز حضرت مولانا عبدالمبارکی فرمائی تھی اس کے بعد میں قلی توان کا دل تڑپ اٹھا اور مولانا نے فوراً چارپے بند کرچہ ذیل مسلمہ پر نیم مسلمہ لکھا کہ دار فطرت لکھجے۔ (۱) مگر یہ غلطی شریعت جعفری (۲) میں تھا گناہ تھی (۳) چلت مونی ل نہ و (۴) مولانا محمد علی مولانا کھیت اللہ مولانا قاسم علی مولانا حسین احمد مولانا حنیف اللہ مولانا اراکھونہ و مولانا احمد

یہ تمام مفصل خط استقامت قیام رسالہ کی صورت میں تمام مراسلات غلطی منظر علی سے مرتب کر کے جمع کر دی تھی یہاں صرف چند غلطیاں درج کئے جاتے ہیں۔

خط از مولانا عبدالمبارکی تمام مولانا حسین احمد (دہلی)

تقریباً دام مجرہ۔ ۱۔ ام شکر آپ کا تذکرہ۔ مجھے تعجب ہے کہ میرا اتحاد صاف واضح کرنا آپ حضرات تک نہیں پہنچا میں ابھی تک یہ نہ سمجھ سکا کہ اس سبب سے بحث عند تحریر کیا سبب کے خلاف نہیں ہے اگر اس کے لغو کا مفہوم نہ ہو تو یہ بات ماننی چاہیگی ہے اگر شایع شدہ الفاظ صحیح ہیں تو یہ بات کہ اس کو جہنم سب سے اکام کے خلاف نہ سمجھیں

مولانا انیس مسند خیم قلم مجرہ میں موجود احداث کو ملحوظ رکھتے ہوئے کام نہیں ہے اگر کوئی سزا دے مرثدہ کو تو اس پر غصہ کی جاتے یہ ماہ امتزاج ہے اس میں تو تمام افعال و اقوال اٹھے پیچھے اندرون بندہ دن بند سب دانش ہیں اور فرض کیا جائے کہ اندرون بندہ اور وہ بھی برائش امیر کے ساتھ تحریک مخصوص ہے تو اس میں بھی یہی صورت داخل ہے کہ جس میں کسی کا لڑکا مرثدہ ہو جائے (العیاذ باللہ) اور اس پر قدرت رکھتا ہے کہ اس کو چند دن اپنے گھر میں باندھ رکھے اور قلم نہیں کرے اس کو ملان سب ہے کہ اگر نیرایا ہو جائے وہ روز میں پھر واپس آ جائے وہیسا کہ خود مولانا صاحب کی لڑکی کے بارے میں مذکور صاحب نے کیا تھا یہ صورت بھی نہ درویشی میں کمالی غصہ و عداوت ہے لیکن اس پر غصہ ہائے و اس سے ملان بھی لیجئے تو اس میں اس پر کہ نہ کراں اگر قدرت نے تقدیر میں کے بعد اس کو کسی مرتبہ لکھا دیا جائے بھائی محمد علی شاکت علی صاحبان سے فروگزاشت پر تعجب نہیں ہے مگر آپ ایسے ملانے تہذیب سے اس فروگزاشت کو کھلت ہیں تعجب سمجھتے ہوں پھر ارمان بھی نہ جائے کہ ہم قلم مرثدہ کوئی سزا مرثدہ کو ہم نہیں دے سکتے غور فرمائیے کہ اگر کوئی غلطی ہو گئی اور مجھے کہ اس سزا کو دینا

آئندہ ہو سکتا ہے مگر ان سے سوال کیا گیا کہ کوئی مرد علاوہ قتل کے دی جائسکتی ہے یا نہیں اس کا بھی منوں نے یہی جواب دیا کہ اب انہیں کے الفاظ ردویشن میں رکھ دیئے گئے جہاں تک میں سمجھتا ہوں حضور کو شاید یہ غلط فہمی ہوئی کہ اس ردویشن کا کسی طرح کا بھی تعلق اس قانون مرتہ سے ہے جس کا اس وقت نفاذ ریاست بھوپال میں ہے اس کے متعلق شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ ریاستوں میں سے ہم کو کوئی تعلق نہیں ہے ہمارے کسی ریڈویشن کا کوئی ریڈویشن کے قوانین پر نہ اب پڑ سکتا ہے اور نہ آئندہ بھی پڑنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے مثلاً اگر ریاستی حکام میں اس وقت چور کیا جائے گا تو مرتہ کے قتل کا حکم جاری کر دیا جائے تو ہم کو اس سے کوئی تعلق نہ ہو گا کسی طرح ریاست بھوپال میں جو کئی بھائی کی مرزا کا حکم ہے مگر ہم کو اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی اس وقت مسئلے کی نوعیت صرف اس قدر ہے کہ ہندوؤں کی طرف سے ایک سوال قتل مرتہ یا سزائے مرتہ کے بارے میں کیا جاتا ہے ہم اس کے جواب میں جو صحیح حکم شریعت ہے اس کو بیان کر دیتے ہیں نہ ہندوؤں کو اس وقت اس سوال سے زیادہ کا حق تھا اور نہ ہم کو حق تھا کہ کوئی قانون بنائے گا فرانس کا کوئی فیصلہ ناسخ نہیں ہے سزائے مرتہ یا قتل مرتہ کے بارے میں اگر کوئی سوال پیدا بھی ہو سکتا ہے تو خود سورج۔ مسلمانوں کو پورا حق ہے کہ جس وقت چاہیں سزائے مرتہ میں جو قانون چاہیں پاس کر انہیں اس کا فرانس میں صاف صاف براہ اعلان کیا جاتا رہا ہے کہ اس کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہ تھا کہ موجودہ عدالت کے رفع کرنے اور ان کے اسباب کے دریافت پر غور کیا جائے ہندو مسلمانوں میں کوئی دوامی شرائط صلح نہیں ملے گئے جہاں یہ ہیں قتل مرتہ کے بارے میں اس وقت ایک جماعت کو فکر تھی کہ اس کے متعلق مسئلے کو واضح کیا جائے میں نے عرض کیا تھا کہ لکھنؤ کی حاضری کا ایک سبب اس مسئلہ کو دریافت کرنا بھی ہے مجھ کو یہ ہے اور اسی بناء پر میں نے یہاں حضور کے مشورہ کا حوالہ دے کر اعلان کیا کہ مسئلہ یوں ہی ہے جس طرح مولانا کفایت اللہ صاحب نے بیان کیا آخر میں نہایت عاجزی کے ساتھ عرض کروں گا کہ حضور اس وقت تک سکوت فرمائیں جب تک یہاں کے حالات مولانا کفایت اللہ صاحب اور دیگر حاضرین سے سن نہ لیں اور صحیح حالات معلوم نہ کر لیں دو چار روز کی تاخیر میں کوئی نقصان نہ ہو گا اور حضور ہم پر حکم سے تم یہ تو بھروسہ کر لیں کہ ہم اپنی موجودگی میں شریعت کی تحقیق نہ ہونے دیں گے میں جانتا ہوں کہ حضور کو کس درجہ ہندو مسلمان کے اتحاد کا خیال ہے اس لئے ہم کو ان کے خلاف گمان کرنا بھی اب بے ادبی اور جرات ہے واقعات صحیح آپ کو سب معلوم ہو جائیں گے اور اس وقت باقی ماندہ شکوک اور دقتیں باہمی حالت راولپنڈی کے ساتھ فیصلہ پا جائیں گی لارڈ مسرورف یوں اور تھا کہ ہوا حضور کا خدام۔

ندیم کعبہ شکر تہی

خط مولانا حسین احمد بنام مولانا عبد الباقی

شب ہریک ویم سونج دگر دلہ چننی بائل
کجا دانند حال ہا بیکسا راں ساہبا

[illegible]

مولاंना اس شخص میں دو بظہر شکاکت ہم کو پیش آئیں اس کو ہم ہی اعزاز کر سکتے ہیں اور آپ اتنی دور
نہیں دیکھ سکتے۔ مگر اللہ اور میرے منہ پر شہادتوں کے پہاڑ جات تھے جن کا اللہ بھی دیکھ سکتا
اور میں بھی، شہادتوں پر موقوفہ کوئی شخص مشہور دینے والا ہوتا تھا کوئی بدرونی اور احاطہ کرنے والا خود ہوتا۔
میرزا یحیٰی کے بارے میں بات یہ تھی کہ اسے ہوتے رہے اور مجھے اختیار میں ہیں کاجاب وہیں جو اسلام
مسلموں کے بعد ان کو پہن دیتی ہے اور اگر چہ یہیں قوم دھت کا رعبہ - شب کشش کا نام تھا شیرازی بدو علوی
کرنے والے اختیار کے ساتھ ہوا انھیں نہ دینے لکھتے تھے آپ خود خیال فرما سکتے ہیں کہ مخالف فریق
اور یہ میان استاد و علمیت پر جس بحث کا اثر پر سکنا ہے وہ ایک دو کام نہیں ہو سکتا کچھ چند دس سو چھ پچھتر
میں جن کے لئے ایک یا دو دہائی لگتی تھیں یہ سکتے ہیں کہ یہیں میں ایک دھڑا ہوتی ہو گی۔
اور میں نے یہاں میں اپنے آپ کو اپنی قوم کو گور دینے کے لئے تیار ہوں تو اس کا کیا اثر ہو گا۔

يَوْمَ هُمْ تَقْلُوا لَمُبِّمًا ۚ فَلَنْ رَيْتَ بِسَوْنٍ مُسَمًّى

ولیس عہدہ نہ لا سقین جلالا ولین گھر نہ لا وھن عظمی

مذہبی اکثریت میں سے کسی بھی فرقہ فیلجہ کی طرف سے کھائی گئی یہ متلع اس طرح جو شخصیت
تہذیب کے تصور سے کہ وہ جس فرقہ کے لئے متعارف تھا اس میں نے جواب دیا کہ مختلف یہ عقائد سب کا سب
فرقہ جو ہندو مت کے لئے متفقین کا فیصلہ کرنے کے لئے صحیح ہونے ہیں بصورت یہ نفس راج یا سراج اس
مذہب کا ہندو مت کے کوئی تعلق نہیں یہ سچا ہے کہ یہ بصورت سراج ہی میں اسلامی رو ہیں لیکن نہیں ہے کہ

اس نے جس آدمی میں سے جواب دیا۔ یہ وہ شخص تھا جس وقت بھی اسی قسم کی ذوق منورہ ہوئی تو اس نے
ابھی پہلے صورت کے استواء میں سے جو کہ اس طرف کی ذوق منورہ ہے اس سے دو تکی ہوتے
مستندت نام ہیں۔

شعری دیر کے بعد اب اس تہذیب و اقدار کی تھریڈ شروع ہوئی چند انگریزی تقریروں کے بعد پورٹ ماہرین نے تقریریں جاری کیں اب تمام ممالک کی ضرورت و خواہش کا اندازہ ہو گیا ہے۔ ان ممالک کو تو جہاں وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اس ممالک پر تسلط کو کھیل جائیں ان کے پاس وہ ممالک ہیں جو یہ تقریریں پڑھ کر ہنسنے لگیں۔

[illegible][illegible]

تو صند اس منسل قرار پر انصاف کو اطمینان دینا اس میں مودبانوں کو نے فرمایا کہ مودبان یہ
 نہیں کہ جسے کہ یہ غلط فہم ہے یا تشبیہ، مگر مودبانوں کو صوفی کی کڑی تہمید پر انصاف نے کہا کہ اب
 اس کی کوئی بات نہیں مودی محمد علی صاحبہ کے کہ صند مختلف ہے اس کے بعد مفتی محمد عبدالحق

سب تو اپنی ذمہ داریوں سے اپنی فرائض میں یہ گواہ حقیقت میں ملے کہ تمہارا حق ہے
 کہ مائتہ کوئی تعاقب نہیں رہتا یہاں میں کہ "انہیں نہیں اس کی پہنچتی

مذہب میں کوئی نکتہ نہیں ہے کہ اگر وہ کسی کو ملوث کر لیں تو اس کی ہر بات سچ سمجھ لی جائے۔ اگرچہ یہ ایک نکتہ ہے کہ اگرچہ وہ کسی کو ملوث کر لیں تو اس کی ہر بات سچ سمجھ لی جائے۔

[illegible]

صدر کو یہ خبر ہو کر کہ وہ اپنے خلیفہ کے لئے ایک نئے نائب اعلیٰ و نعلین منتخب
معمولہ کی طرف نہیں مائل تھے۔ اس لئے کوئی ایسا کام نہ کر سکا جو اس کے تعلق میں کام
آئے۔ اس کے علاوہ اس نے اس کے اہل خانہ کے لئے ایک خاص مکان بنوانے کا ارادہ کیا
میں وہ کہ اس کی شہرہ آفاق ہے۔ اس کے علاوہ اس کے ایک خاص مکان بنوانے کا ارادہ کیا
تخلی و بنا پانچ سو روپے کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
انعامات کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اور ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ وہ ایک ایسا ہی شخص ہے جو ہمیں بھی علم دے رہا ہے۔ اس نے کہا کہ میں اس طرح رہتا ہوں۔

۱۔ عامل کی طرف سے اصول و قواعد میں سے کسی ایک یا زیادہ کو ترک کر دیا جائے اور اسے اعمال کا خیال نہ ملے۔ مثلاً اگر کوئی شخص اپنے لیے ایک خاص وقت پر نماز پڑھنے کا عہد کر لے اور اس وقت پر نماز پڑھنے سے انکار کر دے تو اس کا خیال اس وقت پر نماز پڑھنے کا نہیں رہتا۔

[illegible]

واقعا مذہبی کے لئے کامل ردولاری حاصل کرنے کی غرض سے یہ کانفرنس اپنی یہ رائے قائم کرتی ہے کہ :-

مولانا المحترم! جب ان الفاظ پر غور فرمائیں گے تو کسی طرح بھی زمانہ اسلاف گرام پر زونٹن نمبر اکے الفاظ کو اگرچہ وہ کسی درجہ میں مومن یا مسیح بھی ہوں صادق نہ فرمائیں گے اور نہ ہر ان بدگئی کو اس کا مصداق بنائیں گے بلکہ اندرون ہند بھی ریاستیں بالاتفاق اس سے خارج مانتی ہیں گی۔
مولانا المحترم! ہم نے حق اوعی جہاں تک بھی ممکن ہوا اپنی پوری سعی اصلاح میں صرف کی ہے اور اس کی پوری رعایت کی ہے کہ اپنے حقوق شرعیہ اور لڑکائیت مذہبیہ محفوظ ہیں جس میں ہم کو احباب سے یہ نسبت اختیار زیادہ وقتوں کا سامنا کرنا پڑا خصوصاً مولانا کفایت اللہ نے اس میں نہایت زیادہ جانفشانی کی (فشکر اللہ مرحوم) ہم یقیناً کہتے ہیں کہ اگر ان کی ذلت اس میں سعی تبلیغ نہ کرتی یا موجود نہ ہوتی تو خدا اہلے کیا ہو جاتا۔

مولانا! ضروری ہے کہ علماء کرام و راجہ کریں اور اسلام کے سنبھالنے کی کوشش اور اتحاد صحیح میں پورا اجتہاد صرف کریں۔ ایک یا دو بانہت حضرات بھی تھک کر بیٹھ جائیں گے کہاں تک کالیوں اور الزامات الہی کی کاہ جہ انہیں سے ہو۔ ہم نے کے نمک خوار علیحدہ ہونے کا نام کرنے کی کوششیں عمل میں لارہے ہیں پہلے کے جہ فہم جہ رائے اختلاف علیحدہ ان پر یہ چھڑا کر رہے ہیں انگریزی تعلیم یافتہ حضرات علیحدہ طرح طرح کی انسانی تحریر عملی کارروائیاں پیش کر رہے ہیں پھر بھی ہمارا شیرازہ بکھرا ہوا ہے ایک دوسرے کی تہ ردولاری کرتے ہیں نہ بدرونی اور خبر گیری کے لئے پیار ہے دشمن ہر طرح نور اسلام کو بٹھانے پر تیار ہوا ہے اور ہم اپنے ذہنیہ میں آرام کر رہے ہیں اگر آپ جیسی مقدمہ ہتھیاری جنہوں نے جمعیت کی بنیاد ڈالنے کی کوشش کی تھی وہاں علیحدہ رہا کیوں تو کیونکر نتیجہ نکل سکتا ہے اور اس کے قائم رکھنے کی کوشش کرنی نہیں ہے تو نہ گرد مینے اس کے کہ اخیار و احباب اس کی کوششیں کات کر اس کو بیاہ منشور کر دیں۔ فان کنت ما کون لا فکین خیر اکمل۔ والا ہادو، کسی ولما امرفی، پھر میں عرض کرتا ہوں کہ ردولیشنوں میں اس کا بھی بہت زیادہ لحاظ رکھا گیا ہے کہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور افزونی میں موجودہ کشاکش کو خاطر نہتے ہوئے کون سی صورت مفید ہو سکتی ہے اپنے فہم و تجربہ کے مقدمہ پر کوشش کی گئی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ وما ابوی نفسی ان النفس لا مارة بالسوء۔ والسلام خیر۔
حسام۔

دستخط حسین احمد

جواب خط مذکور از مولانا عبد الباری بنام مولانا حسین احمد

مولانا المحترم! السلام علیکم مگر مت ہمد صادر ہوا میں تاسف کرتا ہوں کہ میرے پہلے ہمارا جواب مختصر دینے کے بجائے تھوڑی بات طویل کر دی گئی تھی یہی جواب تھا اس کا جواب بعد کو موقی لال صاحب نے اور

ووت کس کو دیں ؟

(سوال) امارت شریعہ صوبہ بہار کی انڈینڈنٹ پارٹی جس کے رکن ابو الحسن مولوی سجاد صاحب نائب امیر شریعت ہیں یونائیٹڈ پارٹی جس کے رکن آنرہبل مسٹر عبدالعزیز سر ستر پٹن ہیں دونوں پارٹیوں کے کارکن جم لوگوں کے پاس ووت لینے آئے اور ہر طرح کی بات کہتے ہیں مہربانی فرما کر ہم لوگوں کو بتایا جائے کہ کس پارٹی کو ووت دیکر ہم لوگ حق چاہتے رہیں گے۔ المسطفی نمبر ۱۲۶۹ اشاعت حسین صاحب (مطلع) ۱۳ شوال ۱۳۵۵ھ ۲۹ نومبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۸۲) امارت شریعہ کی انڈینڈنٹ پارٹی یونائیٹڈ پارٹی سے بھڑ ہے یونائیٹڈ پارٹی کے امیدواروں کو ووت دینا سہ کار کی تاکید کرتا ہے ان دونوں پارٹیوں کے امیدواروں کا مقابلہ ہو تو انڈینڈنٹ پارٹی کے امیدوار کو ووت دینا لازم ہے فقط۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لا دہلی

ایک استفتاء کی تفتیح

(سوال) (۱) زید نے سات مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ دیا ہے اور انکو اپنی تقریر میں کہا ہے کہ ان مسلمانوں کو ووت دینا کافروں کو ووت دینا ہے کیونکہ وہ سات مسلمان کافر ہیں کہ کافروں نے جس مجلس میں غازی عبدالقیوم پر اظہار نفرت کیا مگر وہ سات مسلمان چپ چاپ بیٹھے رہے ان کو کچھ بھی جواب نہیں دیا تو شرعاً فتویٰ کفر کا صحیح ہے یا نہیں اور شرعاً فتویٰ کفر کا دینے والا شخص اس قدر گنہگار ہے اور اس شخص (زید) کے پیچھے نماز ہو سکتا جائز ہے یا نہیں۔

(۲) زید نے حیثیت امام کے ایک جماعتی کو کہا کہ کافر مرتد۔ خنزیر کا پنا مہر می مسجد سے باہر نکل جاتا تو کیا امام کو ایسا کہنا جائز ہے۔ المسطفی نمبر ۱۲۷۳ عبدالحیظ خاں صاحب کاشیبل (سندھ) ۱۳ شوال ۱۳۵۵ھ ۲۹ نومبر ۱۹۳۶ء

(جواب ۴۸۳) (۱) کفر کا فتویٰ دینے کی وجہ بیان نہیں کی گئی کہ یہ جانچ ممکن ہوتی کہ فتویٰ صحیح ہے یا غلط غازی عبدالقیوم پر اظہار نفرت کی تفصیل بھی مذکور نہیں کہ اظہار نفرت کس، نام پر کیا گیا تھا اور اظہار کا طریقہ کیا تھا اور الفاظ کیا تھے ان تفصیلات کے بغیر تصویب یا تنجیح کا حکم نہیں دیا جاسکتا۔

(۲) کسی شخص کو کافر کہنا کسی صحیح وجہ پر مبنی ہو تو خیر ورنہ سخت گناہ کی بات ہے اس میں بھی وجہ بیان نہیں کی گئی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لا دہلی

ووت کی قیمت لینا اور اس کو مسجد میں صرف کرنا جائز نہیں

(سوال) زید نے ووت دینے کی عوض چارہ لینا جائز کہا ہے اور اس سے مسجد کی مرمت کرنا بھی جائز بتایا ہے رشوت کو جائز سمجھنا کفر ہے یا نہیں۔ المسطفی نمبر ۱۲۷۳ عبدالحیظ خاں کاشیبل (سندھ) ۱۳ شوال

۲۵۵ھ - ۹ ستمبر ۹۳۱ء

جواب ۱۸۴: ووٹ کی قیمت، اصول کرنا یا نہ کرنا نہیں، دینا یا نہ دینا یہ مسکن میں نہیں ملک ملک۔

محمد کفایت خدا کا نام لے کر

(۱) کسی امیدوار کے ساتھ ووٹ کا دعوئی کر کے پھر دوسرے کو ووٹ دینا؟

(۲) ووٹ کس کو دینا؟

(مسئلہ: (۱) انتخاب و اصل میں یہ امیدوار لے لیا کہ لے لیا، بعد اس کے بعد اس کے لیے ووٹ دینا، امیدوار اس وقت دعوئی کے سامنے آتا ہے تو یہ اسکی صورت میں دوسرے کے ساتھ اپنے وعدہ کو توڑ کر دوسرے امیدوار کو دینا اسے مستحب نہیں۔

(۲) ہمارے حالات میں مسلم ایک پارٹی میں ووٹ دینا ہے کسی ناسلم کو دعوئی نہیں کیا، ووٹ نہیں دیا، اگرچہ وہ ناسلم ہے، تو یہ نہیں دینا، اصل میں یہ ایک مذہبی قومی نہایت کرے گا، اور مسلمانوں پر اسے ووٹ دینا میں اپنی جان اور مال قربان کرے گا، اور جمعیۃ معلما و علماء مسلمانوں کی قومی و ملی جان و مال کے ساتھ ہمیشہ شلک ہے، اور فائدہ دینے والے بھی اس کا مدد کرتا ہے کہ وہ کونسل میں جائز مسلمانوں کی امیدوار احمد بن محمد کے انعام کے تحت پوری خدمات کرے گا

محمد ایک سرکاری تیار ہے، اسے والا نہیں اور مسلمانوں کی قومی و قومی جماعتوں کا شمار جماعت مخالف رہا ہے، اس کے اندر ایسی برکت و تعلیم ہو رہی ہے، نو مسلم کے ہمارے مسلمانوں کی قومی و اسلامی برکت کے لئے مسلمانوں کو ووٹ دینا میں سے کس کی حمایت کرنی چاہیے۔ مصطفیٰ نمبر ۲۵۰ سوالی حیدر محمد بن صاحب سولہ (ضلع نمبر ۳۳) سوال نمبر ۱۹۳

(جواب ۱۸۵) یہ وعدہ کہ میں تمہارے حق میں کبھی سورت دے دوں گا، اگر وہ وعدہ اس شرط کے ساتھ مشروط ہو جائے کہ وہ جو اس سے بڑھ کر کوئی امیدوار ہو جو ووٹ دے اور اس صورت میں یہ وعدہ اس کے واجب و ایضاً بھی ہے، لیکن اگر کسی نے وعدہ نہ دے کے مسجود ہوئے اس سے لاواں اور اسے مستحق کو رائے دینے والا دعوئی کرنا چاہے تو یہ قومی حالت میں نہایت گونا گویا ہو گا، اور وعدہ دینا دعوئی کو خود وعدہ دینا اس کا ایضاً حیثیت ہو، وعدہ دینا درست نہیں ہو اور اس کا لینا بھی جائز نہیں، اگر کوئی شخص اپنے وعدہ سے وعدہ کرے کہ میں تمہارے ساتھ مل کر تمہارے مظلوم بے گناہوں کا قویہ وعدہ بھی دیا، اور اس کا لینا بھی جائز ہو، اصل یا اصل میں قوم کا فائدہ دینا چاہنا نہیں ایسے شخص یا حق نہیں ہے، جس کو قوم کے فائدہ دینا نہ دے، یا اگرچہ بتا چکا ہو کہ اس کے وعدہ کو یہ حق ہے کہ اپنی رائے بہتر سے بہتر فائدہ دینی تاہم اس سے نہ کر کسی بڑھ کر فائدہ دے دے، تو اسے کسی اور نے قیہ مستحق امیدوار کو رائے دینے کا کئی خوف یا طمع یا صورت میں، تاہم وعدہ کرنا تو وہاں وعدہ کرنے میں نہایت قومی کا مرتبہ والا ہے، وعدہ بھی درست نہیں دے، اور اگر کوئی بڑھ کر فائدہ دے، تو اس وقت بھی امیدوار سے وعدہ کرنا قویہ وعدہ دینا چاہتے ہیں

نویسندگان۔ یہ نقل فتویٰ للہ نے منوع قلم میں تیار ہوا ہے آپ کے فیصلہ پر عمل پیرا ہوں گا میں
المستفتی نمبر ۱۳۰۹ سوال نمبر ۱۰۰۰ صاحب النور معین الصمد ۱۰۰۰ ذی القعدہ ۱۳۰۹ ۲۲ ذی قعدہ
۱۹۳۳ء

جواب ۴۸۶: برصغیر ہندو کے کشتن کے بارے میں اسلم نیک پادریسٹری مارز کے، انجی انڈیا اس
فلسفیات اس کے تعلیم کی طرف سے اسلم نیک پادریسٹری مارز کے انجی انڈیا اس
سورہ کی کچھ باتیں ہیں اور اس سنت میں مسلم پادریسٹری مارز کے انجی انڈیا اس
نویسندگان اور انجی انڈیا اس سنت میں مسلم پادریسٹری مارز کے انجی انڈیا اس
نویسندگان اور انجی انڈیا اس سنت میں مسلم پادریسٹری مارز کے انجی انڈیا اس

وہ دینے نہ دینے کے فیصلے کے لئے، انہوں نے قابل امید و پروا کا سامنے کیا ضروری ہے
وہ دینے نہ دینے کے فیصلے کے لئے، انہوں نے قابل امید و پروا کا سامنے کیا ضروری ہے
وہ دینے نہ دینے کے فیصلے کے لئے، انہوں نے قابل امید و پروا کا سامنے کیا ضروری ہے
وہ دینے نہ دینے کے فیصلے کے لئے، انہوں نے قابل امید و پروا کا سامنے کیا ضروری ہے
وہ دینے نہ دینے کے فیصلے کے لئے، انہوں نے قابل امید و پروا کا سامنے کیا ضروری ہے
وہ دینے نہ دینے کے فیصلے کے لئے، انہوں نے قابل امید و پروا کا سامنے کیا ضروری ہے
وہ دینے نہ دینے کے فیصلے کے لئے، انہوں نے قابل امید و پروا کا سامنے کیا ضروری ہے
وہ دینے نہ دینے کے فیصلے کے لئے، انہوں نے قابل امید و پروا کا سامنے کیا ضروری ہے
وہ دینے نہ دینے کے فیصلے کے لئے، انہوں نے قابل امید و پروا کا سامنے کیا ضروری ہے
وہ دینے نہ دینے کے فیصلے کے لئے، انہوں نے قابل امید و پروا کا سامنے کیا ضروری ہے

جواب ۴۸۷: یہ تمام افعال و اعمال اسلام اور اسلامی غیرت کے خلاف ہیں اور انگریزی طرز معاشرت
اور یورپین معاشرت کی اندھی تقلید کے نتائج ہیں اسلام کا، من اس قسم کے میاں سوز اعمال سے پاک ہے
مسلمان عورتوں کی یہ حرکتیں مسلمانوں کے لئے موجب حسرت ہیں کہ موجب فخر و مسرت۔

بہادرات دینے نہ دینے کا سوجھ بوجھ اور بھی بہت سے وجود اور اعتبار سے پرکھی جاسکتے ہیں
امید و پروا کے مقابلی امید و پروا کی پوزیشن کا بھی سامنے آئے اور پھر کونسل کے اندر ان کی دینی خدمات کی
نوعیت اور صداقت کو دیکھ کر انہوں نے پھر کونسل کا سب بوجھ۔ آخر کفایت ہدایاں اللہ تعالیٰ

دونوں صورتیں ممکن ہیں اور حیثیت جماعت کے ہو تو پہلی اصل ہے، نیز ٹیکہ تحریک آزادی میں دلی خصوص سے عملی حصہ لیا جائے یہ نہ ہو کہ عملی کام کے وقت تو علیحدہ بیٹھے رہیں اور حصہ مانگنے کے لئے ہاتھ پھیلائیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لا حولی

کیا ترک موالات کے فتویٰ میں تبدیلی ہوئی ہے؟

(سوال) ایک فتویٰ تحریک ترک موالات کے جو از میں جمعیت علماء کی طرف سے شائع ہوا تھا جس میں کونسلوں کا بیانات اور اسمبلیوں کی شرکت ہم قدر دینی تھی مجھے یاد نہیں کہ جمعیت العلماء ہند کی طرف سے متفقہ طور پر اس فتویٰ کو کبھی شائع کیا گیا یا نہیں، نیز یہ فتویٰ جمعیت علماء ہند کی جانب سے منسوخ قرار دیا جا چکا ہے تو آزادوں میں اس کی ایک نقل روانہ فرمادیں، مشہور ہوں گا اور اگر آج تک منسوخ نہیں ہوا تو بھی جواب سے مطلع فرمادیں (نوٹ) میرا یہ ہے کہ جس نوعیت سے ترک موالات کے جوہر کا فتویٰ شائع ہوا تھا اسی طرح اس فتویٰ کو منسوخ کرنے کے لئے کوئی فتویٰ جمعیت العلماء کی طرف سے شائع ہو چکا ہے یا نہیں المستفتی نمبر ۱۲۱۱۱ مرقن کمر بیکل سنہ ۱۳۸۱ھ (رجلی) ۱۵ افریقہ ۱۳۵۶ھ ۱۸ جنوری ۱۳۵۸ھ

(جواب ۵۰۶) ترک موالات کا فتویٰ جن حالات اور رد و رد کی بناء پر دیا گیا تھا ان میں جیسے جیسے تغیرات رونما ہوتے گئے ان کے ماتحت احکام بھی بدلتے رہے اور اس تمام تشبہ فرد میں اصلی شرعی یہ بھی من اجلی یابین فلیختر اھونہما۔

اس متفقہ فتویٰ کے شائع ہونے کے بعد ہاتھ آئے تغیر حالات جو احکام و تقاضا قیاد لئے رہے ان کے لئے جمعیت العلماء کے ریڈیویشن ہیں جن کے ماتحت کارکنان جمعیت علماء کام کرتے رہے ہیں کوئی ایسا فتویٰ طبع کرا کے شائع نہیں کرایا گیا، متعدد ریڈیویشنوں کی نقول آپ دفتر جمعیت علماء سے حاصل کر سکتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لا حولی

مسلمان کانگریس یا مسلم لیگ۔ کس کا ساتھ دیں؟

(سوال) موجودہ زمانہ میں دو جماعتیں مسلم لیگ اور کانگریس ہندوستان میں مسلمانوں کو اپنے ساتھ لانے اور مشترک عمل کی دعوت دے رہی ہیں مسلمانوں کو کونسی جماعت کے ساتھ عملی اشتراک اختیار کرنا اور کے ہونے نہ ہونے کی وجہ سے جائز اور حلی ہے اور کن امور کے ہونے نہ ہونے کی وجہ سے ناجائز و حرام ہوگا۔ المستفتی نمبر ۲۲۰۵ جناب حاجی سلیمان کریم محمد صاحب (مدینی) ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ ۲۴ جون ۱۳۵۸ھ

(جواب) از مولوی حبیب الرحمن نائب مفتی۔ ان دونوں جماعتوں میں سے جس جماعت کی کوشش کو آزادی وطن کے لئے زیادہ مفید ظن غالب جائے گا تو اسی جماعت میں شریک ہو جائیں گے لئے افضل ہوگا۔ نفع اللہ اعلم۔ حبیب الرحمن مفتی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

(جواب ۵۰۷) (از حضرت مفتی اعظم) اپنے حقوق ملیہ کی حفاظت کے ساتھ برطانوی شہنشاہیت کے خلاف جنگ کرنے میں جو جرأت عملی اقدار کو ملی جو اس میں شرکت مفید اور مناسب ہے۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ لدلی

کانگرس فیسٹری کی طرف سے مدح صحابہ اور چند دوسری پابندیاں

(سوال) (۱) کانگرس فیسٹری نے صوبہ یوپی میں مدح صحابہ نہ کرنا تھا ہے نیز شاعر اہل کو نافذ کر دیا ہے
(۲) بہار میں متعدد مقالات پر لکھنے کی قربانی نہ کر دی ہے (۳) صوبہ سرحد میں انجمن حمایت المسلمین
بہار کے خالصین دینی رسالوں کی تعلیم موقوف کر دی ہے کیا یہ امور مد اہل فی الدین میں داخل ہیں یا
نہیں اگر ہیں تو انکی حکومت کو تقویت پہنچانا ہمارے شریعت جائز ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور انکی صورت میں
کانگرس میں شریک ہو اور اس کا ممبر بنانا جائز ہو سکتا ہے یا نہیں؟ المسطفیٰ نمبر ۲۳۳۳ محمد نسیم
(اعظم گڑھ) ۲۷ رجب الثانی ۱۳۵۵ھ ۷ جون ۱۹۳۸ء

(جواب ۵۰۸) اگر یہ اتھارٹی صحیح ہو تو کانگرس کی حکومت کی پوزیشن زیادہ سے زیادہ انگریزی حکومت
کی ہوگی اور اس کی کونسلوں، اسمبلیوں میں شریک ہونے کا حکم وہی ہوگا جو انگریزی حکومت کی کونسلوں
اسمبلیوں میں شریک ہونے کا تھا اور دیکھنا یہ پڑے گا کہ اس کے مقابل بہتر حکومت قائم کرنے کی عالم وجود
میں کیا صورت ہے اور اس کے ذرائع ممکن الحصول ہیں یا نہیں۔ فقط محمد کفایت اللہ کان اللہ لدلی

(۱) کیا شیعہ مسلمان ہیں؟

(۲) سٹر محمد علی جناح کی سیاسی متحمت یا مساتماکاندگی کی۔

(سوال) (۱) شیعہ مسلمان ہیں یا نہیں؟ (۲) سٹر محمد علی جناح کی سیاسی متحمت شرعاً مسلمان کے لئے
جائز ہے یا نہیں؟ (۳) مساتماکاندگی کی سیاسی متحمت شرعاً مسلمان کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

المسطفیٰ نمبر ۲۳۵۶ محمد ورائیم صاحب (نور الہدیٰ جلد ۵۱) ۵ جولائی ۱۹۳۵ء

(جواب ۵۰۹) (۱) شیعہ اسلامی فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے لیکن اہل سنت والجماعہ فرقہ دہیہ ہے اور
باقی تمام فرقے دہیہ نہیں ہیں اہل سنت والجماعہ کے عقیدے کے موافق شیعوں کے کئی فرقے اسلام
سے خارج ہیں یہ فرقے فرقہ شیعہ کی ضمنی شاخیں ہیں جو جو اس کے کو عالمی طور پر وہ فرقہ ہے اسلام میں
داخل سمجھے جاتے ہیں ان کا حکم اہل کتاب کی طرح ہے کہ وہ جو کفر یہ عقائد کے (مثلاً وہیست مسیح یا ہویت
نیک کے) دوسرے غیر کتابی کفر سے جدا دیکھ کر حکم رکھتے ہیں۔

(۲) مسلمانوں کا سیاسی رہنما مسلمان شیعہ شریعت احکام لہجہ گالپند ہونا چاہیے لیکن اگر کوئی ایسا شخص
بد قسمتی سے موجود نہ ہو یا مسلمان اپنی بد قسمتی سے اس کو پہچاننے اور مقتدا بنانے سے غافل ہوں تو پھر کسی

(۹) بدکار حکومت کی معاونت کرنا درست ہے یا نہیں؟

(۱۰) جہاد جالوں کا پر فرش ہے یا غاموں پر بھی؟

(۱۱) التجار کا درست ہے یا نہیں؟

(۱۲) کافروں کی مدد کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۱۳) کافروں سے مدد کرنا کتاب زبانی نہیں؟

(۱۴) اگر میں جہاد فی سبیل اللہ کروں تو خدا میری مدد کرے گا یا نہیں؟

(۱۵) و کتاب حقا علونا نصر المؤمنین کی تفسیر ارشاد ہو

(۱۶) یمن تحت ظل السیف کے معنی ارشاد ہوں

المعنی نمبر ۲۳۸ شیخ محمد رحمہ اللہ (پندرہ شہر ۲۵ رجب الاول ۱۴۵۲ھ ۲۴ جولائی ۱۹۳۸ء)

(جواب ۵۱۱) (۱) مجاہدین بیت المقدس کا جہاد آزادی یمن کے لئے درست ہے۔

(۲) زید کا مدد کرنے کے لئے جہاد درست ہے جو شخص کہ اس کے والدین حیات ہیں اس کو والدین کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔

(۳) مسلمان پر جب کہ قلعہ میں کے مسلمان نہ جہاد جائیں وہ جہاد پر واجب الاقرب فالاقرب کے قاعدہ سے دغا نہیں سب استطاعت لازم ہوگا۔

(۴) جب کہ کفار جو جمع کر کے فتنی مادت شروع کر دیں۔

(۵) یہ شخص کو خدا سے ڈرنا فرض ہے۔

(۶) خدا کی طاقت زیادہ کیا معنی صرف خدا کے لئے ہی ماری طاقت اور قوت مسلم ہے

(۷) آیت حرب آج کل یقیناً زیادہ ہیں مگر نفوس الامان و یقین جو حضور ﷺ کے زمانہ میں معنی ہر مسلمانوں کو حضور کی صحبت کی برکت سے حاصل تھا وہ مفقود ہو رہا ہے۔

(۸) جو عالم کہ ضرورت شریعہ کے وقت قیامت کو پہچانے وہ قیامت کے دن عت عذاب کا مستحق ہوگا

(۹) عالم کو بدکار حکومت کی معاونت کرنا جائز ہے۔

(۱۰) جہاد جب فرض ہو گات تو سب پر ہوتا ہے عالم اور جاہل کی تفسیر نہیں ہوتی۔

(۱۱) التجار کرنے سے کیا مطلب ہے؟

(۱۲) کافروں کی مدد اسود کفر یہ میں یا مسلمانوں کے مقابلہ میں کرنا حرام ہے۔

(۱۳) اس کے مواقع مختلف اور استقامت کے درجات مختلف ہیں بعض صورتیں حرام اور بعض مکروہ اور حرام مباح ہیں۔

(۱۴) ضرر نہ کرنا کافر طیب جہاد نفس ایمان اور اس سے اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ہو۔

(۱۵) مؤمنین کا یمن کی نصرت اور مدد کچھ نہ رب العزت نے فرمایا ہوتا ہے۔

(۱۶) من لحدت ظل السوف - یہ الفاظ اس ترتیب سے کہاں ہیں؟ محمد کفایت اللہ کان اللہ نہ دلی

(۱) کانگریس کی سیاسی پالیسی اور عقائد۔

(۲) کیا کانگریس اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتی ہے؟

(مسوال) (۱) کیا کانگریس کی موجودہ سیاسی پالیسی و عقائد اور اسلامی سیاسیات و سیاسی پالیسی و عقائد میں کوئی فرق نہیں ہے؟

(۲) کیوں حکومت جو کانگریس اس ملک میں قائم کرنا چاہتی ہے اسلامی تعلیمات اور یہ مسرت کے مطابق ہے؟

(۳) کیا موجودہ کانگریس حکومتیں جو ہندوستان کے سات صوبہ جات میں قائم ہیں ان کی پالیسی اسلامی سیاست و تعلیمات کے مطابق ہے؟ المصطفیٰ نمبر ۲۲۵۵ محمد طفیل صاحب دہلی ۱۲ جولائی ۱۳۵۷ھ
۱۳۵۷ھ ۱۱ اگست ۱۹۳۶ء

(جواب ۵۱۶) (۱) کانگریس کے عقائد ظاہر ہے کہ اسلامی عقائد نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ خاص مسلمانوں کی جماعت نہیں ہے اس میں مختلف مذاہب اور مذاہب عقائد کے لوگ شریک ہیں وہ پالیسی سیاسی تہذیبی مشترکہ پالیسی ہو سکتی ہے۔

(۲) کانگریس اسلامی حکومت تو قائم کرنا نہیں چاہتی نہ اس سے یہ توقع کی جاسکتی ہے اور نہ موجودہ حالات میں کوئی دوسری جماعت یہ مقصد پیش نظر رکھتی ہے۔

(۳) یہ نہیں کہ جاسکتا کہ موجودہ کانگریس حکومتیں اسلامی سیاسیات و تعلیمات کے مطابق ہیں مگر یہ دیکھنا چاہیے کہ کانگریس حکومت کا اقتدار اسلام اور مسلمانوں کے حق میں بہتر ہے یا کانگریس حکومت کا اثر طویل اثر پسند حققت خیر و بد جانے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ نہ دلی

کانگریس میں شمولیت قرآنی آیت کے خلاف نہیں

(مسوال) کیا کانگریس میں شمولیت بغیر شرط کر سکتا ہے یا نہیں اگر کر سکتا ہو تو اس کے لئے چاہا قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے شرکت کفر کے ساتھ منع فرمائی۔ المصطفیٰ نمبر ۲۲۳۶ علامہ مصطفیٰ صاحب

(صوبہ سرحد) ۲۰ یقعد ۱۳۵۷ھ ۱۲ جنوری ۱۹۳۶ء

(جواب ۵۱۳) کانگریس میں شامل ہو کر مسلم حقوق کی حفاظت اور تحصیل کرنے کا جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کی شرکت کانگریس آیات خوں کے خلاف نہیں کیونکہ آیات میں موانع مستوع ہے نہ مطلق شرکت اور نہ شرکت تجارت شرکت زراعت وغیرہ تمام شرکتیں ممنوع ہوتیں خصوصاً شرکت اسمبلی پر چاروں کی حرام ہو جاتی۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ نہ دلی

(۱) جمعیتہ العلماء ملک کی آزادی کی خاطر کانگریس کی شرکت ضروری سمجھتی ہے

- (۲) کانگریس ایک مشترکہ جمعیت ہے
 (۳) جمعیت العلماء کا مسلم لیگ سے اختلاف کیوں ہے؟
 (۴) مسلم لیگ کو پاک کرنا تجربہ سے ناممکن ثابت ہوا ہے
 (۵) مسلمانوں میں تشدد اور فتنہ کی ذمہ دار مسلم لیگ ہے
 (۶) کانگریس اسلامی حکومت قائم کرے گی؟
 (۷) کانگریس حکومت میں خلاف شرع قوانین کی حیثیت...
 (۸) صدر کانگریس کی شخصی رائے کانگریس کو لازم دینا؟
 (۹) قائد اعظم کا لیگ اور جمہوریت کو سلامی دینا
 (۱۰) مسلمان اپنی سیاسی اور مذہبی حقوق کی حفاظت کی قوت سے کر سکتے ہیں
 (۱۱) کیا جمعیت العلماء نے چھوٹے قوموں میں تبلیغ کا کام کیا ہے؟

سوال (۱) اخبار الامن مورخہ ۹ مئی ۱۹۳۸ء مسلم لیگ غیر خاص میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کو جناب مولانا محمد علی محمد صاحب قادیانوی نے غرض اشاعت سمجھا ہے اس میں لکھا ہے کہ منجانب قائد اعظم مولانا محمد علی جناح صاحب قادیانوی کے متعلق مسلم لیگ سے وہ سوالات اور جمعیت العلماء سے تیار و سوالات کے لئے مسلم لیگ نے کئی شخص جو جواب دیئے مگر جمعیت علماء نے جوابات نہیں دیئے بلکہ سکوت اختیار کیا گیا اس کے بعد مسلم لیگ واؤں کا قویہ کہتا ہے بلکہ بتاتا ہے یہاں (پیر مہجین) کے مجموعہ حواء کے حامیوں میں ایک زبردست برہمی پیدا ہو گئی ہے کہ جمعیت علماء نے اگر اس میں مصداقت سے تو کیوں خافہ نہ ادا ہے سوالات کے جوابات نہ دیئے آخر میان جمعیت علماء کی اس پالیسی سے بہ نفع ہوگا کہ مسلم لیگ کے جوابات پر تنقید ہونے کی وجہ سے مسلم لیگ کو حق پر سمجھ رہے ہیں اور یہاں کے متدین لوگوں میں خود شکوک و شبہات کا اظہار کیا جا رہا ہے نہ کو رد یا حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے تھوڑے کا سدباب کرنے کے لئے حضرت ستاری جناب مولانا دولوی مفتی قادیانوی حیدر الدین امیر صاحب مدظلہ تعالیٰ نے مجھے قسم دیا ہے کہ آپ سے فحشے کے ذریعہ میں اس کی تحقیق کروں کہ خافہ نہ ادا ہو کہ تھوڑے بھون کی طرف سے سوالات کئے گئے یا نہیں اگر کئے گئے تو جمعیت العلماء نے کیا جواب دی اور سوالات نہ بھی کئے گئے ہوں تو برائے مردہ درجہ نہیں سوالات کا جواب غناہت فرمایا نہ گاتا کہ عوام کو سمجھانے کے لئے سولت ہو کیونکہ خالص عوام میں از حد بد فکری پھیل گئی ہے جس کا تدارک ہم پر ادا تھا دوس آپ پر بے حد ضروری ہے۔

سوالات اور جمعیت علماء ہند منجانب قائد اعظم مولانا محمد علی جناح

حامداً و معلماً و مسلماً۔ (۱) جمعیت علماء کے نزدیک مذہبی حیثیت سے کانگریس میں

مسلمانوں کی شرکت کیوں ضروری ہے اور کانگریس سے علیحدگی میں کیا ضرر ہے؟

(۲) کانگریس میں مسلمانوں کا غلبہ جس صورت سے انفرادی غیر منظم اور غیر شریک طریقہ پر اس وقت

ہو رہا ہے اور مسلم مشنوں کے لئے کانگریس، خود بخود، بدست امیدوار تجویز کرتی ہے کیا اس سے اسلام اور مسلمان بدنام نظر نہیں آ رہے؟ اس نظر سے پہنے کی کیا صورت ہے؟

(۲) مسلم لیگ سے جمعیۃ العلماء، نو کیوں اختلاف ہے جب کہ وہ مسلمانوں کو منظم کر رہی ہے اور اس کا جھنڈا بھی آزادی کا ہے؟ کیوں ہے جبکہ اس سال لکھنؤ کے اجلاس میں اس نے اعلان کر دیا ہے

(۳) اگر مسلم لیگ میں کچھ ضرورت شریعہ اور فائدہ موجود ہیں تو کیا یہ صورت ممکن نہیں کہ جمعیۃ العلماء، مسلم لیگ میں شریک ہو کر اس کو مکمل طور تک افعال لوگوں سے محروم کر دے اور مسلمانوں کی تنظیم مکمل طور، فائدہ منکرات سے پاک کر دے۔

(۴) کیا مسلم لیگ اور جمعیۃ العلماء کے قیام سے مسلمانوں میں حقیقت، افتراق پیدا نہیں ہو گا اور کیا یہ حقیقت معترف نہیں ہے کہ جمعیۃ علماء نے اس ضرورت کے قیام کے لئے کوئی صورت اختیار کی ہے یا نہیں؟

(۵) کانگریس کے ماحول کر جو آزادی، ہندوستان کو حاصل ہوئی اس کا انہی کو ایک حکومت مشتکہ ہے جس میں حضرت نظرمناظر اور جلسہ، اسلام، مغلوب ہو گا ایسی حکومت، یقیناً اسلامی حکومت نہ ہو گی تو اس نے اپنے بدو جہد کرنا، مسلمانوں کے لئے اس میں سے وہ سب بے نفع کیا کیوں کیا ضمانت ہے کہ ہندو اکثریتوں کو ہندوستان سے بے دخل کرنا چاہتے ہیں اور میں نے سایہ میں مسلمانوں پر حکومت کرنا نہیں چاہتے کانگریس نے اقتدار سے اس وقت ہندوؤں کے ماحول جس قدر بڑھنے لگے اور مسلمانوں پر بازاروں میں از بسا قول میں ہندوستان اور ہندوؤں کی حکومتوں میں جو مظالم اور بے عزت کرنے لگے ہیں جمعیۃ علماء نے اس کے سدھار کی کیا تدبیر سوچی ہے اور اس کے لئے کوئی نئی قدم اٹھایا ہے؟ نہیں؟

(۶) کانگریس کے وزراء اور اس کے زمینداروں کی اراضی کا ششکروں کی ملکوت مل جائے گی جو تجویز سوچی ہے یقیناً اس کے ظلم کے لئے جو لوگ کانگریس میں شریک ہیں وہ سب کے سب اس ظلم میں شریک ہیں پھر اس سے پہلے جمعیۃ العلماء سے لیا تدبیر کی اور ان کے ماحول سے قدم اٹھایا ہے؟

(۷) کانگریس میں عدالت، ماحولیت کا کیا چاہا ہے جو مسلمان شریعہ پر مشتمل ہے اور قومی بھندوبانہ اسلامی بن چکی ہے؟ یہ قریب نظر ہے کانگریس مسلمان بھی نہ ہے ماحول کے وقت کھڑے ہو جاتے ہیں اور قومی بھندوبانہ کو اسلامی دیتے ہیں کیا ان افعال میں شریعت نہ رکھا نہیں ہے اگر بے خود جمعیۃ العلماء نے مسلمانوں کو نیابت الیہ کی ہے اس پر اس قسم کی دیکھ منکرات پر صدر نے احتجاج کیا ہے کیا نہیں؟

(۸) صدر کانگریس نے اس کی ہم مضامین جماعت جو اکثریت کی حامی اور مذہب اور قومی ارضی بنائی تھی تقریریں خود لارہ جب کے خلاف شامل ہوئی رہتی ہیں جمعیۃ العلماء نے ان کے خلاف صدر نے احتجاج کیا ہے یا نہیں اور مسلمانوں کو ایسے کفروں کی تعظیم سے روکا ہے یا نہیں؟

(۹) کانگریس کے ماحول کر جو آزادی حاصل ہوئی اس کی کیا ضمانت ہے کہ اس میں مسلمانوں کے مذہبی

اور سیاسی حقوق کی پوری حفاظت ہوئی جب کہ کانگریس اور اس کے مددگار ارکان نہ بسبب اور حقوق کا مالک ہونا بھی جرم سمجھتے ہیں اور اس کو فرقہ پرستی قرار دیتے ہیں نئے جمعیت انصاء نے کانگریس کے سامنے انہوں نے ان کے مسلمانوں کے لئے بھی اور یہی حقوق کے تحفظ میں اس وقت تک یہ کام کیا ہے۔

(۱) مسند الانصاء نے جمعیت قوموں میں تبلیغ اسلام کے لئے کوئی عملی قدم اٹھایا ہے نہیں جس کی مدد بہا یات تحت ضرورت ہے اور ان کے امام میں وہ غلط روایات کی بھی قوی امید ہے۔

محنتی محی و سہ انت ہیں جو خاندانہ لایہ کی جانب سے جمعیت انصاء سے ملنے لے جو ۱۱ ماہ سے روزہ کے خاص موسم ایک ماہ و میلاد اربعہ سوری و مئی ۱۹۳۹ء میں شاعت پذیر ہو چکے ہیں جس کے سبب سے بہارہ بیٹ میں ایک زیارت انکشاف جمعیت علماء کے خلاف یہاں ہوا ہے کا اذیتہ ہے لہذا انہیں آپ نے قوی امید ہے کہ آپ نہ ڈریا و ۱۱ سالہ عسکری نشیرواب حمایت فرمائیں گے۔

مسند صبی نمبر ۷۷۷ ۲۳ مہر الحق اشتریکہ بیٹن شہر تھو لڑکا ۲۲ صفر ۱۳۵۹ھ ۱۳ اگست ۱۹۳۵ء (جواب ۵۱۶) (۱) کہ صرف جمعیت علماء ہندوستان کی قدامت جہاں ان کا نسب انھیں یہ ہے۔

کانگریس کی حکومت سے ہندوستان میں اور اور خود مختار بن جائے اور اس کے لئے مسئلہ بھی متفق ہے کہ سب تک ہندوستان کی قوم قومی اتحاد کو کانگریس کی حکومت سے آزادی کا مطالبہ نہیں کریں گی بلکہ اسباب آزادی حاصل نہ ہوئی اس لئے جمعیت انصاء و ملک کی آزادی کی خاطر کانگریس کی شرکت کو ضروری سمجھتی ہے۔ چونکہ کانگریس کی حکومت سے مسئلہ ان کے نہ اپنی مکتبہ و اسلامی قومیت کو سخت شہرہ چکے ہوئے ہیں اور چھپنے کا اندیشہ ہے اس سے مسلمانوں کا مذہبی فیصلہ ہے کہ کانگریس کی وفد کو بھلا ٹک ہونے ضرور کر لیں گی۔

(۲) کانگریس ایک مشترکہ جماعت ہے مسلمان اپنے مذہب پر چھلکتے قائم رہتے ہوئے بھی کانگریس میں شریک ہو سکتے ہیں اسلام سے۔ واقعی غیر کانگریسی مسلمانوں میں جو مغربی تعلیم پر پورے تہذیب کے مالک اور ہیں بہت زیادہ ہے کانگریسی مسلمان کانگریس ہونے کی جست سے اس قدر بے تعلک نہیں ہیں جس قدر کہ اور غیر تہذیب کے مالک ہونے کانگریسی مسلمان ہیں۔

(۳) اس لئے کہ مسلمان ایک کی مشترک کانگریسی حکومت کو خداوندی رحمت کا سایہ سمجھتی ہے اور کانگریسوں سے دامن میں پھلایا پاتی ہے اور کانگریسی شہنشاہیت کی حمایت کرتی اور کانگریسی اقتدار کی دیواریں مضبوط کرتی ہے اور سرمایہ داری کی نہ صرف حامی ہے بلکہ سرمایہ دارانہ نظام کو مستحکم کرنا چاہتی ہے قوم کے لئے کوئی نفع نہ ہو نہیں کرتی بلکہ مسلم ایک کی رنجیت اور مدد داری و حصول مناسب جلیقہ کا درجہ سمجھتی ہے اور ان راستے سے حکومت کے لئے بڑے بڑے کاموں کی عمل کرتی ہے بلکہ ان کی کام کا اعلان کرتا دیا اور یہ بھی قرار ہے کہ تمام مسلمان آزادی کامل حاصل نہیں کر سکتے بلکہ آزادی کامل حاصل کرنے کے لئے ضرورت یعنی اس ہندو مسلم کو اختیار نہیں کرتی آزادی کامل کے محض ذہنی اعلان کو ہندو مذہب کے خلاف نہیں ہے۔

تجربہ کی روشنی میں۔

(۲) مسلم لیگ میں شریک ہوا کہ اس کو شریعت سے علی گڑھ کا تجربہ سے ممکن بناتے ہوئے کسی ایک سے تو مسلم لیگ کے نوے فیصد فی مسلمان مسلم لیگ میں شریک ہیں لیکن کیا وہ لیگ سے کسی ایک شریک کو بھی قیام تک بنا سکے گا جاتا ہے کہ علماء بھی اسی فیصدی ایک میں شریک ہیں لیکن کیا اسی فیصدی علماء کا ایک میں کچھ اثر ہے اگر نہ تو یہ کہ ایک کے پیٹ فام سے علماء کے اثر کو بدلتے ہوئے ان کو اٹل و خوار کرنے کی پروردہ تفسیریں دے دیں اور عاملین مذہب کو عاملین افرنجیت کی خالص تقلید پر اجہل اور بیرونی کرنے کا قہر پڑا جاتا ہے۔

(۳) دوسرے اور ضرور ہوتا ہے۔ قرآن کی فہم داری اس سے ایک پروردہ صرف ایک پروردہ علماء کے خلاف ہو جائے گا مگر ایسی مسلمانوں کے خلاف خصوصاً عوام مسلمین کو بھڑکانے اور طریقہ کے نسبت اس اجماعی اور قیاس میں لڑائی رہتی ہے ابھی حال میں ہم یہی علماء نے جلد میں شریعت سے مسلم لیگوں کو متعلق کرنے کے لئے ستر جہاں حکایات انبیاء میں شائع ہو چکا ہے اس سے آپ ایک کے قائد اعظم کی ذہنیت کا اندازہ لگاتے ہیں کہ وہ اتحاد و اتفاق بین المسلمین کی تہ میں کس قدر تشویش و اضطراب پیدا کر رہے ہیں۔

(۴) لیکن کیا مسلم لیگ خالص اسلامی حکومت قائم کرنے کی سعی کر رہی ہے؟ وہ بھی تو اس مسئلہ کی حکومت کے اصول کو مقرر نہایت آف انڈیا ایکٹ میں ٹول میز کانفرنس میں تسلیم کر چکی ہے۔ اگر ہندو اکثریت پر ان کا کلائمٹس چوتھے تو پھر ہم یہی علماء ان کے ساتھ کوئی مشترک عمل نہیں کرے گی یہ اشتراک عمل تو صرف اگر بری قوت کو کٹا کر ہندوستان کو آزاد کرانے کے مقصد کے لئے ہے۔

(۵) جو قوانین کی شریعت کے خلاف وضع کئے جائیں ان کی پوزیشن انگریزی موجودہ قوانین جتنے سے حکومت کے موجودہ قوانین میں اس قدر قوانین شریعت کے خلاف ہیں اور ان کے خلاف ان کے خلاف میں قوانین غیر مشروع مسلم لیگ کی تائید و حمایت سے پاس ہو رہے ہیں ابھی قومی بل کا معاملہ سامنے ہے جمعیت علماء اہل حق خلاف شرع قانون کے خلاف امتحانی جدوجہد کرے گی اور کر چکی ہے اور کر رہا ہے اس کی راہیں حال کے حال کی تیار پر پڑے ہوئے ہیں کہ انگریزی حکومتوں سے کس قدر سخت احتیاط کیا ہے اور جمعیت کے محترم لوگ ان کا مدینہ صحابہ کے فقہ میں سب سے عمل سامنے رکھیں تو آپ کو جمعیت کا حق نظر نہ آئے۔ حکومت ہو جائے گا اور پھر لیگ کے طرز عمل سے آپ اسے جانچ سکیں گے۔

(۶) انہ سے ماترم کا نیت و نیت قبولی اعتبار سے تمام کے تمام کے قابل اعتبار ہیں۔ اس میں سے علیحدہ کر دینے کا فیصلہ کر دیتے ہیں۔ کی سب سے مسلم لیگ بھی کرتی ہے اور اسلامی حکومتوں میں بھی دینی بنے و ایک قوی عمل سے اس میں اصلاح ہو سکتی ہے مگر مطلقاً ان کو مشترک فضل قمر نہ دیا جائے۔

(۷) صدر کانفرنس کی شخصیت اس سے کاتھریس کو اثر ہو سکتا ہے یا مقبول نہیں۔

(۸) مسلمان اپنے مذہبی، سیاسی، حقوقی و حفاظت اپنی قوت اور قربانی سے کر سکتے ہیں نہ کانفرنس کے

وحدوں سے لے کر بیڑوں کے وحدوں سے۔

(۱) یہ سوال زیادہ تر اس جماعت سے کیا جاتا ہے جو نوے فیصدی مسلمانوں کی نمائندہ ہے اور نئی جماعت کے حامی ہے۔
محمد کفایت اللہ کان ندوہ علی

حضور اکرم ﷺ نے مسود کے ساتھ معاہدہ کیا تھا

سوال ۱: کیا نئی مقبول خطبہ نے غیر مسلموں کو شریعت کے جنگ کی ہے۔ لیسٹی نمبر ۲۵۱۶
محمد حنیف صاحب صدر دارالافتاء دہلی ۱۹۱۹ء دہلی الاول ۱۳۵۸ھ ۸ جولائی ۱۹۳۹ء
جواب (۵۹۵) مسود کے ساتھ حضور ﷺ نے یہ معاہدہ کیا تھا کہ ۱۹ جنگ میں مسلمانوں کا ساتھ دیں گے
اور یہ تھا کہ میں آپ - معاہدہ جوار - الاستعاذۃ بالکافر عند الحاجة - وہ استعاذ علیہ الصلوٰۃ والسلام
بالیہود علی الیہود (در مختار علی هامش رد المحتار ج ۳ ص ۲۵۵)

مثنی عبارت ماقبل کا مندرجہ ہے کہ کافر سے حاجت کے وقت جنگ میں مدد لینا جائز ہے اور
آنحضرت ﷺ نے مسود کی ایک نمائندہ سے دوسری جماعت کے خلاف مدد کی ہے کہ حد یہ ذکر کیا ہے کہ
”خضر سے جنگ کے غزوہ بدر میں توہم فرمایا کہ یہ مدد لینے سے انکار فرما دیا تھا مگر اس کے بعد غزوہ خیبر میں مسود جنی
توقان نے اور غزوہ حنین میں مسلمانوں نے اس پر شرکت کی۔ مدد لینے کا غزوہ بدر میں استعاذت سے انکار فرمایا تو
اس سے تھا کہ مدد لینا جائز ہے جسے جائز تھیں اور اس صورت میں غزوہ بدر اور غزوہ خیبر و حنین کے
وقت میں توہم فرمایا اور اس لئے کہ غزوہ بدر کے وقت شرکت سے مدد لینا جائز تھا تو اس کے بعد غزوہ
خیبر و حنین کے واقعات سے اس غم و غصہ کو دور فرمایا۔ ہندوستان کی موجودہ صورت میں تو شریعت مقدسہ
نے دوسرے اصول سے کفار کے ساتھ شرکت کی گواہی عطا فرمائی ہے اور اذان بظنی بعض
ہی ختم ہونے کا اصول ہے اور ظاہر ہے کہ اگر کافر نے اشتراک المل سے غیر عربی اقتدار کو تسلیم کیا تو
یہ تاہم تو یہ صورت حین دوسری صورت سے جو صورت ہے کہ شریعتی اقتدار کو جھٹارتے اور تمام اسلامی
تھیں اور مرتد اسلام کو ملزوم کر رہے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان ندوہ علی

(۱) بد مثنی پڑھنے کا استماع!

(۲) تیسرے کے گارگول کو بد مثنی پڑھنے کا استماع۔

رسول: (۱) ایک شخص کا عقیدہ ہے کہ بد مثنی پڑھنا اور غزوہ نامہ ج سے اور وہ پڑھتا ہے تو یہ عقیدہ وار
اس کا یہ فعل منہ اشرف کیسا ہے اور جو غمگین سے کاب وہی حکم تھا۔ اشیاء بد مثنی کا یہ اس میں کوئی فرق ہے
اور فرق ہے تو کیوں؟

(۲) ایک شخص جمعیت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہے جن وہ بد مثنی پڑھتا ہے اور وہ پڑھتا ہے تو کیا وہ

نعمیہ العلماء کے ممبران سے یا مکان سے صرف اس وجہ سے خارج کر دیے جائے گا یا نہیں؟ المستغنی نہیں۔
 ۲۵۲۶ مولوی محمد صدیق صاحب دہلی ۳ جولائی ۱۹۲۸ء ۳۵۸ موعوم ۲ اگست ۱۹۲۹ء
 (جواب ۵۹۶) (۱) ایجنسی پیر احمدیہ اور پینٹا کی حد ذاتہ سراج ہے اس قسم میں تو غائبانہ کوئی علم مختلف
 نہیں کہ تا اور بدلی کپڑے اور دیگر مہاں استعمال اشیاء کا حکم بھی ایک ہے بدلی کپڑے اپنے کی مخالفت اس
 نظر سے یہ جہی نہیں ہے کہ فی حد ذاتہ بدلی کپڑے استعمال اور خریدنا حرام ہے بلکہ وہ جماعتی اور قومی و دینی مسائل پر
 مبنی ایک جماعتی تحریک ہے اور جس تمامت کی وہ تحریک ہو اس جماعت کے ہر عضو کو اس کا احترام کرنا
 لازم ہے۔

(۲) جمعیتہ العلماء نے چونکہ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا کہ بدلی کپڑے استعمال کرنے والا اس کارکن نہیں
 ہو سکتا اس لئے اس کا کوئی رکن اس بناء پر اس کی رکنیت سے خارج نہیں کیا جائے گا مگر چونکہ جمعیتہ بدلی
 کپڑے کو ترک کر دینے کی شدت سے ترغیب دیتی ہے اس لئے جمعیتہ کے رکنان کو اس کی تحریک کا احترام
 کرنا لازم ہے۔ محمد کفایت اللہ بن اللہ دہلی

- (۱) مسٹر گاندھی کا سیاست کو مذہبی رنگ میں رنگنے کی کوشش
- (۲) عدم تشدد کی پالیسی
- (۳) گاندھی کا خدا سے ہمکاری کا دعویٰ اس کا بڑا بڑا ثبوت ہے
- (۴) گاندھی کی قیادت قبول کرنا
- (۵) اسلام کے بعد مسلمانوں کے نقطہ نظر سے اسلام کے سوا کوئی تحریک بروئے کار نہیں آسکتی۔

(سوال ۱) مسٹر گاندھی جب سے سیاست میں داخل ہوئے تب سے اس کی کوشش رہی ہے کہ سیاست
 پر ایک خاص قسم کی مذہبیت کا رنگ چڑھا دے۔

(۲) عدم تشدد کے دہشتے میں نے ملک کے سامنے جو پروگرام رکھا ہے اس کے متعلق اللہ اسے اس کا دعویٰ
 رہے کہ یہ پروگرام افغانی روخانی اور مذہبی ہے جس کے ذریعہ وہ دینی نوع انسان کو نجات کی راہ دکھانا چاہتا
 ہے چنانچہ اس کی تحریک کی یہ حیثیت اس کا دعویٰ ہے۔

(۳) اس نے قبیحہ طویل فائدہ کیا اس میں اس کا دعویٰ رہا ہے کہ وہ خدا کی آواز سے کام کر رہا
 ہے جس دفعہ اس نے صحاف مشغول میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ مسلسل خاموشی (یہ شخص خاموشی کا روزہ رکھتا
 ہے) اسے خدا سے ہم کام کر رہا ہے۔

علامہ مرام مندوجہ صد واقعات کی روشنی میں حسب ذیل مزارشات کے جواب عنایت فرمائیں !
 (الف) کیا مسلمان کے لئے ایسے دعوے رکھنے والے شخص کی قیادت قبول کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

(ب) کیا اسلام کے بعد کوئی نئی روحانی و نہ بنی تحریک ہونے کا امکان ہے جو جنی نوع انسان کی فلاح کا موجب ہو سکے؟

(ج) کیا کسی ایسی نئی نوعیت کی تحریک میں مسلمانوں کے لئے شریک ہونا جائز ہے یا نہ؟

المستفتی نمبر ۲۵۴۳ (نور الدین) (۲ شعبان ۱۴۲۸ھ ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

(جواب ۵۹۷) (۱) اپنے ہم مذہب گروہ کو اپنے مذہبی رنگ میں رنگنے کی کوشش کا تصور یہاں تک کہ دوسرے مروجان کے سامنے اور یقین رکھنے والے ایسی کوشش سے متاثر نہیں ہو سکتے۔

(۲) ہم تہجد و بیوروکریٹک اور اپنی عقیدت کے ایک سینہ کے لئے بھی مل مسلمان کے نزدیک قابل پذیرائی نہیں اور نہ اس طرح مسلمانوں کے اسے تسلیم کیا جاتا ہے۔ موجودہ جی کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ پالیسی کے اس کو تسلیم کیا تھا اور اس میں کوئی محدود شری نہیں ہے۔

(۳) قاضی شہد اور ساموئیل کا رد اور خدا سے ہم کلامی کا دعویٰ (آر کیا ہو) کا مدعی جی کے ذاتی افعال ہیں۔ مسلمانوں کو ان افعال سے کوئی اثر نہیں۔

(۴) ایک غیر ملکی تنظیم کو بنانے کے مشترکہ مقصد میں ای مقصد کے سیاسی حدود تک کسی ایسے شخص کی حمایت کے ساتھ و شریک بننا جائز ہے جو اس مقصد کے حصول کی سیاسی سرگرمیوں سے وقف ہو اس سے زیادہ اور کوئی اہمیت اس کو حاصل نہیں۔

(۵) اسلام کے بعد اسلام کے کوئی روحانی اور نہ بنی تحریک مسلمانوں کے نقطہ نظر سے ہونے کا نہیں ممکن۔

(ن) اور مسلمانوں کے عقیدے کے موجب کوئی اور تحریک موجب فلاح نہ ہو سکتی ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ ذلی

لوگان کا ٹکریسی بھی اسلام کی حمایت کر سکتے ہیں

(سوال) فی انہی مسلمین اور کافرین و کتب میں ہیں اسلام کی حامی کوئی ہے؟

المستفتی نمبر ۲۵۴۲ (۲۴ اکتوبر ۱۹۹۲ء) (۲ شعبان ۱۴۲۸ھ ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

(جواب ۵۹۸) حمایت اسلام تو ان کی نیت اور عمل پر موقوف ہے اور ان کا ٹکریسی بھی اسلام کی حمایت کر سکتے ہیں جس طرح مسلم ٹیپ کے لوگان کر سکتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ ذلی

تحریک آزادی میں شریعت مسلمانانہ کفار اتحاد بطلان نہیں ہے

(سوال) آج کل قوم بنو آزادی حامل گروہوں کے ایک بڑی سرگرم نظر آتی ہے اور اس نے پہلے تریا ہے کہ حکومت کی قانون شکنی کرے اس کو مجبور کیا جائے تاکہ وہ ہم کو آزادی تسلیم کرے اگر قوم مسلمان ایسے موقع پر قوم بنو سے اشتراک عمل کر لے تو جہازت یا نہیں صرف وطن کی آزادی کے لئے اگر اس خیال پر آمیز

اور اس علم و دین میں غفلت غلطی یا غبار نہ کرے کہ کوئی بھی جہالت شرارت مشرکین کی رائے دے۔ وہ سخت غلطی ہے۔ یہ ایک شخص ہے، جس نے ۱۰۷۰ھ میں اس کی عمر مت لایم دیا ہے اور وہ یہ آیت ۱۱۳ سے لے کر ۱۱۴ آیتا اَلْمَدَنُ لِمَنْ اَلْتَصَدَّقُوْا بِطَعْنِ الْاَیْمَنِ - یعنی اے مسلمانو! یہ لوگوں کو اپنا پیسہ نہ دے، بلکہ وہ تمہاری تحریروں میں آئی نہ کرے کہ انہیں تمہارا پیسہ میں پڑنا پھرا معلوم ہوتا ہے۔

المستعفی نمبر ۴۵۸۹ ص ۱۱۱۱ (دہلی) (فریق الاول ۱۳۵۹ھ ۱۸۴۸ء) پر میرا ۱۹۰

(جواب ۵۱۹) بعد متان سے اکثر یہاں کے قریب کو انہیں دور آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں، ہندوؤں، عیسائیوں اور قومی فرض ہے کہ ہندو پڑھ لکھی اور قومی فرض برائے ہندو اور مسلمان اپنا ملٹی اور قومی فرض برائے ہندو اور قومی فرض ہے کہ دونوں میں مشترک عمل ہو گا اور دونوں نے اپنی فی مطالبہ اور مطالبہ کا جو اثر ہو گا وہ تو انہیں ہمارے کے مطالبہ اور مطالبہ کا نہیں ہو گا۔ انہیں نے تجویز اذوق میں شریعت و موالیات اظہار و اختلاف بدلے نہیں ہے۔ جس کی مخالفت قرآن مجید میں آئی ہے جس طرح اس کی اور کونسی میں میں نے پہلی میں تجدید میں ہر دور میں راستہ ان کی ہندو مسلمانوں کی شریعت میں موالیات اور اذوق اظہار کے ماحول میں آئی ہر ممبران ہے کہ تحریف آزادی کو سب سے زیادہ اہم ہے اس میں ہندو مسلمانوں کی شریعت میں طرح طرح کے ملٹی ہے تحریفوں کے مقابلے میں ہندو ہندو ملٹیوں کے ساتھ اشتراک عمل کرنا ہمید فی ہندو نہیں ہے۔ یہ ہندو ملٹی کے ہندو مسلمانوں کامل برہمنوں کو ماننے پڑے ہیں جس میں جدیدی ہائے کا کوئی سواں پیرا نہیں ہوتا۔

مگر کھیت اللہ ناں اللہ باری

حکومت کا فرد مسلطہ کے لئے دعا کرنا طلب کرتی رہا ہے جو کسی مسلمان سے ممکن نہیں

اسلام کی کسی کافر قوم سے فریب اور ہتھ کو دینا ملٹی حکومت نامہ پانچ قبضہ رہا ہے اور اسلامی تہذیب و تمدن کا پھر کو کا کر دیا ہو کہ اس کی سلب کریں جو صرف اے اہم آزادی دے رہی ہو اور اس کی کافر قوم حسن اتفاق سے جنگ کے عملوں میں پست کی ہو تو یہاں تک حکومت کی کامیابی کے لئے مسلمانوں کو ہر کرنی اور اسے شریعت پرانہ ہے جس حضرات کہتے ہیں کہ یہ ہمارے محسن ہیں اور محسن کے حق میں دے کرنی یہ اپنے ایک دوسری صاحب نے لیا کہ جو مسلمان اس کی حکومت میں رہے ہیں یہ ان کو وہی دے کرنی ہے آج کل کی دلی نعمت کی نعمت دہی کے لئے وہ کر سکتے ہیں بلکہ ہر پارکڑ سے کہیں مسلمان بھی دے سکتے ہیں اور ہر دے کرنی صاحب کا ہاں مال تک درست ہے۔ المستعفی نمبر ۲۶۱۹ مولوی محمد فاروق صاحب

دہلی - احمدی الاول ۱۳۵۹ھ ۱۸۴۸ء

(جواب ۵۲۰) حکومت کا فرد مسلطہ کی کامیابی کیلئے ہمارا ہر حقیقت طلب کفر کے لئے دے ہے جو کفر ہے مگر مسلمان سے ممکن ہے کہ حکومت کافر کیلئے دے دے وقت جو کفر ہو سکتا ہے کہ اس کی شریعت سے اسلام تسلیم ہو کو کوئی شریعت کیلئے ہر اس کی شریعت سے مسلمان کسی دہی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جائے کہ اس کی یہ بات نہ ہو جو پھر کفر کی شریعت کے لئے دے ہمارا نہیں ہو سکتی یہ دلیل کہ کافر حکومت دہی نہیں ہے اور ہمارا کفر کی شریعت

وہی کس پان کر سکتے ہیں یہ سلام بن محمدؐ یہ قلب اور ایسا ہی توفیق سے محراب میں۔ محمدؐ خطیبت ملکہ دینی
جنت اور جان خضرؑ میں ذوالہ صرف سلام کے معنی کے لئے یہ عزت !

(سوال) معاہدہ جنگ میں مسئلہ نوں کا تعلق ہے، کیسا ہے؟ تبصرت حسب کہ کارپورٹ ہوتے کے باعث روٹی کا رس بھی اور خوش تہ اور مسرور ہوا کی آخریت کے ہر دکھائی میں جتنا ہے المستغنی نہیں

۱۹۳۲ء ۳۰ ص ۲۸۲ (۱۹۳۲ء ۳۰ ص ۲۸۲)

[illegible]

جنگلی حیات سے لے کر شہر کے مختلف حصوں تک منتقل ہو کر

سوال ۱۱: آج میں بھی انہی باتوں پر بحث ہے بہت سے لوگوں پر مہربانی، انٹرنیٹ پر۔
 میں نے اس بات پر کسی ایسے کی بھی مٹھی نظر نہیں آتی، حالات میں میں شہر کے لئے کسی مکتوب
 بھجوا رہا ہوں۔ انہی باتوں پر کے لئے بھجوا رہا ہوں۔ انہی باتوں پر کے لئے بھجوا رہا ہوں۔
 میں نے اس بات پر کسی ایسے کی بھی مٹھی نظر نہیں آتی، حالات میں میں شہر کے لئے کسی مکتوب

۳۴) مھر وک تھمت پر عبور کرتے ہوئے یہ لکھتے ہیں کہ اگر تھمت کی سے تو یہ جلد فائے خیر مراد مہدیش سے الزمرہ جانیں کہ تو تھمت کی طے کی یہ اور وقت طلب ہے کہ تھمت پر سہر کر کے غمزدگی جگہ میں بچاؤ کرے۔ لیکن یہ تو مسلمین کو دینی سے مرے فاس کو شہادت سے رہا نہیں؟

مستطی نمبر ۵۲۶ مولوی محمد ابراہیم صاحب دہلی دارالافتاء کے ۱۳۳۱ھ بمطابق ۱۹۱۲ء میں مولانا محمد امجد علی صاحب دہلی کے ہاتھ سے لکھی گئی۔ اس کتاب کے ۵۲۶ نمبروں کی ایک نو مہینہ کی دورانیہ کتاب ہے جو کہ قریباً شیعہ علماء کے لئے دعوت کے وقت سے لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کے پیش نظر کہ اس وقت کے وقت حکومت کے لئے لکھی گئی ہے تاہم اس کتاب میں سے اور کیا چیزیں لیں اور صرف انہی کے لئے لکھی گئی ہیں تو یہ ایک اظہارِ حق ہے۔ مولانا محمد امجد علی صاحب دہلی کے لئے لکھی گئی ہے۔ ان کے لئے لکھی گئی ہے۔ ان کے لئے لکھی گئی ہے۔

۱) کیا عدم تشدد کی پالیسی کو دشمن کے متروا ف ہے ؟
 ۲) کشمیر پہنچنے کا مقصد ملک دشمن کی بھلائی اور دشمن کو کمزور کرنے کی ایک تدبیر ہے
 ۳) بغیر تفصیل کے نمک دانے سے مقصد امریکہ حکومت کی قانون شکنی ہے
 سوال (۱) اب غرض یہ مسئلہ یہ جو ہم سامنے رکھتے ہیں براہ محنت جاننے کی غائب وری

اس کی قوم اور اس کے ہم وطن نہیں ہیں۔ رام راج حاصل ہو گا بدورت قانون شکنی بغیر مصلحت و مفاد و غیرہ کوشش مندوں بدداشت کرنے کی حتیٰ کہ کوئی چلنے کے وقت گولی کو اپنے سینے پر لینے کی ہدایت کرتا ہے۔ کوئی مسلمان اس کے قسمی قبیلہ کے ساتھ تو شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟

(۳) اگر اس غیر مسلم کے قسمی قبیلہ میں کوئی مسلمان اس گھر سے میں یہ جانتے ہوئے کہ وہی گھر سے موت واقع ہو سکتی ہے اپنے آپ کو بھڑا کرے اور کوئی شخص سے مر جائے تو اس کی موت کیسی ہوتی؟ کیا اس کو شہادت میں کے وغیرہ؟

(۴) ایک غیر مسلم کہتا ہے کہ میرا بیٹا اس قبیلہ میں کوئی مسلمان گھر پر رہتا ہے اور غیر گھر پر رہتا ہے کہ میں نے اس کے قسمی قبیلہ کی اور اس قسم کو فرض قرار دیا۔ دوسرے مسلمانوں کو اس غیر مسلم کے قسم پر ماننا نہیں ہے۔ دوسرے شخص گھر پر رہتا ہے اس سے نفرت کرتا ہے۔ اسی صورت میں اس کا گھر پر مسلمان اور قسم غیر مسلم کی قبیلہ کو فرض ہے یا گھر پر مسلمان سے نفرت کرنا میرے؟

(۵) حکومت حاضرہ کی طرف سے مذکورہ نے پر عربی سے حصول لڑ جاتا ہے ایک غیر مسلم کتاب کے یہ حصول دینے بغیر مذکورہ نے قلم جو دوسرے پر ایک مسلمان کہتا ہے کہ اس نے بلالہ جو غیر مسلم ہونے کے رموز اللہ علیہ کے قسمی قبیلہ کی ہے اس لئے اس غیر مسلم کے قسم کی تعمیل پر مسیح پر فرض ہے۔ مذکورہ نے اسکا جائز یا نہیں؟ المستغنی جلد ممتاز اور مجدد نہیں خاتمہ اندلی فرار شک و ہی (۱۳۳۱ء)

بحواب ۵۲۳، مذکور یہ سوالات ترکیب حاضر سے متعلق ہیں اگر ایسا ہے تو صحیح ہے سوالات میں کسی قدر تلمیذ سے کام لیا گیا ہے جو مذکورہ کتاب کے چاروں واقعہ صاف صاف ذکر کر کے اس کا قسم بدوٹ لیا جاتا تھا۔ سوال اس میں لکھا ہے کہ قمار کہ ہندوستان پر ایک غیر ملکی حکومت کا جبر یہ قبضہ ہے جس کا ہندوستانی کے رعبے والے کسی طرف پہلہ نہیں کرتے ہندوستانیوں کی خواہش ہے کہ یہ ان کی قوم جو

بہاروں میں اور سے قمار تارک ملک و وطن پر لکھیں و مصلحت ہے اور ہمارے تمام خزانوں اور ممالک کو ہمارے ہاتھوں سے چھین کر لے گا۔ اسی ہے اور جس کی بددست اہل ملک بھوکے اور محتاج ہو گئے ہیں بعد سے جلد ہمارا ملک خالی کر دے تاکہ اس ملک خود اپنی سرمنشی کے موافق حکومت قائم کریں اور اپنے ملک کو اپنے لئے خود مختص کر لیں لیکن وہ یہ دیکھ کر حکومت کسی طرح ہندوستانیوں کی خواہش کا احترام کرنے کو تیار نہیں ہوتی اور

اپنی مدد کی حاجت کے لیے ہر ایک کام کر رہی ہے۔ ہندوستانیوں کے پاس ہر قوت اور طاقت نہیں ہے کہ وہ تمام ہندوستانی قبیلہ اور قومیں پر دیکھیں قوم نے اپنے قبضے میں کر رکھی ہیں حتیٰ کہ ہندوستانیوں کو اپنی بھی اجازت نہیں ہے کہ وہ اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے کبھی ہتھیار رکھیں اس لئے ہندوستان کی ایک ملکی نہیں ہے جس میں ہندوستانی تمام اقوام کے نمائندے شریک ہیں طے کیا ہے کہ اس غیر ملکی حکومت

مصلحت ہمارے آزادی حاصل کر کے ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ اس کے جبر یہ قوانین کی خلاف ورزی نہ کرے اور اس مسئلہ میں جو کچھ ایک اور مصلحت بددست کرنے پر ہیں ان کو بددست کیا جائے اور اپنی

چاہتی ہے اور یہی ہے حقیقی حق کو اپنا حلقہ میں پرانا جانے والیوں کو اس کا جواب یہ ہے۔ یہی ہے حقیقی حق کو اپنا حلقہ میں پرانا جانے والیوں کا مقصد ہو کہ اعلیٰ ترین مقصد اس سے اس راستے کے خلاف بھی یہ ہوتے اور یہی ہے کہ میں تم پر غور کرنے کے کوئی مقصد بھی حاصل نہیں ہوتا اور اگر یہ ہے کہ ہم اپنی حق سے آگے کسی حرکت نہ کریں جس کا نتیجہ حکومت کی جانب سے تشدد اور اور غیر اس کے کہ ہماری طرف سے کوئی تشدد آمیز حرکت ہو حکومت یا کوئی تشدد پر اترے اور نہیں۔ ہمارا کرنا یہاں تشدد کرنا اس کو اس کی قوم اور حکومت کوئی مسئلہ یہ تشدد کو کہ ۱۳۲۵ء میں خلاف اور نہ کریں اور ہر جگہ سو فحاشیاں دینے میں لگے جائیں جو ان دور میں ہو کر ہو کر کام کے اس غم سے کہ تشدد ہو چلا تشدد نہ ہو اس تشدد سے جہاد شروع کیا گیا اور فرض کرو کہ صرف یہی چاہتی ہو اس تشدد سے یہ سب ہم تشدد کے چاند تھے اب حکام آئے اور انوں نے حکم دیا کہ تشدد ہو جائے انوں نے تشدد ہونے سے انکار کیا کہ کوئی اور حرکت نہیں ہے تو اس صورت میں حکومت کا فرض یہ ہے کہ یہ سب تشدد ہونے کے ساتھ شروع کرے اور قانونی طور پر اسے اس صلاحیت سے قومیت آئین اور انسانییت کے ساتھ ہوں تو اس کو اقرار کرنے کے بجائے بھی تو انہیں سب سے بڑا تشدد کرنا ہے اور بھی تو یہاں یہ تشدد ہر دو ہفتہ کا انتہائی مظاہرہ کرتی ہے۔

اس معاملہ کو روکنے کی وجہ سے مسئلہ مولد اور نفس و جان و ہونے کا جو عقل و انصاف اور مذہب کے خلاف نہ قرار دے جو لوگ اس صورت اور تشدد کا جہاد ہونے پر غمید ہوں گے وہ یقیناً تشدد میں ہی وجہ سے تشدد کا وجہ چاہیں گے ان خود کشی کا مرتکب نہ تھے جہاد اور انانیت کا شرعیہ کی دلیل ہے مولد و انسانی کی اس منقولہ جہاد میں جو اپنے مذہب اور وطن کو ایک غیر ملکی حکومت سے ہمارا ان قوانین سے آزاد کرانے کے لئے اپنی وطنی تشدد کے تشدد کی طرف سے جہاد کی حق ہے شرعی حکام کے دائرے میں ہے۔ جو ہے غیر مسلم کے حکام کی اجازت سے نہ جائز ہے کیونکہ یہ کوئی مذہبی و انسانی اور دینی ہدایت نہیں ہے نفس و عقل و جسمانی ہے جو ان کے استیلا کر کے جہاد کرتے ہیں اور ان جہاد میں انکی ہونے والوں کو مامور کرتے ہیں اور مر جائے والوں کو شہادت سے محروم کرتے ہیں وہ پہلے ان مسلمانوں کا حکم نہیں جو کسی غیر مسلم جہاد دشمن اسلام حکومت کی حمایت اور اس کی حریف ملک گیری کی خاطر ان کے مقرر کئے ہوئے غیر مسلم قسروں کی کمان میں رہ کر ان غیر مسلموں کے فوجی حکام کی اطاعت کرتے ہیں اور سلامات غیر مسلم حکومت کی طرف سے اپنے مسلمان بھائیوں کو تشدد و قتل مانتے ہیں یا خود گولی کھ کر مر جاتے ہیں ان مسلمانوں کا کیا قصہ ہے؟ یعنی یہ مسلمانوں کے لئے جائز ہے کہ وہ حکومت کے غیر مسلم افسروں کی ماتحتی میں کام کریں اور مسلمانوں پر گولیاں چلائیں اور کیا مسلمانوں کو جائز ہے کہ وہ غیر مسلم جہاد کے سامنے اپنے مقدمات لے جائیں اور ان سے خلاف شرع فیصلے کرائیں اور ان پر غصے کریں اور کیا مسلمانوں کو جائز ہے کہ وہ شرعی معاملات نکاح و طلاق و غیرہ کوئی یہین و غیرہ معاملات کے مقدمات غیر مسلم حکام کی

مدن سے پہلے کا بیڑا: بنگالہ

سوال : شیعہ لکھنؤ میں موجود صحابہ کا قبیلہ درمیش ہے اس سے متعلق اہل تشیع ہیں واقف ہیں یا نہ؟
جواب : حضرت داؤدؑ کے لیٹوں نے سامنے ٹھونڈ بھی دی تھی اس مسئلے میں کائنات کی وزارت کے زمانے میں نہ
تھا ان کے لئے کیا تکذیب کیا تھا مگر یہ صرف اصول عملی اور پھر حکومت نے چاہی کہ وہ کوئی چیز بھی
اس مسئلے میں پھر آگئی تھی۔ یہ سب ثابت ہے۔

[illegible]

جلوس درج معیار انگوٹھوں محرم سے تھیکہ دی بقیہ وریہ مت قرار دی جاتا ہے خارجہ کی طور پر تو یہ ایسی ہی معلوم ہوتا ہے لیکن اس کے متعلق جو دوسرے حالات ہیں اور انتخاب ان سے اختلاف میں کہ خود حکام کے نزدیک جائز طور پر تعلق و شہ کی حق ہے اور اب شیعوں کی وجہ سے روکا جاتا ہے اور اس حالت میں رعیت کو اس جائز حق سے محروم کر کے ان پر سختی اور تشدد کیا جاتا ہے جس وقت ایسی پیشین گوئی یا تحذیرات سامنے آئے کہ انہی فرمانی تھی اور اب مستحباب جاتا ہے حالانکہ انکی اپلا و حق میں کے سے انکی توہین نہ جاتی تھی سے نصیر حاصل نہ کر کے حسب اہل امور و ریاست طلب ہیں ؟

(۱) انہوں نے اس وقت جلسوں کا انعقاد چاہیے۔ (۲) جلسوں کی کوشش کرنا واجب نہیں ہے۔ (۳) جلسوں کی کوشش کرنا واجب ہے۔ (۴) جلسوں کا انعقاد واجب ہے۔ (۵) جلسوں کا انعقاد واجب ہے۔ (۶) جلسوں کا انعقاد واجب ہے۔ (۷) جلسوں کا انعقاد واجب ہے۔ (۸) جلسوں کا انعقاد واجب ہے۔ (۹) جلسوں کا انعقاد واجب ہے۔ (۱۰) جلسوں کا انعقاد واجب ہے۔

(جواب ۵۶۶) ہندوستان میں حکومت کا معاملہ دینی نزاکت اختیار کر چکا ہے اس لئے اس کے متعلق ایسا دینا بہت مشکل اور پیچیدہ ہو گیا ہے۔ یہ خیال ہے کہ ملتان کاتھولکوں میں گھبران کر رہیں تو پھر اس کے لئے جو لاکھ فوجی یا دیوبند اسمبلی میں جس سہولت پر دستخط کئے جاتے ہیں اس میں ایسا شریعت کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ دین کے خلاف ہے۔ اس کے لئے کی تو جمع ہو جائیں کہ ہاتھ والے مانگتے ہیں وہ تمام ہندوستان سے انڈیا کی حکومت مانگا کر ایک جھوٹے سے قطعہ میں محدود کر دیتے اور اس میں بھی مخالف قومی پارٹی موجود ہے اور باقی ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کو کٹاؤں کے ہاتھوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پھر یہ صورت مسخر اور خفیانہ ہے۔

محمد رفیع اللہ کان اللہ اولیٰ

(۱) قومی دشمن سے بچنے کے لئے کمر و دو دشمن سے تقویت حاصل کرنا

(۲) مسلمانوں پر اور دشمنی میں نہ لانا اور غلطی

(سوال) مسلمانان ہند کی انہی تعلیمیں ہیں جن میں سے ایک کٹ کر دشمنان اسلام سے مل جائے اور ان سے مل کر مسلمانوں کے وہ اپنے ازلہ و توہم و شر کے دن مسلمانوں میں انہیں کے یا دشمنان اسلام میں ایک طرف اور دوسری طرف خانہ کعبہ کو مسلمانوں کو کسی طرف جانا پڑے گا اور کسی مسلمان کو اس کے لئے ایسا اقدام نہ ہو تو ان کی اذان کے پیچھے ہو سکتی ہے۔ جس کی "مستثنیٰ" ۲۰۰۰ کرنا۔

بشکریہ دہلی ۱۲۶۶ھ

(جواب ۵۶۷) یہ تو کلیتہً ہے کہ جو شخص دشمنان اسلام سے غلو میں لے گا وہ ان کا ہاتھ بڑھا دے گا۔ طلب ہر غرض کے حاصل کرنے کے لئے اگر دشمنوں کے ساتھ کسی وقت مل جائے تو وہ اس میں شام نہیں ہے۔ یہ اگر وہ دشمن ہیں اور ان میں سے قومی سے بچنے کے لئے کمر و دو سے تقویت حاصل کرے تو وہ بھی اس میں شام نہیں ہے۔ طرفدار عالمہ ہند کی طرف خانہ کعبہ ہو یہ مشکل موجودہ تحریک میں درست نہیں ہے یہ غلطی ہے کہ مسلمانان ہند ساری حمایت کر رہے ہیں وہ تو اپنے حقوق کے لئے لڑ رہے ہیں اور ان کے مسلمان طالب حقوق اور ساری طالب حقوق سے امت سے تعاون کرنے کا کام کر رہے ہیں اور ان کے طرف کے مسلمان اپنے حقوق کے مطالبہ تھا کام کر رہے ہیں اور کوئی بھی نہیں جانتا ہے کہ ان کی منزل مقصد ایک ہی ہے۔ رات مختلف نام پر غلو نہ ہونے کے کیا معنی؟ کسی بات کا منہ نہیں ہے اس کے خلاف کر کے اور وقت کیا ہے۔

محمد رفیع اللہ کان اللہ اولیٰ

(۱) علیہ اللہ کے پرستش کرنے والے متعدد دھماکے والے مشرک ہیں

(۲) کسی مسلمان کا ہاتھ بچا کر لینا اور لٹکانا ہے

جواب ۵۳۳: اگر مسلم ایک کار سے تنہی ہو تو وہ پبلک منیف ہو تو مقرر فیسوں کے ان کار سے تنہی نہیں ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو جمعیت ملانے بندہ کی برائیت پر عمل کرنا چاہیے (۲) کسی مسلمان کے متعلق ایسے الفاظ کہہ سکتے ہیں کہ اس کی گفتگو نہ ہو تو اگر خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل ہو اور آخرت میں جنت کی رسالت مانے ہو تو یہ اس کے مسلمان ہونے کے لئے کافی ہے (۳) مسلمان احمدی کا اپنی جگہ سے ہٹا کر اسے کسی برائیت کریں گے (۴) اگر فریادہ مسلمانوں کے لئے مفید ہوں یا نہ ہوں۔ مسلمانوں کو اپنی جماعتی کار سے اختیار کرنا چاہیئے۔

محمد کا بیت اللہ جان اللہ نہ دلی

(۱) مسٹر جنرل کا شیعہ فرقہ سے ہونا یقینی ہے

(۲) غیر مسلم اسلامی حقوق کا محاذ نہیں ہوتا

(۳) پہلے مسلمان بعد میں کافر نہیں یا مسلم لیگی

جواب ۵۳۴: مسٹر جنرل کی زبان سے یہ شیعہ فرقہ سے ہونا یقینی ہے (۲) مسٹر جنرل کی زبان سے یہ مسلمانوں کے حقوق اسلامی کی ایسی طرح خلاف کر سکتے ہیں کہ مسٹر کاندھلوی یا مسٹر کاندھلوی کا کفر بھی جہاد میں جہاد کی جگہ نہیں رہتا کہ کفر بھی نہیں ہے (۳) مسٹر جنرل کی زبان سے یہ مسلمان یا کفر ہے کہ پہلے مسلمان ہوں بعد میں کفر ہو سکتا ہے یہ سنا ہے یہ پہلے ہندوستان میں مسلمان تھے (۴) مسٹر جنرل کی زبان سے یہ ہندو فرقوں کے نام ہیں یا نہیں؟

جواب ۵۳۵: مجھے سمجھ میں نہ آ رہا ہے کہ مسٹر جنرل شیعہ ہیں اور شیعہ اسلامی فرقوں میں شامل ہیں (۲) کوئی غیر مسلم جو یہ مسلم کے اسلامی حقوق کا محاذ قرار نہیں دے سکتا (۳) یہ صحیح ہے کہ مسلمان پہلے مسلمان سے بعد میں کفر ہو سکتا ہے (۴) یہاں وہ سیاست اور قانون کے نام ہیں۔

محمد کا بیت اللہ جان اللہ نہ دلی

نور و نور: سوالات نے جواب دیے ہیں یا نہیں؟ اور بھی کو اور کئی مسلمانوں کو مسلم ایک جماعت پر راجح ہے یا نہیں؟ کہا کفر نہیں کرنا سکتا ہے یا چاہیے۔

جناب فرمادے: اسلام علیہ و آلہ وسلم اللہ و رکازہ۔ مجھے یہ نہیں کہ یہ سوالات میرے سامنے آئے تھے میرے سامنے آئے ان کے جوابات تھے اگر جواب تھے ہوں گے تو ماننا ہو جب میں کسی قدر تفصیل دے دوں مسٹر جنرل کے حقیقی خیالات تو فی الحقیقت مجھے معلوم نہیں نظر ان کے ظہری حراز علیہ السلامی ہر عمل کے موافق نہ ہوا تو یہ کہ وہ وہاں ہے ان کا فرقہ شیعہ سے ہوا بھی نہیں ہے وہ ایک تعلیم یافتہ شخص ہیں ان کی تعلیم اللہ رب پر ہے کی تعلیم اللہ رب سے اسلامی تعلیم اللہ رب سے اس کا عہدہ دونا حلی بہ نئی روشنیات ہے۔

دوئی ہے (۷) واکھریں کی تحریک آہولی سندھ تو مسدود نہ تھی تو یہ ہے اس میں ثابت ہے (۸) یہ دونوں باتیں صحیح واکھریں کے تمام مقاصد میں ثابت نہیں ہے چہ یہ ناجائز یا غیر کیسے ہو سکتی ہے (۹) یہ دونوں باتیں صحیح نہیں ہیں (۱۰) یہ مجموعہ علمائے ہند قدیم و کفار نے کہنے اور اسلام ایک کو قوت پر چاہنے کے لئے جو کچھ کہنا پسند کیا ہے وہ سب سچا ہے اور سچا دوسری چیز یہ کہ یہ قلم کرنے کی ضرورت نہ تھی (۱۱) قلابانوں و مسلمانوں کے لئے اور غیر انکی مصلحتوں کو سامنے نہ رکھنا تانبے والے گمراہ ہیں۔

فہرست اہل بیت ائمہ علیہ السلام

(۱) جو مسلمان اپنی امانت و حیات کے لئے دوسرے مسلمانوں کا قاتل ہو سکے

(۲) جو شخص مانتا ہو کہ وہ کائنات پر خالق اور مٹا دہ ہے

(۳) لا تحذروا الکفر، اولیاء من دون المؤمنین، تا قسوم بلور مطلب

(۴) سیاحند و مستطاف شیعہ کافر ہیں۔

اسوال : (۱) جو مسلم قوم فضیلت دے، یہ کسی ایسے آدمی کو اپنا نمائندہ مقرر کیا کہ اس نے اسلام تعلیم نہیں جس

۱۔ اچھی آمد طریت کا اعان کر دیا تو لڑوہ ایڈر ملھا۔ اسلام بنی بھی الاعان تو چرن قسمہ اوہ استے لر سا سو اس بن

پھر وہی ہوتا ہے۔ چنانچہ انیس (۱۹) جون ۱۹۷۰ء کو ایک بار لاہور میں مولانا مفتاحی نے اپنے اہل خانہ کی فخریہ تقریب منعقد کی۔

۱۔ دوسری تکلیف بھی پہچانے اور کلمہ حق کے لئے اس کے بہرے میں شریعت کا نپا غلم

ہے۔ (۳) لا تتحدوا الکفریوں اولیاء، میں دونوں معنیوں میں اس آیت کا شائبہ قبول کیا ہے اور کافی اس

سے کہوں گے کافر اور اچے " نور انبیاء سے یہ منہ دے گا (۱۳) ہرگز یہ کہ شیعہ لوگ کافر ہیں یہ مسلم اور

جو ان کے کھڑے ہونے پر جواب دے؟ (۵) مائیں اپنی عزت و عہد و نامہ کلمہ حق سے بہر

۲۸) (نورجہ طبعیہ شہ)

بقدره: ۱۳۰۰ م ۱۳۰۰ م ۱۳۰۰ م

حرب ۵۳۶ء) جو مسلم اپنی اندوہناک حالت اور — اور شیعہ اسلام کی توحید پر جبر و مسلطوں کا

۴۔ نہ سب سے پہلے (۲) جو شخص دہشت گرد سے پہچان ہو، اس کے لئے تکلیف پہنچانے اور دہشت گرد حق سے

وکنے اور مشروبات کی رو سے سخت فقر اور غریبی ہے (۳) اگرچہ یہ امر اس کے کچھ فوائد و اچانک دوست

سنتِ علیؑ کی باتوں سے ہوتی اور میں نے انہیں جاننا نہ چاہا کہ ان کے پاس ہے یا نہیں۔

ان ریت سے متعدد (۶) ہندو تان کے شیعہ کلمہ طہارت کے ہیں انھوں میں جس غزلی حد تک ہم

اپنے گھر کو اپنے مقام کے پانچ سو روپے خرچ کیا۔ یہ گھر (۵) جو عالم اپنی عزت اور اولیٰ خط عمل

[illegible]

ہاں یہ تمام اس لیے ممکن ہے کہ ہم نے انسانی زندگی کے لیے ایک نیا راستہ تلاش کیا ہے۔

[illegible]

(۱) "سُورِ بَنَاتِ اَلْبَدَنِ شَعْبِ قَبِيلَةِ اَلْبَدَنِ هِيَ"

(۲) ختمیہ خٹہ جتد کا ساتھ دینا ہے۔

۳. انکشافی ہیں۔ کہہ سکتے ہیں کہ انکشافی ہیں۔

[illegible]

المستشفى المذكور في سنة ١٢٩٠ (١٨٧٣) بمصر

(جواب ۵۳۹) (۱) مسٹر جناح ایک شیعہ قبیلے کے آدمی ہیں شیعوں کے بعض فرقے تو اسلام میں داخل کبھے جاتے ہیں مگر گمراہ قرار دیئے جاتے ہیں اور بعض فرقے اسلام سے خارج ہیں وہ صرف مسلمانوں کے حقوق میں داخل ہونے کی وجہ سے مسلمان سمجھے جاتے ہیں ورنہ حقیقتہً مسلمانوں کے نزدیک ان کا اسلام معجز نہیں مسٹر جناح کے حقیقی عقائد ہمیں معلوم نہیں اس لئے ان کے متعلق صحیح مذہبی حکم ہم نہیں دے سکتے کہ وہ ان دونوں میں سے کس میں داخل ہیں (۲) آپ کو جمعیتہ علمائے ہند کا ساتھ دینا چاہیے۔ (۳) کافروں کا ساتھ دینا تو جب ہو کہ ان کے کفر میں انکی موافقت کی جائے مسلمان تو ہندوستان میں اپنی آزادی اور اپنے مذہب کی برتری چاہتے ہیں اور مخالفین (یعنی انگریزوں) سے وطن کو آزاد کرنا پسند کرتے ہیں اس میں کافر نہیں ان کی ہم خیال ہے اس لئے وہ کافر نہیں کے ساتھ مل کر کام کر سکتے ہیں (۴) جمعیتہ العلماء حتی الامکان متشرع آدمیوں کو پننے کی اور جہاں متشرع آدمی نہ مل سکیں گے وہاں ایسے غیر متشرع کو منظور کرے گی جو اصول سے متفق ہو اور جمعیتہ کے مقصد کے موافق کام کرنے کا وعدہ کرے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

- (۱) محمد علی جناح اور سر آغا خان کی قیادت تسلیم کرنا
- (۲) محمد علی جناح علی برادران اور سر آغا خان کی قیادت تسلیم کرنا
- (۳) مشرکین کے ساتھ جہاد آزادی میں اشتراک عمل

(سوال ۱) طبقہ انگریزی خواہ مثلاً محمد علی جناح یا سر آغا خان جو صورت اور سیر ڈ غیر مذہبی ہیں مذہب اسلام اور اہل سنت اور اہل مذہب سے مستغنی ہیں نہ ان کی زندگی مذہبی ہے نہ ان کا تہجد ان نے مذہبی ہو سہا مذہبی قیادت کا دعویٰ کیا ہے مگر وہ ستر ہیں سیاست اور قانون کے ماہر ہیں اور سیاسی قیادت کے مدعی اور خواہش مند ہیں پھر سیاست بھی اس قسم کی جو یورپین اقوام کی ہے اسلامی سیاست سے نہ واقف ہیں نہ مدعی مگر کلمہ گو ہیں اور مسلمان ہونے کے مدعی ہیں کیا ایسے اشخاص مسلمانوں کے سیاسی امام ہو سکتے ہیں اور ان کی زیر قیادت باوجود نصب اعمین جہاد آزادی اور لائحہ عمل کے اختلاف کے قومی اور ملکی خدمات انجام دینے کے لئے جہاد آزادی میں اشتراک عمل جائز ہے یا نہیں اگر ناجائز اور معصیت ہے تو اس کے مرتکب پر کیا حکم صادر ہوگا۔ مطلق قیادت یا مقید قیادت میں حکم یکساں رہے گا یا مختلف؟

(۲) وہ لوگ جو آزادی ہند کی تحریکات میں اخلاص اور لگنیت کے ساتھ میدان عمل میں کود پڑے تھے اور تحریک خلافت میں علی برادران یا مسلم کانفرنس میں سر آغا خان کی زیر قیادت شریک ہو گئے تھے یا محمد علی جناح کے صورت و سیر ڈ غیر مذہبی ہونے کے باوجود ان کے زیر قیادت قومی اور ملکی خدمات سرانجام دینے کے لئے تیار ہو گئے تھے ان کا فعل شرعاً کیسا تھا؟

(۳) غیر مسلم کی قیادت میں ان کے ساتھ جہاد آزادی جب کہ حکم شرک غالب ہو گیا ہے اگر اس کے

خلاف ہو تو کیسا ہے؟ اور مشرکین کو قوت دینا قوت کا سبب بن جب کہ حکم شرک غالب ہو اور ایک گروہ مشرکین کو مغلوب کرنے کے لئے دوسرے گروہ مشرکین کے ساتھ اشتراک عمل جہاں آزادی میں کرنا جب حکم شرک غالب ہو مسلمانوں کے لئے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ المصنفی نصیب احمد (اگرہ) ۳ ذی قعدہ ۱۳۶۱ھ ۶ نومبر ۱۹۴۲ء

(جواب ۵۴۰) (۱) یہ صحیح ہے کہ انگریزی تعلیم یافتہ اور یورپین تہذیب کے دلدادہ لوگ جن کی وضع اور معاشرت بھی غیر اسلامی ہے اور جن سے نہ ہی حق نہ اور حقوق کی حفاظت کی امید نہیں بلکہ موجودہ حالت میں بھی وہ پھیلے ہوئے استبداد میں مسودہ بنے قانون کو خلاف شریعت کر دینے کے ذمہ دار ہیں نیز موجودہ حالات میں جو لوگ ان کی حدود و آزادی پر مطمئن نہیں ہیں اور ان کی طرف سے دل میں شبہات ہیں اور شبہات کے فرائض بھی موجود ہیں وہ اگر ان کے ساتھ اشتراک عمل نہ کریں تو ان کا یہ فعل صحیح ہے البتہ جو لوگ ان کو مخلص اور قومی فداکار سمجھتے ہیں وہ ان کے ساتھ کام کرنے میں معذور ہیں (۲) علی نہ اور ان یا محمد علی جناح یا سر آغا خان کے ساتھ کام کرنے والے جب تک ان کو قصص سمجھتے تھے نور ان کے کاموں کو غلام نہیں جانتے تھے اس وقت تک وہ ان کے ساتھ کام کرتے رہے اور جس وقت سے یہ خیال ثابت ہو گیا کہ مسٹر جناح کا راستہ صحیح راستہ نہیں ان کے اندر وطن کے لئے قربانی دینے کی امید نہیں اس وقت سے جو لوگ ان کے ساتھ اشتراک عمل نہیں کرتے ان کا خیال صحیح ہے

(۳) جب مسلمان کا اپنے خیال صحیح مولود تقویت دین کی سعی کر رہا ہو اس وقت اگر مجبوری مشرکین کے ساتھ بھی اشتراک عمل کر لے تاکہ شرک و کفر کی قوت حریف کو مٹا دے یا کم کر دے تو یہ مباح ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ و علی

کاغذیں کی تائید صحیح ہے اور مسلم لیگ کی نہیں

(سوال ۵۴۱) (۱) موجودہ حالات میں جب کہ کاغذیں میں شک نظر حسب مسلم کش ہند کا اقتدار ہے مسلمانوں کو اس میں شریک ہو کر اس کی تائید و حمایت کرنی چاہیے یا نہیں؟ (۲) ہر دور موجودہ جب کہ آل انڈیا مسلم لیگ ہیں مسلمانوں کی اکثریت شریک ہے اور مسلم لیگ مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت کے لئے کام کر رہی ہے اس جماعت کی تائید و حمایت کرنی چاہیے یا نہیں؟

المصنفی قاضی حافظ الدین محمد (مظاہر شریعت)

(جواب ۵۴۱) ہندوستان میں ہندوؤں کی آبادی کی کثرت ایک بدیہی غیر اختیار کردہ چیز ہے اس میں کبھی کا اختیار نہیں ہے کاغذیں کے اصول میں سوچا ہے کہ اس کو انصاف کے موافق کر لیا جائے غیر ملکی فرمایا روکوں سے اس کی امید نہیں ہے کہ ہندوستان کے فوائد کو دیکھ کر انھیں انھیں تو اپنا فائدہ نظر ہے اور بیش رہے گا ہندوستانی مسلمانوں کے لئے تو یہی بہتر ہے کہ وہ ہندوستان کو آزاد کرانے آپس میں سمجھو یہ کر کے رہیں اس لئے جمعیۃ العلماء کا کاغذیں کے ساتھ مل کر ہٹ دینے کو پسند کرتی ہے لیگ نے نہ آج

تک کوئی کام کیا نہ آئندہ امید ہے کہ وہ سرگھر سے نکل کر کوئی کام کرے گی اس لئے اس کی تائید کرنی جمعیت کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کا لفظ لہ دہلی

(۱) ووٹ کس کو دینا چاہیے؟

(۲) مسلم لیگ کو ووٹ دینے سے مسلمانوں کو نقصان ہوگا

(۳) مسلم لیگ کے حق میں حضرت مفتی صاحب کا کوئی فتویٰ نہیں

(سوال ۱) (۱) ووٹ کس کو دینا چاہیے مسلم لیگ کو یا حسین احمد صاحب مدنی کو؟ (۲) ووٹ اگر مسلم لیگ کو دیا جائے تو ایمان نہ ہو اور اور ان اسلام کو کوئی نقصان تو نہیں ہے؟ (۳) آپ کے چند فتوے لیگ کے موافق اور چند جمعیت علماء کے موافق ہیں۔ آیا کون سا فتویٰ ٹھیک ہے؟ (۴) اگر ووٹ حسین احمد صاحب مدنی کو دیا جائے تو کوئی نہ بھی یا قومی نقصان تو نہیں ہے؟ (۵) آپ کون سی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے خیال و مقاصد کیا ہیں؟ المستفتی احسان اللہ ٹھیکیدار (ضلع میرٹھ) ۱۰ نومبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۱) (۱) مولانا حسین احمد صاحب مدنی کے فرائض کے موافق ووٹ دیجئے۔ (۲) مسلمانوں کو نقصان پہنچے گا (۳) لیگ کے موافق کو نہ فتویٰ ہے؟ (۴) مسلمانوں کا اس میں انشاء اللہ فائدہ ہوگا کہ مولانا حسین احمد صاحب مدنی کے لوشلا کے موافق ووٹ دیا جائے۔ (۵) میں جمعیت علماء ہند میں شامل اور علماء کا ایک ادنیٰ خادم ہوں۔ محمد کفایت اللہ کلان اللہ لہ دہلی

مسلمانوں کو جمعیت العلماء ہند کی ادلو کو کرنی چاہئے

(سوال ۱) کیا مسٹر محمد علی جناح موجود شیعہ ہونے کے مسلمان ہیں؟ (۲) اس وقت مسلمان مجب تکلیف میں مبتلا ہیں کہ مسلم لیگ کی معاونت کریں یا جمعیت علماء کی؟ آپ کے نزدیک کون حق پر ہے؟ (۳) کیا شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ العالی جن کے علم اور تقویٰ کو تمام ہندوستان تسلیم کرتے ہوئے ہے حق پر نہیں ہیں؟ (۴) کیا مسلمان چند صدقات خیرات زکوٰۃ چرم قرپائی سے مسلم لیگ کی یا جمعیت علماء کی ادلو کو کر سکتے ہیں؟ دونوں میں سے کس کی ادلو بہتر ہے؟ (۵) کیا آپ کی طرف سے جو فتویٰ مسلم لیگ اخبارات میں مسلم لیگ کی حمایت میں شائع ہو رہے ہیں وہ صحیح ہیں؟ المستفتی رفیع الحسن ثورج ضلع بٹہ شریک ڈی الیو ۳۶۳۳ھ ۳ نومبر ۱۹۳۵ء

(جواب ۱) (۱) جمعیت علماء ہند میرے نزدیک صحیح کام کر رہی ہے اس کے موافق عمل کرنا چاہئے حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدظلہ اسلام کے جہاں غدار مسلمانوں کے لئے واجب الاتباع ہیں مسلمانوں کو جمعیت العلماء کی ادلو کو کرنی چاہئے اخبارات میں آن کل فتویٰ حضرت شائع ہو رہے ہیں بھلا صحیح ہیں مگر انتخاب سے غیر متعلق ہیں اور بعض غلامی فریضی ہیں۔ محمد کفایت اللہ کلان اللہ لہ دہلی

کا ٹکریس مشترکہ جماعت ہے اس میں سب ہندوستانیوں کی شرکت جائز اور بھری ہے
 (سوال) : اخیر مہرم سورج ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۳ء میں حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدظلہ تحریر فرمایا ہے کہ
 میں کا ٹکریس کا ممبر ہوں نہیں مگر یہی وجہ بدوں جلسوں میں شرکت ہو گا ہوں اور میری خواہش اور تمنا ہے
 کہ تمام مسلمان کا ٹکریس میں، غرض ہو جائیں تو جناب سے دریافت ہے کہ جناب بھی شش مہرے مولانا
 حسین احمد صاحب کے ممبر کا ٹکریس ہیں اور جمعیت علماء کے سب پرائیمر لوگ کا ٹکریس کے ممبر ہیں یا
 نہیں؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ ہمارے بھی پرائیمری نہیں ممبر بن جائیں یا نہیں؟ تیسرا سوال یہ ہے کہ
 کا ٹکریس میں شریک ہو کر کثرت رائے کی حریت کو بنایا اثر رائے کی تعمیل مسلمان کے لئے جائز ہے؟ یا
 نہیں؟ (المستفتی حکیم محمد نعیم ندوی محمد ابراہیم صاحب مدظلہ ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۷۴ھ ۲۴ نومبر ۱۹۵۳ء
 (جواب ۵۴۴) میں کا ٹکریس کا ممبر نہیں ہوں مگر مسلمانوں کے لئے کا ٹکریس کی شرکت اور ممبری
 جائز سمجھتا ہوں بہت سے جمعیت علماء کے لوگ اس کے ممبر ہیں مولانا سید حسین احمد صاحب بھی
 کا ٹکریس کے ممبر ہیں جو مسلمان کا ٹکریس میں شریک ہو کر ممبر بن جائیں ان کے لئے یہ جائز اور بھری ہے
 کا ٹکریس ہندوستانیوں کی ایک مشترکہ قومی جماعت ہے اس میں سب ہندوستانیوں کو شریک ہونا جائز ہے
 اور کام کرنا مفید ہے۔ محمد کفریت اللہ کان اللہ ذی

(۱) کا ٹکریس ایک سیاق جماعت ہے

(۲) حضرت مفتی صاحب کا جمعیت العلماء سے تعلق

(۳) مسلم لیگ آزادی ہند کے لئے ایک زبردست رکاوٹ ہے

(سوال) : (۱) جمعیت علماء کی چیز ہے اور اس میں شریک ہو کر کیا فائدہ ہے نیز جناب! کون سی جماعت میں
 شریک ہیں اور ہمیں کون سی جماعت میں شریک ہونا چاہیے؟ (۲) کا ٹکریس کیا چیز ہے یعنی کا ٹکریس کا کیا
 مطلب ہے اور کا ٹکریس میں کیا فائدہ اور کیا نقصان ہے نیز حضور! اس میں شریک ہیں یا نہیں؟ (۳)
 مسلم لیگ کی تعریف سمجھائیں مسئلہ عوام اس کو اچھا سمجھتے ہیں (۴) مسلم لیگ میں کیا نقصان ہے کہ
 جمعیت علماء اس کو اچھا نہیں سمجھتی اور حضور! اس جماعت میں شریک ہیں یا نہیں؟ (المستفتی منظر علی
 نعلین ضلع میرٹھ) ۷ ذی الحجہ ۱۳۷۳ھ

(جواب ۵۴۵) : (۱) میں جمعیت علماء میں شریک اور اس کا خادم ہوں اور آپ بھی اس میں شریک ہو جائیں
 (۲) کا ٹکریس سیاسی جماعت ہے جو ہندوستان کی آزادی کے لئے کام کر رہی ہے جو ہندوستانیوں کو مسلمان ہونا
 بند دیا سمجھ اس کا ممبر ہو سکتا ہے (۳) مسلم لیگ مسلمانوں کی جماعت ہے مگر اس کو نظام مہروں اور نواہوں
 کے قبضے میں ہے اور اس کا صدر آج کل شیعہ مذہب کا ہے مسلمان صرف مذہب سے دھوکا کھاتے ہیں اور کوچی ہندو
 جماعت سمجھ لیتے ہیں یہ نہیں دیکھتے کہ وہ ہندوستان کی آزادی کے لئے ایک زبردست رکاوٹ ہے (۴) میں

”مُطْلَق میں شریک نہیں ہوں“ جمعیت علماء کا دوسرا ہوں جمعیت علماء کانگریس کے ساتھ ہندوستان کی آزادی کے لئے کام کر رہی ہے مسلمانوں کو جمعیت علماء کا ساتھ دینا چاہیے۔ محمد کفایت اللہ ہیں اللہ تعالیٰ مدد فرمائیے

(۱) جمعیت العلماء ہند اور جمعیت علماء اہل مملکت میں سے جمعیت علماء ہند کی متعلقہ امر فی چاہیے
(۲) ہندوستان سے مسلم نوادر غیر مسلموں میں امر فی امر یز کو نکال سکتے ہیں

رسوال : (۱) جمعیت علماء ہند اس کے صدر مولانا حسین احمد صاحب مدنی ہیں اور جمعیت علماء ہند ہند جس کو اجلاس پچھلے ہفتے میں ہوا ہے یہاں دونوں کی تشکیل شرعی نقطہ نظر سے اسلامیہ ہونے کی متعلقہ مسئلہ اور توجہ دہانی میں ہوتی ہے (۲) مسلمان ہند کو نوادر سیاسی انقلاب کی انتظامیہ ہندو ہند میں مذکور ہوا کو کسی جمعیت کی متعلقہ امر فی چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ کی آخر الذکر کی (۳) انہی - الذین امنوا یقاتلون فی سبیل اللہ والذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطاغوت فقاتلوا اولیاء الشیطان (سورہ نساء) رب ۱ یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء الذین امنوا من ذلک المؤمنین (نساء) ۵۱) یزیدوں لیطغوا و نوادر اللہ یطغوا ھم واللہ ھم نوادر ولو کرہ الکافرین - ھو الذی اوفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذین علی الذین ظہرہ علی الذین ظہرہ ولو کرہ المشرکون (الایہ) کیا مذکورہ آیت کی روشنی میں مسلمان ہند کسی غیر مسلم نوادر اقوام سے سیانہ کی بات پر پھر وسوہ امتہ کر سکتے ہیں یا نہیں ؟

المفسر سید ابن حجر دار الشریعہ (شرح و رد نوادر) صفحہ ۱۳۱۵

اجواب (۵۴۶) (۱) جمعیت علماء ہند جس کے صدر مولانا حسین احمد صاحب مدنی ہیں اصل جمعیت علماء ہند ہندوستان کی آزادی کے لئے مدت سے جدوجہد کر رہی ہے اس کے افعال تمام ہندوستان کے لوگوں کے پیش نظر ہیں میں بھی اس کا ایک ذمہ ہوں اور جمعیت علماء اسلام ہر مملکت میں متعلقہ ہوتی ہے وہ غیر علماء کی کوشش سے جمعیت علماء ہند کے مخالف اور مخالف پر ہوتی تھی ہے اس کا مقصد ایک کو قوت پر لانا اور جمعیت علماء ہند کی آواز کو بلند کرنا ہے مسلمانوں کو نوادر کانگریس کی مدد کرنا ہے (۲) جمعیت علماء ہند دینی کی متعلقہ امر فی اس کے کام کو مضبوط کرنا اور اس میں شریک ہونا چاہیے (۳) مسلمانوں کو اپنی مذہبی و دنیائی فرائض کو پورا کرنے کی خاطر ایسے کسی کا قریبی اہل کے لئے نہیں مگر ہندوستان کی سیاست اس قسم کی ہوتی ہے کہ جب تک مسلم اور غیر مسلموں کے مابین امن و امان نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ مسلم جماعت انگریزوں کو نہیں بن سکتی ہے جب تک کہ مسلم جماعت بھی امن و امان نہیں کر سکتی مسلم و غیر مسلم کی کڑی ان کو پیوریز میں قید ہے کہ کامیاب ہوں اور انگریزوں کی قوت کم ہونے میں مسلم ہیں متوں اور یہ سیانی مسلمان حکومتوں کا زمانہ ہے اس لئے مسلمانوں کو اور اس اختیار کرنا چاہیے جو آزادی کی طرف لے جاتا ہو اس

میں ہندوؤں کا کوئی بدکارہن کی کوئی خیر خواہی نہیں ہے مسلم مفاد اور اس کا چند حاصل ہونا پیش نظر ہے۔
واللہ علی ما نقول شہید۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لا حولی

(۱) فاسق و فاجر کو قائد اعظم کا خطاب دینا جائز نہیں

(۲) جو قرآنی آیت کو جنہاں اور انصاف کے خلاف کئے وہ مسلمانوں کا قائد نہیں ہو سکتا

(سوال) (۱) قائد اعظم کے کیا معنی ہیں؟ کیا یہ لفظ فاروقی، عظیم، غوث اعظم اور امام اعظم کے مترادف ہے کیا پھر عدل و انصاف کے معنی کو قائد اعظم کہہ سکتے ہیں؟ (۲) کیا وہ شخص جو قرآنی احکام کو جنہاں اور انصاف کے خلاف کئے ان احکام قرآنی کے خلاف قوانین پاس کرنا انصاف پر مبنی قرار دے اور پھر اس سے تائب نہ ہو مسلمانوں کا قائد ہو سکتا ہے؟ اور کیا اس کی اپنا مسلمانوں کے لئے جائز ہے (۳) اس امام کے پیچھے جو قبیح شرع ہو مگر سیاسیات میں معینیت علمائے ہند کے ساتھ ہو یا لفاظی و غیر مسلم لیگ کے ساتھ نہ ہو نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ (۴) مذہبی حدود میں رد کرنا آدمی ملک کے لئے غیر مسلموں سے اشتراک عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جواب نفی میں ہو تو حضرت شیخ المسلمہ اور مولانا عبد الباقی صاحب دہلوی کا اشتراک عمل کیا تھا؟ اور کیا اشتراک عمل کرنے والے علماء کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو اپنی نمازوں کا اعادہ کرنا پڑے گا اور اگر جواب اثبات میں ہے تو اس امام کے خلاف شرع پلانے والوں کے متعلق کیا حکم ہے جو مذہبی حدود میں رد کرنا آدمی ملک کے لئے غیر مسلموں سے اشتراک عمل کرتا ہے؟ (۵) مولانا اعظم سے کیا مراد ہے؟ اگر اس سے قبیح شریعت لوگ مراد ہیں یا عموم؟ اعلیٰٰ علیہ السلام

(جواب ۱) (۱) قائد اعظم کے معنی ہیں ہمارے ہمارے لفظ رسول اللہ ﷺ کیلئے تو حق تعالیٰ پر استعمال ہوتا ہے اور نبیؐ کسی دوسرے حقیقی رہنما کو قائد اعظم کہنا ہے تو منع نہیں لیکن غیر قبیح شریعت فاسق فاجر کو یہ خطاب دینا جائز ہے (۲) ایسا شخص ہرگز مسلمانوں کا رہنما نہیں ہو سکتا جو قرآنی احکام کو انصاف کے خلاف اور جنہاں دین اور اسلام کے خلاف قوانین پاس کرے (۳) جو کام قبیح شریعت ہو سیاست میں معینیت علماء کے ساتھ ہو وہ حلال امام سے اس کی ماست بلاشبہ جائز ہے بلکہ دوسرے کاموں سے فوقی و افضل ہے (۴) مذہبی حدود میں رد کرنا آدمی ملک کے لئے غیر مسلموں کے ساتھ اشتراک عمل سیاست میں جائز ہے امام مسلمین ہونا کہتے ہیں اور علمائے اس کے جوہر کا فتویٰ دیا ہے اور خود بھی شریک تحریک آزادی ہوئے جو لوگ کسی ایسے امام کے خلاف شرع پھیلائیں وہ مفید ہیں (۵) مولانا اعظم سے مراد وہ جماعت ہے جس کی تائید صحیح قوی ہو زیادہ بھیڑ مراد نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لا حولی

مسلمانوں کو کانگریس میں شامل ہو کر آزادی ہند کے لئے کام کرنا جائز ہے

(سوال ۱) خداندہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو ہدیٰ للعنفین فرمایا ہے سورۃ نساء میں ارشاد فرمایا بشر
العنفین بان لهم عذابا الیم اس سیاسی بحران میں یہ آیت کس جماعت پر صادق آتی ہے تحریر فرمائیں
تاکہ مسلمان اس جماعت سے ہوشیار ہو جائیں (۲) وہ جماعت جائز ہے یا نہیں جو مسلمانوں کی الگ قومیت
سے انکار کرتی ہے اور کافروں سے غیر مشروط اشتراک سے حکومت حاصل کرنا چاہتی ہے جیسا کہ جمعیت علمائے
ہند اپنی نیشلت مسلمان (۳) وہ جماعت جائز ہے یا نہیں جو اپنی الگ قومیت منوٹا چاہتی ہے اور اپنی
حکومت قواعد اسلامی کے ماتحت بنانا چاہتی ہے جیسا کہ مسلم لیگ کا نصب العین ہے (۴) کیا کفرین سے
مسلمانوں کے مذاکرات توقع ہو سکتی ہے؟ نہیں (۵) وہ عالم جو نو سو سال قبل کسی جماعت میں شامل ہونے
کے لئے لٹوئی دے چکا ہے وہ اب اس کے برعکس فتویٰ دے رہا ہے اس عالم کے لوہے پر کیا تنقید کی جائے۔
المصطفیٰ محمد امین حزیں مستی پور بہار - ۱۷ محرم ۱۳۶۷ھ

(جواب ۸۵۴) سیاسی معاملات بدلے رہتے ہیں ان کے موافق فتویٰ بھی بدل جاتا ہے کوئی شخص غیر مسلم
کے ساتھ مذہبی شرکت کے جوڑ کا فتویٰ نہیں دیتا دوسرے معاملات مثلاً تہذیب ازراعت، ملازمت میں
مسلمان اور غیر مسلم اشتراک مذاکرات میں شریک ہیں اگر مسلم ایک ہندوستان کی آزادی کے لئے کام کرے تو
سب مسلمان اس کے ساتھ شریک ہو کر کام کر سکتے ہیں لیکن اگر وہ محض ہندوستان کی آزادی کے لئے کام کرے
تو وہی کے لئے کام نہ کرے تو مسلمانوں کو کانگریس میں شریک ہو کر ہندوستان کی آزادی کے لئے کام کرنا
جائز بلکہ بہتر ہے محمد کفایت اللہ کان اللہ لا ذلی

کانگریس میں شرکت سے آزادی ہند کا خیال اقرب الی القس ہے

(سوال ۱) حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے ان کے چالیس مولانا ظفر احمد تھانوی اور
حضرت مولانا شبیر احمد صاحب مدظلہ نے جو فتویٰ دربارہ مذہب جوڑ شرکت کانگریس جاری کئے ہیں جو عموماً
مذہب اختلاف میں شائع ہوئے ہیں رد ممکن ہے کہ حضرت مولانا کی نظر سے بھی گزرے ہوں جن کا حاصل یہ
ہے کہ مسلمانوں کو کانگریس میں شریک نہیں ہونا چاہئے کیا یہ فتویٰ ازروئے قرآن وحدیث درست تسلیم
کئے جاسکتے ہیں؟ کیا اس بات کا شرعاً امکان ہے کہ ان علمائے کرام نے غلط فتویٰ صادر فرمایا ہو؟ کیا کسی غلط
فتویٰ سے بچاؤ ملے؟ غلطی یا خفا سے اجتہاد نہیں ہو سکتی؟ یہ ان علماء کی نہ ہی غلطی کا انکار و اعلان
نہ باجماع قرار پاتا ہے؟ المصطفیٰ محشر حسینی (خلیفہ) - ۲۰ محرم ۱۳۶۷ھ

(جواب ۵۴۹) یہ فتویٰ ان حضرات کی رائے پر مبنی ہیں ان کی رائے میں کانگریس کی شرکت معصی ہے اس
لئے وہ یہ فتویٰ دیتے ہیں اور جن علماء کی رائے میں کانگریس کی شرکت مفید ہے وہ کانگریس کی شرکت

نہ ماری سمجھتے ہیں ان فتوہوں نے مسلمانوں کو جو کچھ کرنا چاہیے گا گنہگار نہیں ایک مشترکہ برادری نے جس میں
 تمام بزرگ، شرفی شریف ہیں اور جس کی عزت کو وہ من کرنا چاہیے اس کے لئے مفید سمجھتے ہیں اور یہ خیال آپ علی
 رضی اللہ عنہ سے

محمد کا عین اللہ کا عین اللہ علی

سیاسی معاملہ میں ہر شہر کی رائے کے خلاف رائے دینا
 اصولی ہے ایک شخص کو ان فتوہوں نے برادری سے نفرت کے بعد اس نے ان کے ایک خلاف کیا۔
 یہ قہر و برادری ہر بھی ہے اس برادری میں وہاں بہت فاضل فاضل مکتبہ کے ان حضرات کے سیاسی
 عقیدہ کے خلاف گنہگار نہیں ہیں شریف ہو جائے اور گنہگار نہیں ہے اس نے اختلاف و تفرقہ خیمہ خیال و ہم نواہی جنوں میں
 اس کے امیدوار کو ان میں سے ایک دے دیا گیا اور اس نے بہت سی وجوہات سے موافق ہو جائے۔

۱۵۵۰ء (۱۵۵۰ء) میں موجود حالات کے مطابق ہر شہر کے خلاف رائے دینے کے لئے ان کوئی اثر
 نہیں رہا اور اس کے ہر شہر میں بہت سے فاضل تھے اور ہر جس نے جو کچھ فرمودہ منع کر دیا وہ اس نے قہر
 ان کے خلاف نہ کیا اور نہ ہی محمد بن علی کا عین اللہ کا عین اللہ علی

(۱) خدا کے منکر اور نعمت کو بہت دور تو بہت عذاب کے منکر

کو مسلمان سمجھتے ہیں اور خارج از اسلام ہے

(۲) میں میری نیکیت کے تحت نکاح کرنے والا

(۳) قرآنی احکام کو مٹاتی ہے خلاف سمجھ کر اس نے

۱۵۵۱ء (۱۵۵۱ء) میں ہر شہر میں خدا کے منکر کو بہت دور تو بہت عذاب کے منکر
 شریف اور فرشتوں کے منکر کو بہت دور تو بہت عذاب کے منکر کو بہت دور تو بہت عذاب کے منکر
 واقعہ کو کہہ دینا بہت دور تو بہت عذاب کے منکر کو بہت دور تو بہت عذاب کے منکر کو بہت دور تو بہت عذاب کے منکر
 دے گی کہ کوشش کر رہا ہے وہ یہ کہ وہاں ہے یا حرم ہر یہ قبول کر رہا ہے مسلمان ہیں یا کافر اور ان میں
 رہا وہ ان کے حقا کو باطل ہے وقت دے دے کہ ہر وہ من کو مسلمان قرار دینے والوں کا کیا قسم ہے (۲) کیا
 ہر شخص بدل میری ایک لاپرواہی عقیدہ قرار دے جس میں یہ مسلمان ہو اور عورت کا کھانا کھانے کا قسم
 عورت مرد سے پہلے قرار دیا گیا اور وہاں کے وقت کے مطابق کو اپنے لئے بھی عذاب ہے انکار کرنا چاہئے اس
 شخص کا کیا حکم ہے اور جو لوگ اپنے شخص کے اس قسم کے عقیدے سے واقف ہونے کے باوجود اسے
 مسلمان قرار دیتے ہیں ان کا کیا حکم ہے (۳) کیا وہ شخص جو سوا مہم کا دعویٰ کرے کہ وہ مسلمان ہے قرآنی احکام کو نہ
 اس قرآنی سے ثابت ہیں جیسے عقیدہ ان تفسیر و روایت دینے کو وہ خود دور ترقی میں روایات سمجھتا ہو اور
 احکام قرآن کے خلاف جو قانون صورت سے پس سے ان کی جہت دینی کی طرف رہا ہو تاکہ مسلمان

مقتضیات زمانہ قرار ہو جو ضرورت کے ساتھ دے دیں۔ مسلمان بنایا کا فرق ۱۰۰۰ سے شخص کے اس قسم کے عقائد سے واقف ہونے کے بغیر جو سے مسلمان قرار دیئے اسلئے کے متعلق یہ عقلم ہے ۱۰ (۲) کیا ہو شخص قرآن کریم کے صریح احکام کی مخالفت کرنے والوں کو ترقی پزیر اور ملٹی بر انسلاف قرار دے جس سے کہ شاہ محمد علی عثمان صاحب نے اول میں بتایا ہے لی قریم پر تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے یہ شخص مسلمان بنایا کا فرق ۱۰۰۰ اور ایسے شخص کے اس قسم کے عقائد سے واقف ہونے کے بغیر جو سے مسلمان قرار دیئے والوں کے متعلق کیا قسم ہے ۱۰ (۳) کیا جو شخص کلمہ لکھ کر ہونے کے باوجود مستدرجہ بالا عقائد رکھتا ہو مسلمان بنایا کا فرق ۱۰ اور ایسے شخص کو مسلمان قرار دینے والوں کا کیا قسم ہے ۱۰ المستفتی مکہ نہیں نصرت ہواں (دو جلد) مورخہ ۲۰ محرم ۱۳۶۶ھ

(جواب ۵۵۹) جو شخص نہ ان مغمروں کی ضرورت کے مندرجہ ذیل مطالب و تقاضے کے مغمروں کو مملکت
 بخیر و خود انہی اسلام سے خارج ہے (۲) جو شخص مسلمان بننے کے ماتحت ظلم کرے اور اپنے مذہب
 سے قطعی مقرر ہو جائے وہ اسلام سے خارج ہے اور حسب طلب تقویہ کر کے وہ بارہ سلامت لائے مملکت نہیں
 (۳) قرآنی حکام و موبین و دورہ قرآنی کے خلاف اور مان ترقی سمجھتا سمجھتا قرآن سے ایسے شخص اسلام کے
 خلاف ہے (۴) جو شخص قرآنی احکام سے خلاف کرے جس کو قرآنی چار آیتوں کے افعال کو مقرر
 ان کے لئے ہے جو اسلام نہیں (۵) ایسا شخص جو کہ اسلام مانا ہو مگر اسلام کا معنی یہ نہ ہو کہ
 قرآنی احکام و موبین اسلام سے خارج ہے ۔ محمد کا قیامت اللہ کا نذرہ ہو فی

مسئلہ ایک اور ناگزیر نہیں ہے حکومت میں فرق نہیں

اس سوال کے اُن کل چند جوابات میں دو باتیں ہیں۔ پہلی یہ کہ اگر کافر لیں۔ مسلم پاک خالص مسلمانوں کو
جو حسرت ہے اور کانگریس میں سب جتوں اور چند افراد مسلمان ہیں خیمہ الامت میں مولانا شرف علی
خان لکھنؤ کی شرکت کو اپنے فتنوں میں علت لیا جائے تو فرماتے ہیں اور اپنے سالہ نور میں لکھتے ہیں کہ میں مسلم
لیگ کے لئے جانثار ہوں اور مسلمان بھی کانگریس کے اپنے مقصد میں کامیاب ہو اور ایک مذہبی روایت
لکھتے ہیں۔ ایک مرتبہ مسلمانوں کو ان کے گاتہ پر کھڑا ہو کر یہ دعا پڑھنے سے منع فرمائی کہ تم دعا پڑھو
وہاں مقابلہ کیا گیا مسلم لیگ خارجی مسلمانوں سے بھی خطاب ہے ”مسلم لیگ خارجی“ (خلع رنگ)

جواب ۱۵۵۲: کانگریس کی شرائط صرف یہ تھیں کہ جب یہ قائم کرنے والے ہوں انگریزوں سے حکومت لینے میں کانگریس کی شرکت ہو نہ کہ مسلم لیگ میں بھی۔ اس کوئی جیسے تجویز یا نہ یہ اور کیا شرط اس شرط پر ہیں پھر ان کا حال حکومت نہیں دینی ہے جو کانگریس نے طلب ہے نہ کسی سبب رعایتی حکومت میں نہیں ہے۔ میں بھی یہ شرط نہیں دے گا۔ اس کی حکومت تمام تھی نہیں ہے۔ محمد کفایت اللہ کا بیٹا اور اولیٰ

(۱) ہندو متان کے ہندوؤں سے مسلمانوں کا صنعت و تجارت میں الگ رہنا منافی ہے

(۲) ہندو اور اہل کتاب دونوں کا فرد مشرک ہیں

(سوال ۱) کثرت مشرکین سے ممالک کو نہ تجارت یا نہیں؟ (۲) ہندو کا فرد مشرک؟ کیا یہ اہل کتاب؟

(۳) صحابہ کا ہندو حرم اور اجارہ ال عمر، جنہوں نے ذاتہ علم کے مقدمے میں حلف کے وقت کہا تھا مجھ کو ایسا

سبب اچھا ہے جس میں خدا کا منہ آئے اس لئے کہ میں خدا کو نہیں ماننا کہ میں سو بہن ملاؤ یہ امر بارہو بھائی

نبیل و چنڈے کو نہ ملے جو پتھر و زینہ و زینہ پتھر اور انکو پال آجیو یہ امرت چندو اس کا فرد مشرک کیا نہیں؟

المستفتی: مولیٰ محمد یحییٰ (کا پیر ۱۷۷۷ م ۱۲۷۷ھ)

(جواب ۵۵۳) ہندو متان کے ہندوؤں کے ساتھ تمام معاملوں میں تجارت و صنعت و امرت میں مسلمانوں

کا علیحدہ رہنا منافی کتاب اس سے ہن کو اب کے ساتھ بیٹوں کی حفاظت کے ساتھ نہ است مباح ہے ہندو

اور اس کتاب دونوں کا فرد مشرک ہیں اور اہل کتاب زیادہ مضر ہیں کیونکہ ان کا کل ہی طاقتیں زیادہ تران سے

بازو میں ہے یہ لوگ جن سے ہم آپ نے کہے ہیں سب ہندو قوم کے بطور ہیں ان طرح انگریزوں میں

سے عیسائیوں کے افراد ہم لئے جاتے ہیں جنہوں سے مسلمانوں کی سطحوں کو تباہ کیا اور مسلمانوں کی شہرت و

قوت مٹانی اور آج بھی مٹا رہے ہیں محمد کا بیت اللہ کان اللہ والی

مسلم لیگ کی موجودہ پوزیشن اسلام کے لئے مضر ہے

(سوال ۲) جو مسلمان اسلامی عقائد پر قائم اور ارکان اسلام کے پختہ ہیں ان کو کھل لوٹ مسلم لیگ میں

شامل نہ ہونے اور اس کی عدم تکرار کے کیا کافر کہہ رہے ہیں یہ جاننے یا نہیں؟ المستفتی: مولیٰ

خام محمد علی (جلد پینچ ۱۸۷۷ م ۱۲۷۷ھ)

(جواب ۵۵۴) مسلم لیگ ایک سیرتی جماعت ہے اس کی شرکت اور عدم کسی مسلمان پر فرض نہیں جو

اس میں وسیع سمجھیں وہ شریعت میں ہوں اور جو اس کو نہ اور مسلمانوں کے لئے مضر سمجھیں وہ شرکت میں

نہ کو ایمانی فیض نہ دینا اور شریعت نہ دینے والے کو نہ قرآن و احکامات اور حقائق ہے موجودہ پوزیشن اس کی

مسلم لیگ کی فکر میں اسلامی اصول کے قافیہ ہے اس لئے اس کی شرکت بھائے منید ہونے کے اسلام سے

بے مضر ہے اسلام کا رد رکھنے والے اس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ محمد کا بیت اللہ کان اللہ والی

(جواب دیگر ۵۵۵) (المستفتی مولیٰ محمد الحق علی مدظلہ) موجودہ حالات اور ہندوستان کے

مناجات کا قیاس ہے کہ کافر نہیں ہیں شریعت ہو کر ہندوستان کی آزادی کی کوشش کی جائے مگر محمد صی جناب

مسلمین قوم میں شامل ہیں خیر فائدہ تیرہ میں سے ہونے اور یہ چین شریعت کے پابند ہونے کی وجہ سے ان

کو مسلمان مانا اور سمجھا ایک دوسری بات ہے۔ محمد کا بیت اللہ کان اللہ

(جواب دیگر ۵۵۶) : المستفی مابوئی سید احمد ضلع غازی پور ۲۰ ربیع ثانی ۱۳۶۵ھ
پاکستان کا مطالبہ پر ہونے والا نہیں ہے اور اگر کسی طرح پورا بھی ہو گیا تو وہ مسلمانوں کے لئے مفید نہ ہوگا
نیز پہلے تو گریزوں سے ملک کو آزاد کرنا ہی مقصد ہے اس کے بعد مسلم دنیا پر غیر مبہم انداز کا سوال پیدا
ہوگا۔ محمد کفایت اللہ کلان اللہ۔ دہلی

تخلتہ میں جہاد یا فساد؟

(سوال) : تخلتہ کے فساد کو جنس لوگ جہاد سے تعبیر کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے مذہبی حیات کو بھڑکا کر
اس سے جائز فائدہ اٹھا رہے ہیں جناب سے درخواست ہے کہ مذہبی اور اخلاقی نقطہ خیال سے جہاد پر چند
نور اپنے دست مبارک سے تحریر فرمائیں نیز اس بات پر روشنی ڈالیں کہ یہاں عورتوں اور بوزحوں کو تو انوں
کو بے خبری میں لکوار کے گھاٹ اتارنا کسی طرح بھی جائز ہے؟ المستفی میر مشتاق احمد علی ۲۲ دؤست

۱۹۳۶ء

(جواب ۵۵۷) : اس فساد کو جہاد نہ والے کیا یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس کی ابتدا مسلمانوں نے یہ نیت جہاد
کی تھی؟ اگر وہ تسلیم کرتے ہوں تو پھر ان مجاہدین کے امیر اور پیشوا پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی کہ اس نے
عورتوں اور بوزحوں کو بے خبریوں سے قتل کرنے دی کیونکہ جہاد میں عورتوں اور بوزحوں سے تعرض
نہیں کیا جاتا ہمیں تو بھی تک فساد کی صحیح نوعیت معلوم نہیں ہو سکی ہاں اس کی مخصوص صورت کہ عورتوں
اور بوزحوں کو قتل کیا جلا یا با تھہ پاں کاٹ دیئے مکانوں کو جا لیا یہ شرعی جہاد کی صورت نہیں ہے اسے تو
فساد ہی کہا جاسکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ کلان اللہ۔ دہلی

(۱) تحریک خلافت میں ہر مسلمان کی شرکت لازمی ہے

(۲) تحریک آزادی میں حکام کی تختیوں سے مرنے والا شہید ہے

(سوال) : (۱) جو مسلمان شخص خلافت سے خلاف در ترک موالات سے منکر ہو خصوصاً ایسے وقت میں جب
کہ اسلام ایک غیر مسلم سے حق پر جہاد جہد کر رہا ہو اس کے واسطے کیا حکم ہے؟ (۲) موجودہ تحریک میں جو
شخص حصہ لے کر قید ہو جائے اور حکومت کے مظالم کی وجہ سے چند دن میں ہلاک ہو جائے اس کے واسطے
کیا حکم ہے۔ ۲۵ یفغودہ ۱۳۳۵ھ

(جواب ۵۵۸) : (۱) اس وقت خلافت کی تحریک میں شرکت اور اس کے لئے جہاد جہد ترقی تمام مسلمانوں
کے ذمہ لازم ہے کیونکہ دشمنان دین کے ساتھ مقابلہ ہے جو سراسر اور مسلمانوں کے منافع کی کوشش
کر رہے ہیں (۲) موجودہ تحریک میں جو مذہب اور وطن کی آزادی کے لئے ہے جو شخص قید ہو جائے اور حکام
نہاں کی تختیوں کی وجہ سے مر جائے وہ شہید ہے۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرسہ امینیہ دہلی
انقر مقررہ امین غفرلہ

انگریز حکومت کے انہیول میں مسلمان بچوں کو تعلیم دلانا حرام ہے

اسوئی کہ تمام حیدر عالم کے لئے جس نے ہر سعادوں پر جس کو شہرہ کی فرمودت تو انہیں اس میں جس حد
 یہ ان کی سحر شہرہ کے ساتھ جس نے ہر سحر شہرہ کے لئے جس نے ہر سحر شہرہ کے لئے جس نے ہر سحر شہرہ کے لئے
 جس نے ہر سحر شہرہ کے لئے جس نے ہر سحر شہرہ کے لئے جس نے ہر سحر شہرہ کے لئے جس نے ہر سحر شہرہ کے لئے
 جس نے ہر سحر شہرہ کے لئے جس نے ہر سحر شہرہ کے لئے جس نے ہر سحر شہرہ کے لئے جس نے ہر سحر شہرہ کے لئے
 جس نے ہر سحر شہرہ کے لئے جس نے ہر سحر شہرہ کے لئے جس نے ہر سحر شہرہ کے لئے جس نے ہر سحر شہرہ کے لئے
 جس نے ہر سحر شہرہ کے لئے جس نے ہر سحر شہرہ کے لئے جس نے ہر سحر شہرہ کے لئے جس نے ہر سحر شہرہ کے لئے

[illegible]

آج کل جس اعدادے اسلام کے ساتھ ترک ممالک کا مسئلہ زیر بحث ہے ان میں یہ خوب باتیں پورے طور پر موجود ہیں جنہیں فی امرین انشراح میں الیاد اور مطلبہ طلی الخرواقینوں کو مضمون نے لکھے ہیں جو قرآن پاک کے اس صاف و صریح قسم کے بموجب ہر امر کے اسلام سے موات ترا ہے اور موات کرنے والے عالم میں مرنے والوں کے لئے دوسری جگہ رکھا ہے۔ **إِنَّا لَنَعْلَمُ عَلَى الظَّالِمِينَ** کہ خیر اور بھلا مرنے پر خدا کی نعمت ہے اور موات سے جس تمام واقعات شامل ہیں جن سے متنبیوں اور ممانہ درجہ اخلاط کو نوازا یا نصرت وامتدائی جاتی ہو ان میں ایک اور نعمت کی تمام اذیتیں اور ہر قسم کے تھکنے سے

نہر تے اور گورنمنٹ کو تقویت دینا چاہئے والے رول پر رکھ کر ہم نے محکمہ تعلیم سر کھانا اور ٹسٹ کے ساتھ جوہر قسم کے تعلقات پیدا کر کے کام کر رہے ہیں اس سے فریڈر ٹرک مولانا میں ان کا مقصد نہایت اہم ہے واللہ اعلم

انگریزی حکومت کے کونسل میں ممبر بنانا چاہئیں

(سوال) ایک مسلمان شخص جو یہ عزت الہیہ انہوں نے اپنے آپ کو سرکاری کونسل کی ممبری کے لئے عاجز دیکھا ہے اور وہ اپنا حلیہ خیال ان عروج ظہر کرتے ہیں کہ میں حقوق مسلمانان کی نگہداشت کی طرف سے کونسل کا ممبر بن چاہتا ہوں لہذا اس کے اس موجودہ اس کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے (یعنی جس شخص میں اہل اسلام جملہ ہیں) جواب عنایت فرمائیں کہ مسلمان کو کونسل کی ممبری چاہئے یا نہیں؟

(جواب ۵۶۰) اس وقت مسلمانوں کی بحال ملیہ قومیت نے گورنمنٹ کے ساتھ ترک موالات کی تجویز پاس کر دی ہے یعنی نہ ہی رسالت نے نہ ہی احکام کے بموجب ایک گورنمنٹ کے ساتھ اتحاد عمل اور تعاون کو اس قدر اہم سمجھا ہے جس نے اپنے سرکار کے عدول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مقامات مقدمہ کو غلطیہ المسبب کی سلطنت و مبادیات سے انکار فرمایا۔ غیر مسلم اثر و قوت اس کے ماتحت کر رہے ہیں جو جس نے اسلامی سعادت اور غلطیہ مسیحی کی طاقت کو پار دیا کرتے ہیں اس قدر غلط فہمی کو زائل کیا جو جس نے غلطیہ مسیحی کے غیر معتمدہ اوقاف پر محض اپنی ذاتی طاقت کے ذریعے خود قبضہ کیا ہو کسی غیر مسلم طاقت کو قبضہ دار ہوا اس کے قبضے کو جائز تسلیم کیا ہو جس نے شرائط صبح میں پر بیعت اس کیلئے کے اصول سے خلاف ترقی نہ کیا اور ترقی کی سلطنت پر غاصبوں تسلیم کر لیا ہو جس نے مختلف خلافت (قطعیہ) پر فوجی قبضہ کر کے ملکی شوکت کو تباہ و برباد کیا ہو۔

اسی طرح قومی و دینی مجلسوں نے مخالفت کی اس رد و ناک حالت اور بظاہر کی دس ہلاکت والی سیاست کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور کونسلوں میں غیر سرکاری ممبروں کی آخری خوشامد اور فائدہ کا تجربہ کرتے ہوئے اور حق پرست آزاد خیال ممبروں کی بدست دہائی اور بائیں جمہوریت کے اس حق اختیارات کا ناکارہ ہونے کے طے کر رہا ہے کہ ان کو کونسل میں چاہے تو ان کے خلاف ہے۔

نہیں جب کہ قومی اند بھی جماعتوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے تو اب کسی مسلمان کو کونسل میں جانچ کر نہیں دیر جب کہ مسلمان خود ہی اپنے حقوق کی نگہداشت کو نسل میں اپنا کام تمام سمجھ کر رہے ہیں پھر ان میں حفاظت حقوق کے لئے ان کی رائے میں مفید نہیں تو کسی جانے والے کا یہ مدد کہ میں حفاظت حقوق کے لئے جاتا ہوں اس مذہب اور افراد قوم کے نزدیک مقبول نہیں ہو سکتا نیز جب کہ کونسل میں اسلامی احکام اور نہ اس کی سرکار کے بیانات کے خلاف قوانین پاس کیے جاتے ہیں تو ان مجلس میں کسی مسلمان کو ان مخالف احکام کے موافق رہنے کی ضرورت نہ رہتی نہ ہی اس کا علم نہ ہو یعنی نہ ہی واقفیت پوری حاصل نہ ہو تو شرارت ہی کرنا حرام ہے۔ واللہ اعلم

حضرت مفتی صاحب کا ایک خط

خط از مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب بنام

موان پتھر مراد امت اعلیٰ نعمت نواز شہ نامہ پتھر رسدہ ترک قوی کاڑے متعلق جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ دیکھا جائے بھی اس رسدے سے متعین متعلقہ حضرت مولانا تھانوی کے پڑھنے سے سخت رنج اور قفس بوا ہے کیونکہ مضمون مذکور میں بہت سی باتیں خلاف واقع اور بہت سی خلاف شان اہل اللہ اور بہت سی دھوکہ دینے والی ہیں اور جمہوری طرز کا کام تو بین آئینہ نہ صرف مجھے بلکہ ساری جماعت کو اس کا رنج ہے اس لئے ساتھ ساتھ اس کا بھی حد قفس سے کہ اس تمام ٹھٹھکی کی اجہد ار سالہ تحریکوں متین سے ہوئی اور اس میں بلا وجہ مولانا عبدالہادی اور خواجہ حسن نظامی کا نام بیکار لکھے متعلق لکھا گیا جو نکھایا اظہار حق کا مضائقہ نہ تھا لیکن نام لینے اور لکھنے کی اور ذالیات سے تعرض کرنے کی ضرورت نہ تھی اور مزید اس وہ رسالہ خائفانہ لہجہ سے شائع ہوا جس کے متعلق لوگوں کو یہ علم ہے کہ یہ سب کی تمام مطبوعات مولانا نے نظر سے گزرنے اور اجازت کے بعد شائع ہوتی ہیں اسی طرح مجھے اس کا بہ حد قفس ہے کہ اسلام کی موجودہ مصیبت ایسی عظیم و نشان مہیبت ہے کہ کسی شخص کو خدا کے سامنے خاموشی کا کوئی عذر نہ ہو گا بلکہ خصوصاً اس حد تک کہ وہ زبان سے تغیر منکر ہو گا اور جو ملایا وقت تک رسدہ ہیں اور ہن کی خاموشی اندھانے اسلام کو فائدہ پہنچا رہی ہے اس کا بھی بہ حد قفس ہے۔

دستاب کا یہ فرمان کہ دہلی میں کسی نے خواجہ حسن نظامی کی تحریر کا رد لکھ لیا نہیں لکھا تھا ہو تو میں جواب شائع کروں اس کے متعلق گزارش ہے کہ تھانویوں سے انہیں مولوی تقی احمد نے مختصر سارہ تو رسالہ اعلیٰ اہل اللہ ص ۱۷۱ اولیٰ ص ۱۷۲ احاد میں لکھا ہے کہ یہ اور آئینہ مفصل رد لکھنے اور شائع کرنے کا ہی رسالہ میں وعدہ کیا تھا ہے رہا یہ کہ میں رد نمکوں تو اس کے جواب میں گزارش ہے کہ میں آج کل اس کام کو دشمنان اسلام کی اعانت سمجھتا ہوں جن کا مقصد یہی ہے کہ کسی طرح ہندوستان کا اتفاق ٹوٹے ہندو مسلمان لڑیں یا مسلمان مسلمان لڑیں ان کی قوت کمزور ہو اور گورنمنٹ کو اپنا اگلی سیدھا کرنے کا موقع ملے۔

یہ حکم حضرت حکیم الامت کی شان کے خلاف الفاظ استعمال کئے جانے سے مجھے حد رسدہ ہے لیکن یہ حد رسدہ ایک سلطان کے لئے اس حد سے سے تم ہے کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے محترم ذرات زمین کی افکار کے چاکہ بنوں اور جو قوتوں نے زمین پر اور حرم محترم پر ٹوٹے گریں اور خلاف سبج جمل جائے جدہ کے باب طبع پر نصرتی گولی بادی کریں اور قسط ظفر پر انگریزی قبضہ ہو سلطان اسلام شاہ شہر کی کھانکر شہر اپنے جائیں فوج سے ہتھیار رکھوائے جائیں سرحد میں ہزاروں مسلمان خواہن کی عصمت دری ہو اور ہزاروں سپاہی عجم اور عورتیں بیوہ ہوں اور ہم بھی آپس کے قصوں میں ہی لڑتے جھگڑتے ہیں اور اپنی شخصیات کی عزت نفس سر ہٹانک قرار توں کو ساتویں آسمان تک پہنچانے کی کوشش جاری رکھیں میں نہیں سمجھتا کہ سینے اور ہڈی پر آگ لگ جانے کے بعد کون عقل مند قلات کے ساتھ اس کو نبھانے کے واسطے تھکے کوں وجہ سے

• **تاریخ**

(۴) زمانہ موجودہ کی اسلامی پہچانی اور مسئلوں کے مصائب اور ابدائے اسلام سے تعلق کا مطالعہ
 سرخی رہے تاکہ کسی کو یہ تھکنے کا موقع نہ ہو کہ غیبی اللہ کی بے مرستی، بونی، دامت البرکات کی قوتیں ہی کی
 شریفہ اسلام میں عزت خائبہ میں زندگی کی مملکت میں طغیانی کی لہروں کے متعلق ایک مختصر کہانی اور
 کہانی اور ان کے ایک عام ماحول میں زندگی کے متعلق ایک مختصر کہانی اور ان کے متعلق ایک مختصر کہانی اور
 قدر و ثواب کی کوئی مثال کو کہنے کے لیے ایک ماحول کی حقیقت راہ میں کہیں کہیں غیبی اسلام کو اسلامی صورت
 سے چھیڑ دے۔

(۵۱) مسیحی علماء نے ہندو معزز طبقے کے لئے مسند موعود کا مخصوص مہینہ سناپ قبلہ نور، اللہ مرقدہ کے قریب اور تمام قریبی چھوٹے اور بڑے مسیحیوں کے لئے سناپ اللہ اے امزم (اللہ رستہ برطانیہ) کے ساتھ ٹرانک مہاوت کا نظم کیا یا کتاب اور ٹرانک مہاوت کی تالیفانی ہندو مسلمانوں میں جتنی بے حد بدوش حید کے اندر ہو، مگر ہندو مسلمانوں کا اتحادی اور ان کی طرح مسلمانوں کو باہمی اتحادی نہایت ضروری ہے اور تمام مسیحیوں کا جو امتلا میں رہتے ہوئے مسکورتست کی خوشحالی کا غرض ہے اس لئے دیوبند کے لئے کو اس کا انتہا شہروری ہے کہ ایمان کی اتحاد و نور کے واسطے نہ جانے اور اپنی تحریک سے تفریق پیدا کرنے والا نہ سمجھ جائے اور نہ وہ دور غمست کا آدمی۔

[illegible]

214 2014.01.21

(۵۱۳) خط حضرت مفتی اعظم ہمام مولانا شرف علی تھانوی

[illegible]

جواب خطبہ کورجیالاز حضرت مولانا تھانوی

عربی سطر - السراج مہمور متہ متہ - الخاف بعدہ نے منہن فرمایا - امر الہیہ شریف اپنے کمر
تک اٹھائی تو یہی نامعلوم ہو جائے کہ جن امور میں آپ پھو فرمایا ہے جیسے تو صرف میرے من لینے
پر ہی نکلتے فرمائیں گے یہ میرے ذمہ جواب بھی ہوگی - ماسا
فائدہ اشرف علی القادری جون (۶) دسمبر ۱۹۲۰ء

(۵۶۴) جواب الجواب خطبہ کورجیالاز حضرت مفتی اعظم

۶ دسمبر ۱۹۲۰ء - مولانا تھانوی صاحب نے سید امجد علی صاحب دہلوی کے جواب والی خطبہ میں
میں جن مسائل کو پیش کرنے کے لئے یہ سطر دیکھ کر ان میں سے ایک میں جواب دہ ہونے کے لئے
اپنے کمر سے معروضات میں غلطیاں دیکھ کر ان کی اصلاح کی توقع ہے اور اگر کچھ دوسرے تو تصدیق
تصدیق کی ضرورت ہے میں مانتا ہوں کہ کتاب بخود فرمیں اس میں کچھ تو دوفاکدہ نہیں اس لئے کہ اگر اس
صورت کی اجازت فرمائیے۔

جواب از حضرت مولانا تھانوی

عربی سطر - امام مجتہد رحمہ اللہ اطلاق امام کا اصل دوا میں ایک مرتبہ پیش کرنے پر
الفاظی رائے معلوم ہو جائے گی غایت کا مرتب ہونا - دوسرے امیر کے کچھ عرض نہ کرنے پر بھی غایت کا
مرتب نہ ہونا سوا میں کہے "محقق" یہ عرض ہے کہ خود یہ غایت محقق نہایت ہے کچھ کلام اس کے معلوم
کرنے کی غایت معلوم نہیں ہوتی نہ درج کردہ نہیں (اور استحقاق سے مستند نہایت میں ہے کیا فائدہ
اب تصدیق کر دینی رائے پر جس نے جو یہ ہے ہر ممکن تظہیر و تصدیق کوئی مستند نہایت نہیں - ملاحظہ فرمائیے
میں تظہیر کی شرح میں اس نے اس پر بیان کا فائدہ کی باقی تمام کی طرف دہر ہے نہ سنا یہ تو کیا آپ کو اپنی
تظہیر پر مجبور کرنا دوا جو ہر جائز نہیں اور اگر اس کی بھی نسبت آتی تو متاخرہ کار تک پیدا ہو چکے ہوں اس وقت
صحت ہے۔

اور اگر کوئی کے متعلق یہ عرض ہے کہ میرے کچھ نہ کشت کی صورت میں کیا یہ فائدہ ممکن نہیں
اس میں من کر جو خود میں میں کورجیالاز کر شیعہ صدر ہو چکے ہیں پر جس میں یہ درود و علاج کے سوا
ناب ہے کچھ دیکھیں مولانا عثمان صاحب اشرف علی تھانوی جون - تاریخ اشانی ۱۳۲۹ھ

(۵۶۵) جواب از حضرت مفتی اعظم

۶ دسمبر ۱۹۲۰ء - مولانا تھانوی صاحب نے سید امجد علی صاحب دہلوی کے جواب والی خطبہ میں
میں جن مسائل کو پیش کرنے کے لئے یہ سطر دیکھ کر ان میں سے ایک میں جواب دہ ہونے کے لئے
اپنے کمر سے معروضات میں غلطیاں دیکھ کر ان کی اصلاح کی توقع ہے اور اگر کچھ دوسرے تو تصدیق
تصدیق کی ضرورت ہے میں مانتا ہوں کہ کتاب بخود فرمیں اس میں کچھ تو دوفاکدہ نہیں اس لئے کہ اگر اس
صورت کی اجازت فرمائیے۔

منفیہ) مناظرہ کارنگ پیدا کرنا اور باہر کی مناسب معلوم ہوا کہ میں تو نام نہاد نصرانی ہمارا وہ مصمم تر لوں اور اپنی عرض مصروف میں پر جواب دینا نہ دیتا نکل جتاں والا کی خوشی پر چھوڑ دوں اگر راستے میں مجھ جیسے ہمارے کی تسکین مناسب ہو لی تو خود فراموشی سے ورنہ اپنی محرومی پر مدبر گروں گا۔ واللہ الموفق

کا گھر میں کی ممبری نہ کفر ہے اور نہ اس سے ایمان میں ضعف آتا ہے

(الحیث مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۳۱ء)

(سوال) ایک مسلمان کا گھر میں کھلی کی ممبری ہے اور موجودہ تحریک کا گھر میں سے متعلق ہے بعض مسلمانوں کے نزدیک اس کا گھر میں میں شرکت کرنے والا مسلمان کافر ہو جاتا ہے۔

(جواب ۵۶۶) نہ کا گھر میں کی ممبری کفر ہے اور نہ کا گھر میں کی من تجویزوں سے جو ملک و وطن کے مفاد کے لئے ہوں اتفاق کرنا کفر ہے نہ اس سے ایمان میں ضعف آتا ہے نہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے جو لوگ کا گھر میں کی ممبری یا مفید وطن تہذیبیت جو اصول اسلام کے خلاف نہ ہوں اتفاق کرنے کو کفر ثابت ہیں وہ شریعت اسلام سے ہوا اتفاق ہیں یا شریعت پر اعتراض کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ محمد کفایت اللہ غفرلہ

(۱) عورتوں کا کونسل میں جانا

(۲) عورتوں کو دوش دینا

(الحیث مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۳ء)

(سوال) (۱) کونسلوں اور اسمبلیوں میں جس مسلم عورتوں کی نشست محفوظ ہو عورتوں کا ممبر بننا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) میونسپل کمیٹی کی مسلم امیدوار عورتوں کو دوش دینا جائز ہے یا نہیں؟

(جواب ۵۶۷) (۱) عورتوں کا کونسل میں جانا کچھ زیادہ مفید نہ ہو گا لیکن اگر جائیں تو حجاب کے ساتھ جانا ضروری ہو گا۔

(۲) اگر اس کا وظیفہ ہو کہ عورتیں حجاب شرعی کی رعایت رکھیں گی اور کسی نامشروع فعل کی مرتکب نہ ہوں گی تو ان کو دوش دینا مباح ہو گا۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ

تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ امارت شریعہ ہمارے کے نمائندوں کو دوش دیں

(الحیث مورخہ ۹ جنوری ۱۹۳۳ء)

(سوال) ہندوستان میں ایک نیا قانون جاری ہونے والا ہے اور اسی کے ماتحت اب اسمبلی اور کونسل کے ممبروں کا چناؤ ہو رہا ہے اس قانون کے ذریعے اسمبلی اور کونسل کو مذہبی مسائل کے متعلق بھی قانون بنانے کا حق ہے چنانچہ اس نئے قانون میں اس کی تصریح موجود ہے کہ اسمبلی اور کونسل نکاح طلاق ترکہ و تہ

و غیرہ کے متعلق بھی قانون بنانے کی اس وقت تک کا تجربہ یہ ہے کہ چونکہ مذہبی جماعتوں نے اپنی اپنی اور
 اُنسل میں حصہ نہیں لیا اس لئے بہت سے قوانین بنائے گئے جو سرِ عام مذہب کے خلاف ہیں اس لئے
 اور تشریح یہ صوبہ بہار نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر کوئی پارٹی قادیان کی مذہبی امور میں مداخلت کرے تو اس کے ماتحت
 وہ مقررہ کو تیار ہو تو اس کو مملکت کی تائید و حمایت حاصل ہوگی چنانچہ بہار، مسلم لیگ، قادیان پارٹی نے مذہبی
 قیادت مداخلت تشریح صوبہ بہار کے سپرد کی اس لئے اس پارٹی کو مملکت تشریح کی پوری تائید حاصل ہے
 چنانچہ اندھینہ قادیان نے اپنی اور کونسل کے اظہار کے لئے مختلف مہلوں پر اپنے مائدے کھانے لئے
 ہیں اس پارٹی کے خلاف دیگر مہلکوں کو روک دینا چاہیے کیا ہے؟

۱ جواب (۵۶۸) تمام راز و نیاز کو لازم ہے کہ وہ اس تشریح صوبہ بہار کے تمام مہلکوں کو روک دیں
 اور تشریح جس جماعت کے نام سے ہو چکا ہے مائدہ قرار ہے اس کو روک دینا مذہبی تحفظ اور صحیح سیاست
 کے لئے ضروری ہے۔
 تمہ کفایت اللہ کان اللہ

جمعیتہ علمائے ہند کے قیام کا مقصد مسلمانوں کی رہنمائی اور ان کی اقتصادی اصلاح ہے
 (جمعیتہ ہند، ۲۴ جنوری ۱۹۳۳ء)

۱ سوال (۱) میری سمجھ میں یہ بات اب تک نہیں آئی جو جمعیتہ علمائے ہند کا مقصد ہے اس کا فرض
 منصبی کیا ہے؟ آپ کسی کام غیر شرعی و خلافِ رسول میں لہو لہو اور اتفاق کر لیا اس کو روکنے کی کوشش کرنا
 (۲) ان دنوں جو جماعت کی روشنی تمام انیس پر چڑھ رہی ہے، خصوصاً مسلمانانِ ہند جماعت کے راستے و آمد و صدقہ
 سمجھ کر اس کے بل مجھے چلے جاتے ہیں اس کی روک ٹوک کی کوئی صورت یا کوئی کام نہ مقرر کیا گیا ہے؟
 (۳) جمعیتہ علمائے ہند کے اراکین، جملہ جہاں تشریف فرما ہیں ان کے تشفی میں کیا کیا کام ان کے پر
 گئے ہیں؟ کیا وہ کسی فعلِ قبیح اور افعالِ ناشائستہ کو روک ٹوک کر کے عاجز رکھتے ہیں؟

۱ جواب (۵۶۹) جمعیتہ علمائے ہند کے قیام کا مقصد مسلمانوں کی مذہبی و سیاسی رہنمائی اور ان کی اقتصادی
 و معاشرتی اصلاح ہے (۲) ہمیں غلبہ تبلیغ و تہذیب کا تعلق ہے جمعیتہ علمائے ہند کا فرض و اثراتی ہے
 یقیناً ظاہر ہے کہ اس کے ہاتھ میں قانون کی حمایت اور حکومت کی طاقت نہیں ہے (۳) جمعیتہ کے
 اراکین اپنے اپنے مقامات میں امرِ معروف اور نہی منکر کا فریضہ اپنی استطاعت کے موافق ادا کرتے
 رہتے ہیں لیکن ان کی سعی تبلیغ و تہذیب کی حدود میں ہی رہ سکتی ہے کسی کو جبر اور ممانعت کی وسعت صبر
 ہے۔ تمہ کفایت اللہ کان اللہ

جمعیتہ علمائے ہند کے قیام کا مقصد اور اس سلسلہ میں پیش رفت
 (سوال) ہندوستان اور عالم اسلام کے مسلمانوں پر جو کچھ گزرتا رہا ہے اس کے پیش نظر شخص مسلمانوں کی

۱۔ صدر ملک میں فوجیں اور تلے دیں، جبکہ جمعیۃ علماء کے ہندو خیر خواہ اسلام اور مسیحیت ایک اتحاد و اشتغال ملت اسلام کے لئے متحدہ قسطنطنیہ و بوسنیہ میں جو کچھ ہوالہ اور یورپ کے اور آئندہ عرب و ترکی میں جو کچھ ہونے والا ہے اس کا مطالعہ ہے کہ

ایک ہول مسلم حرم کی پرستش کے لئے
نیل کے ساحل سے قیصر چنگیز کا سفر

حضرت مولانا ابوالخیر محمد امجدی مدظلہ العالی نے یہ سب بات میں جو انتہائیت ہو رہی ہے وہ آپ پر روشن ہیں مگر مخلصین کی جماعت قریب انتہائیت سے بچنا چاہیے کہ ان حضرات کے مفاد کے لئے اتحاد نہیں ہوتی تو پھر مسلمانوں کو کفار و مشرکین ضرور ہضم کرنے کی فوجیں کریں گے اور ہزاری کروڑوں ہندو عوام کی کربست کیا جبکہ وہ کامیاب ہو جائیں گی اس کا وقت اب نہیں آیا ہے کہ جمعیۃ علماء ہند اور مسلم ایک کے باہمی اختلافات سے روک دینے میں وہ ملوث اسلام مسلم ایک کی تنظیم کو اصرار تو ہے اختلاف ملت کے کاموں کے لئے ہاتھ میں لیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ میری اس مختصرانہ دورہ عندتہ درخواست پر آپ ضرور غور فرما میں گئے اور مسلم ایک کے ساتھ اتحاد و عمل کی کوئی ضرورت نہیں ہے تاکہ خلافت کا بھی قائم رہے ملت کے اتحاد و اشتغال کا مقصد بھی پورا ہو اور دین کی تقویت و ترقی کا بھی یہاں وہاں وقت تو سیلاب انقلاب و انقلاب زدہ عالم اور ملت اور دین سب یکساں طور پر آگئے ہیں حضرت مولانا عبد الرؤف صاحب قادری دانا پوری مدظلہ صدر کلکتہ ضلع مسلم ایک آپ سے اور حضرت مولانا امجد علی مدظلہ العالی جمعیۃ علماء سے اس معاملے میں حد و مضرت مل کر گفتگو کرنا چاہیے ہیں

۲۶ ستمبر ۱۹۳۱ء کو دہلی میں کونسل آل انڈیا مسلم ایک کا اجلاس ہے مولانا دانا پوری مدظلہ اور کلکتہ مسلم ایک کے مولانا سید محمد علی صاحب مدظلہ سے اس موقع پر ملنا اور تہذیبی فیصلے کرنا چاہیے جس تاکہ دل و تحول کو ضرور پوریائی کے ساتھ محض ملت کے مفاد کے نقطہ نظر سے ہم مسلمانوں کے اتحاد و اشتغال کے موضوع پر بات کر سکیں اور کسی مفید نتیجہ تک پہنچ سکیں امید ہے کہ آپ اور مولانا امجد علی صاحب مدظلہ اور دوسرے مولانا صاحب مدظلہ کی فکر میں موقع پر ضرور دہلی میں گئے اور ہم لوگوں کو ملاقات ہو نہ آرت کا موقع ملے گا نہیں گئے حضرت مولانا امجد علی صاحب کی خدمت میں سلام دینا ضروری ہے میں یہ طریقہ ذاتی حیثیت سے ایمان صدر کلکتہ مسلم ایک کے ایمان سے لکھ رہا ہوں اس کو براہ رست تصور فرمایا جائے لیکن اس کی شاعت بھی اختیار میں نہ ہو دے گا ہے کہ اندھ مسلمانوں کے دلوں کو جوڑ دے اور دین و ملت کے لئے ان کو کامیاب متحد کر دے۔ آمین

نیا زمند راغب حسن

تاریخ تکمیل کذیت المفتی

اس میں سے مولیٰ میرے ملک میرے پروردگار
 تجوی طاق سے کہیں تجوی قدرت کے بند
 وہ توڑاں توڑے قلمانی ہے میرے جان پہ
 جس سے اس سے ہے تھوڑی اور بھد شرمند
 کار مولیٰ سے قوی نیجا مرثب ہوئے
 یہ آہوئی میں یہ تھا موت کو ہے حد اختیار
 بلو آپ جان سے سحر کیسے کیسے بولناک
 کئی دن کیاہوں اور قلم ہائے نامور
 بحر طاق سے کہے ہے نصرت ہرنگی
 نجات میں سے کہے ہے نصرت زلی وقور
 اس قدر رفیع مقام ہے کہ اس کے ہائے
 وہ آپ میرے چور ہے اور نور بقور
 اس طرف ماری لعلی اس طرف ہے وہ
 وہ تھوڑی وہ تمام وہ مصائب کا مٹا
 کئی تھیں نے تھا یہ کوئی قول و عمل
 یہی ہے مولیٰ جس سے ہم بہ کئی کا شہر
 یکتا ہے حق ہے دل پہ دل آپ ہے نصرت
 اس کو آپ تو دل پہ کیا کسی کو اختیار
 آپ میں چلتی ہے تو پسو میں ہوتی ہے نکت
 جہلے میں ہے جو قصہ ہے اسے حق ہے یہر
 جس میں جاتا ہے کوہوں کی طرف دست ہوں
 چوہ میں جاتا ہے تھر دامن میں قرار
 جانو غیب و شہادت اختلاف غم
 تو تھوڑی میں رہا تھوڑی معذور وار
 ہے تھوڑے کا یہی دستور اور تھوڑا قہر

تھینے لگیں ہر گز ہر گز کا کیجئے اعتقاد
 آگ خود نمر کو لگاتا ہے یہاں نمر کا چراغ
 کاشی ہے اپنے ہی ساحل کو موج جو نہاد
 "اوریں در عمدہ مانگ ست و مینا و مینا خواہ"
 ز "ظلم دم حزن نقش نہایت زہد
 آفریں! درہمت تو شاد باش و شاد ز
 حسرت و اندوہ راہبر حریفان واکندہ
 سرخروئی تیری درہمت سے ہوئی یا رب نصیب
 خود لگایا ان تھینوں نے ہی اس بیڑے کو
 دھیری سے تری آسمان یہ مکمل ہوئی
 راہوں جسی درہم تیری زندگی مستعد
 ملحق و علم جو تھے تھے و شریعت کے امام
 پھر مہر و قیامت علم کے روشن میز
 پانی پر ریاضت جمعیۃ عہدے بند
 مستعد اپنے بڑے کے ہر قول کے مستعد
 مستعد جو تھے اسیتہ کے نور شیخ الحدیث
 عن کو شے ان سے راض ہو خدائے پروردگار
 ہے یہ محبوب انہیں کی باتیات صالحات
 چوری تو جدول میں ہے یہ اک کتاب بلاکار
 نیند رعد و ہدایت مستعد اہل علم
 اہل حق کے لئے ہے ایک علق مستعد
 بلوتوں میں ظاہر حق و صادق رہنا
 خلوتوں میں اہل دانش کا جیسے قسار
 قلب صاف ہے ہوا الہام سال عیسوی
 ملحق الظہر کی ہے یہ ایک نامی یادگار

خاتمۃ الطبع

ہاں کربو کہ از سالو و نا مستہ
سلامہ بدہ مانیدہ بیکیا اعلمہ

عالم ہاں پاک ہو توں پر جن کی زندگی کا ہر ایک لمحہ حرکت و عمل سے معمور ہو رہا ہو کمال بہ وقت
باد و حرفوں سے مسرور تھا سلام ان مقدس نفسوں پر جو اس خرابہ جہرت کو اپنے مجاہدہ کارناموں سے سرخ
کر رہے اور اس غربت سراے سخن سے مسکراتے ہوئے گزرتے ہیں ہر بار صحت ان مبارک دلوں پر چٹخوں
کے بہاؤ حق و عدالت سے انکی منہ نور الامامت کے لئے ایک غصہ ہر شے جو ذرا وحشی اللہ علیہ و
و خصوصاً یہ تھے ہمارے امانت گزاروں میں اپنی عشق و نواہوں کرنے کی کبھی کوشش نہیں کی نہایت
ناموشی سے خدمت خلق میں مشغول رہے ان کی طرز حیات کی کبھی ہی بھک مندرجہ ذیل بیان ہو گا
شویہ نظم آجائے۔

درد واد چٹاک واد کہ اشارت عکسہ
در بزم چٹاک شوک نیادت عکسہ
باغلق چٹاک زنی کہ پوچھیں واد خاک
مرقدہ پاں تو قدرت عکسہ
مظن میں بہ تو جات تو مخدوم مسو
ور آف اور امور کے شوک معلوم مسو
پاں کی کہ نہیں مرے نہ پوچھیں تجھ کو
مرکز نثر سے تری معدوم مسو
(واصف)

تحدیث نعمت

عاقل مہاش از دلی مرز آکھائے ما
ایں نظر از کھوار عالم چیدہ است

آفتاب زندہ و صلی چہاں در وہاں نہ عین انوار شک جاپنچا قحہ ہے۔ یہ نوری اور آخری جہد
غایت العاقبت کی شائع ہو رہی ہے اس نا شکست کو ہے ایسہ نالی اور آوارہ دست ماکوں کی ہیانت آزمائش کا
اسب سے زیادہ پرست اور مہربان نے قلم کے ذریعہ اجمار و انوار شریع میں تھا جہاں حق و باطل کی پراہوں
ساقی نے ن کوئی رہنما تھا میرے ہر قدم
عین پہ نئی تقدیر سے پہنچا ہوں آیا

تقریب مسعود کے دوران بدنامت سے کہا گیا کہ تمہیں سب کچھ جیت پڑا توئی اور تمہیں طاری
اور تواریک سے بھی پڑا۔

ہاں وہ مثنوی مستحق تھی لیکن غلامانہ ہمت

برم باریں بہا غلوت بہتہ استغفار غیبت

سب کچھ شکست دی گئی اور یہاں امید کے ساتھ لڑا کر اٹھیا اور جیت کر لڑائی کہ یہ کام ان کے لیے
تعمیل نہ کیا تو یہ ایک ایسا انسان ہو گا جس کی طاقتی ممکن نہیں اور یہ نرم ہو گا جس کی جوتی متوجع
نہیں۔

اور تواریک سے شکست دی گئی تھی لیکن غلامانہ ہمت سے جا رہا تھا۔

یہ غلوت سے تھیں وہ غلامانہ ہمت

نہیں کی جانتے کہ ترے کچھ قدم تھک چکے

تو جیت کر اٹھیا اور لڑائی سے ہمت نہیں ہٹا اور یہاں یہاں امید سے لڑا
دی گئی شکست کھانے سے ہوئے غلامانہ ہمت سے کہ وہاں غلامانہ ہمت سے ہوئے غلامانہ ہمت سے
سے کہ جیت کر اٹھیا اور لڑائی سے ہمت نہیں ہٹا۔

یہ غلامانہ ہمت تھی لیکن غلامانہ ہمت

غلامانہ ہمت سے تھیں وہ غلامانہ ہمت

اور جیت کر اٹھیا اور لڑائی سے ہمت نہیں ہٹا اور یہاں یہاں امید سے لڑا
دی گئی شکست کھانے سے ہوئے غلامانہ ہمت سے کہ وہاں غلامانہ ہمت سے ہوئے غلامانہ ہمت سے
سے کہ جیت کر اٹھیا اور لڑائی سے ہمت نہیں ہٹا۔

یہ غلامانہ ہمت تھی لیکن غلامانہ ہمت

غلامانہ ہمت سے تھیں وہ غلامانہ ہمت

غلامانہ ہمت سے تھیں وہ غلامانہ ہمت

اور جیت کر اٹھیا اور لڑائی سے ہمت نہیں ہٹا اور یہاں یہاں امید سے لڑا
دی گئی شکست کھانے سے ہوئے غلامانہ ہمت سے کہ وہاں غلامانہ ہمت سے ہوئے غلامانہ ہمت سے
سے کہ جیت کر اٹھیا اور لڑائی سے ہمت نہیں ہٹا۔

انقرضیہ: من و عنف مغرور و مہر و قہر و قہر و قہر

مستمر: یہاں ہی (ہاں ہی) مستمر (مستمر)

تتمہ

کتاب المصنف کی سابقہ جلدوں کی طباعت کے بعد جو تحریریں یہ
 فتویٰ دستیاب ہوئے یہاں لکھے گئے اسناد و طباعت کے موقع پر
 انشاء اللہ متحدہ ایواب میں شامل کرنے جائیں گے۔

www.adlanaq.org

نوٹ زواحف

متعلقہ کتاب اللہ کے سلاب فتویٰ نمبر ۵۳

اللہ تعالیٰ نے اپنے نر و نرہ جناب میں جن کا صیغہ استعمال کرنا اس وقت پر موقوف ہے کہ غلاف سے قدام اولیٰ میں نہیں اس کا ثبوت نہیں ہوتا۔ یہ وہاں سے اپنی دھان میں یا کمر میں معبود کے لئے جمع کا صیغہ استعمال کیا یہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے لئے جمع کا صیغہ بھی استعمال فرمایا ہے لیکن جتنی دعائیں انبیاء علیہ السلام کی نقل فرمائی ہیں یا وہ ان کے لئے بطور تعمیر ارشاد فرمائی ہیں یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے جتنی دعائیں اور طرہ و ترصعت کو تمہارے لئے میں ان میں نہیں جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ اس بات پر اصرار ہے کہ استعمال نہیں فرماؤ اور ان کے مطابق قرآن مجید و احادیث و کتب معتبرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صیغہ استعمال نہ کیا۔ قرآن مجید کی دو تمام آیات ان کے لئے ہیں انہیں قرآن مجید میں استعمال کر کے تعظیم کا یہ طریقہ اختیار نہیں کیا۔

انحال کے بعد وہاں میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے جمع کا صیغہ استعمال فرمایا ہے مثلاً انا لا احفظون اذ لم یفوقہم فقلعہ المعبود اہل الراحون وغیرہ نہیں کسی نے اس پر قیاس کرتے ہو رہا ہے جائے ہم زبانہ انا انت السمع العظیم کے جائے فکم انتم المسمعون العیسون نہیں کہنا یہ تو اس کے معبود نہیں۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے جمع کا صیغہ استعمال فرمایا ہے ان کے لئے میں بھی استعمال کرنا چاہیے دیکھو اللہ تعالیٰ نے بہت سی اشیاء کی قسمیں ذکر فرمائی ہیں والطور والجم والسمس الخ وکثر نعم کو غیر اللہ کی قسم کیا جائے نہیں۔ وقال اللہ عز وجل یخادعون اللہ وہو خادعہم وقال عز وجل ویکوون ویکو اللہ ولا یبدل یا خادعون یا مکار (تفسیر اللہ کی امر اللہ) اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے میں وہو خادعہم ورومکر اللہ فرمود ہے لیکن اس کو کائنات اور کفار کہنا چاہئے نہیں۔

دوسرے خطاب صریح قرآن میں صرف ایک مثال قرآن مجید میں پائی گئی ہے اور وہ تبارک و تعالیٰ سے غیر نفی ہے تاہم زائد شک کے واسطے عرض کیا جاوے کہ سورہ مائدہ کی آخری دو کون میں اللہ تعالیٰ نے شرک کا قول کیا ہے۔ رب ورجعون علی العیال علیہا۔ چونکہ یہ امر خطاب عام ہے اس لئے غلاف تھا اس نے تشریح تو حیات کرتی پڑی۔ روح المعانی اور تفسیر مشکوٰۃ وغیرہ میں یہ بات مذکور ہے۔

تشریح نے ایک قول اور حسیر الجمع للعظیم نقل کیا ہے یعنی تو اہل نے اللہ تعالیٰ کو خطاب کرتے ہوئے جمع کا صیغہ تعظیم کے لئے استعمال کیا ہے۔ ائمہ اربعہ کا قول ہے کہ تسمیہ کرنے میں یہ دیکھو و تامل ہے۔

(۱) اور کا قائل شرک ہے۔ بنا کہ وہ غلط ہے۔ شرک کے بارے میں یہ تفسیر غیر معتبر ہے کہ جمع

حیض کے آتی ہی مراد قنیمہ ہے۔ یہ عذر خطیب غرضتہ تعلیم اور نہیں نہیں پیو یہ تہہ نہ۔ وہ ان جرم تو
نہی میں اور مفسرین میں مقدم میں نہ ہو یہ تہہ نعت الوالد للعظیم ۔ طا قوسہ حد کے مفسرین کا ہے
وہ بھی نہیں باقی وقت کے درج میں ہے۔

(۲) اگر ہم خود ہی یہ رائے قائم کر لیں کہ مشرک نے صحیحاً خطاب ہی کیا تو کیا وہ یہ حدیث استدلال کے وقت کا قول ہو یا پھر مشرک کا قول؟ اللہ تعالیٰ سے تو جو کچھ سر کی زبان سے نکلا اس کی مکانت و ثبوت کے قائل ہر سو کو قائل و تصدیق بھی مفضل فرمائی، جو سے ایک ہی جملے میں اہل جمع طاہران ہو یا؟ ہمیں منہ موڑ دیکھ کر کوئی منہ موڑ لیں نہیں سکتے۔

(۱۰) ایک شعر کے قوس اندر جو فقیر پر معمول کریں تو انہیں صلیبی اور ایمان امت کا مختلف اہم آیتا سے نیا تک فقیر یہ طرز خطاب کسی نے اختیار نہیں کیا اگر - نئی شہد اور مثال دستیاب ہو جائے اور یہ آیتا سے ہو جائے کہ مراد افسانہ فقیر ہی ہے تو وہ ضرور وہاں نہیں اور عرف تجسس کے مقابلہ میں قوس آیتا اور قابل اعتناء نہیں ہے۔

بھئی منہ پر لڑائی ہے کہ آپنا کورویس سیدہ جمع سے مراد فلمیو مٹل ہے اس کی پانچ مٹل
تاریخات ہیں راقمی قسم: مٹل ان کے بھنے سے لھی قاصر ہے۔

الف۔ نقیاضی جہیم میں اُن اُن کے رہنے والے ہیں کہ ان کے لئے ہے، جہیم کہ خطاب: اُن کے لئے اس لئے کہ ان کے لئے ہے۔

ب۔ فضاہت میں دیکھ کر حسب و معریٰ سدا راہ کے لیے جب اپنے والد ماجد سے سہوہ کا حقہ پڑھیں
تھی تو مخاطب یہ حقہ حشیہ کی شکل میں انہوں نے فرمایا کہ عرب کے رنگ کاٹوں میں حسب کوئی رنگ غار اور
تھا تو انہوں نے حکم نہیں آؤں میں یہ رنگ نہ لگاتے تھے اور اس حدیث پابندی میں اس صلاحت تھی کہ اگر ایسا آدمی
انہی جملہ مردوں کے لئے اور ہر اس کے واسطے وہاں لایا جائے تو ایک آدمی اس کی حفاظت و تحریق کرنے کا شایع ہو
اس وقت سے فتنی حشیہ سے شہر کو رہا ہے اور یہ وہم غرور فتنوں سے خطاب کر رہا ہے کہ وہ فرضی ہی
ہوگا یہ خطاب ہی فرضی سے مخاطب نہ ہو وہ جو میں نے ایک - غرور و فتنوں سے خطاب کر رہا ہے کہ وہ فرضی ہی
مخاطب ہو۔ (مردود)۔

تم نے جس نیا میں مانی ہے۔ اور اس وقت کو انھیں شہید اور عداوت والی جگہوں پر لے جا رہا ہے۔

- قول لاجر - الافارحمیدی ما لہ محمد - فان لم اكن اهلا فانت ذہ اهل ۛ الازھر ص ۛ

اشیاں بھی ہے یعنی حرکت کو اتنا سمجھا کہ اس کے مناسب حرف طے پید ہو جائے مثلاً من یظلم اللہ ما فی تکلیفہم۔ ان یصبحوا وھم لہ اعداء (یعنی ص ۹) خمویکا اوشیا کی ہے اشیاں کی وجہ سے کہیں واحد ثابت کیا کہیں جمع اور جس نہ کر کہ ثابت ہے اس کی مثالیں کاہم مرپ شہام جب۔

علیک سلام اللہ قیس بن عاصم ورحمۃ ماشاء ان یترحما

نحیۃ من غادرہ غرض الریدی اذا راع عن شحط بلادک سلما

فما کان لیس ہلکۃ ہلک واحد ولکنہ بیان قوم نہلما

(عمرہ ص ۱۱۶) تیس کا فیہ شیعہ کے معنی میں شک کو دور کرنے کے لئے بھی تو تین اولہ میں

الغنا پڑتا ہے۔ الالعب للانشاع جس یہ انت عمر یہ فعل کے لئے نہیں ہے۔

وانا لنحفلوا الضیف من غیر عمرہ مخافہ ان یضری با فیعود (حماسہ ص ۳۱۶)

تایید میں اوشیا کی ہے جن کا صنف فیعود بن کر مراد میں یا تکریر فعل نہیں ہے۔

وکیف تقوم علی واحد کان البحار لھا اتمل (متنی ص ۴۱۳)

انہی حلت و کنت جد عروۃ بلد امیرہ الشجاع لفرع (حماسہ ص ۱۲۲)

تقریر مؤلفین عواجم کے معنی ہیں۔

عن الدھر فاصفح لہ غیر محب وفي غیر من قد وارت الاوض فاطمع

(نما۔ ص ۱۳۱) مگر منیٰ مؤلف فاصفح ہے تو میں منیٰ مراد نہیں ہو ایشیا کی اذا طلعتوا السماء

(موروثاتی) آیت میں خطاب صیغہ ثانی ہے تین مفسرین نے اس کو تکریر فعل یا امر میں محمول نہیں کیا کہ نہ

دوری ہو اردو میں ضمیر واحد جس طرح چھوٹوب سے لئے والی جاتی ہے اسی طرح ایشیا کے تکریر

محبت کے موقع پر نزول کے لئے بھی والی جاتی ہے۔

یضا صاحب الجمال و یا سید البشر

من و جہلک المبر لقد نور القدر

لا یمکن انشاء کما کان حقہ

یومہ از شد بدوگ توئی قدمہ جلتھر

حسن یوسف دم بھیسی یہ دینا داری

آنچہ خواب ہم داند تو تھا واری

مقدہ مہم زور ہا تو ہے

محبوب بیاب حق حقانی تو ہے

کرواب بلا میں ڈوتا ہے

اس شے کا پار کرے والی تو ہے۔

اور جب کہ حق حقانی نامہ ذات مراد میں سے اس کی وحدانیت و یگانگی اور حقیت ہے اور

توحید کو دین کا اولین رکن قرار دیا گیا ہے تو اس کی سب سے بڑی تعلیم یہی ہے کہ اس سے لئے ایسا صیغہ اختیار کیا جائے جس میں قدرہ شانہ نہ ہو اور اسی طرز خطاب پر جمہور امت کا عمل چلا آ رہا ہے۔
اس کے خلاف جن حضرات کو اپنی رائے کی صحت پر اصرار ہے تو وہ مندرجہ بالا قوت سے بولائی
مند تو سچو لیتے ہیں مگر اس پہلو کو نظر انداز کر دیتے ہیں جس کو حضرت مہدی اعظمؑ نے اولیٰ و افضل فرمایا
ہے۔ (آخر صفحہ ۱۸۱ ص ۱۸۲ الف)

کتاب العقائد یا نچ سب
قرآن چھوٹے کے لئے تحریر کیا تو اس سے نماز جائز نہیں
سوال : تعلیم اسلام جس کے صفحہ ۳۰ ص ۲۲ پر لکھا ہوا ہے کہ اگر قرآن مجید پڑھنے یا چھوٹے یا
مسجد میں جانے یا اذان کہنے یا سلام کا جواب دینے کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز نہیں ہے اور
دوسرے سوا میں لکھا ہے کہ نماز پڑھنا، اذان، عیدہ، سلام کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یہ مسئلہ
کچھ میں نہیں آیا کیا قرآن مجید بھی غیر نماز پڑھنا، عیدہ، سلام کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے؟
جواب : بلیغ غیر تیمم کے قرآن پڑھنا، عیدہ، سلام کے بھی جائز ہے ؟! نعم مستغنی محمد صغیر خاں میاں صاحب مدظلہ
یا ضلّی غازی پر۔

جواب : قرآن مجید چھوٹے غیر تیمم نماز نہیں مگر جو عبادت مقصودہ نہیں ہے قرآن مجید کے اقراء کے
لئے اس کو چھوٹے غیر تیمم کے نماز ہے اس سے اس تیمم سے نماز جو عبادت مقصودہ ہے جائز نہیں ہے۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ

تقریر و لپیڈ کتاب العقائد جو دھول باب امام ابو حنیفہ کی تقلید رسول اللہ ﷺ کی تصدیق ہے

حاشیہ شریعت سنن مسانک طریقت تدرۃ القیام والمجد شین مند الموحدين الكالمین باقی شریک و
بدعت کلم اللہ الواحد الاحد مولانا محمد امین المونی، شہید احمد زالت شمس فیوندہ زلفہ محدث مشکوٰۃ دربارہ
جواب تقلید عجمی فی زمانہ اہل فریضہ تقلید مطلق۔

(تحریر کردہ) غلام احمد کھٹک اللہ نام شاہ جہاں پوری اذیقہ ۱۳۱۵ھ

حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں اتنا بڑا سول کافر غرض فرمایا جو دین تمام اس پر وال ہیں اور یہ بات سب کے نزدیک ہے مگر قسم کی بات ہے کہ تبار وہ کر سکتا ہے جس نے آپ کی اہدیت کی بدورت بہ دن مضور آپ کے یوکر کر سکتا ہے لہذا مگر عالم مکتب نے فرمایا ہے اصحابی کالنجوم بابہ اھدیتم اھدیتم اور حق تعالیٰ نے فرمایا فاصلو اھل الذکر ان کتب لا تعلمون اور یوسوسا سے بچنا اور نبیوں فرضی فرمایا صحابہ تابعین نے پڑھا اور افتدالان کی علی بن ابی طالب سے تاج تابعین نے پڑھا اور افتدالان اور حق حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ خیر القرون فرمایا تم الذین یلوہم ثم الذین بنوہم اور ان قرون کی تعریف سے بھی یہی مطلب ہے کہ حق تابعین نے تابعین سے سیکھا اور تابعین نے صحابہ سے اور یہ ہر سر قرآن نے امت میں ان سے میرا اہدیت کو یونکہ ان کی افضلیت بہ سبب ان کے عمرو عمل کے ہے اور جو عمرو عمل میں والی ہو سکتا ہے وہی مقدمہ ہوگا ہے پس اب تابعین سنت ہونے پر تحصیل دین محمدی صحابہ سے اور ان کے بعد تابعین اور تبع تابعین سے فرض ہوئی علی بن ابی طالب تک یہ نہیں قرن قرن چلا آیا ہے اور حضور نور علیہ السلام نے فرمایا ملقبوا علی (۱) سب جانیوں کو خطاب فرمایا کہ تبلیغ دین کی توبہ تو ہر زمانے میں جہاد صریح قرآن وحدیث کے سامنے دین کی تحقیق اور صم نبوی کا سیکھنا فرض ہے انکو تک بہ دن تقلید پہلوں کے بچھلوں کو ہرگز دین نہیں مل سکتا ہے مشترک کو دینا پہلوں سے معلوم ہوتا ہے اس پر کوئی تفسیر ہوا ہی بند ہوتی ہے کسی کی بات، تاہم اس کو صادق جان کر عمل کرنا ایسی معنی تقلید کے ہیں اتنی بات مقلدین وغیرہ مقلدین سبہ تسلیم کرتے ہیں مگر غیر مقلدین صرف انھوں کی تقلید کرتے ہیں کہ پسوں سے صرف لفظ کن کر قبول کرنے اور معنی جو آپ چاہے لگائے کو ذہن کے موافق ہوں یا مخالف۔

تو ان اللہ! صحابہ جو عربی زبان تھے فصاحت اور نبات اپنی زبان کے خوب جانتے تھے قرآن وحدیث کے معنی کو حضرت رسول خدا علیہ السلام سے اور پھر دوسرے صحابہ سے تحقیق کرتے تھے اور متعدد معنی کے سیکھنے کی ضرورت ہوتے تھے

مشہور ہے کہ حضرت عمرؓ نے ان میں سورہ بقرہ کو لکھا آیا دھرت مگر معنی پڑھتے تھے انھوں نے انھوں نے پڑھنے کی کیا ضرورت تھی؟ تفسیر اور معنی قرآن وحدیث کے پڑھا کرتے تھے اور علی بن ابی طالبؓ اور تبع تابعین اور سب علماء کو معانی کی تقلید ضروری تھی مگر چند جہاں کو کچھ حاجت نہ رہی نقطہ پہلے لوگوں کے لفظ دیکھ کر اپنی رائے سے معنی جو چاہے کر لے۔

اہل حدیث میں موجود ہے کہ صحابہ اور تابعین قرآن مجید کے متعارف مفسرین اور غریب لغات کو

۱: (۱) اور ان میں مشکوٰۃ اب مناف الصحیحہ ۵۵۱: ۵

۲: (۲) (۳) سورۃ الاحزاب ۱۰: ۱۵

۳: (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲۱۰) (۱۲۱۱) (۱۲۱۲) (۱۲۱۳) (۱۲۱۴) (۱۲۱۵) (۱۲۱۶) (۱۲۱۷) (۱۲۱۸) (۱۲۱۹) (۱۲۲۰) (۱۲۲۱) (۱۲۲۲) (۱۲۲۳) (۱۲۲۴) (۱۲۲۵) (۱۲۲۶) (۱۲۲۷) (۱۲۲۸) (۱۲۲۹) (۱۲۳۰) (۱۲۳۱) (۱۲۳۲) (۱۲۳۳) (۱۲۳۴) (۱۲۳۵) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) (۱۲۳۸) (۱۲۳۹) (۱۲۴۰) (۱۲۴۱) (۱۲۴۲) (۱۲۴۳) (۱۲۴۴) (۱۲۴۵) (۱۲۴۶) (۱۲۴۷) (۱۲۴۸) (۱۲۴۹) (۱۲۵۰) (۱۲۵۱) (۱۲۵۲) (۱۲۵۳) (۱۲۵۴) (۱۲۵۵) (۱۲۵۶) (۱۲۵۷) (۱۲۵۸) (۱۲۵۹) (۱۲۶۰) (۱۲۶۱) (۱۲۶۲) (۱۲۶۳) (۱۲۶۴) (۱۲۶۵) (۱۲۶۶) (۱۲۶۷) (۱۲۶۸) (۱۲۶۹) (۱۲۷۰) (۱۲۷۱) (۱۲۷۲) (۱۲۷۳) (۱۲۷۴) (۱۲۷۵) (۱۲۷۶) (۱۲۷۷) (۱۲۷۸) (۱۲۷۹) (۱۲۸۰) (۱۲۸۱) (۱۲۸۲) (۱۲۸۳) (۱۲۸۴) (۱۲۸۵) (۱۲۸۶) (۱۲۸۷) (۱۲۸۸) (۱۲۸۹) (۱۲۹۰) (۱۲۹۱) (۱۲۹۲) (۱۲۹۳) (۱۲۹۴) (۱۲۹۵) (۱۲۹۶) (۱۲۹۷) (۱۲۹۸) (۱۲۹۹) (۱۳۰۰) (۱۳۰۱) (۱۳۰۲) (۱۳۰۳) (۱۳۰۴) (۱۳۰۵) (۱۳۰۶) (۱۳۰۷) (۱۳۰۸) (۱۳۰۹) (۱۳۱۰) (۱۳۱۱) (۱۳۱۲) (۱۳۱۳) (۱۳۱۴) (۱۳۱۵) (۱۳۱۶) (۱۳۱۷) (۱۳۱۸) (۱۳۱۹) (۱۳۲۰) (۱۳۲۱) (۱۳۲۲) (۱۳۲۳) (۱۳۲۴) (۱۳۲۵) (۱۳۲۶) (۱۳۲۷) (۱۳۲۸) (۱۳۲۹) (۱

ہو یا ایک میں فساد ہو یا سو درود سرے میں الحاق رہے ہو تو وہ طریقہ جس میں فساد ہو فقہاء نے حرام ہونا ہے درود سر امر حریقہ واجب قصہ ایسا ہے آپ کے طریقہ جس میں الحاق ہوتا ہے فعل میں مدورہ تحریر اس امر خارج سے حرام ہوتا ہے۔

اب ان دونوں امر کے حد جواب میں حدیث کے خلاف فقہاء نے عقیدہ شخصی کرتے والے (مفسرین) مثلاً اپنے فہم سے ذریعہ بھی اور اعتدال امر نہ لے کر نہ ہی میں سر امر واجب اور عقیدہ شخصی کو لایا جاتا ہے تا حکم اللہ مدعا میں معلوم ہو کر فقہاء الحاق امت میں ثالث لہذا امر واجب اور عقیدہ شخصی واجب ہوئی لہذا خبر آتے ہیں کہ یہ عقیدہ شخصی واجب بالخیر ہوئی اور عدم عقیدہ امر بالخیر اور جو کچھ فقہاء و فرائض اور اختلاف پائی اس عدم عقیدہ میں ہے کہ انظر کتابہ فی عقیدہ حقانی وجوب عقیدہ شخصی کافی، مباح ہو گیا اور عقیدہ و نہ اور میں سے کسی امام کی بات صحیح و واجب و ثابت نہیں کہ آئی، حدیث ہوئی ہے، کوئی نہیں مسئلہ کو رد و حق نہیں اور یہ سو مسئلہ داخل مسئلہ میں ہے جو سے جو کچھ کو بہت غور سے بحث کیا ہے کہ ہم بحث کے بعد سے فی حدیث و وجہ ہے یہی نقطہ: واللہ اعلم

اللہ تبارک و تعالیٰ بقدر حق تعالیٰ کو انفریہ مباح و وجوب عقیدہ شخصی موانع و موانع فی تمام ہوئی۔

(نوٹ: اوصاف) حضرت مولانا نقوی کی مندرجہ بالا تقریر منقح کفایت اللہ نے اس زمانہ میں قلم بند فرمائی جب کہ مفتی صاحب کا خطاب علمی کا ذہن تھا کیونکہ مفتی صاحب ۱۳۱۵ھ میں دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہوئے تھے۔

کتاب اللقیط واللقطہ

مسجد سے کسی کی جوتی گم ہو گئی تو ؟

رسولؐ انہی کی جوتی مسجد میں سے کوئی بدل کرنے جاتا ہے نماز سے فارغ ہو کر مذہب زہد اپنی جوتی تلاش کرتا ہے و اس کی جوتی نہیں ملتی جس وقت نماز فرمائی مسجد میں سے چھ جوتی ہیں تو زیہ کو ایک جوتی دینی جوتی ملتی ہے اور اس کا یہ ضمان غالب ہوتا ہے کہ کوئی بدل کرنے کیلئے کہتا ہے کیونکہ جوتی زیہ لے لے لے لے

وجواب: جب اس جوتی کا کوئی کس نہیں ہے تو زیہ سے اس خیال پر کہ یہ اس کی جوتی کہاں ہے لے لے لے لے محمد کفایت اللہ کا فی اللہ

کتاب اللقیط واللقطہ

جس چیز کا اصل مالک معصوم ہو اس کا کیا کیا جائے؟

(رسولؐ) زیہ کی سزا طاعت کی دکان ہے وہ پوری جو سودا خریہ لے آتے ہیں کبھی پی لکھنے کی پٹریاں اور کبھی

ایک آدمی ان شخص جانتے ہیں، بچے باپس آخرت کو وہ خود دریافت کرتے ہیں اور نہ کوئی یاد دہتا ہے کہ وہ کون سے یہ پادری اس کی وفات پر آئے تھے، میں سنہ ۱۹۰۷ء دریافت کرتے ان چیزوں کے متعلق اب کس سے پوچھتا ہوں؟

جواب ۴: ایک چیزیں جس کے اصل مالک معلوم ہوں وہ ملے گی صدقہ کر دی جائیں۔

مذکورہ بالا کے مطابق

کتاب التلویہ و سورہ اب فہم سورہ

مسلمان کا جسم یا مائی پینا افضل ہے

اس سوال پر ذیل میں پانی پینے کا، قرآن الہم کے ساتھ ساتھ جو دوسرے سے برتر ہے پانی پینا بھی گوارا نہیں کرتا اور دوسرے کا پانی پینا پسند نہیں کرتا۔ یہ مسلمان کو کسی دوسرے مسلمان نے کہاں تک پرہیز و تقاضا کرتے؟

المستغنى مسبقاً جائز أخاه من الناحية الشرعية

اجوب ۵: یہ پریز جس کی کیاں سے لیا وہ کتاب شریعت سے آیا ہے پریز کا نعم نہیں دیاتے۔ سلمان کا نصیب
پہلی دنیا افضل ہے اس کی کوئی خاص چیز نہ ہو وہ ظاہری حالت تو اس کا حکم بدل جائے۔ محمد کفایت اللہ

کتاب انجمن ہمارے دوسرے باب فصل چہارم

یہاں چٹانوں اور کانوں سے بچنے والوں نے وہ لوگوں کو قتل کیا؟

[illegible]

جواب میں آنحضرتؐ کا سے تھے وہ چنانچہ اپنی سے مختلف ہے حق چاہیہ کچھو ہے تو ہر حال، نفس ہے خواہ
 اور ہو یہ تو نورانی ہے اس میں کوئی رنگ یاد نہیں ہے پانی کی طرح صاف شفاف ہے تو اس میں یہ
 تفصیل ہے کہ اگر یہ پانی ہماری سے پیدا رکے گا تبھی نکلا تو: نفس سے اور ہر صمدی سے نہیں بھکا اور

١٠ التلخيص: وفيها تصاحبه ووجهه عند حرف تباهي، فإن شخه غلبه و عرف الى ان غلبه فصح لا يظلمها و انها تصدق به
بذلك كما طلعت كانت اجابة لا يوصل اليه على غير الوجه المذكور لا يتصل مع الخبر المجتاز ١٧٨٤
١١ سر الادي و ما لكل لحمه ثماني لان المجتذبه اللغاة والدقو له من لحم طاهر و يدخل في هذا الحركات الخمس
والمختص: هـ ١٥٠ شكت عنده ملان:

نہیں ہے تو ناقض نہیں ہے۔ ۱۱۔ محمد کا طہارت اللہ

کتبہ الطہارۃ و سر الباب فیصل چہارم

قرآن پڑھنے کے لئے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز نہیں

(سوال) ۱۱۔ تعلیم الامام جلد دوم کے صفحہ ۳۵۷ پر جو لکھا ہوا ہے کہ اگر آقا محمد پر کئے وچھنے یا تمہد میں پانی نہ ہو ان شخص کا جواب دینے کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز نہیں ہے۔ ۱۰۔ اس سے حوالہ میں لکھتے ہیں کہ نماز نماز واجبہ و ثلاثہ کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہ لکھتے ہیں نہیں آیا کیا قرآن مجید میں بھی وجہ وجہ تیمم ہے یا نہیں ہے اس پر لکھا ہے کہ نماز جائز ہے یا نہ لکھتے ہیں یا تو وہ قرآن مجید پر مستحق نہیں ہو رہے۔ ۱۱۔ المستغنی محمد سعید خاں مولیٰ۔ مقام دیوبند عازمی پور

(جواب) ۷۔ قرآن مجید جو باقی تیمم جائز نہیں عمرہ کے حالات مضمومہ نہیں ہے قرآن کریم کے احادیث کے لئے اس کو چھو بغیر تیمم کے یا اس کے لئے اس تیمم نماز کے عہد مضمومہ ہے جائز نہیں ہے۔ ۱۰۔ محمد کا طہارت اللہ

کتبہ الطہارۃ و سر الباب فیصل چہارم

ہندو کی نی وجہ سے اگر جماعت کا غسل نہ کرے گا

(سوال) ایک شخص کو ہندو کی حالت میں اقامہ ہو جائے اور وہ کچا بیل لڑا کھائے کے غسل کے پہلے تیمم کرے اور نماز کے وقت کھو کرے نماز اترے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں آیا تیمم سے جو کچا بیل لڑا کر لی ہو گی ۱۱۔ المستغنی محمد سعید خاں مولیٰ۔ مقام دیوبند عازمی پور

(جواب) ۸۔ اقامہ ہندو کی وجہ سے غسل کر کے نماز کے کھائے ہو تو تیمم کرے اور نماز کے وقت ہندو کے نماز پر سنا جائے اور نماز نہ ہو گی۔ ۱۰۔ محمد کا طہارت اللہ ان لکھ ل

۱) کتاب النکاح جلد دوم صفحہ ۳۵۷ پر لکھا ہے کہ اگر آقا محمد پر کئے وچھنے یا تمہد میں پانی نہ ہو ان شخص کا جواب دینے کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز نہیں ہے۔ ۱۰۔ اس سے حوالہ میں لکھتے ہیں کہ نماز نماز واجبہ و ثلاثہ کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہ لکھتے ہیں نہیں آیا کیا قرآن مجید میں بھی وجہ وجہ تیمم ہے یا نہیں ہے اس پر لکھا ہے کہ نماز جائز ہے یا نہ لکھتے ہیں یا تو وہ قرآن مجید پر مستحق نہیں ہو رہے۔ ۱۱۔ المستغنی محمد سعید خاں مولیٰ۔ مقام دیوبند عازمی پور

۲) بول چال میں المستغنی جلد دوم صفحہ ۳۵۷ پر لکھا ہے کہ اگر آقا محمد پر کئے وچھنے یا تمہد میں پانی نہ ہو ان شخص کا جواب دینے کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز نہیں ہے۔ ۱۰۔ اس سے حوالہ میں لکھتے ہیں کہ نماز نماز واجبہ و ثلاثہ کی نیت سے تیمم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہ لکھتے ہیں نہیں آیا کیا قرآن مجید میں بھی وجہ وجہ تیمم ہے یا نہیں ہے اس پر لکھا ہے کہ نماز جائز ہے یا نہ لکھتے ہیں یا تو وہ قرآن مجید پر مستحق نہیں ہو رہے۔ ۱۱۔ المستغنی محمد سعید خاں مولیٰ۔ مقام دیوبند عازمی پور

کتاب الصلوٰۃ دوسرا باب

(۱) قول از تعظیم اسلام (جس چہ در نماز)

نماز کے اوقات مکروہ

مسوئل: نماز میں کس وقت سے متاخر ہوئے؟

اجواب: ۱۹۲۳ء میں صادق بن علی کے بعد فجر کی دو رکعت سنت کے علاوہ فرضوں سے پہلے نفس کی نماز مکروہ ہے (۲) پڑھنے کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے (۳) عصر کے فرضوں کے بعد آفتاب نہ مغرب ہونے سے پہلے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔

۱۔ فجر نہ پڑھیں وقت میں فرض نماز کی تکمیل ہو جائے اور نماز کا وقت ختم ہو جائے۔

(۲) اگر آفتاب نماز کے وقت میں نہ نکلے یا نہ نکلے تو نماز مکروہ ہے۔

۳۔ اگر کسی دن میں نماز کی تکمیل ہو جائے تو نماز آفتاب نکلنے کے بعد مکروہ ہے۔

(۴) اگر کسی دن میں نماز کی تکمیل ہو جائے تو نماز آفتاب نکلنے کے بعد مکروہ ہے۔

آفتاب سے پہلے ہوئے نماز میں اگر کسی دن میں نماز کی تکمیل ہو جائے تو نماز آفتاب نکلنے کے بعد مکروہ ہے۔

کتاب الصلوٰۃ دوسرا باب

(۱) قول از تعظیم اسلام (جس چہ در نماز)

نماز کے اوقات مکروہ

مسوئل: نماز میں کس وقت سے متاخر ہوئے؟

اجواب: ۱۹۲۳ء میں صادق بن علی کے بعد فجر کی دو رکعت سنت کے علاوہ فرضوں سے پہلے نفس کی نماز مکروہ ہے (۲) پڑھنے کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے (۳) عصر کے فرضوں کے بعد آفتاب نہ مغرب ہونے سے پہلے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔

۱۔ اگر کسی دن میں نماز کی تکمیل ہو جائے تو نماز آفتاب نکلنے کے بعد مکروہ ہے۔
۲۔ اگر کسی دن میں نماز کی تکمیل ہو جائے تو نماز آفتاب نکلنے کے بعد مکروہ ہے۔
۳۔ اگر کسی دن میں نماز کی تکمیل ہو جائے تو نماز آفتاب نکلنے کے بعد مکروہ ہے۔
۴۔ اگر کسی دن میں نماز کی تکمیل ہو جائے تو نماز آفتاب نکلنے کے بعد مکروہ ہے۔
۵۔ اگر کسی دن میں نماز کی تکمیل ہو جائے تو نماز آفتاب نکلنے کے بعد مکروہ ہے۔
۶۔ اگر کسی دن میں نماز کی تکمیل ہو جائے تو نماز آفتاب نکلنے کے بعد مکروہ ہے۔
۷۔ اگر کسی دن میں نماز کی تکمیل ہو جائے تو نماز آفتاب نکلنے کے بعد مکروہ ہے۔
۸۔ اگر کسی دن میں نماز کی تکمیل ہو جائے تو نماز آفتاب نکلنے کے بعد مکروہ ہے۔
۹۔ اگر کسی دن میں نماز کی تکمیل ہو جائے تو نماز آفتاب نکلنے کے بعد مکروہ ہے۔
۱۰۔ اگر کسی دن میں نماز کی تکمیل ہو جائے تو نماز آفتاب نکلنے کے بعد مکروہ ہے۔

ہو جاوے اور رسول اللہ ﷺ بھی قلم کو کمری میں داخل کر کے یہ کہتے تھے کہ آپ نے جو تحریر کے کا نظم بھی کیا۔ بخاری میں یوم یروان حرکت روایت ہے۔ عن رسول اللہ ﷺ کہ قال اذا اشتد الحر فاخرجوا بالصلوٰۃ فان شدة الحر من فیح جہنم (ترمذیہ) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب سخت گرمی ہو تو نماز کو عمدہ کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی آگ ہے (یعنی اس آیت سے پتہ چلا جائے کہ) عن امی سعید قال قال رسول اللہ ﷺ ابردوا بالظہر فان شدة الحر من فیح جہنم (رواہ البخاری) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظہر کو ٹھنڈا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی آگ ہے۔ وعن امی ابو قال اذا مؤذن المی یبشیر الظہر فقال ابردوا اولیٰ اوقالی انظر انظر (وان شدة الحر من فیح جہنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوٰۃ حتی رابعا فی السجود) (رواہ البخاری) اور فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مؤذن نے ظہر کی اذان کا اردو کیا تو آپ نے فرمایا ٹھنڈا کر ٹھنڈا کر۔ یا فرمایا انظروا انظروا اور فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی آگ ہے تو آپ گرمی سخت ہو تو نماز عمدہ کیا کرو حضرت ابو ذر فرماتے ہیں کہ اسی طرح آپ نے انکی تاریخ فرمائی کہ ہم نے ایک دن تو دوں کا سایہ دیکھ لیا۔ حطائی شرح بخاری میں ہے کہ کل اس کو کہتے ہیں کہ زمین پر ٹھیک کی وغیرہ دن ہو جائے اور بھی ہوئی ہی ہوتی ہے اکثر بلند نہیں ہوتی اور اس کا سایہ وغیرہ ظہر کے وقت کا ستر حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ یہ ہے۔

عن روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ ظہر کی نماز گرمی کی شدت کے زمانے میں مؤخر کر کے پڑھنا مستحب ہے امام بخاری نے بھی اسی لئے باب اس طرح منقطع کیا ہے۔ باب الاورد بالظہر فی شدة الحر اور جر ان حدیثوں کو اکثر کوی ترجمہ و انجلی طرح کتابت روایاتی واسطے ہمارے فقہائے حنفیہ نے گرمی میں تاریخ کو مستحب کہا ہے سراقی الخاف میں ہے و يستحب الاورد بالظہر فی الضیف (۱) اور مختار میں ہے والمستحب فاعبر ظہر المصیف (۲) اسی طرح اور بھی کتب فقہ میں ہے اور تاریخ کی حد یہ ہے کہ ایک شکل سایہ ہونے سے پہلے پڑھ لی جائے جب تک ایک شکل سایہ نہ ہو تاخیر کا اختیار ہے اور بخاری کی روایت بھی التلویٰ اس کی مدد ہے۔ کہتے محمد کفایت اللہ مقامہ مولود رس مدرسہ امینیہ، علی الجواب صحیحہ مین من علی مدرسہ مدرسہ مبارک۔ محمد وصیت علی مدرسہ مدرسہ عبدالرب علی۔ بعد و شہاد الحق علی مدرسہ مدرسہ امینیہ، علی۔ محمد رابیعہ بلونی (واحد)

۱۔ الصحیح للإمام البخاری ۷/۶۶۱ طالعیمی

۲۔ الصحیح للإمام البخاری ۷/۶۷۱ طالعیمی

۳۔ الصحیح للإمام البخاری ۷/۶۶۱ طالعیمی

۴۔ سراقی الصلاح علی غامض حاشیہ ص ۱۰۲ طالعیمی

۵۔ بعد المعتمد مع رد ۳/۱۶۱

میں روایت مذکورہ صحت میں شک ہے اول تو احمد بن حنبل کو مصر میں مسجد بنی تھی تو مسجد نبوی کی سمت معلوم کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ دوسرے یہ کہ وہ کون سے باب میں تھے جنہوں نے اس درجہ فرق لگانا دیا حالانکہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دونوں ایک ہی نصف النہار پر واقع ہیں صرف ایک دقیقہ یعنی ایک درجہ کا سا فرق ہے۔ فرق ہے مدینہ طیبہ کا طول البلد ۱۲۹ درجہ ۵۳ دقیقہ ہے اور مکہ معظمہ کا طول البلد ۱۲۹ درجہ ۵۲ دقیقہ ہے وقت میں صرف ۳ سینکڑہا فرق (کم ہنوی کو) ہے مدینہ طیبہ کا نصف النہار یکم بنوری کو چودہ بجے تریس منٹ افغانی میں سینکڑہم ہے اور مکہ معظمہ کا نصف النہار چودہ بجے تریس منٹ چوبیس منٹ ہے۔ آفتاب جب کہ ایک درجہ کو چار منٹ میں طے کرتا ہے تو ایک دقیقہ کو چار سینکڑہ میں طے کرتا ہے۔

اور پھر جب مدینہ منورہ اور قاہرہ کے طول البلد عرض بلد ایک نہیں ہیں تو اپنی مسجد کو بھی اس درجہ میں جسے بنانے کے کیا معنی ہیں؟ افتاء عامہ بصحراہ مسجد رسول اللہ ﷺ کا کیا مطلب ہے؟

سب دبا صحت نماز کا مسئلہ تو اس سے ہمیں انکار نہیں سوانا تھا نبویؐ نے حوالہ حاشیہ جہر ایک طرف پڑھیں درجہ تک انحراف کی صورت میں صحت صلوٰۃ کا فتویٰ دیا ہے (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مکمل) سب جدید جلد اول دوم ص ۸۹) لیکن سوں یہ ہے کہ یہ کون بتاتے گا کہ درجہ کیا نیز ہے؟ دقیقہ کیا ہے؟ اور پھر جب کہ اصطلاحات ریاضی اور آلات رصدیہ سے اس قدر مزیداری ہو تو وہ صوٹے صوٹے آثار و نشانات کیا ہیں جن کو غوام جاننے اور سمجھنے ہیں؟ رند شمس و قمر اور قطب و غیرہ مشہور ستاروں کو کتنے آسانی پہچانتے ہیں؟ کتنے کہی ہیں جو طول البلد عرض بلد کو جانتے ہیں؟ یہاں پھر ایسی بات علم نجوم علم یحیٰ اور علم ہندسہ کی آپڑتی ہے۔

مقصود ہے ہذا و غیرہ کے معنی میں کام چلتا نہیں ہے ورنہ ہذا و غیرہ کے بغیر ہر چند یہ مشاہدہ حق کی معنی ہستی نہیں ہے ہذا و غیرہ کے بغیر

ماہین المغربین

آفتاب خط استوا پر ۲۱ مارچ کو ۲۱ درجہ شمال کی طرف چل کر ۲۱ جون کو خط سرطان پہنچتا ہے۔ جنوب کی طرف چل کر ۲۱ ستمبر کو خط استوا پر اور ۲۱ دسمبر کو خط جدی پہنچتا ہے۔ خط سرطان اور خط جدی کے درمیان عرض کا فاصلہ ۲۳ درجہ ہے (۲۸ درجہ مغربین سے یہی فاصلہ مرکب ہے۔

مکہ معظمہ کا عرض بلد ۲۱ درجہ ۲۵ دقیقہ شمال سے اور مدینہ طیبہ کا عرض بلد ۱۲۹ درجہ ۵۳ دقیقہ

تحریر

کسی چیز کا مقولہ و مذکورہ دو کتابوں نے عدم کی دلیل نہیں ہے لیکن اگر راویوں کی اس رائے کو
سچ تسلیم کر لیا جائے کہ صحابہ رضویں عند جہنم آجین گئے نہ آتے تھے کم یا نہ کوئی حساب لگایا گئے
انہی سے مسجد کی سمت قبلہ تعیین فرمائی تو انہی نے یہ فرمایا کہ یہاں کی آگئیں اور سمت معلوم
نہایت سے منور تھیں ان کی تحریر کی طرح ہماری تحریر نہیں ہو سکتی نیز یا سلوینہ العلیلہ کہ وہ مسجد پر تھیں
(یہ دو صحابہ منظر علیہ السلام جو زنی مصر کی سن ۱۳۹) عرب کے رہنے والوں میں سترائے والے موسم بھی
ستاروں سے راستہ کو دیکھتے معلوم کرتے تھے یہاں شہر و سرائے کے شہدوں کو ستاروں کی پہچان نہیں تھی
پیش نظر سے اسے کام بھی نہیں آتا۔

سمت قبلہ معلوم کرنے کا طریقہ

فصل اس کے کہ آپ اپنے شہر میں سمت قبلہ کا نمبر سے کارہاد کریں ضروری ہے کہ پہلے جہات
اربہ معلوم کریں اس کے لئے بحرین اور قدومتی طریقہ امرہ ہندیہ ہے جس سے جغرافیائی آفتابین نے
محدث جہات اربعہ دریافت ہو سکتی ہیں جب نماز کا استقبال اس کے لئے معتبر نہیں ہو کہ مثلاً طبریہ نہیں
میانہ ہیں اور جغرافیائی نہیں ہے۔ میں جتنی یہ سمجھ لیا ہے صحیح نہیں کہ قطب نما کی سولی بھیہ قطب جنوبی کی
سمت سے ہے۔

یہ حساب میں اس کے حرم ہوا کہ لندن میں یہ وہاں طبریہ سولی جہت شمال اور جنوب کو بتاتی تھی
۱۹۱۱ء سے دو سرانہ شمال کی جانب رہتا تھا وہ تصویر اس مغرب کی طرف شمالیہ میلان ۱۸۱۸ء تک
بروز ہوا تھا، بالورب اس کا انحراف ایک ڈیگرائی سے اپنی غایت کی حد پر پہنچا تو پھر ملاحظہ فرمائی کہ وہی ہے
یہ دو انحراف سولی کا خطا شکل و غلطی سے دو جہتوں کو انحراف اور جہادی محکمہ والے انقلاب آتے
ہیں۔

لندن میں یہ انحراف ۱۹۱۵ء میں تقریباً ۲۵ درجہ تھا مگر ۱۹۱۵ء میں ۱۹ درجہ ۳۰ دقیقہ رہا ہے
جسکی قطب نما کا دوسرا ڈیگرائی کی طرف ہوتا تھا جو اس کے وہ مغرب کی طرف رہا اور یہ ۳۰ دقیقہ
سے مانگے تھے جس جب اس انحراف کی مقدار معلوم ہو جائے تو اس کو حساب میں لگا کر کہاں کے صحیح نقطہ
دریافت کر سکتے ہیں (جغرافیہ ریاضیہ فنی کا واللہ مطبوعہ ۱۹۱۵ء)

۱۹۱۲ء کی کوئی رصدگاہ میں دیکھا گیا تو انحراف مغرب کی طرف ۴۰-۳۹-۳۵ درجہ۔

ایضاً نکات میں مشرق کی طرف ۳۳ درجہ۔

ایضاً ممبئی میں مشرق کی طرف ۱۲-۱۱ درجہ۔

۱۹۱۵ء لندن میں انحراف مغرب کی طرف مشرق ۱۵-۱۱ درجہ۔

کی طرف ہیں تو تفریق نہ کر کے (۱) دائرے دونوں کر لیجئے پھر نیچے کی ٹوک کا سایہ اس ٹوکٹ کر دو نام پر اس جگہ پہنچے وہاں نقطہ (۲) ہے اور اس نقطے سے مرکز اور ایک میدہ خط چکے یہ آپ کی مسجد کی دائیں اور بائیں طرف سے ہو گئی اس پر غور کیا کہ یہ دو پر قبیلہ قائم کر لیجئے۔

۱۔ کوہ وادی کے ۲۰ فٹ سے ۲۹ فٹ تک یا ۱۰۰ فٹ سے ۱۰۰ فٹ تک کا رقبہ ہوتا ہے یہاں مغرب کے مشرق و مغرب میں غور ہے درجے تک کے مقامات میں کام و سہ ملتا ہے اس سے زیادہ فاصلے کے لئے اور طریقے ہیں۔

مثلاً اہل کافہ النور ۲۹ فٹ یعنی ۲۰ فٹ ۸ انچ ۲۶ انچ سے ۳۶ انچ تک ہے تو ان میں فرق وقت ۲۹ فٹ سے ۲۹ فٹ تک جو دینے اس مطلب سے ۲۰ فٹ ۸ انچ ۲۶ انچ سے ۳۶ انچ تک ہے جس جگہ نیچے کی ٹوک کا سایہ پہنچے وہاں نقطہ (۱) ہے اور اس سے مرکز اور ایک میدہ خط چکے یہ آپ کی مسجد کی دائیں اور بائیں طرف سے ہو گئی اس پر غور کیا کہ یہ دو پر قبیلہ قائم کر لیجئے۔

۲۔ کوہ وادی کا نظام کر دے کہ جس تار بنی ہو اور جس وقت آفتاب کعبہ کے سمت اترتا ہے پہلے اسی وقت ریڑیہ اور اذان کر دی جائے کہ آفتاب کعبہ کے سمت اترتا ہے آفتاب کو نصف راہ میں دیکھ کر وقت قیام معلوم کرنا یہ آسان ہو جائے گا کیا چاہا ہو کہ یہ صحیح اور درست کے پروگراموں کے ساتھ یہ ضروری ہے کہ اسے بھی سمجھ دیا جائے۔

۳۔ فتح ہو کر بھی کوہ وادی کے طور پر پیش کیا جائے وہاں میں کسی قسم کی کیفیت اٹھانے کی ضرورت نہیں وہاں کی تاریخ میں باقی مسجد کی سمت قبلہ معنی ہے اس سے موجودہ کافی ہے۔

۴۔ اگر اس اور بھی کسی صورت سے قبلہ معلوم کرنے کے بعد اگر آپ شرح جعفیہ سے اس کو سمجھیں اس میں اس قسم کے دہریہ سے رجوع نہیں ہے اور اپنی مقیم کردہ سمت کو دیکر چند طریقوں سے بھی جانچ لیں جائے۔

۵۔ یہ جو تہہ لگھا یا اس سے پہلے نہ کیا جائے کہ فتر کی دی ہوئی رخصت سے نہیں اٹھانے ہے۔
۶۔ قصہ صرف یہ ہے کہ ایک ڈھیر ہے وہاں کی کاری قیام و عیش پر سب کے بڑا دل لائے وہاں روپ خرچ کئے جاتے ہیں اور ان کے لئے خلیفہ و خلیفہ بڑا مشقت کی جاتی ہے تو اگر یہ رقم اور کچھ مشقت اس کی سمت سے نہ لے کے لئے داشت کر لینے میں کیا حرج اور کیا گناہ ہے؟ فقہ کی مٹھی ہوئی رخصت کو سمجھنے کے لئے جن حساب کی ضرورت ہے۔ اگر انھیں اہل اعیانہ کہہ کر مطمئن ہو جائیں تو یہ دیکھنا کہ پڑھنا ہوتا کہ اگر دیا جائے تو میراث نہ کوہ اور اوقات سلوہ کے اندر وہاں میں کیا کیے جائے گا؟

مطلب یہ ہے کہ یہ اختراعات جب بحرحسب پیشانی کی طرف چلیں تو یقیناً ہر خطیہ ستارے اور ہوتے چاہیں گے طول بلد کے درمیان کی یہ نظر ہم ہوتی جاوے گی اس پر نظر کی گئی تھی کہ وہ ملانیا قوت کی گئی تھی کا اثر طوں و غروب پر تو یہ ہے کہ کئی ایک ہی نصف البلد پر واقع سب مقامات پر طوں و غروب کا وقت یکساں نہیں ہوتا حال یہ کہ ان تمام کو ہمیں قبلہ میں قیمت کی گئی تھی کا حساب بھی لگایا جائے گا کیا نہیں؟ ان ہرے میں مابین ہر واقعہ کا اختراعات کے درمیان کیا جائے گا واللہ اعلم بالصواب

حضرت مولانا صاحب قلمی مدظلہ العالی

نازل ہوئی جیسا کہ حافظ ابن حجر نے شیخ ابو حامد حرصت بمسکۃ
 وهو غریب (فتح الباری) اور حافظ جلال الدین سیوطی نے امتحان میں اور شیخ ابن حجر مکی نے شرح مسند
 میں کہ قول کا ترجیح دی ہے (کہ فی امہ السنن) اور قاضی شوکانی نے اس کا اظہار میں فرماتے ہیں۔ وذاک ان
 الجمعة فرغت علی النبی ﷺ وهو بمسکۃ قبل الحجرۃ کما اخرجہ المطبوع عن ابن عباس فلم
 یتمکن من طاعتها ہذاک من اجل الکفار فلما ہاجر من ہاجر من اصحابہ الی المدینۃ کتب
 الیہم یا مرہم ان یجمعوا فجمعوا۔ انتہی (نیل الاوطار) اور علامہ شمس الدین قزلباشی نے شرح
 مسند الطائفت میں لکھتے ہیں۔ و فرغت بمسکۃ ولم یتم بہا کما لم یتم بنا صلوة الجماعة لقلۃ
 المسلمین ولخفاء الاسلام واقامہا امعد بن رواف بالملجۃ الشریفۃ قبل الحجرۃ بنفع
 الخصومات (حاشیہ شرح مسند جلال الدین مکی)

قاضی شوکانی نے ابن عباس کی جس روایت کو جبرائی کی طرف منسوب کیا ہے حافظ ابن حجر
 نے فتح الباری میں تحفیس الخیر میں اس روایت کا ارفطی کے حوالہ سے ذکر کیا ہے ہم قاضی سے اس کا نقل
 کرتے ہیں۔ روی الدارقطنی من طریق المغیرۃ بن عبد الرحمن عن مالک عن الزہری عن عیید
 اللہ عن ابن عباس قال اذن الی ﷺ الجمعة قبل ان یہاجر ولم یستطع ان یجمع بمسکۃ فکتب
 الی مصعب بن عمیر لعا بعد فانظر الیوم الی الذی تہجر فیہ الیہود بالزبور فاجمعوا لسااء کم و
 ابنائکم فاذا مال النہار عن سطرۃ عند الزوال من یوم الجمعة ففروا الی اللہ برکعتین قال فہو
 اول من جمع حتی تقدم النبی ﷺ المدینۃ فجمع عند الزوال من الظهر واطہر ذالک۔ انتہی
 (مختصر) اسی طرح جلال الدین سیوطی نے درمعار میں اس حدیث کو بخوارق و ارفطی نقل کیا ہے وروایہ
 کی روایت میں بجائے لفظ عند الزوال کے بعد الزوال ہے اور باقی تمام الفاظ ایسا ہیں اس حدیث میں لفظ
 ان بعضی دن اجازت کے نہیں ہے بلکہ بعضی علم و معرفت کے ہے اور سید معروف ہے کہ مالک نہیں
 ہے بلکہ لوگوں نے اس لفظ کو دن بمعنی اجازت سے لے کر اور میضہ مجہول قرار دے کر اس کا ترجمہ یہ کیا
 ہے کہ حضور ﷺ کو کہ میں بعد ان اجازت دی گئی یہ ترجمہ حدیث کے سیاق و سباق اور واقعات کے موافق
 نہیں ہے بلکہ حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بعد کو کہہ ہی میں ہجرت سے پہلے جان پہچان یہ تھا
 (یعنی یہ کہ بعد دن ہے جس میں ہم کو مجتمع ہو کر عبادت کرنے کا حکم ہے یا جو ہمارے لئے خدا تعالیٰ نے
 فرض کیا ہے) مگر حضور ﷺ بارہویں طہ کے مکہ معظمہ میں جموں کو لے کر تواب ﷺ نے مصعب بن
 عمیر کو خط بھیجا مصعب بن عمیر کو حضور ﷺ نے حدیث منورہ میں لوگوں کی تعلیم کے لئے پہلے بھیج دیا تھا
 کہ دیکھو اس دن کا خیال رکھو جس دن یسویہ کو پیکار کر پڑھتے ہیں تم اپنی عورتوں بچوں کو جمع کرو اور جب
 بعد کے دن زوال ہو جائے تو خدا کیسے دور نکھیں تقریبا کرو۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ پس مصعب بن
 عمیر پہلے شخص ہیں جنہوں نے حضور ﷺ کے مدینہ میں آنے سے پہلے جموں کو لایا یہ جموں انہوں نے زوال

کے بعد ظہر کے وقت میں پڑھا، کھلم کھلا پڑھا۔ ابھی۔ لفظ لان کا جو ترجمہ ہم نے "علم و معرفت" کیا ہے
یہ حافظہ لان مجر کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے اسوں نے فتح الباری میں فرمایا ہے ولا يصنع ذالك ان
يكون النبي ﷺ علمه بالوحي وهو بمكة فلم يتمكن من اقامتها ثم - فقد ورد فيه حديث ابن
عباس عند اندار قطني والذات جمع بينهم اول ما قدم المدينة كما حكاہ ابن اسحاق وغيره -
انھي - اس سے واضح ہوتا ہے کہ حافظہ لان مجر نے اذان النبی ﷺ کا ترجمہ علم انہی ﷺ کیا ہے اور یہی راجح اور
لوقح بالحدود ہمارے وقت ہے۔

اس کے بعد جان پہچان لینے سے مراد اس کی فریضت جان لینے ہے یا اور کچھ؟ اس کے لئے یہ
روایت کافی ہے۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ نحن الاخرون الساجدون يوم القصة بعد ان
كل امة و نيت الكتاب من قبلنا و اوليناہ من بعدهم ثم هذا اليوم الذي كتبہ اللہ علینا ہذا اللہ
لہ الخ (رواہ مسلم) یعنی حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم دنیا میں آنے
کے لحاظ سے تو چھپے ہیں مگر قیامت میں ثواب کے لحاظ سے مقدم ہوں گے ہاں ہر امت کو ہم سے پہلے
کتاب دی گئی اور ہمیں سب کے بعد حیات ہوئی پھر یہ (جمعہ کا دن) وہ ہے جو خدا نے ہمارے لیے ہر فرض کی طور
ہم کو اس کی ہدایت فرمادی۔

لام بخاری نے اس حدیث کو ان الفاظ سے روایت کیا ہے۔ ثم هذا يومهم الذي فرض
عليهم فخطبوا فيه فهدانا الله له - انھي - حافظہ لان مجر رحمہ اللہ حاق فرماتے ہیں۔ و لم يلى الحديث
دليل على فرضية الجمعة كما قال النووي لقونه فرض عليهم فهدانا الله له لان التقدير فرض
عليهم و علينا ففعلوا و هدينا (فتح الباری) خلاصہ یہ ہوا کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے جو بخاری و
مسلم کی حدیث ہے یہ ثابت ہو گیا کہ جمعہ کی مخصوص عبادت یسودہ نصاریٰ پر بھی فرض تھی اور ہم پر بھی
مگر جمعہ کا نام لے کر ان کو بتایا نہ گیا (وہذا علی قول الراجب) تعین ان کے جستہ پر پھوسڑی گئی تھی یسودہ
نے اپنے اجتہاد سے یوم السبت کو اور نصاریٰ نے اپنے اجتہاد سے یوم احد کو اختیار کیا اور اصل دن یعنی یوم جمعہ
سے جو مقصود تھا بھٹک کر اس کی فضیلت سے محروم رہ گئے اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس پر متعصب کی ہدایت
فرمائی ہم نے اسے معلوم کر لیا اور اس کے فضل و ثواب سے مستمتع ہو گئے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے آقا تو معلوم ہو گیا کہ یہی یوم جمعہ وہ دن ہے جس کے اندر
اجنای عبادت اہم سبھ پر بھی فرض کی گئی تھی یعنی حضرت حق تعالیٰ کی جانب سے فریضت کا قہم اسی دن
کے لئے مقصود تھا اور یہی دن امت محمدیہ کے لئے بھی متعین تھا یعنی جمعہ کی فریضت علم خداوندی میں
پہلے ہی سے تھی مگر حق تعالیٰ نے یسودہ نصاریٰ کے امتحان و لتلا کے لئے یوم احد کو امت محمدیہ کی تکریہ کے واسطے
اہم سبھ کو تعین سے مٹھان فرمایا۔ بلکہ ان کے اجتہاد پر پھوسڑیا درودہ اجتہاد میں غلطی کر کے محروم ہو گئے
اور امت محمدیہ کو اس کی تعین کی ہدایت فرمادی۔ حدیث کے لفظ فهدانا اللہ لہ میں ہدی کا فاعل

کتاب الفصل فی محتاجات

نیل مسجد میں عید کی آمد دو مرتبہ نہیں پڑ سکتی چاہیے
 اسوال اور اش کی شدت کی وجہ سے بہت سے لوگ حیدرآباد میں جائے انہوں نے مسجد میں عید کی نماز اور
 کی طرح پانچ ور آئی آئے انہوں نے ہی مسجد میں دوبارہ دعا سے نماز عید پڑھ کر کیا ہے ؟

المستغنى بحمد صغير خات ميانكى - قاجار پوشت لوسه خلق كازى چار - جز الف ۱۳۵۱ هـ

جواب ۱۸: بادشہ کے حذرے مسجد میں میدانی نماز کی بجائے ایک مسجد میں دوسرے میدان نماز کی جائے اگر ایک مسجد میں میدانی نماز کی اور کچھ کافرانے قراۃتوں کی مسجد میں نماز پڑھ لیں۔

میرفتی اخذ کن اقدار

کتاب الصلوة و قوال باب فصل دوم

نقل نما: کھڑے ہو کر پڑھنا

سوال: (تجربہ نمائندے کے لیے) نوکری کے لیے یہ طریقہ کیا ہے؟

المستفتي: حسبي في حائض: أي جاري محض فإني حائض وأبلى

(جواب ۱۹) نفل پھر کھانے کا حصہ ہے اور نفل کا نفل ہے، فرض کے بعد کے نفل اور نفل

نیز از سبب کاظمی است - شد شجاعت اند چون اند ، نوی

تاسعاً: الصلوة الخمس

نصیب کی موت تمہارے جنازہ پر روتے ہوئے دیکھ کر کاظم

رسول اللہ کی مثال کے لئے اور ائمہ جہاد کے لئے یہاں سے ورتا ہے اور فرماتا ہے: نقل پر مبنی حقائق

۱. غمخواروں نے شریعت کی بات؟ مفسفی مسئلہ کی حاکم تمام ای محفلہ فرارش داد علی

(جواب ۲۰) خطبہ کے وقت جو ایمین ہوتی ہے اس کے بعد ہر کے خطبہ شروع کر کے اسے پسے دل میں

مہاراجہ کا قصہ سنا کر بچوں نے ہنسنا شروع کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو ایک عجیب سا قصہ ہے۔

نہایت فیصلہ کرنا ضروری ہے کہ یہ سب کچھ کس حد تک درست ہے۔

ہر کتبہ پر ایک کتبہ ہے

(١) جاء في الأصل: لم يرد في هذا الجمع من طب القنفذة - سوى الخطبة - بالنسبة المضاف مع قوله:

1459

* راجع لکھنؤ علی التبعہ و ہذا فیہا، لفظ سہ سے اس طرح بنا کر محمد علی الامام محمد علی علیہ السلام

حاشیہ: اگرچہ اس مسئلہ پر اختلاف ہے، مگر یہاں ۲۳۶

٢- من عندك في كل شيء ان تجعله كما تشاء - نحن نعلم اننا لن نكون في شدة ولا غلظة

کتاب الجنائز تیسرے باب

دریا میں ڈوب کر مرنے والا یا بلوی عام میں مارا دیا

یا شہید جس کا نعش مایہ نہ ہو۔ جنازے کا حکم

(سوال) جو نوک دریا میں ڈوب کر مرے یا بلوہ عام میں مارے گئے اور نعش اپنے بے دیو پور سے اب کر مر گئے یا جہد فی سبیل اللہ میں شہید ہوئے لیکن نعش نہ مل سکی ایسی صورت میں نماز غائبانہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر کسی نہ کو رہا ان نعش کی نعش کا نصف حصہ نیچے کیا پور کا سینے تک مل جائے تو اس میت کا نام لے کر نماز پڑھی جائے اور حضور پاک ﷺ نے جس کے یہ شہادت کی نماز پڑھائی اس میں کیا خصوصیت تھی؟

المصطفیٰ مستزی ما خلا النعام اہی مناسبہ نماز فرماں خانہ نوبلی

(جواب) اگر نوک یا بلوی عام میں مارے گئے ہوں یا پور کے نیچے جب کر مرے ہوں پور نعش نہ مل سکی ہو یا جہد فی سبیل اللہ میں شہید ہو گئے اور نعش نہ مل سکی ان تمام صورتوں میں ان کی نماز جنازہ کر پڑھی گئی تو نماز غائبانہ ہوگی اور یہ خلیفہ کے نزدیک ثابت ہو سکتی ہے جس میں آل حضرت پیغمبر نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی تو خلیفہ اس کو حلیۃ غائب نہیں سمجھتے بلکہ حضرت سے لے کر عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نجاشی کا جنازہ حضور ﷺ کے سامنے کر دیا تھا تو وہ نماز غائب نہ ہوئی بلکہ ایسے لوگوں کو ایصال ثواب کے لئے ضرورت اور ثمرات کر کے ان کو ثواب بخش سکتے ہیں اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

اگر نصف جسم لپکا جائے اس میں یہ موجود ہو جس کی نماز جنازہ ہو سکتی ہے اور اگر نصف حصہ نیچے کا ملے تو اس پر نماز نہیں ہے اس کو ایسے ہی دفن کر دیا جائے نماز میں میت کا نام لینے کی ضرورت نہیں ہے محمد کفایت اللہ کا ان اللہ نوبلی

کتاب الجنائز تیسرے باب

مسجد میں نماز جنازہ مکروہ ہے

(سوال) نماز جنازہ مسجد میں یا خانہ مسجد میں یا مسجد میں پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ چونکہ آج کل قبرستان تسمانہ کوئی چہرہ نہ کوئی جگہ نہیں ہے۔ المصطفیٰ مستزی ما خلا النعام اہی محلہ فرماں خانہ نوبلی

(جواب) نماز جنازہ مسجد میں مکروہ ہے مگر مسجد سے جگہ مراد ہے جو نماز کے لئے مخصوص ہو اور اگر مکان یا خانہ مسجد میں کوئی عمارت ہو (جیسے مسجد فتح پور) میں ہے یا مشرقی سمت میں مسجد سے ۱۱۰ دور جگہ

۱۰ یوسف علیہ السلام المیت ورجعہ وکرمہ ہر انکرمہ صلاہ المصلیٰ وکونہ للقبلة فلا تصح علی غائب و محمول علی محو ذابہ و مروج حلقہ و صلاہ النبی صلاہ علی جنازہ لغویۃ او خصوصۃ (لا یلغ فی الشیخ) لولانہ رفع سریرہ حتی ید علی الصلاۃ و الصلاہ بحضورہ لکن ذلک صلاۃ من حلقہ علی میت پرہ الامام و بحضورہ دون المأمومین و هذا غیر مانع من الاقامة و رد المحتار مع الدر ۲۰۸۹

۲۰ فی مرقی القلاح و نزع حیدرہ و حضور اکثر مدینہ فو صعدہ مع والدہ ہر اہی العلاج ص ۳۵۴ ط مصر
۳۰ و کرمہ لحریمہ و لیز برہا فی مسجد جماعۃ موالی المیت لہ و جدہ کو مع القوم و حذف فی التاجرا عی مسجد و جدہ او مع بعض القوم و المحتار الکراہۃ الخ ۱۰ رد المحتار مع الدر ۲۰۸۹

ہو (جیسے مسجد پوری میں خوش سے مشرقی سمت میں ہے) تو وہاں نماز جنازہ پڑھنے میں مضائقہ نہیں اور (جامع مسجد دہلی میں) خوش کی پہلی پر نماز جنازہ پڑھنی کہ امام اور ایک صف خوش کی پہلی پر ہو یہ بھی جائز ہے اگرچہ زائد نمازی فرش مسجد پر بھی کھڑے ہو جائیں۔ محمد کفایت اللہ کان الفضل دہلی

کتاب الصوم پہلا باب

ریڈیو پر رویت کا اعلان

(سوال) مرحوم آقا کے اس اجتماع میں جو جمعیت علماء ہند کے اجلاس مورخ ۱۳/۵/۱۳۵۱ھ بمطابق ۱۳/۵/۱۹۷۸ء انگست ۱۹۵۱ء کے سلسلہ میں ہوا تمام مسئلہ رویت کے متعلق ایک اطمینان بخش فیصلہ علماء کرام نے صادر فرمایا

(سوال)

ریڈیو کے ذریعہ سے جو اعلان کیا جاتا ہے اس کے متعلق یہ تو ظاہر ہے کہ اس کو شہادت کی حیثیت نہیں دی جا سکتی نہ اعلان کرنے والوں کو شہادت کے طور پر پیش کرنا ہے اور نہ قانون شہادت کی رو سے شہادت کی شرطیں اس میں پائی جاتی ہیں۔

اس اطلاع کو اگر خبر کی حیثیت دی جائے تب بھی وہ موجودہ صورت میں قابل اعتدال نہیں کیونکہ خبر دینے والا خود ایک ایسا شخص ہوتا ہے جس کو نہ سننے والے جانتے ہیں اور نہ اس میں وہ شرطیں موجود ہوتی ہیں جو شرعی نقطہ نظر سے اس خبروں کے لئے ضروری ہیں علاوہ ان میں وہ صرف ایک شخص کی خبر ہوتی ہے جس کی بنا پر کسی خاص صورت کے علاوہ عام طور پر رویت ہلال کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔

البتہ ایک سوال یہ ہے کہ اگر ریڈیو کے اعلان کی شکل بھل اعتبار ہو جائے (مثلاً یہ طے ہو جائے کہ جب شرعی طور پر رویت ہلال کا باضابطہ فیصلہ کر دیا جائے تو کوئی قابل اعتدال مسلمان پوری ذمہ داری کے ساتھ ریڈیو اسٹیشن پر پہنچ کر یہ خبر نشر کرے) تو جب کہ عام طور پر اس قسم کے اعلانوں میں کوئی شک و شبہ نہیں کیا جاتا اور رویت ہلال کے بارے میں حقیقت یہ ہے کہ شرعی ثبوت کے بعد جب باضابطہ فیصلہ کر دیا جائے تو اعلان کی ایسی شکل کافی مانی جاتی ہے جو ظن غالب پر اس کے چنانچہ اعلان کرنے والے کے لئے شہادت کی اہلیت شرط نہیں مانی جاتی اور دسات و دلوں کے لئے توپ کے گولوں کی قوازا اور روشنی جتنی چیزیں جو اس موقع پر مستند ہوں کافی مانی جاتی ہیں (رد المحتار وغیرہ) اور اسی طرح آج کل اگر مثلاً کلکتہ میں جس کی قہادی تقریباً ساٹھ لاکھ ہے اور رقبہ ڈھائی سو میل مربع ہے وہاں اگر ریڈیو اسٹیشن سے اعلان کر دیا جائے تو پورے شہر کے لئے کافی مانا جاتا ہے تو سوال یہ ہے کہ ایسے اعلان کے لئے کچھ حد مقرر ہیں یا ایسے تمام علاقہ کے لئے یہ اعلان کافی ہو سکتا ہے جہاں مطلع میں غیر معمولی اختلاف نہ ہو اور جہاں تک یہ روشنی پاتاؤں پہنچ سکے۔

لہذا حالات اور مقتضیات پر پوری طرح غور کرنے کے بعد اصول شریعت کی روشنی میں علماء

کتاب الزکوٰۃ جو تہذیب فصل سوم

زکوٰۃ کی رقم مسجد میں لگانا جائز نہیں۔

سوال : یہ وقت شد ضرورت مسجد نہ رہے کہ سوال یا مسافر نے کسی تعمیر میں زکوٰۃ کا پیسہ لگانا چاہے کہ اس سے موافق ضرورت ہو کہ کسی طریقے سے جائز ہے؟ المستفتی : بخیر شیعہ احمد سوا اکر صدر بازار دہلی

جواب : ۲۵۱ : زکوٰۃ کی رقم لینے سے بدل کر خرچہ کی جائے بخیر مدت زکوٰۃ مسجد میں لگانا جائز نہیں۔
محمد کفایت اللہ کانپور دہلی

کتاب الزکوٰۃ جو تہذیب

سوال : صدق فطر میں چنے دینے کیوں یا نہ کی قیمت لو اگریں : بعض آدمی سوا دہلی پیر کیسوں بتاتے ہیں ؟ المستفتی : سنی جانو انہی میں کھڑے کر اشیاء نہ دلی
جواب : ۱۵۲ : صدق فطر میں چنے دینے کیسوں دینا یا بیچنا سوسانہ سے قیمت دینے کی جاتے سوا دہلی
سوسانہ سے غلط ہے میں دہلی محمد کفایت اللہ کانپور دہلی

کتاب الزکوٰۃ جو تہذیب فاتحہ تہذیب

سوال : ہمارے یہاں ہر چیز پر نقد و دل سے کیسوں چاہیں جو نہیں ہونے پر پیسہ جو نمبرہ میں دینے کیسوں چاہیں کہ حساب کرنے یا نہ ہزاری دہ کے حساب سے کیونکہ ہر شخص کو کٹروانی حساب پر پیر میں نہیں ملتیں۔ مگر فرید ناچا : المستفتی : محمد فیروز خان سوا دہلی پیر سیال سنگھ مازنی پیر
جواب : ۱۵۳ : کٹروانی کے حساب سے کیسوں کی قیمت صدق فطر میں دے سکتا ہے۔ محمد کفایت اللہ

کتاب النکاح یا نچوال باب

سوال : منہج کے قسم کے مطابق ایجاب قبول : لا فتی دار العلوم دہلی کہ روانہ خدمت کرنے سے نبودہ ہوں تو نکاح مانگنے والا یا نہیں طرہا میں ہر سوال جواب لکھتا ہوں۔

یہ وقت نکاح ایجاب قبول دونوں شخص کے میثاق سے ہو ضروری ہے یا وقت ایجاب قاضی کا یا نواف یا نہ نما۔ قاضی لڑائی کے بعد کہہ دیتا ہے کہ تمہارے نکاح میں دیتا ہوں کہنے سے بھی نکاح ہو جائے گا ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا تھا کہ میں دیتا ہوں اسے بھی نکاح ہو جائے گا۔

۱۔ یومئذ یكون الصراف مبدلاً لا ارجح كما مر لا يصرف ابى براء مسجد ولا ابى كعب ميث وقضاء فيه : لا بد
لشعر مع لود : ۳۱۴ : ۲

۲۔ بعد صلح صاع من براد حله او بعد صلح دہلی او صلح صاع المعصر فابعد صلح واربعة درهما
من فاش او عس : ودفع الميه الفصل من دفع نعمن على المذهب : شرح الشوہر مع رد المحتار : ۳۶۴

وجواب ۵۵: نورانیہ دین کے وہ جو سو تقصیر میں سے نکلتے ہیں اور پچھلے سے آج تک اپنے اس نورانی
نہ کسی چمکے کہیں گئے ہیں وہ جواب ۵۶: اس کا اٹھایا ناز ہے۔ کہ کھاتے اٹھکان جھنڈے

مضمون سے واپسی اور فوٹو کا مستند

حضرت مولانا محمد الحق صاحب نے مضمون درہ شامی مجدد مراد کو
کتاب الخطر والباحثۃ سے الجواب

وایں نے وقت ہی تعداد میں حکام و خاندان میں سر جوڑ چاہنے کے لئے تشریف لائے تھے
مضمون کے عام قاعدے کے مطابق ہی کی فرائض ہوئی۔ پانی کا فوٹو دیا جائے حضرت مفتی صاحب نے منع
فرمایا، مگر اسے نہ مانا یہ کہ وہ فوٹو جائز قرار دیتا ہے اس حضرات نے بحث شروع کر دی ہے مگر مکرر
دریاب بھی مولانا جواب لے لے اب شک نہ ہو کہ میں جہاں تک دفعہ کام کر رہا ہوں اس وجہ سے
نہایت تھکے

قریب

مولانا صاحب

المصور المصنوع اسما هو الذي يكون قطعاً منسوخاً توبه تصويره بے اواسان کے عمل اور باتوں
الانسان و معالجة الابدی وهذا ليس لکار نگاری سے ہو فوٹو میں پھر نہیں کرنا چاہیے تو
کذلك - اسما هو عكس الصورة صورت کا عکس ہو تاکہ
آخر مفتی صاحب

كيف ينتقل هذا العكس من الزجاج إلى الورق؟ عکس سے کاغذ پر کس طرح
منقول ہو چکا ہے؟

مولانا صاحب

بعد عمل کثیر بہت بہت کار نگاری کر لی جاتی ہے
مذمت مفتی صاحب

ای فرق میں معالجة الابدی و صنع الانسان و العمل الکثیر
ماتے نہ

ہو ہو سب سے وسوسہ
مذمت مفتی صاحب

و احکمها واحد
بہت قسم بھی سب کا ایک ہے۔

مولانا صاحب مذمت مفتی صاحب نے سائنس دانوں سے ہے حد متاثر ہونے اور کچھ نئے خاموش
ہونے نہ جواب نہ ہے (مفتی صاحب کی بات ۲۰۱)

مُفَصِّلان کرام، علماء، اساتذہ، خطباء، طالبات سیکلے، مُسند کثیف
 اور عمدہ اس کے خلیفہ اور

پاکستان میں پہلی بار مکمل طبع شدہ

<p>عقوبات کے کلمات فقیرانہ ہیں وہاں کیا قرآن مجید کی سحر اور جادو کی بنا پر کیا گیا ہے کہ عقوبات فقیرانہ ہیں اور وہاں کیا گیا ہے کہ عقوبات فقیرانہ ہیں فقیرانہ ہیں فقیرانہ ہیں عقوبات کے کلمات فقیرانہ ہیں وہاں کیا قرآن مجید کی سحر اور جادو کی بنا پر کیا گیا ہے کہ عقوبات فقیرانہ ہیں اور وہاں کیا گیا ہے کہ عقوبات فقیرانہ ہیں فقیرانہ ہیں فقیرانہ ہیں</p>	<p>تعمیرات قائل ۱۰ حصوں اردو ۵ ہند فقیرانہ ہیں فقیرانہ ہیں</p>	<p>فتاویٰ حنیفہ</p>
---	---	---

<p>مُصنّف: امام برہان الدین حلبی مؤرخ: مولانا محمد اسلم قاسمی مدظلہ کتب خانہ کائنات، اعلیٰ کوئٹہ و طباعت اور خراجہ کتب اعلیٰ جلد ۱۲ اعلیٰ سنار ۱۵۰۰/۶</p>	<p>حلیہ سنہ ۱۲۰۰</p>	<p>۱۲۰۰/۶ اعلیٰ کوئٹہ اور خراجہ کتب اعلیٰ جلد ۱۲ اعلیٰ سنار ۱۵۰۰/۶</p>
--	--	--

<p>ترجمہ: شیخ ابند مولانا محمود الحسن برہان الدین تفسیر: شیخ ابند مولانا محمود الحسن برہان الدین کتب خانہ کائنات و طباعت اور خراجہ کتب اعلیٰ جلد ۱۲ اعلیٰ سنار ۱۵۰۰/۶</p>	<p>تفسیر عثمانی</p>	<p>تفسیر: شیخ ابند مولانا محمود الحسن برہان الدین تفسیر: شیخ ابند مولانا محمود الحسن برہان الدین کتب خانہ کائنات و طباعت اور خراجہ کتب اعلیٰ جلد ۱۲ اعلیٰ سنار ۱۵۰۰/۶</p>
--	---	--

<p>مُسند علمی کتب، تفسیر حدیث، افقہ، تصوف سیرت و دیگر موضوعات شائع کرنے والا معتبر ادارہ</p>	<p>تعارف اندر ملاحظہ فرمائیں</p>
--	--

<p>اردو بازار ایم اے جاح روڈ کراچی پاکستان ۷۴۳۱۸۶۱-۲۱</p>	<p>دارالاشریعت</p>
--	---------------------------

